UTL AT DOWNSVIEW
D RANGE BAY SHLF POS ITEM C
39 12 07 11 04 016 3

DS
485
K2K384
1877

Khastah, Hargopal Kaul
Tarikh-i Kashmir

PLEASE DO NOT REMOVE
CARDS OR SLIPS FROM THIS POCKET

UNIVERSITY OF TORONTO LIBRARY

تاریخ کشمیر

یعنی

گلدستۂ کشمیر

مصنفہ

پنڈت ہرگوپال کول خستہ

مطبوعہ سنہ ۱۸۷۷ع

30|

Digitized by the Internet Archive
in 2011 with funding from
University of Toronto

http://www.archive.org/details/tarikhikashmir00khas

Kaul, Har Gopal

تاریخ کشمیر

Tārīkh-i Kashmīr

یعنی

گلدستۂ کشمیر

KITAB GHAR
DEALER IN: RARE BOOKS & MANUSCRIPTS,
2410, SHIFAULMULK MANZIL,
BALLIMARAN, DELHI

DS
485
K2 K384
1877

LIBRARY
JUL 26 1967

غلطنامہ جغرافیہ کشمیر حصہ اوّل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	قفا	قصا
۵	۱۲	سرویپ	سرویپ
۵	۱۴	عظم	اعظم
۵	۲۰	غیر مترکبہ	غیر مترقبہ
۶	۱	فلاہ	فلاح
۶	۲	ظلالت	ضلالت
۱۱	۱۱	ڈونگ	ٹونگ
۱۳	۲۰	مراخ	فراخ
۱۷	۱۱	پا	یا
۱۷	۱۱	بر	پر
۱۹	۱۹	لوگر	یوگر
۲۰	۱۱	جیبر	چینر
۲۴	۱۱	برباسے	دریاسے
[illegible]	۲	بیان	میان
[illegible]	۱۸	بہدواہ	بہدرواہ
[illegible]	۱۰	ڈوگرہتہ	دوگرہتہ
[illegible]	۱	بیان	میان
[illegible]	۱۵	ہوسنگے	ہوسنگے
[illegible]	۱	ہین	ہین
[illegible]	۲	ماریتہ	یاریتہ
[illegible]	۶	نام	نام پر
[illegible]	۱۰	دردوگحن	دروگ جن
[illegible]	۱۴	غم	غم دور کرنے
[illegible]	۳	کان	کام دیو
[illegible]	۱۴	سمت ۱۲۵	سمت ۱۷۵
[illegible]	۴	۱۷۶	۵۴۰۷۶

غلطنامہ تواریخ کشمیر حصہ دوم

نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۵	۱۶	ترو شپٹ	ترو شٹپ
۲	۱۶	۱۱	زمان	زبان
۳	۸	۳	کہٹ	گہٹ
۴	۳۲	۱۶	بے اثر	اثر
۵	۳۶	۱	وزیرہ آیا	در آیا
۶	۶۰	۱۸	ہمت	ہمّت
۷	۶۱	۲۰	دوببیس	پوریتس
۸	۶۲	۸	تہا	بنا
۹	۶۹	۶	خبر دار	خراب
۱۰	۷۰	۱۲	اوس رانی	اوسکی رانی
۱۱	۷۱	۱۱	گردنکی	گردنکو
۱۲	۸۱	۱۷	بمصدلاق	بمصداق
۱۳	۱۰۱	۱۶	طلب کرنے	طلب کرکے
۱۴	۱۰۸	۱۴	عہد	عہدہ
۱۵	۱۲۸	۷	مردانگی دیتا	داد مردانگی دیتا
۱۶	۱۲۸	۱۴	کہ شخص	کہ جو شخص
۱۷	۱۳۲	۳ حاشیہ	سنہ ۱۸۷۹ء	سنہ ۱۵۷۹ء
۱۸	۱۳۷	۸ حاشیہ	سنہ ۱۰۰۵ء	سنہ ۱۶۰۵ء
۱۹	۱۴۹	۱	بن چکا تہا	نہ بن چکا تہا
۲۰	۱۵۳	۱۶	کی کی	کی گئی
۲۱	۱۹۱	۵	خوبیون نے	خوبیون سے
۲۲	۲۰۱	۱۸	جدم	ہمدم
۲۳	۲۰۳	۷	جی ایس	جی - سی - ایس
۲۴	۲۰۴	۶ حاشیہ	۱۸۷۲ء	۱۸۸۲ء
۲۵	۲۰۷	۱۲	۱۵۱۹ء	۱۹۱۵ء

دیباچہ

ہر چند سب سے اوّل اُس سلطان السلاطین کا نام لینا انسان پر واجب و لازم ہے کہ جسکے حکم قضا شیم سے انتظام ملک جسم انسان و حیوان و اہتمام زمین و آسمان تمام ہے مگر مین کیا اور میری زبان کیا جو ایسے کار دشوار مین دم مار سکون اور ایسے قادر بیچون و چرا کی توصیف کرون جسکی قدرت کاملہ سے ایک لفظ کن کے ساتھہ تمام عالم پیدا ہوگیا عقل کنہ رس کی کیا مجال جو اُس صورت گر قدرت کے کارستانون کے تماشے مین ایک شمہ بھی بتا سکے قیاس اُسکے حال دریافت کرنے مین حیران و سرگردان ہے گمان اُسکے سوچنے اور سمجھنے مین نگران و پریشان ہے نہ فکر کو وہان تک رسائی نہ ذہن کو اُسکی شناسائی ہے اسمین تقریر کا کام نہ تحریر کا کام ہے آسمان سے لیکر زمین تک جو شئے ہے وہی اُس مسبب الاسباب کی قدرت و عظمت کی گواہی دے رہی ہے ۔ یہ ہیچمدان مور ضعیف **پنڈت دھر گوپال کول خستہ** ولد **پنڈت رامچندر کول** جیو ابن مہادیو کول بن پنڈت گواشہ کول

صاحبان علم و ہنر ثریا جاہ و سلیمان قدر کیخدمت مین بعجز و انکسار عرض کرتا ہی کہ والدین اس خاکسار کے بمعہ وابستگان کشمیر سے جو اصل وطن اُنکا تہا پنجاب مین جا بسے تہے وہان بمعہ اقربا خدمات سرکار انگریزی انجام دیکر گذارہ کرتے رہے اور بندہ کو اتفاق نے بہ بہانہ ملازمت پٹیالہ (جو ریاست کہ بہمہ وجوہ فیض بخش و قابل تعریف ہے) کوہستان شملہ مین پہنچایا پہاڑون کے دیکہنے سے حب الوطنی نے کشمیر دیکہنے کا شوق پیدا کیا ؎ حب وطن از ملک سلیمان خوشتر ٭ خار وطن از سنبل و ریحان خوشتر ٭ یوسف کہ بمصر بادشاہی میکرد ٭ میگفت گدا بودن کنعان خوشتر ٭ یکبارگی بمعہ وابستگان کے کشمیر مین پہنچا چشم بہوم کو دیکہکر بہت خوش ہوا - چند ماہ سیر و سیاحت مین گذار کر معاش کی تلاش سوجہی جو کہ مقتضائے بشریت ہے اتفاقاً بذریعہ ڈاکٹر جیگور صاحب میجر لی ڈہی ہنڈرسن صاحب بہادر سی - ایس - آئی - افسر اسپیشل ڈیوٹی کشمیر سے ملاقات ہوئی - اُنہون نے دستگیری فرمائی چندے وطن مین رہنے کی صورت نکل آئی - نیز مطبع تحفہ کشمیر کی منیجری و اڈیٹری ہاتہہ آئی مگر طبیعت وہان گہبرائی پہر بموقعہ تبدیلی میجر صاحب بہادر موصوف (جو سراپا خلق احسان شریف پرور قدردان مجسم خیر فیاض دوران منبع جود و الطاف مجمع اوصاف و اعطاف ہر دل عزیز و نیک نیت ہین) بتوجہ موجہ معاون سفید پوش صاحب عقل و ہوش ارسطو فطرت لقمان حکمت جناب **دیوان اننت رام صاحب** بہادر مدار المہام جزو کل سرکار گردون وقار رعیت نواز و ظالم گداز سر مہاراجہ صاحب بہادر والی کشمیر مین عہدہ اخبار نویسی کل ملک وغیرہ پر ممتاز ہوا ٭

سمت ۱۹۳۱ بکرمی مین اس ناچیز نے ایک مختصر جغرافیہ کشمیر کا لکہا تہا جو کہ مطبع بہار کشمیر لکہنؤ مین چہپا تہا اُسکے ناکتفی ہونیکے باعث دل کو یہ شوق پیدا ہوا کہ تواریخ کشمیر

زبان اردو میں جو کہ فی زمانہ مروج اور زود فہم ہے بشمول جغرافیہ کشمیر جو اب تک ہندوستانی
زبانوں یا فارسی میں کسی نے نہیں لکھا ایسا تیار کروں جسکو پڑھنے سے ناظرین کو
سطح کشمیر کا حال اسطرح پر معلوم ہو سکے کہ گویا وہ کشمیر میں پھر کر سیر کر رہے ہیں
اسی غرض سے بامداد پنڈت دامودر صاحب (جو اسوقت فضیلت ولیاقت کی باعث
سپہر علم سنسکرت کی آفتاب ہیں) کتاب لاجواب **راج ترنگنی** مصنفہ کلہن
پنڈت کو جو کہ معتبر اور پرانی تواریخ کشمیر ہے ترجمہ کیا اور تواریخ کشمیر نراین کول اور
بیربل کاچرو و مرزا حیدر و گلزار کشمیر و سفرنامہ واین صاحب و مور کرافٹ صاحب
وانسنز گائیڈ و جموں و کشمیر مصنفہ ڈریو صاحب و نار دران باریر و تاریخ فرشتہ
وغیرہ کتب کو از سر تا پا دیکھا اور بعض ضروری مقامات نیلہ مت پوران و شارکا
مہاتم و لستا مہاتم و سویم مہاتم کو پنڈت صاحب موصوف کی زبانی بخوبی سُنا
بہت سے اطراف و اکناف کو بچشم خود دیکھا اور مسن آدمیوں سے بہت سی باتیں تحقیق
کیں اور سمت ۱۹۳۴ میں بڑی احتیاط کی ساتھ بلا مبالغہ بہ ترک فضول نسخہ ہذا کو لکھکر سنہ ۱۸۷۷ء
تین حصوں میں تقسیم کیا اور نام **گلدستہ کشمیر** رکھا۔ حصہ اول میں جغرافیہ
دویم میں حالات تاریخی سویم میں نقشجات ریاستہا وغیرہ لکھے۔ باقی احوال مفصل اس
عبودیت افعال کا کتب مؤلفہ بندہ گوپال نامہ و چہار گلزار و شگفتہ بہار و مخزن خستہ
معروف بہ گل بہار و سوانح عمری خستہ وغیرہ میں درج ہیں۔ مختصراً یہ ہے کہ سمت ۱۹۳۶ سنہ ۱۸۷۹ء
میں یہ خطہ دلپذیر کشمیر چرخ ستمگار سیہ کار و کجرفتار و غاشعار کشندہ شرفاء و دستگیر و
معاون جہلا سنگ تفرقہ انداز فتنہ پرداز نے مجھسے چھڑایا اور ایسی جگہہ چند سال کے
لئے پہنچایا کہ اسُ دوزخ سیرت کے شرارہ آتشبار نے دل و جگر کو جلایا۔ تسپر بھی
سفاک ظالم کو رحم نہیں آتا کہ ہر روز نئے شعبدہ پردازیاں دکھاتا ہے۔ طرح طرح

سے دل کو دُکھاتا ہے ؎ ہر دم زمانہ داغ دگر گونہ در دہد٭ یک داغ نیک نا
شدہ داغ دگر دہد٭ اختصار دو حرفی اس داستان پریشان کی یون ہے
؎ حافظ فی الجملہ اعتبار مکن بر ثبات دہر٭ کین کارخانہ ایست کہ تغیر
میکند٭ ایک ڈاکٹر صاحب نے ایام قحط مین رگ فتنہ پر نشتر مارا۔ فصد کہولکر خون
غربا اوبہارا مسٹر ہینوہی صاحب بہادر کے کشتِ دل مین قلبہ اشتباہ فساد
چلایا۔ تخم شرارت کے چلتے ہی نخل بحث و عناد اوگا۔ عہدہ داران سلطنت و اہلکاران
ریاست مین تنازعہ اُٹھا۔ فریقین تردید و تنسیخ کرتے رہے۔ پیرو اُنکے جھگڑتے رہے
ایک طرف وکیل سلطنت قیصری دوسری طرف والی ریاست سرحدی دونون زبردست
نہ وہ کمزور نہ یہ پست۔ وہ ذیجاہ تو یہ ریاست پناہ۔ آتشبازون نے آگ تو لگا دی
شرارت شعلونکی بہڑکا دی۔ مگر ایک دوسرے پر جب کچھہ پیش نہ گئی دونون قابل و
معقول ہوئے تو اسطرح صلح و گریز کے اصول ہوئے کہ فاعل مفعول ہوئے واقف و مخبر
علیحدہ منکر و مجہول ہوئے۔ وکیل صاحب نے شطرنج کی چال چلی۔ ایک حضرت کے ذریعہ
میرے ایک نوکر کی طرف رُخ کیا۔ پہر وان طرف ثانی کو اپنی شکست سے بچنے کو یہ
موقع ملا کہ سر یمہارجہ صاحب بہادر کا رُخ مبارک مجہسے پہیر کر سوار سے پیادہ کرایا تمام
مخبرون مفسدون بانیون کی جگہہ مجہکو مع بہائی کے پہنسایا خیر اندیش کو مخالف نامزد
کرامات کا رنگ جمایا۔ ایک طرف نے اخفا کنندہ بتایا۔ طرف ثانی نے ترغیب دہندہ مخبران بنایا
نہ کسی نے اِن الزامون کا ثبوت پہنچایا۔ نہ اتنا سا انصاف درمیان آیا کہ اخفا کنندہ
ترغیب دہندہ کب ہو سکتا ہے۔ ترغیب دہندہ یا مخبر کب اخفا کرتا ہے ضدین کب جمع
ہو سکتے ہین پانی مین انگارہ کب رہتے ہین۔ اگر داد چاہتا تہا تو یہی حکم نفاذ پاتا تہا کہ
ہم دخل نہ دینگے دوسری طرف سے سنتا تہا کہ اُنکو کچھہ اختیار نہین قسمت یون ہی تھی

الزام کسکو لگاؤن اور کہانتک سناؤن ؎ حافظ لاف عشق وگلہ از یار زہی لاف
خلاف ؞ عشقبازان چنین مستحق ہجرانند ؞ تاہم شکر خدا ہون جو اپنے ولینعمت کے
کام آیا - جوکہ چشمہ فیض ہزارہا خاص و عام ہے ظل الہی و صاحب رحم و حشمت ہے
مجھے اسکا بھی بڑا فخر ہے اگرچہ میری جان مین اتنا اثر ہے کہ اُسکی تسلیم بحق یا نثار ہونے
سے ولینعمت و فرمانروا شاد کام ہوا - دنیا مین اُنکا نام ہوا - خدا اُنکا بھلا کرے
کہ جنہون نے مہاراجہ صاحب جلیسے دہرم آتما کے گوش مبارک کو بھرا - اور اپنا
بھلا کیا - دنیا روزے چند و آخر کار با خداوند حافظ ؎ خون میخورم ولیکن نہ
جائے شکایت است ؞ روزی ما زخوان کرم این نوالہ بود ؞

میرا فرض ہے کہ جناب محامد انتساب سر حضور لامع النور مہاراجہ راجگان مہاراجہ
رنبیر سنگہ صاحب بہادر جی - سی - ایس - آئی - سپر السلطنت
انگلشیہ - جنرل عساکر برطانیہ شیر قیصر ہند اندر مہندر والی جمون و کشمیر و تبت
وغیرہ کی تعریف کرون اور اُنکے فیاض دیوتا سروپ دریا دل سری میان
پرتاب سنگہ صاحب بہادر ولایق و فایق ارسطو فطرت لقمان حکمت کہ ہم خصلت
جناب دیوان اننت رام صاحب بہادر دستور اعظم و مشیر معظم کی مدح بھی لکھون
جنکے الطاف و اعطاف سے ایک عالم کامیاب و مُلک آباد ہے - جسکا ٹھکانا کہین نہین
وہان نقد مراد بکف لاتا ہے - بعض فرمانروایان سلف کی بہ نسبت اُنکے عہد کو
مطابقت کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اُنکا وجود باجود غنیمت ہے - اور مشکور و ممنون
ہون سرکار گردون وقار ظلم گداز رعایا نواز قیصرہ ہند کا جسکے سایہ عاطفت مین
شیر و بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہین اہل ہنر و علم قدر و منزلت پاتے ہین ،
آزادی جیسی نعمت غیر مترقبہ ہر ایک عام و خاص کو برابر نصیب ہے عدالت کی

دروازہ جا بجا انصاف دینیکو کہلے ہین۔ فلاح و رفاہ رعایا کے شب و روز فکر ہی مسافرون
کیلئے پڑاؤ و رتھ و سڑکین مسافرخانہ۔ ریل۔ تار۔ ڈاک وغیرہ بن گئے جہالت و ضلالت
کو دور کرکے علم و ہنر سب کے لئے تقسیم ہو رہا ہی۔ اپنے اپنے گہر مین سبکو عیش و عشرت و
خودمختاری حاصل ہی کوئی کیسیکا زور آور نہین ع بہشت آنجا کہ آزارے نباشد
کسے را با کسے کارے نباشد۔ اور کیا تعریف کرون اُسکے نایب السلطنت نواب
وائسرائے و گورنر جنرل بہادر لارڈ مارکوئیس آف رپن صاحب بہادر
کی جو اعلیٰ درجہ کے کریم النفس و رحیم القلب عدالت شعار صاحب وقار خوش
نصیب و بیدار بخت ہر دل عزیز با تمیز نیک کردار شجاع روزگار سپہر عدالت کے ماہ
کامل فلک جود و بذل۔ کے شمس گوہر دریاے بلاغت سرچشمہ فیض و سخاوت ہین
۲۵ کروڑ رعایا ہندوستان جنکی ترقی اقبال و اجلال و تزاید حشمت و اقبال
کے لئے دعاگو ہین اور نیکیان اُنکی تا قیامت ہندوستان کی تاریخ مین شکریہ
کے ساتھ درج رہینگی۔ آجتک کوئی نایب السلطنت ایسا نیک نیت ہندوستان
مین آیا اور نہ آویگا سلف گورنمنٹ دیکر اختیارات ہندوستانیون کا پاس کرکے آپنے
ہی شیر و آہو کو ایک گہاٹ پانی پلایا اور کہان تک اوصاف کرون نواب معلی القاب
لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب سر ایچیسن صاحب بہادر کی جنکی نوشیروانی عدالتون اور دادبخشیون نے
اہل پنجاب کے دلونکو اپنے اوصاف حمیدہ و خوارق پسندیدہ سے مسخر کیا آگے یہ کس حاکم نے کیا تہا
کہ ہر ایک ادنیٰ و غریب کی گذارشون اور معروضات کو بلا روک ٹوک بنفس نفیس
سوا سے عرضی پرچہ کے سماعت فرما کر داد بخشتے ہین ہر ایک غریب و امیر کی زبان پر
آپکی تعریف و توصیف کے کلمات شکریہ کے ساتھہ ورد زبان ہین۔ اور ہزاران ہزار
شکر ادا کرتا ہون جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر سررشتہ تعلیم پنجاب کا جنہون نے

دوسو جلد کی خریداری اس کتاب کی منظور فرماکر اسکو عزت و مقبولیت بخشی اور
تہ دل سے مداح ہون جناب فیضماب آقاے نعمت صاحب مروت منشی
سالگرام صاحب پشاوریہ مالک مطبع آریہ پریس اور اُنکے لایق و ہوشمند جائینٹ
پروپرائٹر لالہ رامداس صاحب کا جنکی مہربانیون سے اس کتاب نے رونق
طبع پائی اور نصف منفعت اسکا مجھکو حق تصنیف مین عطا ہونیکا وعدہ فرمایا خاص کر
مشکور و ممنون ہون جناب میجر لی۔ ڈی ہینڈرسن صاحب بہادر سی۔ ایس
آئی سابق رزیڈنٹ کشمیر اور اُنکے لایق خدادوست لالہ فتحچند صاحب سررشتہ
دار اور پنڈت دامودر صاحب وہتممان مراسلہ کشمیر کا جنکی مہربانیون اور عنایتون
سے اس کتاب کے لکھنے مین مجھے بہت کچھہ اعانت و امداد کتابی ملی اور ممنون
ہون لالہ گنپت رای صاحب نادہاوررام سہا کا جنکی وساطت سے مجھکو شرف نیاز
لالہ سالگرام صاحب کی حاصل ہوئی۔ لالہ سالگرام صاحب ایک نیک نیت
نوجوان اہل ہنر کے قدردان و سیر چشم و زبان کے پورے اور دریادل امیر ہین
انکی دستگیری مجھہ مظلوم کے حق مین ایسے وقت ہوئی جسوقت میری حالت
قابل رحم تھی۔ جیساکہ سید نصر تعلی صاحب مالک نصرت الاخبار دہلی و منشی
دیوان چند صاحب مالک وکٹوریہ پیپر سیالکوٹ و ایڈیٹر صاحب مراۃ الہند نے
بہی بلارو رعایت میری مصیبت کیوقت حق گوئی مین کوئی دقیقہ اُٹھا نرکہا۔
بخلاف صاحبان اخبار وظیفہ خواران مثل مکندرام سابق پوتھی نویس اخبار عام
والے کے جسکو ایسی جھوٹ لکھنے کے باعث کئی دفعہ عدالت لاہور سے سزا ہین ملین
خداوند کریم کرنل جان صاحب سنڈ حال رزیڈنٹ کشمیر کو بہی سلامت رکھے جنکا قدم
مبارک کشمیر مین میرے لئے مسیحائی کرگیا۔

واضح رہی کہ **کلہن پنڈت** نے اپنی کتاب کو آٹھہ حصوں مین جنکا نام ترنگ ہے
تحریر کیا ہے اور سمت کلجگی جو اسوقت ۴۹۷۹ - اور بکرمی جو اسوقت ۱۹۳۵
اور نتسا کا شالباہن جو ۱۸۰۰ ہی جاپا یا ہی کلہن پنڈت کی کتاب کے سموت مین ماترگپت
بلکہ تمام عہدتک صدہا سال کا اختلاف پڑتا ہی اور اسمین بہی شبہ پڑتا ہی کہ
سموت والا بکرماجیت اصل مین وہی ہی جسنے ماترگپت کو بہیجا تہا یا کوئی اور
اس اختلاف سمت کی صحیح کرنے مین راقم کو بڑی تکلیف سی کوشش و تحقیقات
کرنی پڑے پہلی ہر چند ناکامیاب ہا تہا مگر بعد تکمیل نسخہ ہذا اور بعد تحریر و تقسیم ہو دو تین جلدون
کے بعد بمشکل وسعی اسطرح کامیاب ہوا کہ دس بارہ نسخے پرانے تحریر شدہ راج ترنگنیون
کے مقابلہ کرنے سے اور زمانہ حملات آوران ممالک غیر کے انگریزی و فارسی تواریخون
کے ملانے سے وہ اختلاف وغلطی نکل آئی کاتبون کی سہو تحریر سے بہی اُن مین
بہت اختلاف پڑگیا ہی جدید و فارسی مورخون نے اسبات کی بالکل پرواہ نہین
کی ہی بعضون نے ماہ و یوم عہد حکومت راجگان جمع نہ کیا تہا اسلئے فہرست منسلکہ
آخر تفصیلوار درست کرکے لکہی گئی ہے امید ہی کہ صاحبان دانش و بینش اس
کتاب کی غلطیون کو بقول اَلاِنسَان مُرکبٌ مِنَ الخَطَاءِ وَالنِسیَان
پر خیال فرماکر بدعاے خیر یاد کیا کرین ۔

MOONIS BOOK DEPOT
Sotha Street, Badaun. U. P. (India)

حصہ اوّل

جغرافیہ کشمیر

وجہ تسمیہ حدود اربع شکل و مساحت خطہ کشمیر

وجہ تسمیہ کشمیر کی یون بتلاتے ہین کہ اصلین نام اس خطہ کا کشپ مر تہا یعنی مکان کشپ رشی کا یہ بہی کہتے ہین کہ قدیم الایام مین اس خطہ کی صورت تالاب کی سی تہی اور ہر طرف اسمین پانی ہی پانی تہا ستی جی یعنی شکتی (قدرت) مہادیو جی کی اسمین سیر کیا کرتی تہین اسلیے اسکا نام ستی سر تہا - چنانچہ اُن ایام کے نشان کشتی باندہنے کے ابتک کوہستان مین یہان موجود ہین اُنکو ناؤ کا بندن کہتے ہین بعد اُسکے جب کشپ مُنی نے جلد تہو دیو کو مار کر پانی براہ بارہ مولا اخراج کرکے اسے آباد کیا تو اُسی کے نام سے مشہور ہو کر کشپ مر کہلانے لگا - بعض کا بیان ہے کہ قدیم سے ہی اسکا نام کشمیر تہا کم پانی کو کہتے ہین اسمین سے

ک لیا گیا ہے اور شمیر باہر نکالنے کو کہتے ہین چونکہ پانی اسکا باہر نکالا گیا ہی اسلیے
کشمیر ہوا شاہ بابر کا قول ہے کہ قوم کاش کے نام پر جو درہ سندہ سے یہان بسنے آئی
تہی اسکا نام کاسمیر ہوا بلکہ کاشغر اور کاغان وغیرہ شہر ایسے نام کی اسی قوم کے نام سے
مشہور ہوئے ہین بلتی لوگ اس ملک کو کش جہیل اور تبت خورد والے کش چہیا گلگت
والے کشیر کہتے ہین ؛

جغرافیہ دانون نے جہان کو پانچ بڑے حصص موسوم بہ بر اعظم مین تقسیم کیا ہی
ایشیا - یوروپ فرنگستان - حبشستان - امریکہ - آسٹرل ایشیا و پولن ایشیا متوخر الذکر
مابعد ظاہر ہوا تہا ۔ بر اعظم ایشیا کا رقبہ ایک کروڑ ستہتر لاکھ میل مربع ہی آبادی قریب ۸۳ کروڑ
کے ہی - راس مشرقی سے بحیرہ قلزم تک طول اسکا ۶۹۰۰ میل ہی - عرض شمال سے جنوب
تک ۵۳۴۰ میل ہی - یونانی زبان مین ایشیا بر اعظم مشرقی کو کہتے ہین اسمین ۱۶ ملک ہین
جنمین سے ہندوستان بہی ایک ملک جنوب مین واقع ہی شاستری مین معنی ہندوستان کے
جگہہ ہنود کی ہی شمال مین اسملک کے سلسلہ کوہ ہمالیہ سرحد شمالی اسکی ہی مغرب مین خلیج عرب
دریاے سندہ و مغربی گہاٹ مشرق مین ہند چینی خلیج بنگال جنوب مین بحر ہند ہی طول
اسکا کشمیر سے کنیا کوماری تک ۱۹۰۰ میل عرض کراچی سے سودیا واقع آسام تک ۱۵۰۰ میل
رقبہ اسکا ۱۲۸۷۰۰۰ میل مربع ہی - آبادی کل قلمرو انگریزی و ریاستہای دیسی کی تخمیناً
بیس کروڑ بقول بعضے ۲۵ کروڑ شمار کرتے ہین - خاص زبانین اسملک کی ۳۰ - اور مل جلکر
۲۰۰ بولیان بولی جاتی ہین - ہند کے چار حصہ ہین ا ضلاع واقع کوہ ہمالیہ ۲ - اضلاع واقع
میدان گنگا ۳ - میدان سندہ ۴ دکن - مشرق سے مغرب تک اسکے درمیان کوہ وندیاچل
واقع ہی جسکے دامن مین دریاے نربدا بہتا ہی اس دریا کے شمال مین جو ملک ہی اسکو ہندوستان
و شاستری مین آریاورت کہتے ہین جنوبی کو دکن - ہنود کی پرانی تواریخ کے مطابق

ہندوستان کی دس فرضی حصّے کئے گئے ہین جو کہ پورانون مین درج ہین - سرستی اہیمن
پنجاب قنوج دہلی تک - آگرہ واودہ - ترہت دریای کوسی سے گندہات تک - گوڑیا
بنگالہ بمعہ بہار کے - گجرات خاندیس تک ہمین مالوہ کا کسیقدر حصہ بہی شامل ہی - باقیماندہ
حصص دکن مین ہین - مہاراشٹ یا ملک مرہٹہ مغربی کنارہ پر - اوڑیسہ مشرقی کنارہ پر
تلنگانہ گوداوری اور کرشنا ندی کے درمیان - دراوری یا تامل کا ملک کینا کوماری تک
کرناٹا جزیرہ نما کی مغربی طرف - اس ہر حصہ کو گونڈ کہتے ہین - انگریزون نے ہندوستان
کو اسطرح تقسیم کیا ہی - احاطہ پنجاب - اودہ - ممالک متوسط - ممالک مغربی وشمالی
احاطہ بمبئی - احاطہ مدراس وریاست ہائے دیسی ہند مین ۱۵۴ ہندوستانی
ریاستین ہین جنمین ۱۴۰ مین راجہ لوگ حکمران ہین اور ۱۴ مین نواب وغیرہ ہندوستان
کی مشہور ریاستین یہ ہین - اوّل راجپوتانہ ہند کے شمال و - مغرب مین ذیل بیکانیر
جیسلمیر - جودہپور - بہرتپور - دہول پور - کرولی - جیپور - کشنگڈہ - ٹونک - بوندی
کوٹہ - جہالاوا - پرتاب گڈہ - بانسوارہ - ڈونگرپور - اودیپور - سروہی - کروہی وغیرہ
دوم گجرات ہند کی مغرب مین - گوالیار - اندور - حیدرآباد - وسط مین میسور - ٹراونکور -
جنوب مین علاوہ انکے رامپور - چرکاری - شاہگڈہ - جیگڈہ - سرنگا پاٹام وغیرہ

پنجاب مین چونکہ پانچ دریا روان ہین اسلئے اسکو پنجاب کہتے ہین - نام ان دریاؤن
کے یہ ہین ستلج - بیاس - راوی - چناب - جہلم - صدر مقام اس احاطہ کا لاہور
ہی جسکو فرزند سری رام چندر جی نے اپنے نام پر بنام لوہ پور آباد کیا تہا - پنجاب مین دس
کمشنریان ہین اور ریاستین پنجاب کی یہ ہین - نواب پٹودی کمشنری دہلی سے متعلق
ہی - دوجانہ - لوہارو متعلقہ کمشنری حصار - مہاراجہ پٹیالہ - جیند - نابہہ - مالیرکوٹلہ -
کلسیہ کمشنری انبالہ مین - ناہن - سرمور - کپورتہل - چنبہ - نالاگڈہ - کہلور وغیرہ

۲۴ ٹھکرائیان شملہ مین کیونتھل ہنڈسی۔ سوکیت۔ چنبہ جالندہر مین فرید کوٹ لاہور مین کشمیر۔ نیپال۔ بھوٹان شمال مین ٭

ریاست کشمیر بہی احاطہ پنجاب مین کوہ ہمالیہ کے کوہستان بلند کے درمیان ایک وسیع خطہ واقع ہی جو کہ پنجاب کی سرحد شمالی بناتا ہی اور بمطابقت لٹی چوڑ یعنے عرض البلد کے ایشیا کے شہر پشاور۔ بغداد۔ دمشق افریقہ کے غیر واقعہ مراکو امریکا کے جنوبی کرولینا سے ملتا ہی۔ سری نگر ۳۴۰۵ لٹی چوڑ یعنے عرض البلد شمالی اور لانجی چوڑ شرقی ۷۴ ۴۸ کے اندر ہی بحساب یونانیان اقلیم چہارم کے اول مین بموجب انتظام صاحبان انگریز پنجاب کے شمال مین گنا جاتا ہی۔ گرینوچ یعنے لنڈن سے ہری پربت ۷۴ درجہ ۵۴۹ دقیقہ و ایک ثانیہ پر ہی اُن تمام کوہستان نے جو پنجاب و جمون و کشمیر تک پڑتے ہین اسکو ہندوستان سے اور اُن جملہ کوہستان نے جو کہ تبت۔ لداخ وغیرہ تک واقع ہین وسط ایشیا سے جدا کر دیا ہی گویا وسط ایشیا اور ہندوستان کے درمیان یا دونون کے متعلق یا سب سے علیحدہ بقولیکہ بتہراتین لوک سے نیارا ہی اسکو جاننا چاہئے مگر چونکہ قدیم الایام سے توسل اسکا ہندوستان سے رہا اور قدیم سے باشندے اسکے بہی ہنود ہی ہین اور اب بہی ریاست جمون سے جو کہ ہند کی سرحد شمالی مین شمار ہوتا ہی اسکا تعلق ہی اسلئے ضرور اسکو ہندوستان کے ساتھہ شمار کرنا واجب ولازم ہی اسکے شمال مشرقی کوہستان لداخ سے چین تک بودھ مذہب اور شمال مغربی مقام گلگت و حصورہ سے روم تک اسلام چلا گیا ہی اور جنوب مین کہوئی ہامہ سے بحر ہند تک ہندو مذہب واقع ہی۔ یہ خطہ ہر چہار طرف کوہستان بلند سے محدود ہی گویا خالق نے ان کوہستان کو اسکی حفاظت کیواسطے قدرتی اور مستحکم دیوار پناہ بنا کر بطور محصور قلعہ کے بنا دیا ہی ٭

حدود اربع اسکی یہ ہین شمال مین تبت خورد تلیل - دراور بلتستان
حصورہ - اسکردو ۔ جنوب مین اکہنور جمون - پونچھ - نوشہرہ - کشتواڑ - بہدرواہ
جہلم - گجرات سیالکوٹ ۔ مشرق مین دراس - زنسکار - ... - لداخ ۔ مغرب
مین دردو - پکلی گکہر ہزارہ - راولپنڈی - خاص ... کشمیر کی حد جنوبی پیر پنجال
حد شمالی کوہ ہرمکہہ و گنگابل وغیرہ ۔ مغرب مین بارہ مولا مظفر آباد ۔ مشرق مین
عیشمقام وغیرہ ۔ بعض مورخون نے اس خطہ کو دریائے کرشنا گنگا سے دریائے
پنجاب تک شمار کیا ہے - یہ ایک بڑا وسیع میدان ہے جسمین بسبب آجانے درمیان
اور بہت سے کوہستان کے ہر طرف اور چہوٹے چہوٹے درہ بن گئے ہین ان تمام
میدانون اور کریون کی زمین ۶۵۰۰ میل مربع گنی گئی ہے - میدان پنجاب
سے میدان کشمیر ۵۰ اور ۷۵ میل کے فاصلہ پر ہے اس درمیان مین تمام پہاڑ
اور اُنکے درہ واقع ہین - بقول ڈریو صاحب طول کشمیر کا ۸۴ میل اور شمال
مغرب سے جنوب مشرق تک عرض اسکا ۲۰ سے ۲۵ میل تک ہے رقبہ اسکا ۱۸ ہزار
سے ۱۹ ہزار میل تک مربع ہے بلندی سطح سمندر سے ۵۲۰۰ فٹ سے اوپر اور ۶
یا ۷ ہزار فٹ سے نیچے شمال مشرق طرف کا حصہ پست تر ہے اوسط سطح ہموار
پنجاب کے میدانون سے کشمیر کا ۵۰۰۰ فٹ بلند ہوگا اور ۶۰۰۰ فٹ سمندر سے کوہستان
گرد و نواح مین سے شمال و مشرقی چوٹیان ۱۸ ہزار فٹ تک بلند ہین اور شمال
مغربی آخیر خطہ کی ۱۲ ہزار سے ۱۳ ہزار تک بلند ہین جنوب مغرب کی طرف بڑا
سلسلہ پنجال کا جو پنجاب کو کشمیر سے علیحدہ کرتا ہے ۱۴ ہزار سے ۱۵ ہزار فٹ تک اونچا
ہوگا اور طول اسکا ۸۰ میل کا ہے خطہ کشمیر کا میدان اسلام آباد کے پاس تنگ
بلکہ اسکے نیچے تک صرف ۱ یا ۲ میل اور سرینگر کے پاس فراخ ہے [illegible]

لئے طول کو شمال کا ۰۰ ۱ میل تک لکھا ہے *
شکل اس خطہ کی سمجھنے طور پر ہے یا مربع مستطیل بھی اسکو کہہ سکتے ہین - اسکے اندر کھڑے ہوئے ہین ہر چہار طرف بڑے بڑے کوہستان اور پہاڑ نظر آتے ہین اور میدان ہین دریا تالاب اور دلاویز درخت چنار سفیدہ وغیرہ کے دکھلائی دیتے ہین *

آب وہوا وموسم کشمیر

آب وہوا اس خطہ کی ازبس تر وتازہ صحت بخش وراحت افزا ہے چنانچہ جو جو سیاحان نامی ومحققان گرامی یہان آئے سب نے متفق اللفظ اسکی آب وہوا وموسم ومشہور چشمہ ہائے پُر بہار وانہار ومرغزار بے خار باغات ومیوہ جات گوناگون وسبزہ ہائے نادر وبوقلمون کی تعریف کی ہے شاہان مغلیہ کو بھی اسکے موسم دلکش ودلاویز جان سے زیادہ عزیز تھے چنانچہ اُنہون نے یہان بہت سے محلات عظیم الشان وباغات رشک افزائے روضہ رضوان بناکر آراستہ وپیراستہ کئے اور خود محو تماشا ہوئے بلکہ عرصہ ۳۰ سال سے سیاحان انگریز جو تمام ممالک فرنگستان وامریکہ وغیرہ مقامات دور دست سے اسکی تعریف وتوصیف سنکر بشوق وذوق تمام بصرف زر کثیر وبرداشت تکالیف ومصائب راہ یہان آتے ہین سیر وسیاحت سے محظوظ ومسرور ہوکر اسکو زبدۃ الاقالیم بتاتے ہین بیت اگر فردوس بر روئے زمین است *
ہمین است وہمین است وہمین است * اکثر مریض جو کہین تندرست نہین ہوتے یہان آکر صحت پاتے ہین چنانچہ عرفی نے کہا ہے بیت ہر سوختہ جانیکہ بکشمیر درآید *
گر مرغ کباب است کہ با بال وپر آید * یہ خاک بسبب نہر زیادہ تر بلندی کوہستان

کے میدانہاے ہندوستان سی بہت سرد ہے اسکے پچھلے حصہ کے موسم جنوبی فرنگستان
اور کوہستان کے گرد نواح کی آب وہوا تاسب ناروے اور پولنڈ واقع یوروپ کی مطابق ہے
ماہ اساڑہ وساون مین اسمین کسیقدر گرمی نمودار ہوتی ہی بموسم گرما مقیاس الموسم جولائی اگست
کا پارہ ۸۵ سی ۹۰ درجہ تک اور سری نگر مین کبھی ۹۵ درجہ تک وپہر کیوقت پہنچ جاتا ہے
اسّے زیادہ کبھی گرمی نہین ہوتی۔ پوس وماگھ مین سردی یہان بشدت پڑتی ہی بعض دسمبر جنوری
اوقات بماہ پہاگن برف باری کے باعث اسقدر برودت ہو جاتی ہی کہ ہوا سے فروری
سرد جو برف سی لگ کر چلتی ہی بدنپر جہان لگ جاوے وہ حصہ سُن ہو جاتا ہی ہوا جو
ناک اور مُنہہ سی دم کے ساتھہ نکلتی ہے وہ مونچھون اور ڈاڑھی پر جم کر موتی کے
دانہ سی بنجاتے ہین اور ہاتھہ پہرنے سی پگھل کر بہہ جاتے ہین اور دریاؤن پہ
پانی سخ بستہ ہو جاتا ہی جسکو تل گتر و کہتے ہین اور چھتون سے جو پانی کے قطرہ بہتی
ہین وہ جمکر مثل گزون کے آویزان ہوتے ہین اُنکو ششر گنیٹھ کہتے ہین اور برف
پر جو بلور سا جمکر لگ جاتا ہی اسکو کٹ کشو کہتے ہین۔ یہ برف جو کشمیر مین برستی ہے
مثل کابل کے مُضر نہین ہوتی ✤ برف پہلے پہل ماہ اکتوبر مین کوہستان پر وسط اسوج
دسمبر کو میدان کشمیر مین برستی ہے اور تباکہ یا آخر اپریل تک پڑی رہتی ہے ✤
ہنڈتان کشمیر نے موسم کو چھہ برابر حصون پہ تقسیم کیا ہی وہ ہر ایک حصہ دو دو ماہ پر شامل ہے
نام اُنکے یہہ ہین (۱) بسنت جسکو سونتھہ بھی کہتے ہین یہ موسم ماہ چیت و بیساکھ مین
ہوتی ہی چونکہ اسمین کبھی بارش کبھی دھوپ ہوتی ہی اسلئے اسکو گندہ بہار بھی کہتے
ہین ✤ (۲) گرشم ماہ جیٹھہ واساڑہ کو کہتے ہین اسمین پوری بہار و قدرے گرمی
نمودار ہوتی ہی ✤ (۳) برکھارت ساون وبہادون کی موسم برسات کو کہتے ہین ✤
(۴) ہرد اسوج وکتک دونون کو جنمین خنک ہوا چلتی ہی ✤ (۵) ہیمنت مگہر و پوس

کا نام ہے جبکہ برف باری اور سردی ہوجاتی ہے (۶) ششر تاگمہ و پہاگن کی شدت سرما کا نام ہے انہیں دنوں میں تخ بستگی کی نوبت آتی ہے۔ موسم بہار میں سب سے اول پہول بید مشک کا پہر شگوفہ بادام کا پہر تمام درختوں کا شگوفہ ہوتا ہے برسات میں کبہی ترشح کے باعث برودت اور کبہی حبس ہو کے سبب گرمی ہوجاتی ہے اور مچہر - پسو کہٹمل وغیرہ جانور بہت ستاتے ہیں خزان میں بہی جو چنار وغیرہ درختوں کے پتے سرخ ہوجاتے ہیں ایک گونہ شگوفہ ہوجاتا ہے کاتک میں شگوفہ زعفران کی سیر ہوتی ہے چنانچہ کسی نے خوب کہا ہے مصرع زعفرانے دیدہ باید در راہ ہندوستان گرفت۔ اکثر موقعوں پر کشمیر میں سخت زلزلے آتے ہیں جیسا کہ سنہ ۱۸۴۸ء اور سنہ ۱۶۸۰ء و سنہ ۱۸۲۸ء اور سمت ۱۹۳۴ بارہمی کی شورانہری کو آیا تہا ۲۶ جون سنہ ۱۸۲۸ء میں قریب ایک ہزار دو سو مکانات کے منہدم ہوئے تخمیناً ایکہزار آدمی مرگئے یہہ زلزلہ نہایت سخت تہا لوگ اپنے مکانات چہوڑ کر میدانوں اور کشتیوں میں پناہ گزین ہوئے اسوقت اس زلزلہ کی سخت اور متواتر صدمات سے دریا کی روانگی میں بہی استادگی پائی گئی چلتا ہوا دریا کہڑا ہو گیا محرم یا صفر میں ایک ایک دن میں کم سے کم ایک یا دو سو صدمات محسوس ہوئے ایسے وقت پر وبا ہیضہ بہی نمودار ہوتی ہے جیسے سمت ۱۹۱۴ اور سمت ۱۹۲۴ اور سمت ۱۹۲۹ سمت ۱۹۳۳ میں بہت نقصان کیا کوہی دہولوں اور مرغوان میں زیادہ تر سردی ہوتی ہے لیکن کسیقدر گرمی اور اطراف شہر میں اعتدال موسم ہوتی ہے ۔

مقدار دن یہاں زیادہ سے زیادہ ۱۴ گہنٹہ ساڑہے تیرہ منٹ تک جو کہ جیٹھ کی سنکرات یعنی ماہ جون میں ہوتا ہے اور کم سے کم اوسط دس گہنٹہ تک دہین کی سنکرات یعنی دسمبر میں جو کہ اکثر ماہ پوہ میں پڑتی ہے گہٹ جاتا ہے ۔

[illegible] پانی دریاؤں کا عمدہ [illegible] میں آتا ہے لیکن سب سے عمدہ پانی چشمہ شاہی کا ہے

صاحبی . کوکر ناگ و نالہ مار و آب گگری بل و ڈیل بل و اسکت ناگ - ڈلہیرہ بل وغیرہ کا گنا
جاتا ہے و دریا سے وتستا کا پانی علی العموم پیا جاتا ہے دریا سے سندہ و ویری ناگ کا پانی
نہایت مضر ہے و دودہ گنگا و امراوتی کا پانی سفید رنگ ہے - تولہ مولہ و گنگہ کا پانی متعدبر
گنا جاتا ہے ٭

شہرت و پیداوار کشمیر

ہر ایک ملک مین یہ خطہ بینظیر مشہور ہے اور سب قومین اسکو بہشت نظیر کہتی ہین ہنود
اسکو زمین کا سر اور آنکھین کہتے ہین اسکے برابر کسی ملک کو متبرک نہین سمجہتے - اُنکا
قول ہے کہ اُنکے تمام تیرتھ یہان موجود ہین **شلوک**

दिव्यन ऋत्पाताले भूतले च न लानले ।
यानि तीर्थानि तिष्ठन्ति तानि काश्मीरमण्डले २

معنی پاتال مین جو تیرتھ ہین یا زمین پر جو ہین بہشت مین جو ہین وہی سب کشمیر دیش مین ہین

شلوک

चक्रभृद्विजयेशादि केशवेशानभूषिते ।।
तिलांशोपि न यत्रास्ति स्थानं तीर्थैर्बहिष्कृत: २

معنی چکدر بیجبیشر وغیرہ کشیوا ستان وغیرہ سے جو زیبا ہے اُسکا ایک تل کے برابر حصہ تیرتہون سے خالی نہین ہے
مسلمان لوگ بہی اسکو بہشت نظیر اور باغ سلیمان کے نام سے پکارتے ہین انکی بہی
بہت سی زیارتین اور آستان بزرگون کے یہان ہین اُنکا قول ہے کہ حضرت سلیمانؑ
بہی یہان آئے تہے بعض کا اعتقاد ہے کہ حضرت موسیٰؑ کا گذر بہی یہان ہوا تہا ٭

سوا اسکے اسمین بعض راجے اور فرمانروا ایسے گذرے ہین جنکی فتوحات نے
دور دور تک وسعت اور نام آوری حاصل کی غرب اور شرق اُنکے ابتک کرتے ہین چکدر
اونتی پور اور بیج بہاری کی زراعتون سے کاشتکاری کرتے ہوئے یا بارش کیوقت

نکلتے ہین جو کہ اُنکی عظمت و شوکت کے شاہد حال ہین چنانچہ فرمانروائیان ذیل کے سکہ راقم نے بھی بچشم خود دیکھے اور میجر مِنڈرسن صاحب بہادر نے ایشیاٹک سوسائیٹی کو بھیجے جنکو ڈاکٹر ہولر صاحب وغیرہ سیاحان نے بھی دریافت کیا۔
[1] شنرہی کرما۔ [2] تورمان۔ [3] پرورسین اسکے وقت کی اشرفی بھی ایک سیاح کو ملی تھی۔ [4] شنکر ورما۔ [5] گوپال ورما۔ [6] سوگندا رانی۔ [7] اونتی ورما۔ [8] چکر ورما۔ [9] پردہ گفت۔ [10] کھیم گفت۔ [11] ابھی منیو۔ [12] نندہ گپت۔ [13] بھیم گپت۔ [14] ویدا رانی۔ [15] سنگرام راج۔ [16] ہریراج۔ [17] اننت دیو۔ [18] کولیا پیڈ۔ [19] ہرش دیو۔ [20] سوسل۔ [21] سیہدیو۔ [22] جے سنگہ۔ [23] اونتی ورما۔ [24] جیا پیڈ۔ [25] راج دیو۔ [26] جے دیو۔ [27] سکندر بُت شکن۔ [28] زین العابدین۔ [29] حیدر شاہ۔ [30] حسن شاہ۔ [31] بہرام شاہ۔ [32] فتح خان۔ [33] ابراہیم۔ [34] اسمعیل۔ [35] یوسف شاہ چک۔ سکہ گریک بھی یہان ملتا ہی۔ جو کہ غالباً پنجاب سے پہنچا ہی کیونکہ گریک لوگ یہان نہین آے سکندر اعظم کے بعد یہ لوگ پنجاب مین جہلم تک آئے تھے۔ سکہ [36] رنجیت سنگہ و [37] ہری سنگہ و [38] مہاراجہ حال کا اسوقت یہان چلتا ہی اور انگریزی روپیہ بھی یہان چلتا ہی۔

عظیم الشان کہنڈرات۔ اُننتی پورہ وکرپورہ دامودر ویر سپور وللتہ پور۔ ہاری بریت پانپور۔ رعنا واری۔ نوشہرہ وغیرہ مقامات بھی اسکے جاہ و جلال قدیمی کے گواہ ہین۔

ہر ایک طرح کی موسم آب و ہوا و پیداوار یہان موجود ہونے کے باعث یہ خطہ تمام دنیا کا ایک نمونہ ہی تمام کانین یہان پائی جاتی ہین گوڈر لو صاحب وغیرہ واقفان علم جیالوجی یعنے کانہا نے لکہا ہی کہ جو کانین یہان ہین وہ اس لایق نہین ہین کہ اُن کے کہودنے سے سوائے زرخرچ شدہ کے کچہہ منفعت بھی حاصل ہو مگر اُنکا ہونا سب لوگ مانتے ہین۔ **کان مس** متصل عیشمقام۔ نیز بموجب تحریر زونہ راج

مؤرخ دویم راج ترنگنی کے کامراج مین ٭ **کان آہن** موضع شاردصوف واقع
وزارت اننت ناگ مین نے ہری مین موضع آدہ ون حصہ مترلی و شارین کارخانہ
آہن اب بہی موجود ہے ٭ **سنگ رانم** بانہال مین ٭ **سنگ نیلوٹ** برنگ
سفید سرخ - زرد وغیرہ وچہن پارہ مین ٭ **کان گچ** بارہ مولا وصفاپور مین ٭ **کان طلا**
کامراج مین ٭ **کان بلور** کوہ گواشہ براری مین اور گنجہ بل مین اس کان کو اول دفعہ
گنہ جیودر نے دریافت کیا تہا حکماء کا قول ہے کہ جہان بلور کی کان ہو وہان ہیرا بہی
ضرور ہوتا ہے چنانچہ پنڈت زونہ راج نے اپنی کتاب مین لکہا ہے کہ زین العابدین کو
رتن یعنے جواہرات ہاتہہ لگے تہے جنکا نام اسنے زینہ رتن رکہا تہا اور سمبت ۱۹۳۹ مین مہاراجہ
صاحب بہادر والی حال کو یاتگاباڈر سرحد شٹوار ولداخ سے نیلم بہی ملا ہے
جسنے اس تحریر کو ثابت کیا ٭ **کان چقماق** بہی یہان ہے گند ہاسے بہت سی چشمو نسے
نمودار ہوتا ہے ٭ **کان زغال سنگ** غالباً پنجی ہامہ مین ہے ٭

یہان کے پنڈت لوگ بڑے بڑے عالم و فاضل حکیم درجہ اول و شاعران کامل
ہوگذرے ہین جنکی تصانیف و تالیف بڑے قدر و منزلت سے دیکہی جاتی ہین -
مہابہاشں کی شرح مصنفہ کیٹہ چارج منجملہ انکے نظیر بیعدیل ہے - برتہہ کہتا و راج
ترنگنی - چندرہ ویاکرن - نیلہ مت پوران وغیرہ بہی قابل توصیف ہین علم
شیو یعنے شوافلاسفی اسی ملک مین اختراع ہوا ہے بڑے بڑے فاضل صاحب
تصنیف یہ لوگ ہوگذرے ہین ٭ **مؤرخ** (سورت - ہولاراج - پدمہ مہر
کہیم اندر - کلہن - زونہ راج - شرپور - پراجہ بٹ - جہولاکر) **عالمان**
شیو (جمرورت - لوگہ راج - کہیمہ راج - انہبا گفتا چارج - لکہمن گیت
اوتپلہ دیو - سومانند - کلٹ - راہہ گنٹہ - نارایین بٹ - وسہ گیت) ٭

عالمان کاو یعنے شاعری ـ ممّٹ ـ کیّٹ ـ آلٹ ـ موکل ـ آنند وردن
رتناکر ـ بانہ بٹ ـ خیندر آچاری ـ شنکاب ـ برتری ہرنٹ ـ بلہن ـ شوہ سوامی ـ
رویک رینہ ـ صاحب کول ـ جی انیت ـ جگدہر بٹ ـ آنند رازدان ـ پشت کنٹھاچاری
باسگیہ کیشہ ہر یہ کاش درش ـ صاحب رام کول لسہ کاک غنی ـ کامی ـ وغیرہ وغیرہ
مقبل ـ مجرم ۔

پارچات پشمینہ جو یہان تمام دنیا سے بڑہکر بنایا جاتا ہی ایک خاص چیز ہے ۔ **نقاشی**
نقاشان مانی وبہزاد ثانی جو کہ استادانون صندوقون اور انگریزی اشیاء مثل لفافہ
دانون وغیرہ پر کیجاتی ہی اور دستکاری زرگران بابت نقاشی زیورات وظروف
جیتر کاری ـ ملمع سازی ـ نوایجادی ـ میناکاری ـ وغیرہ قابل دید ہی ۔

اناج ہر طرح کا یہان پیدا ہوتا ہی ـ صرف چنا اور نیشکر نہین بویا جاتا ـ **زعفران**
بہی ایک خاص چیز ہے ـ کوٹہہ کوہستان مین پیدا ہوتی ہی ـ چاول ۹۶ قسم کے باقی اجناس
گال ـ ارزن ـ مونگ ـ شنگ ـ واری موٹہہ ـ مٹر ـ ماش ـ کروتہہ ـ شوت وغیرہ ـ
۲۰ ـ اقسام کے ۱۰ کپاس ـ افیون ـ شہد ۳ قسم کا ۱۰ روغن زرد ـ پشم گوسفند ـ پرگلگی
ابریشم وغیرہ یہانکی پیداوار ہی ـ گندم پنجاب کی گنک سی کسیقدر گرم ہی ـ درختان
میوہ دار ۲۶ ہم جنمین سے انار ـ انگور ـ ناشپاتی ـ امرود ـ سیب ـ بہی ـ آلو بالو ـ زرد آلو
گلاس ـ سنگترہ ـ بادام ـ توت ـ چہارمغز ـ شفتالو ـ عناب ـ پستہ مغز ـ آلوچہ عام ہین ۔
بید مشک ـ بید ـ چنار ـ سفیدار ـ بڑے بڑے درخت ہین انکے سوا ہے ۳۶ ـ درخت میوہ دار
اور ۷۶ بے میوہ جنگلون مین ہوتے ہین ـ دیودار ـ سنگل ـ کیلون چیل وغیرہ کے
درختون کی چوب عمارت مین لگتی ہی ـ امرود ۷ ہم قسم کا جنمین سے عنبری اعلی قسم کا
ہوتا ہی ـ انگور ۴۰ قسم کا ـ بہی ۳ قسم ـ آلو بالو ۴ گلاس ۴ ـ انار ۶ ـ توت ۸ ـ زرد آلو

شفتالو ۳ = بادام ۱۲ قسم کے ہوتے ہین بسمت ۱۹۳۴ بکرمی مین انگور فرانسیسی بہت اقسام کے
اور انگلستانی بہی یہان بوئے گئے سمت ۱۹۳۳ مین گیاہ ہاپس بہی بو یا گیا۔ ادویات
۷۴ قسم کی یہان ملتی ہین چرند جانور ۱۴ قسم کی جنمین سے شیر گوزن مارخور کیل
سگ دریایی موش جنگلی۔ گورخر۔ آہو۔ روباہ۔ پرندبہی ۷۹ قسم کے منجملہ جنکے
جل۔ قمری مرغ زرین۔ عقاب۔ کبک۔ بلبل۔ دِوَر۔ کبوتر۔ مینا۔ فاختہ۔ ہزار دستان
وغیرہ خاص ہین۔ گوزن کے سینگ سیاح لوگ اکثر لے جاتے ہین۔ سگ و موش
جنگلی و روباہ و پرندہ نیل کے پوست سے عجیب و غریب پوستینین تیار ہوتی ہین اور اکثر
پرندون کو انکی خوش بیانی و عذب اللسانی خوش آیندہ آوازین سننے کو بعض
شوقین لوگ پالتے ہین یہان کے دریاؤن مین مچھلیان ۱۲ قسم کی ملتی ہین
شالباف لوگ جورہ کانی جورہ قدوار۔ جورہ شاہ پسند۔ قصابہ متن وار۔
قصابہ الوان وار۔ جامہ وار۔ قصابہ چہار باغ بنتے ہین۔ رفوگر قصابہ۔ رومال۔
جورہ کنج دار۔ جورہ حاشیہ دار۔ چوغہ۔ گلوبند۔ دامان لباس میم صاحبان
کاڑہتے ہین چکن دوز رومال ہے چکن سادہ نیم زری طاقین حاشیہ سوزنی
چکنی۔ کلابتون آستین دار بناتے ہین۔ زرگر دستوانے۔ بازوبند۔ گوشوارہ۔ کنٹھہ مال
سرپیچ بیرپلی۔ انگشتریان۔ دُوُر۔ جیغہ دانی۔ انٹت۔ وتر۔ بالیان۔ حلقہ بند۔
دورہ ہار۔ ترنجی۔ حلقہ گلو۔ سوکھہ کلہ پوش۔ ہنگہ تعویذ۔ تعویذ سر۔ لونگ۔ چار گل
ڈیکہ ٹیکہ۔ چنپا کلی۔ ترلو۔ پوشہ باوٹ۔ دال ہرو۔ آبخورہ ہا سے نقرہ و طلا۔
صراحی۔ پیالہ۔ نمک دان۔ قبلہ نما بناتے ہین۔ آہنگر ہر ایک قسم کا سامان حرب و آہنی
اشیا و قفل بند و قہلے سے ولایتی تیار کر لیتے ہین ؞
کشمیر مین مشہور ہے کہ گندم شاہ آباد۔ شلغم ہری پور۔ برنج بنپور واقعہ پرگنہ دیوسر

ساگ بانپور - روغن لتہ پور - جغرات ہرہ پور واقعہ شوپیان - برہ ننداہ پور - میر بحری - دال خام پور پرگنہ شاہ آباد - تنباکو مقام جے ہوم وبرہی وار ہی - انگور ریپور واقع پرگنہ لعل نہایت عمدہ اور لائق تعریف ہوتا ہی - پابو کشمیری بہت مضبوط وخوبصورت ہوتے ہین - یہ تمام باتین باعث شہرت کشمیر ہین*

مضافات کشمیر

مضافات سے مراد اُن مقامات کی ہے جو متعلق کشمیر ہین وہ یہ ہین - کشتوار - بہدرواہ پونچھ - تبت خورد یعنے لداخ - گلگت - اسکردو * پرگنات لداخ ۷ ہین - لداخ لامیرو یا سمین - تانچی - لوبراہ - زنسکر - جنجہوٹ * پرگنات اسکردو - سکر - اسکردو - کرس - کہپلو - تولٹی - خورسک - روندو - برکونہ - دراس - کرگل - سورو - تلیل * پرگنات گلگت پونیال - ولیل - حصورہ - چلاس - کرنج - لوٹن * جمون جو اسوقت اس خطہ کا دارالسلطنت ہے*

جمون

جمون کو راجہ جامبو لوچن نے جو کہ حضور مہاراجہ صاحب کے بزرگون مین بعہد سلف ہو گذرا ہے اپنے نام پر آباد کیا تہا - یہ شہر دارالسلطنت دولت کشمیر وجمون کا ایک چھوٹی سی پہاڑی کی چوٹی پر آباد ہی اسکی پہاڑی کے نیچے جنوب وشرق رویہ شہر سے بفاصلہ ۰۰ ۳ فٹ دریا ے توہی جو کوہستان بہدرواہ چنینی کے کوہ سیوج کے چشمہ واسک ناگ سے نکلا ہے بہتا ہے اور جمون کے آگے تخمیناً ۳ کوس تک بہکر دریاے چناب مین ملتا ہے جمون کے نیچے پاٹ اسکا تخمیناً ۰۰ گز کا ہے

اسپر سمت ۱۹۳۳ مین بغرض عبور شہزادہ پرنس آف ویلز اور سمت ۱۹۳۹ مین واسطے عبور جناب
لفٹنٹ گورنر پنجاب* کے چوبے پل بنایا گیا تہا - کوہ جمون آغاز کوہستان مین واقع
ہے یہ مقام میدان پنجاب سے ۲۰۰ یا ۳۰۰ فٹ اور سطح سمند رسے ۱۲۰۰ فٹ بلند ہے دریاے
توی کے اس پار سے گاڑیون بگہیون وغیرہ کا راستہ ختم ہو جاتا ہے اس شہر کے تین دروازے
ہین - گمٹ - جوگی و شیرانوالہ - بازارون مین گول تپہرونکا فرش ہے دروازون سے
گہاٹیان نیچے اترنی پڑتی ہین اور آمد ورفت مسافرونکی رپورٹ اور زکات لکہی
جاتی ہے ؎

منڈہی محلات شاہی کا نام ہے جو کہ دریاے توے کیطرف بنے ہوے ہین - منڈہی کے باہر
کو تالاب کے کنارہ مندر گدادہر جی جو مہاراجہ صاحب نے سمت ۱۹۳۹ مین بنوایا اوسی سے
ملتے ہوے مکانات دیوان صاحبان ہین اور دوسری طرف کو ڈاکخانہ و تارگہر سمت ۱۹۳۳
مین میگزین کے پاس پریڈ کی ایک طرف کو ایک بڑی عالیشان عمارت موسوم بہ
عجایب گہر بغرض فروکش ہونے **شہزادہ پرنس آف ویلز ولیعہد انگلستان**
کے بہت وسیع عظیم الشان بنائی گئی ہے جسمین اب حضور مہاراجہ صاحب بہادر اکثر
دربار منعقد فرماتے ہین اسکے محاذ مین ایک میدان وسیع اور عقب مین تالاب عمیق اور
پایئن مین حضوری باغ بنا ہے اسکے جنوب کیطرف تہوڑے سے فاصلہ پر مندر سری
رگھناتہ جی کا جسمین اور بہت سے مندر اور سمادہ مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب کی بنی ہے
سمت ۱۹۳۹ مین ایک مندر شوجی کا بہی بنا - یہ سب مندر مہاراجہ رنبیر سنگہ صاحب
بہادر نے اپنے عہد مین بنوائی ہین ان مندرون مین سوالاکہہ مورتی سالگرام
کی استہاپن کی گئے ہین اس مندر مین مسافرون اور غریبون کو تین روزتک سدابرت
ملتا ہے اس مندر سے اوپر کو دوسرے ہین اوس سے آگے زکات خانہ آگے

* سر ایچیسن

جاکر دہنی طرف کو کنک منڈی اور اردو بازار اور قدیمی شوالا اور سلامی کو دو سری راستہ مدرسہ و مطبع بدیا بلاس - آگے جاکر پرانی منڈی یعنے جہانکہ محلات راجگان سلف تہی بناکردہ راجہ مالدیو اور مندر رگناتہہ جی سے دہنی طرف کو ایک تالاب ہے جسکا پانی پیا جاتا ہے آگے بڑہکر روشن شاہ کی قبر ہے جسکو لوگ مانتے ہین اسکے درمیان آجانے سے بازار تنگ ہوگیا ہے - پہر گمٹ دروازہ ملتا ہے - جہان توپخانہ و چہاونی فوج ہے - و مندر کے سامنے جانے سے بارکین ملتی ہین - جہان انگریز فرودکش ہوتے ہین اور اُس سے آگے جوگی دروازہ جہان چہاونی فوج اور مرگہٹ مردگان ہنود کی ہے - سوا اِسکے مندر ہائی دیوان صاحبان و میان صاحبان و سرداران و معتبرہ پیر مٹہا مستری خانہ بیگم کی حویلی پمپ آپ کش رانی کا تالاب وغیرہ مقامات مشہور ہین - شہر کے باہر ہر طرف ایک جنگل ہے - جسکو جہڑی کہتے ہین ہمارے توی کے اُس پار قلعہ باہو ہے جسمین کالی کا مندر ہے - و شیو دیوی اور پیر منڈل جموں کے متعلق دو تیرتہ ہین - جنکو مہاراجہ گلاب سنگہ نے بنوایا تہا ❊ پانی اور لکڑی کی جموں مین بہت قلت ہے پانی توی کا شہر مین پہونچانیکو ایک پمپ لگو لیا گیا ہے رقبہ شہر کا ایک میل مربع ہوگا اور آبادی قریب ۳۰ ہزار آدمیون کے رقبہ علاقہ جموں کا ۳۰۰۰ میل مربع سات وزارتون پر منقسم ہے - نام اُنکے یہ ہین :-

نمبر	نام وزارت	رقبہ بیگہا	تحصیل	پرگنات	کیفیت
۱	جموں خاص یا رنبیر سنگہ پورہ	۶۸۶۴۵۰	۴	۳	وزیر وزارت رنبیر سنگہ پورہ مین رہتا ہے ❊
۲	جسروٹہ	۲۵۹۱۵۹	۲	۱۲	
۳	رام نگر	۶۵۹۲۴۰	۴	۳۰	

نمبر	نام وزارت	رقبہ گہماؤ	تحصیل	پرگنات	کیفیت
۴	اودہم پور	۳۹۰۳۶۵	۶	۶۶	سمت ۱۹۳۴ مین اسمین سے (سنہ ۱۸۷۷ء)
۵	ریاسی	۲۱۰۳۵۹۰	۳	۲۱	ایک دوسری وزارت اسمی
۶	نوشہرہ	۳۴۱۲۶۶	۳	۱۹	کشتواڑ علیحدہ ہوکر قایم کی گئی ہے
۷	مناور	۹۱۱۲۴۳	۳	۱۸	

کل علاقہ جموں وکشمیر کا مل کر بقول ڈریو صاحب انگلنڈ اور ویلز سے کچھ کم نہین ہے رقبہ کل اسکا ۶۸ ہزار میل مربع ہے*

چناب کے مشرق مین یہہ مقامات مشہور ہین

بسولی سے ایکدن کی منزل پر بلاور جہان راجگان بلاور یہ و بسولی رہتے تھے - بسولی سمت ۱۹۳۹ مین میان امر سنگہ صاحب فرزند اصغر مہاراجہ صاحب کو بعوض بہدروا (سنہ ۱۸۸۲ء) بموجب ناراضگی زمینداران جاگیر مین دی گئی ہے - بلاور سے مغرب مین رام کوٹ چند میل پر یہ مقام مہاراجہ صاحب کی شہزادی کو بطور جاگیر جہیز مین ملا ہوا ہے اسلئے جسوالون کے قبضہ مین ہے اسکے پاس مانکوٹ ہے اسمین ایک قلعہ ہے*

رام نگر رام کوٹ کے شمال مین ۲۷۰۰ فٹ سطح سمندر سے بلند یہان کشمیری مسلمان بہت رہتی ہین اور شالبافی کا کام کرتے ہین - اودہم پور سطح سمندر سے ۲۴۰۰ فٹ بلند اسکو میان اودہم سنگہ* نے اپنے نام پر آباد کیا تہا - اسمین ایک بازار چند مندر محلات سرکاری و جیلخانہ بھی ہے - کرمچی چار میل پر - یہان پہلے بھٹیال ذات کا میان رئیس تہا اور تخت جموں کو دو ہزار روپے سال اور دس سوار باج دیتا تہا سمت ۱۸۹۱ مطابق سنہ ۱۸۳۴ء کے مہاراجہ گلاب سنگہ نے اسکو بزور شمشیر دبالیا پر منڈل سے (سنہ ۱۸۳۸ء)

* میان اودہم سنگہ صاحب مہاراجہ صاحب حال کے بہائی تہے -

چند میل پر دو تالاب ہین سروہین سر آدہ میل لمبا اور پاؤ میل چوڑا اسکے کنارونپر آموں کے درخت ہین اور سروہین والے میاں لوگ آباد ہین - مان سر پون میل لمبا اور آدہ میل چوڑا پہاڑیون سے محدود ہی *

چناب کے مغرب مین یہ مقامات مشہور ہین

اکہنور جمون سے ۲ کوس دریاے چناب کے کنارہ پر یہ قصبہ بہت پرانا ہی - ایک پرانے مندر کی کہنڈرات یہان موجود ہین کہتے ہین کورو پانڈون کیوقت یہ ایک بڑی ریاست تہی اسمین ایک قلعہ بہی موجود ہے یہان سانپ بکثرت ہوتے ہین سنا گیا کہ پانڈون نے بہی اس قصبہ کے راجہ کے پاس پناہ لیکر بعد ازان اسکو تباہ کیا تہا - لکڑی یہان دریا سے پکڑی جاتی ہے - یہان کے راجگان سلف کی یادگاری کی نقلین بہت مشہور ہین بہمبر ۳۸ میل آگے راجوڑی یا رامپور ۳۰۹۴ فٹ بلند ہے اور پونچھ سے ۴۴ میل کے فاصلہ پر کشمیر کے رستہ مین واقع ہی کشمیری لوگ اسکو راز ویر کہتے ہین قدیم الایام مین یہ ایک خود مختار ریاست تہی اور بعض فرمانروا اسکے مثل راجہ سنگرام پال کے کشمیر کے باجگذار تہے یہ مقام کشمیر کا دروازہ شمار ہوتا ہی وہان کے راجپوت راجاؤن کو اورنگزیب نے مسلمان کیا تہا پہر ۱۸۴۶ء مطابق سمت ۱۹۰۳ مین مہاراجہ گلاب سنگہ نے اسکو فتح کر لیا اوسی پر وہان کے رئیس وسط ہند کو چلے گئے جہان انہون نے ۱۸۵۷ء کے غدر مین سرکار انگریزی کو اپنی خدمات لائقہ سے خوش کر کے ضلع کانگڑہ مین ایک ریاست حاصل کی شہنشاہان مغلیہ کشمیر جاتے ہوئے یہان فروکش ہوتے تہے - شاہی عمارات و محلات عام خاص مسافرخانہ مندر اور بازار اسکے دو گرم چشمہ تتو پانی جو اسکے مشرق مین ایک دنکی منزل پر ہین

قابل دید ہین میر ایک قصبہ کلان ہے - یونچہ سی ۰۰ ۳۲ فٹ بلند اسوقت جمون کے محفوظہ و محروسہ ریاست ہی اسکے والی **راجہ موتی سنگہ** برادر والی کشمیر حال ہین - یہ قدیمی اور پُرانا خوبصورت قصبہ بناکردہ راجہ پاک و راجہ للتادت تواریخ سے ثابت ہی کہ تابع کشمیر تہا تخمیناً ۴۰ سال کا عرصہ ہوا کہ مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب نے اس طرف کو معہ اوڑی آقلیعات کے بزور شمشیر فتح کیا تہا اس قصبہ مین قریب پانسو کے مکانات ہونگے ایک ندی اسکے نیچے بہی بہتی ہی - بہدرواہ مین چہ سات سو مکانات اور قریب تین ہزار آدمی کے آباد ہونگے - تین یا چار بازار بہی اسمین ہین ایک ندی کی نہرین شہر مین چلتی ہین چونکہ اسمین میوہ جات بہی بہت ہوتے ہین کشمیری لوگ جو اسمین آباد ہین اسکو چہوٹا کشمیر کہتے ہین یہ قصبہ سطح سمندر سے ۵۴۰۰ فٹ اونچا ہی اسمین گورکہی لوگ بہی رہا کرتے تھے پورانے راجاؤنکی تعمیرات کے کہنڈرات اسمین ابتک موجود ہین ان راجاؤن کی ذات چمبہ اور کلو کے راجاؤن سے ملتی ہی یہ شائد ۱۸۴۱ء مین یہان تہی جبکو ۴۷ سال کا عرصہ گذرا جمون سے یہ قصبہ ۹۲ میل کے فاصلہ پر ہے - کشتوار سری نگر سے ۱۰۲ میل کے فاصلہ پر ۵۴۰۰ فٹ بلند جمون سے براہ بہدرواہ ۱۲۹ میل ہے اسکا میدان قریب ۴ میل لمبا اور ۲ میل چوڑا ہے یہ ایک چہوٹا سا قصبہ ہی اسمین کشمیری شالباف اور ٹہکرلوگ جو اکثر گدے ہین آباد ہین وزیر شب شرن کے مکانات بہی یہان ہین - اسمین ایک چہوٹا سا قلعہ واقع ہے - آب و ہوا کسیقدر بہدرواہ کے موافق ہی - مگر برف جو اسمین پڑتی ہے ٹہرتی نہین - میوہ اسمین بہی بہت ہین اسکے پہلے راجپوت راجہ خود مختار تہی جنکو سید شاہ فریدالدین نے مسلمان کیا اور اورنگزیب نے اس راجہ مسلمان شدہ کو سعادت یارخان کے

نام سے ملقب کیا آخرین راجہ تیگ سنگھ موسوم بہ سیف اللہ خان فرمانروا
ہوا اسکے وزیر لکھپت نے اُس سے ناراض ہوکر مہاراجہ گلاب سنگھ کو ترغیب
دی کہ اس قصبہ پر قبضہ کر لین مطابق اُسکے مہاراجہ گلاب سنگھ نے اپنی فوج چبہیز
قلعہ ڈوڈی مین پہنچائی راجہ مذکور لاہور کو بہاگ گیا اور مہاراجہ گلاب سنگھ نے
اُسپر قبضہ کر لیا پہر سنہ ۱۸۴۵ء مطابق سمت ۱۹۰۲ کے بموقع جنگ شیخ امام الدین وزیر
لکھپت بہی مارا گیا۔ رام نگر جمون سے ۴۴ میل سطح سمندر سے ۲۷۰۰ فٹ بلند ہے
یہ مقام میان رام سنگھ صاحب فرزند دوم مہاراجہ صاحب کی جاگیر ہے +

یہ تمام کوہستان و علاقجات جمون ڈوگرے کے نام سے مشہور ہین۔ وجہ تسمیہ اس لفظ
ڈگر کی یہ ہے کہ سرو ہین سر اور مان سر جو متبرک دو چشمہ ہین اُنسے یہ نام لیا گیا ہے
کیونکہ ڈوگرتہہ شاستر مین دو متبرک کو کہتے ہین جسسے اِنکا نام ڈوگرتہہ دیش ہوا
اور باشندون کا ڈوگرے نام پڑا یہ قوم بہی آریا کی ایک شاخ ہے انکی ذاتین
بہی ہندوستان کے موافق ہین ڈوگرے راجپوت پست قد ہین انکی
اوسط بلندی چار پانچ فٹ تک ہے رنگ اِنکا بادامی رنگ سے ذرا ہی سیاہ
مونچھین و ڈاڑہی چڑہی ہوئی رکہتے ہین طامع اور کسیقدر تنگدست پہلے فراخ حوصلہ
اور پہر خوف کہانیوالے آرایش بدن کے شایق ظاہری نمود کرنے مین تیار
بہادر و دلاور و باکش و محنتی ہین۔ میان لوگ راجاؤن کی نسل سے ہین ہین
ٹہکر لوگ معلوم ہوتا ہے کہ اصلمین ہندوستان کے ٹہاکرون سے کچہہ تعلق رکھتے
ہون جو کہ اب زمینداری کرتے ہین مگر بعض ٹہکرون کی اصل میان لوگون سے
تہی جنہون نے زراعت اختیار کی وہ ٹہکر ہوگئے۔ میان لوگ مثل کشمیری پنڈتون
کے تجارت اور زراعت کو پسند نہین کرتے اور بخلاف اُنکے مستورات کا ستر رکھتے ہین

اور جنگی ملازمت مین خوش رہتے ہین لڑکی کو مار ڈالنا انکی قدیمی رسم تہی جس رسم بد
کو مہاراجہ گلاب سنگہ نے سمت ۱۹۰۳ مطابق ۱۸۴۶ء مین بند کر دیا - انکی عورتین ستی
بہی ہوتی تہین - اصل مین یہ لوگ راجپوت ہین جس جس مکان مین یہ لوگ رہے
اُسی کے نام سے اُنکی ذات مشہور ہوئی مثلاً مہاراجہ صاحب جمون مین رہے
وہی جموال کہلاتے ہین جو چبہ مین ہین وہی چبیال اسیطرح سنبیال - بہنبہرال
بہدڑوال وغیرہ - کہانا ایک دوسرے کے ہاتہہ کا کہا لیتے ہین بلکہ بعض اوقات
جہینوروں اور سنکہروں کے ہاتہہ کا بہی مگر حقہ صرف اپنے فرقہ کا پیتے ہین درجہ
نشست کیواسطے بموقعہ شادی متعلقہ مہاراجہ صاحب مین آپسمین نہایت
فساد و تنازعہ کرتے ہین - ان میان لوگون مین سے جسنے زراعت کرنی اختیار
کی وہ کمذات شمار ہوکر ٹہکرون مین ملگیا جیساکہ فرقہ منہاس جو جموالون کے بہائی
ہین - بلکہ بعض ذاتین ٹہاکرون کی ایسی ہین جنکے بزرگ میان لوگ تہے وہ یا تو زراعت
کرنے لگے تو ٹہاکر ہوگئے یا انہون نے کسی برہمن کو دکھ دیا یا مارا تو اُس برہمن کی تیلیا
اُنکو لگی اُسکے ستانے یا خوف سے انہون نے اصل ذات و گہر کو ترک کرکے نقل مکان و
وذات کیا اور اُس برہمن کو اپنا دیوتا بنا کر ماننا شروع کیا زیادہ تر اس قسم کے
ٹہاکر اور مسلمان بہی اسملک مین ہین اسلئے یہان رسم پاٹرہ پڑنیکی برہمنون
مین ابتک موجود ہے یعنے جب کسی برہمن پر کوئی زیادتی ہوتی ہے وہ فوراً درخت
پر چڑہکر آب و دانہ ترک کرکے خودکشی پر تیار ہوجاتا ہے - چونکہ یہ قوم یہان سابق
مین دخترکشی کرتی تہی اسواسطے برابر کا ناطہ شادی کو انہین نہ مل سکتا تہا اسلئے
اپنے سے نیچی ذاتون مثل رگوال - چارک - لنگہی - رسیال - سلاہریہ وغیرہ
کی دخترون سے شادیان کرلیتے تہے چنانچہ ابتک وہی رسم چلی جاتی ہے مگر چونکہ

اب دختر کشی نہین ہوتی اسلیئے یہان لوگ باہم ناطہ کرنے لگے ہین بلکہ کوہستان
کانگڑے کیطرف بہی امن وامان ہونے کے سبب شادیان کر لیتے ہین اسیطرح
سے یہ ناطہ میان لوگون کے جاڑک وغیرہ اکاہرہ ٹہکرون کی بیٹیون سے شادی
کرتے ہین اکارہ ٹہکر وہ کہلاتے ہین جو کہ اپنی بیٹی چارکون سا ہریون وغیرہ
ناطہ ہائے میان لوگون کو دیتے ہین اور خود اپنے سے نیچی ذات دوہرہ ٹہکردن
کی شادی کرتے ہین اپنی ذات مین شادی نہین کر سکتے اسلیئے ٹہکر لوگ اسکے
بموقعہ شادی بعوض دخترون کے دو دو سو بلکہ زیادہ تر روپے لیتے ہین اور
بوڑہے بوڑہے ہو کر یہ لوگ شادیان کرتے ہین جبکہ وہ چالیس برس کے
ہوتے ہین تو عورت انکی ہنوز طفل نابالغ ہوتی ہے جس سببسے بہت خرابیان
ظہور مین آتی ہین اسیطرح ڈڈگرکے ٹہکر پہاڑی ٹہکرون سے اور وہی گدّیون
اور چیرہ والون اور خسون سے ناطہ کرتے ہین گویا نہایت کمذاتون کی نواسیان
میان لوگون کے گہر پہنچتی ہین - اور آخیر ذاتون کو میگہہ وڈوم وغیرہ ذاتون
سے بہی پرہیز نہین ہوتا - میان لوگون کی رعایتین فرمانروائے حال کو
بہت منظور ہین جو سپاہی اس ذات کے نوکر ہین انکو سب سے ایک روپیہ زیادہ
ملتا ہے بعوض خون کے انکو خون معاف ہے بلکہ قوم چارکون کو بہی خون کے عوض
پہانسی نہین دیا جاتا اسلیئے کہ انہون نے اپنے ایک نواسے قوم جموال کو اسوقت جبکہ
ایک زمانہ مین ترکوالون نے تمام جموالون کو مارکر حکومت اپنے ہاتہہ مین کر لی تہی ترکوالون
کو مارکر راج دلادیا تہا - اسوقت صرف وہی ایک جموال باقی رہ گیا تہا - جسکو
بسبب ہونے دیوانہ صفت ترکوالون نے نہ مارا تہا - میان لوگون کے گہر دن کے
اندر سپاہی بہی نہین جانے پاتا - انکو جاگیرین بہی ملی ہوئی ہین - فوج مین

افسریان بہی عموماً انہین کو ملتی ہین - بموقع شادیون کے مہاراجہ صاحب انکو
اپنے برابر بٹہلا کر ضیافت کہلاتے ہین اور پوشاکین دیتے ہین - انکو اختیار ہے خواہ
کتنی شادیان کرلین اور خواہ سواے اپنے ناطون کے لوگ انکو مثل برہمنون کے یوں
ٹہکمردن جہیسورون مسلمانونکی عورات کو بہی گہر مین بطور زوجہ کے ڈال لین اُنکے
شکم سے جو اولاد ہو اُسکو سترورہ کہتے ہین اصل میان اُسکو جے دیو* انہین کہتے
نہ وہ باپ کی ورثہ کا وارث ہو جو کہ اصل اولاد کے ہو سکتا ہے سابق مین میان
لوگون کے سامنے دیہات مین اور کوئی ذات کا آدمی چارپائی پر بیٹہنے یا حقہ
پینے کا مجاز نہ تہا ان لوگون کے گہر اکثر جنگلون مین بستیون سے علیحدہ ہوتے ہین
تاکہ انکا بہید کسیکو معلوم نہ ہو سکے - چہبال اور جوڑی مین جسرال لوگ جو کہ
راجگان بہمبر مسلمان شدہ کی اولاد ہین رہتے ہین - سابقاً یہ لوگ ہالی وغیرہ
قومون ہنود کی دخترون سے شادی کر لیتے تہے باوجود مسلمان ہونے کے انہون
نے یہ طریق ورشتہ نہ بدلا تہا مگر مہاراجہ صاحب حال نے اس رسم کو بند کر دیا
ہے لیکن یہ مسلمان لوگ ابتک برہمنون کو مانتے ہین شادیون مین اوّل برہمنون
سے رسوم ہنود کو پورا کرالتے ہین پہر مسلمانی طریق سے نکاح کرتے ہین بعض
کے گہرونمین ابتک ٹہاکور بہی موجود ہین - قبرین بہی راجگان بہمبر ورجوڑی
برہمنون سے ہی کہدالتے تہے - مگر ایک دفعہ موسم برسات مین برہمنون نے
تنگ آکر ایک ہی وقت بہت سی قبرین کہود رکہین تاکہ بروقت مرنے مسلمانون
کے انکو وقت نہو اسلیئے انکی یہ بیگار معاف ہو گئی تہی - رعایا کا تمام مال و
اسباب حاکم کے اختیار مین رہتا جب چاہتا لوٹ لیتا - ڈوگرون مین بہاوج
کا مستحق سواے میان لوگون و برہمنون کے بعد مرنے بہائی کے دوسرا بہائی

* جی دیا مثل سلام کی ہے یا رام رام کے جو کہ میان لوگون اور مہاراجہ صاحب کے لئے مخصوص ہے جسکے معنی غالباً یہ ہین کہ جی ہو اے دیوتا

ہوتا ہے۔ ڈوگرونمین ایک رسم چھُتنا کی ہوتی ہے یعنی اگر ایک قوم یا شخص نے دوسرے شخص کے رشتہ دار کو مار دیا تھا تو وے آپسمین چھوتے نہین - نہ میل جول کر سکتے ہین نہ اُنکی چھوئی چیز کہا سکتے ہین بلکہ جبن جبن سے وہ مارا گیا اُسکے بہی چہنا ہو گیا - دریا سے جہلم وچناب کے درمیانی ملک کو چھبال کہتے ہین ❊

تبت وسط ایشیا مین کشمیر کے شمال مین بڑا ملک ہے اسکے بہت سے حصہ ہین - تبت کلان یا بھوٹان - تبت خورد یا لداخ - چلاس گلگت وغیرہ ❊

تبت خورد کو مہاراجہ گلاب سنگہ نے سمت ۹۹ مین بعہد مہاراجہ رنجیت سنگہ فتح کیا تہا - اسکے باشندہ چوگان بازی مین بڑی ہوشیار ہین - انکو کشمیری بوٹہ کہتے ہین - علاقہ جمون کی تبت مین چار ذاتین ہین چامپا - لداخی - بلتی - وادد بلتی مسلمان ہوتے ہین - لداخی مرد پانچ فٹ ۲ انچ اور عورتین ۴ فٹ ۸ انچ قد آور ہوتی ہین - لداخین کہمبا لوگ بہی رہتے ہین - جنکا اصلی وطن لاسہ ہے لداخ بہی اسی کا ایک حصہ ہے اسکا دارالخلافہ لیہ ہے لیہ سطح سمندر سے دس ہزار فٹ بلند ایک دامن کوہ مین آباد ہے پانچ چھہ سو سے زیادہ مکانات اسمین ہونگے انکی چھتین پنجاب کے موافق سیدہی ہین یہ قصبہ ایک بڑا تجارت گاہ ہندوستان و ترکستان وغیرہ ممالک وسط ایشیا کا ہے ہر سال اس سوداگری کی نوبت درآمد و برآمد کی لاکھون روپیے تک پہنچتی ہے - سنہ ۱۸۷۶ع کی بابت جو رپورٹ مال تجارتی لداخ کی ہوئی تہی اُس سے معلوم ہوا کہ مال درآمد ۱۵ لاکھ ۶۹ ہزار نوسو اکاسی کا تہا اور برآمد ۱۶ لاکھ ۵۹ ہزار نوسو اکسٹھ روپیہ کا ہوا اسکے قرب وجوار کے کوہستان سب بید درخت

سنہ ۱۸۴۲ع

ہین ایک طرف ندی موسوم بہ سنگھی کہابہ بہتی ہے جو کہ مان تالاب سے نکلی ہے
مندر جہاکال کے متصل ہابہ ہے کے کہنڈرات ہین باشندونکا مذہب بودہ ہے
جسکا بانی شاکہ سہم ہا مہاراجہ اشوک نے اِس مذہب کو ۲۰۰ برس بکرم سے پہلے
لامَہ چین تک پہیلایا تہا گوروانکے لامہ کہلاتے ہین انکے بڑے لامہ کا مکان جسکو
گلوار ن بوچہ لامہ کہتی ہین لاسہ مین ہے مسلمان کے ہاتہ سے یہ لوگ کہانا کہالیتے
ہین اور اپنے مذہب پر پابند ہین اگر ایک گہر مین سات بہائی ہون اور ایک کی
شادی ہوجاوے تو گویا سات ہی کی شادی ہو جاتی ہے - مردہ کو ایک گلخن مین
پاپو جو مثل صندوق کے بنا ہوتا ہے جلاتے ہین - راجہ کو پاپو کہتے ہین بجاے
سلام یا رام رام کے جو بولتے ہین انکو ہدونکی چارذاتین ہین جرگ (برہمن)
جیرکھ (مثل جاٹ)، مچھ چھ (شودر)، تولپہ دکھ (اقوام رذیل) باقی رسوم
ڈھُنگ تھنگ انکی مثل کوہستان شملہ کے ہین چنگ تہنگ کوہیان سے شمال کی طرف ایک
نزدیک راستہ ہے جسکو چینیون نے بند کررکہا ہے - دامن کوہ لداخ مین ایک
گنیدہ مندر ہے جسکو گونپہ کہتے ہین - لداخ سے کشمیر گوشہ جنوب مغرب مین تین سو
کوس کے فاصلہ پر واقع ہے - لداخی لوگ مثل چینیون کے چوبی تختہ پر حروف
کہود کر اپنی کتابین چہاپتے ہین ۔
گلگت ایک اور درہ ہے جسکا اصلی نام گلدئی ہے یہ درہ تخمیناً تین چار میل لمبا
نیلار اور رتیلا ہے مگر ندی جو اسمین بہتی ہے دریاے سندہ سے ملتی ہے - سابق میز
باشندہ یہان کے ہنود تہے یا بودہ انکے عبادتخانیکی جگہہ ابتک موجود ہے اور بعض
کے نام بہی ابتک ہنود کے نام سے ملتے ہین مگر جب تیمور شاہ نے بعہد رنجیت سنگہ
اسکاک کو فتح کیا چونکہ وہ خود اہل تشیعہ تہا اُسنے انکو بہی تشیعہ مذہب کا مسلمان

بنالیا۔ چنانچہ اب سب باشندے یہان کے شیعہ ہین انکو سیاہ کافر بہی کہتے ہین اور ملک کو سیاہ کافرستان۔ شراب یہ لوگ بہت پیتے ہین۔ یہ لوگ نہایت سچے اور غلیظ اور ایماندار ہوتے ہین سوائے آدمی کے اور کسی چیز کی چوری نہین کرتے مگر بغاوت کیوقت سب آپسمین دغا کی راہ سے ملجاتے ہین مثل مسافرون کے ہمیشہ سامان دنیا سے سبکدوش رہتے ہین۔ دامن گلگت سے چترال۔ کشمیر۔ اسکرود برابر دس بارہ روز کی مسافت پر واقع ہین مشرقی کافرستان کا حصہ درہ چترال کی مغربی حد ہے یہ لوگ پہلے تیر و کمان سے جنگ کرتے تہے مگر اب بندوق کو زمین پر رکہکر برابر ہدف پر نشانہ لگاتے ہین ؀

چترال بہی ایک بڑا درہ ہے جو کہ شمالاً و جنوباً واقع ہے چلاس کے اصلی لوگ دُرد کہلاتے ہین جو کہ غالباً راج ترنگنی کے ڈامر ہین متصل دریائے حصود۔ گلگت۔ گور۔ چلاس۔ ہوری۔ دریل۔ تہوگنی۔ کہولی پالس۔ جیوری۔ برنگی۔ جیہی۔ ٹکی۔ گنی وغیرہ مقامات مین ڈانگری بولی بولی جاتی ہے ؀

درہ سندہ جو کہ اسکرود کے پاس ۶۳۰۰ فٹ سطح سمندر سے اونچا گوہر سے ۹۰۰ فٹ نیچا اور میدان کشمیر سے ایک ہزار فٹ اونچا ہے زیادہ سے زیادہ لمبائی اسکی ۱۹ میل اور عرض ۷ میل ہے۔ کوہستان قرب و جوار اسکے آٹہہ ہزار فٹ تک بلند ہین اسمین دریائے سندہ کا پاٹ ۲۰۰ گز ہوگا ؀

اسکرود تبت خورد کا دارالخلافہ ہے اسمین چار چشمہ ہین دو شگہر کے رستہ پر اور دو شرقی سر یہین کٹ سورا کے پاس تالاب سوت بورچوہ کا طول انکو دو میل ہے۔ اسکرود کے راجہ احمد شاہ کے خاندان والے اپنے تئین سکندر اعظم

کی اولاد تبلاتے ہین ۔ وجہ تسمیہ اسکرود کی یہ ہی کہ یہان دو دریا ملتے ہین سندہ
اور شکار کا سنگم ۔ شاستر مین ساگر سمندر کو کہتے ہین اور دو شمار دو سے مراد ہے
جتنے ساگر دو بنا جواب اسکرود ۔ سکرود یا کرود کہلاتا ہی ۔ قدیم الایام مین
یہان کے ساکنان یا تو ہندو تہے (جو کہ اس نام سے ظاہر ہے) ورنہ بودھ جو کہ
تبتیون کا مذہب ہی ایرانیون نے انکو آکر مسلمان کیا تہا ۔ اسکرود کے لوگ بڑے
بارکش اور مسکین ہین عورات انکی بدکاری کو چندان عیب نہین سمجہتین
بلکہ اس کام کو بغرض کمانے روپیون کے اپنے خاوندونسے اجازت پاتی ہین ۔
خوبانیان ورزشق وزیرہ یہان اچہے اور بہت ہوتے ہین ۔ لوٹ بہی بہت
یہان کے لطیف وشیرین ہین الوہنین سی شیرینی قند سیاہ وغیرہ کا کام لیا جاتا ہے ۔

دیوتہہ سوہ کا میدان سطح سمندر سی بارہ ہزار فٹ بلند کشمیر کے شمالمین ہے
اسکا طول اندازاً ۳۰ میل اور عرض ۱۵ میل ہے ۔

گوریس کا درہ بہت خوبصورت اور خوشنما ہی اسکی لمبائی ۱۸ میل اور
چوڑائی ایک میل ہی صرف ۶ یا ۷ گانو اسمین آباد ہین ۔ میدان اسکا خطہ سکردو
اور کشمیر سے اونچا سطح سمندر سے ۷۰۰۰ فٹ بلند ہی زراعت یہان جَو گیہون
ترومبہ کی ہوتی ہے ۔ گندم نہین ہوتی مگر گرم ہوتا ہے ۔ سردی شدت
سے پڑتی ہے ۔ یہ درہ دریائے تلیل ۱۴ گوریز کے شمال مین اسکے مشابہ ہی
کشمیر کا راستہ تبت کو یہین سے جاتا ہی بلتستان کے کوہستان ۱۸ اسی ۲۰ ہزار فٹ
تک اونچے ہین اور شمال مشرقی ۲۵ سی ۲۶ ہزار تک اور ایک ۲۸ ہزار فٹ اونچا
ہی سکردو خاص دہ ۷۲۰۰ فٹ اونچا ہے سکردو کوئی شہر نہین ہی ۔ چند گہر یہان
اور چند وہان آباد ہین ۔ مہاراجہ گلاب سنگہ کی فوج نے راجہ احمد شاہ والی سکردو

کو زہر کر کے قید کیا تھا اس معرکہ مین ڈوگرون نے بڑی دلاوری کی تہی اور تمام
بلتستان پر فتح نمایان حاصل کی تہی ایک نیا قلعہ وہان بنایا اسمین ننگھر ایک
دلچسپ جگہ ہے ؀

داردستان مین استر - بونجی - گلگت - یونیال بہی شامل ہین - दार्दिस्तान
دریاے استر سندہ سے ملتا ہے - استر کا شمالی طرف درہ گودیز سے ملا ہوا ہے
سنہ ۱۸۴۹ بہوج پتر کے درخت اسمین بہت ہین سمت ۱۹۰۶ تک چلاسی یا دارد لوگ جو
دیامیہ یا ننگا پربت کے مغرب مین رہتے ہین - درہ استور مین لوٹ
سنہ ۱۸۵۰ و ۱۸۵۱ کہسوٹ کرتے رہے اور باشندون کو غلام بنا کر لیجاتے رہے سمت ۱۹۰۷ و سمت ۱۹۰۸
بکرمی مین مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب نے چلاس کو ایک بڑی مہم بہیجکر زیر
کیا تب ہی سے چلاس کا یرغمال کشمیر مین رہتا ہے اور چلاسی باج
دیتے ہین درہ ننگا پربت بہت دلچسپ ہے اسکی جہیل ۳۰۰ فٹ تک नंगापरबत
عمیق ہے قصبہ استور درہ کے مغرب مین واقع ہے - عہد سکہان مین استور
تابع کشمیر تہا - مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب کے وزیر نے اسپر حملہ کیا تہا اور ۷ ماہ
تک قلعہ استور پر محاصرہ رکہا تہا اخیر غلہ نہ پہنچنے کے باعث محاصرہ اٹہا لیا اور
راجہ کو قید کیا جو کہ بحکم مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب رہا کیا گیا تہا ؀

بونجی کے قدیمی باشندے دارد ہین دریاے گلگت جو کوہستان بدخشان و چترال بूंजी गि
سے نکلتا ہے ۲۰۰ میل تک بہتا ہے درہ بونجی کے پاس بڑے دریا مین ملتا
ہے یاسین مین ۶۰ میل یونیال مین ۲۵ میل گلگت مین ۳۵ میل بہتا ہے
یاسین باجگذار اور یونیال مقبوضہ کشمیر ہے شمال مشرق مین ہونزا होंजा
اور نگر کی دریاے گلگت کے کنارہ پر خاص ریاستین ہین قلعہ گلگت नगर

مہاراجہ صاحب کا لشکرگاہ دارِدستان ہی گلگت سطح سمندر سے ۴۸۰۰ فٹ
اونچا ہے اسمین ریشم بھی پیدا ہوتا ہے اور ایک دریا سے سونا بھی بنتا ہی
قدیمی راجہ گلگت کے ترکی کہلاتے تہے٭ اور یاسین والے چونکہ پہر بہی سرکشی
کرتے رہے اسلئے حضور والا نے جنرل ہوشیارا کو بمع کسیقدر فوج کے سمت ۱۹۱۶ سنہ ۱۸۵۹ء
مین بہیجا۔ مقابلہ کے بعد یاسین والونکو شکست ملی ملک ادہان بمع ہمراہیون
کے بہاگا۔ آخر راجہ یاسین نے پیغام صلح کا بہیجکر باج دینا اور یرغمال
کشمیر مین رکہنا منظور کیا۔ اُسپر صلح ہوگئی۔ پہر سمت ۱۹ مین ہونزا والونپر سنہ ۱۸۶۲ء
فوج کشی کی گئی۔ تیز وزیر زورآور اور کرنیل مجیب سنگہ نے ایک اور مہم کرکے
دلیل بہی فتح کیا۔ سمت ۱۹ مین یاسین والون نے پونیال پر حملہ کیا اُنکو سنہ ۱۸۶۳ء یاسین
بخشی رادہاکشن نے گلگت سے جاکر نکالا٭

نقشہ دارِدستان یا ممالک گرد نواح گلگت

نام ملک	فرمانروا	ذات	مذہب	کیفیت
گلگت	ملازمان مہاراجہ صاحب	چند رولو	نصف شیعہ	عموماً یہ تمام مقامات قلعون کے اندر آباد ہین اور خود مختاری و بغاوت کی بو سر مین رکہتے ہین مصلحت وقت دیکہ کر نرم ہو جاتے ہین
سی	״	اکثر ییکن	״	
حصورا	״	״	اہل سنت جماعت	
پونیال	راجہ عیسیٰ ماتحت مہاراجہ صاحب	ییکن	مولائی و سنی	
نگر	راجہ بگلٹ	״	شیعہ	

نام ملک	فرمانروا	ذات	مذہب	کیفیت
ہونزا	راجہ غزنخان	یشکن	مولائی	
اشکومن	علاقہ یاسین	〃	〃	
یاسین	پہلوان بہادر	〃	مولائی و سنت جماعت	بردہ فروشی اس ریاست مین ہوتی ہے۔
چترال مستوج	امام الملک	یشکن	سنی	
گوپیال واقع بدخشان	میر بدخشان	واکیک	مولائی	
داریل	مجموعی	یشکن	سنی	
تنگیر	〃	〃	〃	
گور	〃	〃	〃	ان ممالک مین جنگی قیدی غلام کئے
تہیلچا	〃	〃	〃	جاتے ہین مگر بردہ فروشی نہین ہوتی
سیالس	〃	〃	〃	

ان تمام ممالک مین بستی خصوصاً قلعجات مین ہوتی ہے۔ نگر دریا سے
ہونزا کے بائین کنارہ پر واقع ہے اور اسی کے سامنے دہنی طرف کو ہونزا
ہے۔ نگر والے سمت ۱۹۳۱ سے مہاراجہ صاحب کو باج دیتے ہین اور خلعت پاتے سنہ ۱۸۷۴ء
ہین۔ ہونزا والے نے سمت ۱۹۳۳ مین اپنا معتبر سری نگر مین بہیجکر مہاراجہ صاحب سنہ ۱۸۷۶ء
سے اتحاد کیا۔ گور والے بہی مہاراجہ صاحب کو باج دیتے ہین۔ چلاس
ریاست مجموعی پر مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب نے سمت ۱۹۰۸ کو مہم بہیجی اور فتح حاصل کی سنہ ۱۸۵۱ء

چنانچہ تب سی ہی یہ ریاست بہی باجگذار کشمیر ہے ÷

مردم شماری کشمیر

رپورٹ مجموعی مرتبہ دیوان کرپارام صاحب سنہ ۱۸۷۶و۷۷ع مین لکہا ہے کہ کُل قلمرو جموں وکشمیر ولدّاخ وغیرہ ہین:- ۷۹۵۳۹۴ مرد ÷ ۷۳۹۵۷۸ عورتین میزان الکل ۱۵۳۴۹۷۲ ہین ÷ انمین سے ۵۰۶۶۹۹ ہندو ÷ ۹۱۵۳۶ مسلمان ÷ ۸۶۲۵۷ قوم میگہہ وڈوم وغیرہ ۴۵۲۰۲ بودھ جو لدّاخ مین رہتے ہین ۶۲۲۳ جنسی سکہہ جو کشمیر مین رہتے ہین ÷

تقسیم کشمیر

اِسکی تقسیمین بہت ہین بعض لوگون نے اِس مُلک کو دریاے کرشناگنگا سی چناب تک شمار کیا ہے شاستری والون نے بہوٹان سے ریاست چمبہ تک کشمیر کو قرار دیا ہے ÷

شلوک

भुट्टदेशात्समारभ्य यावच्चम्बावतीपुरीम् ।
काश्मीरनामतत्क्षेत्रं वाराणस्यायवाधिकम् ।

ارتہہ

بہوٹ دیش سے لیکر چمبہ تک تمام مُلک کشمیر ہے اور یہ خط کاشی جی سی زیادہ ہی ÷

راقم نے صرف حدود باتہال ومظفرآباد کے اندرونی خط کی تقسیم لکہی ہے۔

جو تقسیم کہ بادشاہان سلف کیوقت سے چلی آتی ہے اسکو تقسیم سابق کے نام سے موسوم کیا اور جو تقسیم مہاراجہ صاحب کے عہد مین بالفعل ہوئی اسکو تقسیم حال کہا اور ان تمام اطراف کو جو سرینگر کے مغرب مین ہین حصہ مغربی کے نام سے لکہا جو شرق مین ہین حصہ مشرقی کہا۔

تقسیم سابق کشمیر

شاستری والون کا قول ہے کہ لسبب قدیم آبادی ہنود کے ہنود نے مہادیو کے ۲۶ تنت کے موافق اسکے ۲۶ حصہ کئے اور نام انکے بہی اپنے طور پر رکھے جنمین اب بالکل اختلاف و انقلاب ہوگیا ہے۔ بعض لئے اس تمام خطہ کے صرف دو ہی حصہ کئے تہے۔ مراج یا مڈواراج یا مڈراج دوسرا کامراج کا مارآج یا کرمراج شرقی حصہ مراج اور غربی کامراج ہے

कामराज

मराज

پرگنات مراج ۱۶ ہین - شاہ آباد - بیرنگ - کوٹہار - مارٹنڈ - اننت ناگ دچہن پارہ - کہاور پارہ - اولر - وتہو - پہاک - دیوسر - آڈون - باٹو سیرسمن - شکروہ - شاوڑہ - زبینہ پور - ناگام - اچہہ - بیردنا - وینسو۔

پرگنات کامراج ۱۹ ہین لگل بلدہ - سایرموضع پائین - لعل - کوٹی ہامہ پرسیور - ہانجہامہ - نیلہ گام - کردہن - کہوئی - زینہ گیر - تیہ حمل - تیہ لولاب تیہ ہچہی پورہ - تیہ آوتر - تیہ رام محال - تیہ لنے ہری - وچہنہ - کہاورہ - وچہنہ نار پاٹہل سے (جوکہ بارہ مولا کے درہ نیچی کو ہے) ہزارہ تک چلا گیا ہے اور کہاورہ اسکے سامنے دریا کی دوسری طرف جہلم کے شمال مین گذر کر کچہہ ہامہ سے گوہالن تک کے میدان و درہ کو کہتے ہین۔ باشندگان وچہنہ کو بمہہ اور کہاورہ کو

کھکھہ کہتے ہین - وجہ تسمیہ اسکی یہ ہے کہ ایک طرف قدیم الایام مین برہمن جس لفظ
شاستری امین سے یہ لیا گیا اور دوسری طرف کہتری جسمین سے حرف کھکھا لیا گیا
رہتے تھے چنانچہ مسلمان ہونے کے بعد اُن کے یہی نام وذاتین قایم رہین - بعض
لوگ کہتے ہین کہ بھلی خان اور کھکے خان دو آدمی متوطن روم نے ترکستان
سے آکر قدیمی باشندون کو لوٹ مار کر مسلمان کیا اور اپنے اپنے نام پر ریاستین
بنالین - بعد اسکے بھلیخان کے بیٹے مظفرخان نے موضع چکاری کو اپنے نام آباد کیا
جسے مظفرآباد ہوا کھاورہ مین بڑا استقام اوڑی اور وچہنہ مین کٹھائی ہے ؛

شہنشاہ اکبر نے بذریعہ ٹوڈرمل کے اس خطہ کو چار حصون پر تقسیم کیا تھا -
اول حصہ مراج جسمین اننت ناگ - دیوہ سر - برنگ - اولر - آڈون - بانو
سیرہ سمن - وچہن پارہ - کھاورہ پارہ - زینہ پور - شادرہ - شکرد - شاہ آباد
کوٹھار - مارٹنڈ - ناگام - اچھہ - تیہ جہرات - وہو - ہین ؛
دوسرا حصہ کامراج - اسمین حمل - اوتر - مچھی پورہ - رام محال - نی ہری - لولاب - زینہ گیر
تیسرا حصہ وسطی یا میانہ اسمین - وبنسو - پہاک - مانچہامہ - بیروہ - پرسپور
بانگل - سایر موضع پائین - لعل - کروہن - کہوئی ہامہ - کہوئی - تیلہ گام
بلدہ کے پرگنات ہین + ان ہرسہ حصص کو حصہ داخلی کہتے ہین اسکے سوا
حصہ خارجی مین بھی دو حصہ شامل ہین - ایک حصہ بیرون کوہستان متعلقہ کشمیر
اسمین بانہال کشمیر کے مغرب مین - دو آڈون پرگنہ کوٹھار کے عقب مین کشتواڑ
اسی کے متصل - اس سے آگے خیال - ڈومیال - اس سے آگے راجوڑی جسمین
پونچھ وغیرہ مقامات شامل تھے - شمال مین وچہنہ - کھاورہ - پکھلی - دنتور - اسنور
گلگت - سرشال - اسکرد + دوسرا حصہ قدیم سے جو باجگذار کشمیر ہے - تبت کلان

تیراہ - بنگش واقع باغستان - قلمان - کہال - نوشہرہ - کاشال - وارنہ ؀

مشہور مقامات پرگنات

फाक پرگنہ پہاگ ہین - واچھی گگام اسمین شکار ہر ایک قسم کا ملتا ہی موضع دارا ہین سی موسم گرما نخ دانہ شہر مین آتا ہی - الیشہ بر بسبب باغات وتیرتہ گپت گنگا کے مشہور ہی - ہبہ پور مین تہانہ ہی اسمین باغ شمشیر خان تہا جواب ویران ہی تیلبل مین علیمردان خان کا باغ ومکان تہا تہید مین چشمہ شاہی ہے زیٹھہ یار چشمہ زنٹہ دیوی کے باعث مشہور ہی ؀

विहु پرگنہ وِہو - پان پور مین زعفران پیدا ہوتا ہی کہر دین تیرتہ جوالاجی کا ہی اور کانِ آہن بہی ہی - کان نقرہ کا بہی اسمین گمان ہی - چشمہ ہائے گندہاب بہی اسمین بہت ہین کہونہ موہ مین شیوجی کی غار ہی جسکو ہر شئے شور کہتے ہین ستراز مین کان اور کارخانہ آہن ہی چقماق اور سنگ ہائے دیوار بہی یہان سی نکلتے ہین لدو مین پہلے بہت مندر تہی جواب ویران ہین وستروں کو ہنود متبرک مانتی ہین تریون کے چشمہ سی سب سی پہلے زعفران نمودار ہوا ہے پاندہ چہوک مین چشمہ کور وچہتر ہے درین مین ایک گندہکی چشمہ ہی اسمین برتن ڈالنے سے طلائی رنگ کا ہو جاتا ہی ؀

उलर پرگنہ اولر مین اونتی پور قصبہ ترال مسکن جنسی سکہان اس پرگنہ مین خرس وشیر وخوک وغیرہ جانوروں کا شکار بہت ملتا ہی - وچہن پارہ مین دریا سے لدر بہتا ہی جسکا منبع تارسر ومارسر ہے سوائے امرناتہہ بلکہ گنیش بل - سلہر اور کنجلی دن - مڑمہ - مال مین مالئی شورہ بادیو کا تیرتہ ہی یہان کے نہروں سے

رنگ برنگ کے پیالہ بنتے ہین کوہ گنجہ بل ہین کان سرب ہی۔

वरपार: کہاور پارہ مین عیشہ مقام اسمین تعمیرات شاہ جہان ابتک موجود ہین یہان زینک شتی کی نمار ہی جسپر مسلمانون کا آستان ہی۔ بانز مولہ مین چشمہ مقدس ہی یہ ہرن ناگ ہی۔سیر سالی مین چشمہ کارکوٹ ناگ ہی کہتے ہین جب وبا یا قحط ہونا ہو تو اسمین سی پہلے ہی صدا سے توپ آتی ہی۔

मारतंड مارتنڈ۔موضع بہون مین متبرک چشمہ ہی۔بومزد کی ایک غار مین مندر ہی دوسری غار کے مندر پر بام دین کا آستان ہی۔

अनंतनाग انت ناگ مین قصبہ انت ناگ کے ایک چشمہ مین کان گوگرد ہی اس قصبہ مین تعمیرات شاہی بکثرت ہین اور چشمہ کہیر بہوانی اور آستان ریشہ مالو ہی۔ دیا لگام۔ڈورہ۔ شاہ آباد مین قصبہ شاہ آباد۔ ویر ناگ۔بٹہ گونڈ۔ڈور۔ دیتہہ وتر۔

कुठार کوٹھار مین اچہ بل اسمین شاہی باغ اور چشمہ ہی۔جیرہ پور مین کارخانہ ابریشم شانگسر مین چشمہ ڈالی ناگ ہی۔ بزناگ مین چشمہ گوکرناگ۔ لوکہ بہون مین چشمہ مہاکال فتح پور مین تعمیرات شاہی ہین۔

देवसर دیوسر مین موضع روزل اسمین ایک چشمہ ہی جسمین پانی پایاب و گل آلود رہتا ہی درمیان اسکے دو جڑ مین درختون کی ہین جو بموقع قحط یا جنگ کے معمول سے زیادہ بلند ہو جاتی ہین اور پانی پر بموقع جنگ علامات اسلحہ نظر آتی ہین۔

قیصر ان کوٹہر کولہ گام مین چوبی برتن و چرخہ اچھے بنتے ہین پانز پتہ اہرہ بل بڑا دل افزا دیہ ہی۔

लार لار مین قصبہ لعل چشمہ کہیر بہوانی مقدس واقع تولہ مولہ۔ مانی گام۔ شرز۔

ناگام مین قصبہ ناگام۔چاڈورہ۔کرالہ پور۔کانہ۔وری گام مین نورالدین

کی زیارت ہوتی ہے۔ ہنود اسکا اصلی نام سہج آنند رشی بتلاتے ہین۔ پکھرپورہ۔ یچھہ واہ تہورہ۔ اچھہ گام۔ بٹہ مالو۔
رام محال چشمہ رام ناگ۔ لچھمن کنڈ۔ ہنومان کنڈ۔ پرگنہ چہراٹ کے موضع پایرہ مین ایک پرانا مندر پانچ تہرون سے غالباً پانڈؤنکا بنایا ہوا ہی۔

تقسیم محال

مہاراجہ صاحب کی انتظام سی یہ کل خطہ چھہ وزارتون پر منقسم تہا۔ مگر سمت ۱۹۴۳ اسی وزارت شوپیان و پٹن بہی دوسری وزارتون مین ملادی گیئن اسلیئے چار ہی وزارتین رہگیئن۔ چونکہ انتظام ہمیشہ بدلتا رہتا ہی اسلیئے کوئی متفرقہ تقسیم قایم نہین ہی۔

وزارت شہر خاص

یہ وزارت خاص سرینگر کی وزارت ہی اسمین تحصیل ہا ذیل ہین:-
تحصیل پہاک۔ تحصیل ولر۔ تحصیل بچہ۔ تحصیل ناگام۔ چکلہ آرہ وہی۔ اچھن خود کشت۔ تحصیل وہو۔ تحصیل رام تیہری۔ تحصیل چہراٹ۔ ماچہامہ۔ لعل بیروہ۔ وولنو پہ رام تیہری۔ چہراٹ۔ ماچہامہ۔ لعل۔ بیروہ۔ وولنو پٹن وشوپیان کی وزارتون سی کاٹکر شہر خاص کی تحصیلونمین ملائی گئی ہین۔

وزارت اننت ناگ

تحصیل زینہ سینگہ پورہ۔ تحصیل اننت ناگ۔ تحصیل وچہن پارہ۔ تحصیل کہاورپارہ۔ مارتنڈ وکوٹہار۔ اس وزارتکی تحصیلونمین شوپیان۔ دیوہ سر۔ آڈونکی

تحصیلین ملائی گئی ہین ٭

وزارت کامراج

اسمین تحصیلہا سے ذیل ہین :- زینہ گیر - کروہن - اوتر مچھی پورہ جمل اسکی تحصیلون بین تحصیلہا سے ذیل ملائی گئی ہین سایر مواضع پایئن - بانگل ٭

وزارت مظفر آباد

یہ وزارت کوہستان محدودسی باہر ہے اسمین تحصیلہا سے ذیل ہین :- آبادی کل اسکی ۷۰۳۳۷ نفر کی ہی - اسمین کشمیری پنڈت ایک بہی نہین رہتا تحصیل اوڑی - تحصیل کرناد - علاقہ وچہتہ علاقہ کہاورہ تحصیل چکار مظفر آباد اسمین تحصیلین ہین ٭

کل کشمیر کی مردم شماری ۱۹ ۳۸۷ مرد ۱۳ ۴ ۲۲ ۴ عورتین ٭ ہندو ۲ ۳ ۱۱۲ کل ہندو ۸۴۸۰ ۶ ۷ ۴ مسلمان مرد وزن - ۶ ۲ ۲ ۳ جنسی سکہہ مرد و زن ہین ٭

کوہستان کشمیر

اسکے کوہستان محدود کی بلندی آٹھہ ہزار فٹ سی ۱۶ ہزار فٹ تک ہی کوہستان مغربی بہ نسبت شمالی کے زیادہ تر بلند ہین مشرقی وجنوبی طرف کے کوہستان ۷۰ یا ۷۵ کوس تک ہین اور انکے خاتمہ پر میدان پنجاب شروع ہوتا ہی اور کوہستان شمالی کے انجام پر تبت اور وسط ایشیا ہی - یہ تمام کوہستان سلسلہ کوہ ہمالیہ کی شاخین ہین ٭

مشہور کوہستان یہ ہین

۱- ہاری پربت سری نگر سے شمال کیطرف شہر سے قریب ایک میل کے فاصلہ
پر ۲۵۰ فٹ بلند ہی اسیکا دوسرا نام کوہ ماران ہی پردمن پیٹھ یعنے چمکنے کی جگہہ
بہی اسکو کہتے ہین اسکے گردا گرد ریختہ پتھرون کی ایک دیوار ہی ۱۳- فٹ موٹی
۲۱ فٹ اونچی سنہ ۱۵۹۰ء مطابق سمت ۱٦۴۷ بکرمی مین بحکم شہنشاہ اکبر بنائی گئی تہی
اسکے ایک دروازہ موسوم بہ کاڑی دروازہ پر محراب مین تین پتہر ونپہ اشعار
ذیل کندہ ہین-

بناے قلعہ ناگر نگر شد • بحکم بادشاہ دادگستر
سر شاہان عالم شاہ اکبر • تعالی شانہ اللہ اکبر
شہنشاہی کہ در عالم مثالش • نبود است ونخواہد بود دیگر
کرورو دہ لاک از مخزن فرستاد • دو صد استاد ہندی جملہ چاکر
نہ کردہ ہیچکس بیگار این جا • تمامی یافتند از مخزنش زر
چہل وچار از جلوس پادشاہی • ہزار وشش ز تاریخ پیمبر

یہ پربت ہنود کے نزدیک نہایت متبرک ومقدس سمجہا جاتا ہی اکثر ہنود زن و
مرد ہر روز اسکا طواف کرتے ہین جسکا دور قریب ڈہائی کوس کے ہوگا-
اسکے جنوب مشرق مین شارکا دیوی کا سوئمبو مندر اور چوٹی پر قلعہ سرکاری تعمیر
کردہ عطا محمد خان سمت ۱۸٦۰ اکا جنوب مین کہنڈرات اخون ملا شاہ سنہ ۱۸۱٦ء
اتالیق جہانگیر مغرب مین آستان شاہ حمزہ معروف بہ مخدوم صاحب شمال
کی طرف مہا لچھمی کا استہان اسکے پائین مین جروگھ بادشاہی کے ویرانجات

اور باغ واہشخان گوشہ شمال مشرق مین مُقدس چشمہ بوکہری بل جیلخانہ جدید وڈول ہی
۲ - شنکر اچارج شہر سے ڈیڑہ میل کے فاصلہ پر شمال و مغرب کی طرف میدان کشمیر سے
۵۰۴ فٹ اور سطح سمندر سے ۶۲۶۳ فٹ اونچا - پون میل لمبا ہی اصلی نام اسکا
کوہ سندیمان تہا کیونکہ راجہ سندیمان نے سمت ۲۶۲۹ کلجگی مین اپنے نام پر ایک مندر
اسپر بنایا تہا جسکو اہل اسلام نے لفظ سلیمان سے بدل کر تخت سلیمان اسکا نام رکھا
بعد اسکے شنکر اچارج سوامی اسپر آکر رہا اور اُسکے نام سے کوہ شنکر اچارج ابتک مشہور ہے
اسکی چوٹی پر ایک سنگین مندر موجود ہی اسمین شیوجی کا لنگ ہی مندر مذکور کے
دیکھنے سے کاریگرونکی صناعی اور فضیلت دیکھہ پڑتی ہی اس کوہ کے دامن شمال مین
ایک چہوٹا سا جنگل اور دامن شمال و مغرب مین موضع گوپکار وآب گگری بل اس
مغربی مین موضع درو گجن اور کوہ خورد رستم گڈی ہی جسپر مشنری شفاخانہ بنا ہی اس
جنوب مین دریاے جہلم بہتا ہی یہ پہاڑ کوہ شالامار کے ساتہہ گوشہ جنوب و شمال
کی طرف سے ملا ہوا تہا جسکو کسی راجہ سلف نے بغرض پہنچانے ہوا کے تالاب ڈل کو
اسغرض سے کہ مبادا حبس ہوا کے باعث پانی تالاب مذکور کا خراب ہوجاے - کاٹ کر
علیحدہ کردیا ہی اسجگہہ کو شاستری مین آدت گوہا اور کشمیری مین ایتہ گنج کہتے
ہین کسی مسلمان حاکم نے مندر کے ایک ستون پر عربی حروف بہی کہدا دئے ہین ۔
۳ - کوہ ماربل سرینگر سے گوشہ جنوب و مشرق مین ۳۰ کوس کے فاصلہ پر ۱۱۵۰۰ فٹ
سطح سمندر سے بلند ہی گذر راستہ کشتواڑ و ریاست چمبہ اسی پر کو ہی ۔
۴ - کوہ مرگن شہر سے ۳۰ کوس گوشہ جنوب و مشرق مین ۱۱۶۰ فٹ چشمہ جوہر ناگ
اسی پر ہی ۔
۵ - کوہ برارہ سری نگر سے جنوب و مغرب مین ۳۰ کوس کے فاصلہ پر متصل ویری ناگ ہے

۶-اہاٹینگ ۹۰ ۶ ۴ فٹ بلند متصل جہیل مانسبل اسکے پتھرون سی چونا بنتا ہی؛
۷-شکرالدین اولر تالاب کی مغرب مین ۰۰ ۷ فٹ بلند مسلمانونکا مقدس کوہ ہی؛
۸-کوہ زوجہ بال جسکو انگریز زوجیلا پاس کہتے ہین سری نگر سے ۴۰ کوس مشرق کیطرف حدود پرگنہ لعل ہین سونہ مرغ اور دراس کے درمیان ۱۱۳۰۰ فٹ بلند بسبب پڑنے بہت برف کی سرما ہین گذر اسکا محال ہو جاتا ہی؛
۹-کوہ وجہ بال ۱۱۷۰۰ فٹ بلند نواح پرگنہ کہوئی ہامہ مین نہایت سرد ہی؛
۱۰-کوہ پیرنہ بال سری نگر سے ۶۰ کوس اسکردو و گوریز کے درمیان بہوج پتر کے درخت اسپر بہت ہین؛
۱۱-بانہال شہر سے ۲۵ کوس جنوب و مغرب مین شاہ آباد و بانہال کے درمیان ۱۳۷۵۰ فٹ بلند چونکہ موسم سرما مین اسپر باد تند چلتی ہی اسلیئے اس سی محفوظ رہنی کو مہاراجہ صاحب نے اسپر بہت سی مکانات پختہ جنکو مر کہتے ہین بنوا رکھے ہین برف اسپر بکثرت پڑتی ہی کوہستان جمون اور خطہ کشمیر کو یہی کوہ جدا کرتا ہی یہ بہی پنجال کی ایک شاخ ہی؛
۱۲-کوہ پیر پنجال شہر سی ۳۰ میل سطح سمندر سی ۱۱۰۰۲ فٹ بلند کشمیر کے جنوب و مغرب مین دور تک پہیلا ہوا ہی۔ وشنو پا د جو اسکی اونچی چوٹی ہی ۱۳۵۰۰ فٹ بلند ہی اسکی چوٹی پر چشمہ کوثر ناگ ہی؛
۱۳-کوہ ہرمکٹ مقدس کوہ شہر سے ۳۰ کوس شمال کیطرف پرگنہ لعل مین ۱۶۹۰۵ فٹ اونچا مدام برف سی مستور رہتا ہی اصلی نام اسکا ہرمکٹ پربت ہی
۱۴-کوثر شہر سی ۳۰ کوس جنوب کیطرف پرگنہ دیوہ سر کی نواح مین ۱۵۵۲۰ فٹ بلند۔ اسکی چوٹی پر چشمہ کوثر ناگ ہی جسمین سی دریای وشو۔ بانہال و گلابگڈہ نکلی ہین؛

۱۵-کوہ گوشہ برابر سری نگر سے ۱۰۰ میل شمال کیطرف کوہ ہمالیہ کے عقب مین چلاس کے درمیان ۲۶۶۲۰ فٹ بلند مدام برف سے مملو رہتا ہے:
۱۶-کوہ ننگا پربت شہر سے ۴۵ کوس شمال مین ازبہر استور ہے سطح سمندر سے ۲۶۶۳۰ فٹ اونچا ہے:
۱۷-کوہ امرناتھ شہر سے ۵۴ کوس شمال و مشرق مین سولہ ہزار فٹ سے اونچا مُقدس ہے:
۱۸-کوہ گلمرغ شہر سے گوشہ جنوب و مغرب مین تین ہزار فٹ سطح سمندر سے بلند:
۱۹-کوہ افروت پرگنہ کروہن مین اسکی چوٹی پر چشمہ ایا تھا ہے جس مین سے دریای کشنگل نکلتا ہے:
۲۰-کوہ سونہ وارن ۱۲ ہزار فٹ بلند اسپر سے دور سے گوریز کو جاتے ہین:
۲۱-کوہ شالامار تالاب ڈل کے کنارہ پر اسکے عقب مین کوہ مہادیو ہے:
۲۲-کوہ اننت ناگ ۳۷۵۰ فٹ اونچا ہے:
۲۳-کوہ ناگو بندان ہرپورہ کے متصل جب کشمیر ستی سر تھا اسپر کشتیان بندہتی تھین کشپ رشی نے اسی کوہ پر بہت عبادت کی تہی:
۲۴-کوہ بارہ مولا ۵۰۰۰ فٹ بلند سری نگر کے مغرب مین ہے:
۲۵-کوہ شوپیان شہر کے جنوب مین ۱۵ کوس کے فاصلہ پر ۱۵۷۰۰ فٹ بلند ہے:
۲۶-کوہ تراگبل بنڈہ پور سے نو میل پر ۹۱۶۰ فٹ بلند ہے:
۲۷-کوہ شاردا اوتر مچھی پورہ کے عقب مین شمال مغرب کے گوشہ مین ہنود کا مقدس پہاڑ ہے اسی کے نام سے کشمیر کو شاردا پیٹھ کہتے ہین:
۲۸-کوہ گنجبل متصل پہلگام اور گوشہ برار کے اسمین کان بلور اور سرب ہے:

کوہ آتش فشان

کوہ جوالا مکھی کشمیر مین صرف ایک ہی ہی اُسمین سے مثل جوالاجی کے مدام شعلہ نہین نکلتے صرف ایک دورہ چند سال کے بعد اس قطعہ کوہ مین سے گرمی نمودار ہوتی ہی اور بعض اوقات شعلے بہی نکلتے ہین اسکا نام سویم جی ہی - سویم کے معنے خود آنیوالا ہی یہ مقام کوپچی ہاسہ پر ہی جو کہ پرگنہ مچہی پورہ مین سرینگر سے گوشہ مغرب وجنوب مین تخمیناً ۳۵ کوس کے فاصلہ پر تقریباً ۶۱ فٹ بلند واقعہ ہی عطا محمد خان کیوقت مین بہی یہ مقام ایک ماہ تک شعلہ افشان رہا اُسمین گندہک کی بو نہ تہی سمت ۱۸۸۵ کے زلزلہ مین نہ وہان بہونچال آیا اور نہ کوئی آواز نکلی اُسکے ۱۸۲۸ء
بعد سمت ۱۹۱۲ مین یہ آگ ظہور مین آئی - اب سمت ۱۹۳۴ مین اسکا ظہور رہا - تیرہ ماہ تک شعلہ افشانی ہوتی رہی - پنڈت لوگ اِسی آگ کے ذریعہ دیگچون مین بہات پکاکر اُسکے پنڈون سے شرادہ کراتے ہین اور اِسکا درجہ گنگا و گیا و مٹن کے برابر بلکہ اُسنے بدرجہا زیادہ مانتے ہین بموجب شاستر کے یہ تاثیر جاری ہو جن یعنے ۱۶ کوس تک اس زمین مین پائی جاتی ہی - مگر راقم نے صرف ۱۶ گز زمین ہی جلتی پائی ہے ❊

جہیلین اور چشمہ کشمیر کے

روایت ہی کہ خطہ کشمیر سابق مین ایک تالاب تہا جسکو ستی سر کہتے تہی بعد اُسکے یہ خطہ پانی نکالنے سے درہ کی صورت ہوگیا مگر تاہم اب بہی اسمین ہزارہا چشمہ ہین اُنکے چند اقسام ہین -
اوّل وہ جسکو جہیل کہتے ہین اُسمین سے اکثر ایسے ہین جنمین سے پانی اور نہرین جاری ہوتی ہین دوسرے قسم اول سے بہت چہوٹے مگر روان ہین - بعض ایسے ہین جنکا پانی جاری نہین یہ تمام چشمے علی العموم خورد و کلان دامن ہاے کوہستان اور کچہہ چوٹیون پر واقع ہین -

ان تمام کو سریا ناگ کہتے ہین ناگ کے معنے ہین پہاڑ سے نکلنے والا اور دوسرے معنے سانپ بھی ہین کشمیریون کا اعتقاد ہے اور نیلہ مت پوران مین لکہا ہے کہ یہ خطہ سابق مین سانپون اور ناگون سے آباد تہا انکا راجہ نیلہ ناگ تہا بہت سے چشمہ ہنود کے نزدیک متبرک و مقدس بہی ہین

اوّل ڈل یا تالاب شہر - کہتے ہین یہ ایک دشت بے آب تہا اسکو وتیال مرگ کہتے تہے یہ تالاب تخمیناً پانچ میل لمبا اور اڑہائی میل چوڑا سری نگر کے شمال و مغرب مین بحساب اوسط ۱۵ فٹ عمیق ہے چہار طرف باغات دل فزا سے محدود و دامن کوہستان شالامار مین واقع ہے - کشمیریون نے اسکو چند حصون مین تقسیم کیا ہے (۱) ڈل خورد یا ڈل کو توال (۲) ڈل کلان (۳) استہ وا اور (۴) سود رکہون * جو تہا حصہ سب سے عمیق تر ۵۷ فٹ تک ہے اسمین سے دو نہرین بہتی ہین - چونہہ کول جو براہ نگر بی بل کوہ شنکر اچارج کے نیچے سے براہ موضع دوبہ گیجن شیر گڈہی کے سامنے دریا سے ملتی ہے - دوسرا نالہ مار جو باغ دلاور خان کے پاس سے نکل کر پرگنہ اچہن کو سیراب کرتا ہے اس تالاب کے شمال و مشرقی اطراف سبز اور بلند پہاڑون سے محدود ہین پانی اسکا اکثر چشمون سے نکلتا ہے شمال کیطرف سے ایک پہاڑی نالہ بہی اسمین آکر پڑتا ہے اسکا بہت سا سطح آب کنول نیلوفر شمسی و قمری اور **راد ون** و درختون سے مستور ہے پہلے یہ تالاب بہت بڑا تہا مگر اب اسکے کنارون کو لوگون نے مٹی وغیرہ سے بہر کہتیان بنالی ہین ان کہیتیون کو ڈیم کہتے ہین داد اس کہیت کو کہتے ہین جو کہ سطح آب پر مثل تختہ کے تیرتا ہوتا ہے انکو اسطرح بناتے ہین ایک قسم کا گہاس ڈل مین پیدا ہوتا ہے اسکو نیچے سے کاٹتے ہین وہ مثل چٹائی کے پانی پر آجاتا ہے اسطرح سے دو تین ٹکڑہ یا چٹائیان اس گہاس کی جو اوّل اوپر سے کاٹے پر ہو بہو چٹائی سی ہو جاتی ہے آپس مین ایک دوسرے پر رکہہ دیتے ہین پہر اسپر مٹی ڈال دیتے ہین اور پہر ایک چوب دراز کو پانی مین نیچے تک گاڑ دیتے ہین اور اس گہاس کو جسپر مٹی ڈالی ہوتی ہے اس ستون چوبی سے باندہ دیتے ہین

جبتک وہ ایک جگہہ قایم ہوجاتا ہی اُسپر ترکاریان وغیرہ اشیاء بوتی ہین بعض اوقات زمیندار لوگ جو ایک جگہہ سی دوسری جگہہ کہول کر اُسے لیجاتے ہین اس لئی ہندوستان وغیرہ مقامات مین مشہور ہی کہ کشمیر مین زمین چرائی جاتی ہی۔

ڈل مین جیور یعنی سکہاڑا۔ گہاس ۔ نرگہاڑہ - مدر و یعنی بیخ نیلوفر اور کاہ لک جسکی چٹائیان بنتی ہین اور مکانات کی خس کے کام مین آتا ہی۔ کاہ بیچہ کان سی ڈل ناید* بہی نکلتا ہی اُسکو مسلمان لوگ کہاتے ہین بخنہ اسکا موسوم بہ کلرٹ مٹی مین ڈالکر کہگل کے کام آتا ہی اِس تالاب مین دو سد آب جسکو ستہو کہتے ہین بہ یں حاصل چلنی کو بنے ہوئی ہین ایک ناید یار سی درمیان ڈل کے ہوکر موضع ایشہ براری کے جنوب تک ہی اسکا طول ۲ میل اور عرض بحساب اوسط ۱۰ فٹ ہی اسپر نو پُل ہین اس سدِ آب کو پنڈت جو ہری ہہیش نے بنایا تہا نشاط باغ کے سامنے جو پُل ہی اُسپر تاریخ ذیل کندہ ہی

هست تاریخ این خجسته اساس　　　بانیٔ پل مهیش شکر داس

دوسرا بندہ خواجہ یار بل سی سیف خان نے حضرت بل تک بنایا ہی۔

تالاب ڈل کشمیر مین دولتمندون کیواسطی عجیب مقام تفریح سیر و تماشا ہی۔ غریب و پریشان خاطر کے واسطی اس سی بہتر کوئی مقام غم　　کرنیکا نہین ہی اسکی سیر و شکار ماہی مرغابی و بہیڑ ہی باتین کرتے ہوئی دن گذر جاتا ہی عمر ہی غم ایکدم مین دور ہو جاتا ہی روایت ہی کہ ایک تاجر نے اپنی لڑکیکو دو تین لاکھ روپے کا مال دیکر تجارت کیواسطی ہندوستان سے یہان بہیجا تہا۔ تجارت بالائی طاق رکہکر اُسنے سب روپے سیر ڈل مین ضایع کر دئی باپنے جب حساب طلب کیا اُسنی لکہ بہیجا کہ وہ سب روپیہ میان ڈلو کے ذمہ ہی بہت مانگتا ہون وہ کچہ نہین دیتا۔ بلکہ اور مانگتا ہی باپ اسکا پریشان ہوکر کشمیر مین پہنچا اور سیر ڈل مین ایسا گرفتار ہوا کہ بقیہ دولت بہی کہو بیٹہا ایکدن باپ بیٹا کشتی مین سوار سیر ڈل کر رہی تہی باپنے پوچہا بیٹا وہ

* ناید کشمیری زبان مین مصری کو کہتے ہین۔
ہ ناید یار ایک محلہ کا نام ہے جو رعناواری مین ہے

میان ڈلو کہان رہتا ہی جو روپیہ نہین دیتا بیٹے نے جواب دیا کہ یہی حضرت ہین جنکی آپ سیر فرما رہی ہین دونون پشیمان ہوکر وہین مرگئے اور گگری بل مین دفن کئے گئے کتاب لالہ رُخ مین اسکی بہت تعریفین لکھی ہین اسکے درمیان دو جزیرہ مصنوعی ہین ایک کا نام **روپہ لنک یعنی نقرہ کی لنکا** یہ نسیم باغ کے سامنے شالامار کے راستے مین ہی یہ جزیرہ ۶۵ ۴۰ گز مربع اور ۳ فٹ پانی سی اونچا ہی واین صاحب سیاح نی سنہ ۱۸۳۵ء مین اسپر ایک چھوٹا سا مندر دیکھا تھا جسکا اب نشان تک نہین ہی ❊

سونہ لنک یعنی سونیکی لنکا۔ درمیان ڈل کلان یا جنوبی حصہ تالاب کے ۴۰ گز لمبا ۴۰ گز چوڑا ہی اسکو امیر خان جوانشیر نے سنہ ۱۷۸۴ء مین بنایا تھا مغلون نے اسپر ایک چھوٹا سا چبلخانہ بنایا ہوا تھا اسکی دیوار کے نشان ابتک موجود ہین اسیوجہ سی لوگ اسکو منحوس سمجھکر اسپر نہین بیٹھتے عیاش لوگ زیادہ تر روپہ لینک پر بیٹھ کر خورد و نوش کرتے ہین اس تالاب کے ہر چہار طرف عمدہ عمدہ باغات ہین شہر سے بذریعہ چونٹھہ کول کے دونون کنارون کے درختہائی سفیدار و چنار و پانی کی صفائی اور مرغابیان دیکھتے ہوئے کشتی مین سوار ہوکر اول ڈل دروازہ ملتا ہی اُسسی آگے کو ایک نہر گگری بل سی ہوکر دہنی طرف سے ڈل کو توال کو جاتی ہی اور دوسری براہ راست رعناواری مین سی ہوتی ہوئی حسن آباد کی طرف سی ڈل مین پہنچتی ہی مغربی کنارہ ڈل پر (۱) **حضرت بل** ایک گانو ہی جہان رویت موے شریف **محمد** صلعم صاحب ہے اُسسے آگے تھوڑی فاصلہ پر **نسیم باغ** ہی اسمین ۶۵۶ درخت چنار کے ہین یہ باغ عہد اکبر شاہ سنہ ۱۵۸۶ء مین نسیم خان غلام کے اہتمام سی تیار ہوا تھا اسکے گرد جو دیوار تھی اب صرف اسکے نشانات موجود ہین سو گز آگے جاکر موضع **بہنگ** معروف بہ **رگنا تھہ پورہ** ہی یہان جندرہا سے شالی کوب و کارخانہ ابریشم ہی اس سے آگے **تیلبل** ایک بڑا گانو ہی جو کہ تالاب کے شمال مین واقع ہی نالہ تیلبل کا پانی نہایت ٹھنڈا گنا جاتا

سنہ ۹۸۰ ہجری

ہی شمال مشرقی حصہ کنارہ تالاب پر **باغ شالامار** ہی اسکو شاہ جہان نے بنایا تہا یہ باغ
۵۹۰ گز طویل ۲۷۰ گز عریض دس فٹ بلند دیوار سی محدود ہی ڈل سی باغ تک ۲ اگز چوڑی
ایک نہر بہتی ہی اس نام کی وجہ تسمیہ کی بابت بہت اختلاف ہی کہتے ہین یہان کام دیو کا
مکان تہا شاستری والے اسکو مار کہتے ہین اور شالا مکان کو حتی شالامار ہوا یعنے کام دیو
کا مکان اور بعض کہتے ہین کہ مار کشمیری مین دریا کو کہتے ہین چونکہ انگلے سابق مین پشمینہ دہوتے تہے
اُسسے شالامار ہوا - وسطی مکان اس باغ کا قابل دید ہی - اُسکے چارونطرف تالاب ہین
جنمین تقریباً ۱۳۰ فوارے ہین اسمین سنگ موسیٰ کے ستون نہایت خوبی سے مجلّا کرکے
لگائے گئے ہین تالاب تارسر و مارسر کی ایک نہر اسمین بہتی ہی - شالامار سی ذرہ فاصلہ
پر تالاب کے مشرق مین **موضع الیشہ بر** ہی اسکے پاس چشمہ گپت گنگا کا تیرتھ ہی ۔
نشاط باغ تعمیر کردہ آصف خان بعہد شاہجہان دلافزا اور رحت بخش اسم بامسمیٰ
۵۹۵ گز طویل ۳۶۰ گز عریض ایک دیوار ۱۳ فٹ بلند سی محدود مشرقی کنارہ تالاب پر
واقع ہی اس باغ کے درجہ ۱۶ سی ۱۸ فٹ تک آپسمین پست و بلند ہین **چشمہ شاہی**
مشہور و معروف چشمہ نشاط باغ کی طرز پر ۱۱۳ گز طویل اور ۴۴ گز عریض ۷ فٹ بلند دیوار
سی محدود جنوب مشرقی کنارہ ڈل سی ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہی اسکا پانی پینے مین
سبک اور ہاضم ہی ۔ **انگور باغ** اسکے آگے مہاراجہ صاحب نے سمت ۱۹۳۳ مین تیار کرایا ہی ۱۸۷۶ء
اسمین فرانسیسی انگور کی بیلین لگائی گئی ہین ۔ **پری محل** یا کوتلن ایک ویرانہ
مکان تالاب کے جنوبی طرف موضع **تہبید** کے روبرو ڈل سی ایک میل کے فاصلہ پر تعمیر کردہ
آخون ملا شاہ اتالیق جہانگیر واقع ہی ۔ **چار چنار باغ** جنوب و مشرقی گوشہ
مین ہی بیگم نورجہان کو یہ باغ بہت پسند تہا ۔ **گونیہ کار** اسکے آگے کو ایک چہوٹا سا
گانو ہی جو کہ دامن کوہ شنکر اچارج مین خوبصورتی سے واقع ہی ۔

(۲) مانسبل کشمیر کے تمام چشمون مین ازبس خوبصورت وراحت انگیز تالاب شمال مشرق وجنوب مغربی اطراف مین تخمیناً تین میل لمبا اور ایک میل چوڑا تمام چشمون سے عمیق تر موضع صفاپور کے پاس ہے اسکا پانی زیادہ تر اندرونی چشمون سے نکلتا ہے کوندہ بل کے سامنے نالہ امراوتے جسکو زین العابدین لایا تہا اسمین پڑتا ہے اسکے کنارہ پر موضع کوندہ بل ہے جسکے ااگہر سمت ۱۹۳۴ بکرمی مین غرق ہوگئے تہے۔ یہ جولی ٹکوہ اہائیگنگ کی ۶۲۹۰ فٹ بلند ہے ٭ سنہ ۱۸۷۷ء

(۳) تالاب انچار جو ڈل سے کچہہ بڑا ہے سری نگر کے گوشہ شمال ومغرب مین ایک کوس کے فاصلہ پہ واقع ہے اسمین نالہ مار پڑتا ہے اور دریاے سندہ ایک طرف سے اسکے ساتہہ ملکر پہر علیحدہ ہوجاتا ہے ٭

(۴) جہیل ولر جسکو کشمیر کا سمندر کہنا چاہئے تمام جہیلون سے بڑا ہے یہان پہلے ایک شہر سندمتی نام آباد تہا جو کہ بسبب گنہگاری باشندون کے غرق آب ہوگیا اسکا اصلی نام پدم ناگ ہے یہ تالاب اعظم شہر سے ۱۵ کوس کے فاصلہ پر مشرق سے مغرب تک دس میل چوڑا اور شمال سے جنوب تک بارہ میل لمبا ۱۶ فٹ سے زیادہ بحساب اوسط عمیق ہے۔ بقول شاستر اسکی وسعت ۴۸ کوس تک ہے مچہلیون اور مرغابیون کا شکار اسمین بکثرت ملتا ہے اسکے کنارونپہ بہی لوگ ڈیم بناتے جاتے ہین ہوا کے وقت کشتیون کے غرق ہونیکا بڑا خوف رہتا ہے دریا بہت اسکے بیچون بیچ مین چلتا ہے سو دیا وزیر راجہ اونتی ورمانے بڑی حکمت سے دریا کو اسمین ڈالکر نکالا ہے دریا کا پانی اسمین بالکل علیحدہ نظر آتا ہے اولر کا پانی جُداگانہ شمال ومشرق مین یہ دریا کوہستان بلند سے محدود ہے اسمین بہی اندرونی چشمون کا پانی زیادہ تر ہے جزیرہ زینہ لنک تعمیر کردہ زین العابدین جو اسکے درمیان تہا اب کنارہ پر

آگیا ہی یہ جزیرہ شمال سی جنوب تک ۵۹ گز لمبا اور مشرق سی مغرب تک ۵۰ گز چوڑا ہی بنڈ ۴ پوہر اسکے شمال و مشرقی کنارہ پر ایک قصبہ آباد ہی گو دلیں و اسکر و غیرہ کو ہین سی رستہ جاتا ہی کوہ تسکر الدین ۰۰۰ فٹ بلند مغربی کنارہ تالاب پر استادہ ہی شکر الدین مرید نور الدین کی زیارت اسی پر بنی ہی۔

پہاڑ و نیز چشمہ ہائی ذیل ہین

۱۔ گنگبل کوہ ہرمکٹہ کی چوٹی پر مثل ہردوار گنگا کے مقدس و نجات بخش خیال کیا جاتا ہی سری نگر سے وہانتک یہ منزلین پڑتی ہین بجار ناگ ۔ نونر ۔ برنگ ۔ رام ادن کوہ تہرت ۔ بر ہمہ سر ۔ کوہ برنی بل یا بنہ وہار ۔ چشمہ ہائی نند و کول چشمہ کولہ سر تالاب گنگابل قریب ڈیڑہ میل لمبا اور ۵۰۰ گز چوڑا ہی ہنو د مردون کے پہول اسمین بہادون سُدہی اشٹمی کو ڈالتے ہین۔

۲۔ کولہ ناگ یا کوثر ناگ ۲ ہزار گز لمبا پانچ سو سی چہہ سو گز تک چوڑا ہی دوسو فٹ گہرا ہی کل دور اسکا ۳ کوس کا ہی اسمین سی پانچ ندیان نکلتی ہین منجملہ انکی دریائی وشو کشمیر مین اور چار ندیان پہاڑون مین بہتی ہین اسکی مشرقی چوٹیون کو کوسرن کوٹھر کہتے ہین وشنا پادبہی اسی کے پاس ہی روایت ہی کہ وشنو کے پاؤن مارنے سی یہ تالاب بنا ہی چنانچہ نشان پانو کا ابتک موجود ہی۔

۳۔ شیشہ ناگ یا ششرم ناگ امرناتھ کے رستے مین درہ لدر کے سامنی۔

۴۔ چشمہ ایلاپتھر کوہ اخروت پر پرگنہ کروہن مین۔

۵۔ سوکھ ناگ کوہستان بیردہ پر، سوائی انکے مادسر ۔ تادسر ۔ سونہ سر چندہ سر ۔ ٹھاکر سر ۔ نیلہ ناگ ۔ باغ سر مشہور ہین۔

چشمہ

اچھہ بل جسکا دوسرا نام صاحب آباد ہی اننت ناگ سی ۴ کوس دامن کوہ مین مشہور اور خوبصورت چشمہ اول دفعہ راجہ اچھہ کے نام پر مشہور رہا بعد اسکے شاہجہان نے وہان تعمیر بنا کر صاحب آباد کے نام سی معروف کیا اب مہاراجہ صاحب نے تعمیرات جدید وہان بنوائی ہین۔ پورانا حمام لایق دید ہی یہ کوہ جسکے دامن مین یہ چشمہ واقع ہی پرگنہ برنگ کو کٹہار کو جدا کرتا ہی لوگون کا خیال ہی کہ پانی جو اسمین سی نکلتا ہے وہ برنگی ندی کا ہی جو اسکے پیچھے ایک مقام مین غایب ہو جاتی ہی۔

اننت ناگ مین چشمہ ہون مٹن سی آدہ میل پر ہنود اسکا گیاجی سی زیادہ تر دہا تم مانتی ہین۔ ویتھہ وتر منبع دریای بہت۔ وین متصل پانپور۔

ورناگ جسکو خیال کیا جاتا ہی کہ شیوجی کے ترشول سی بنا ہی یہ چشمہ ہشت پہلو خوبصورت و دلربا دامن کوہ بانہال مین ۷۷ گز مدور اور ۵۰ فٹ گہرا ہی اسمین مچھلیان بےشمار ہین ایک نہر بڑی زور سی اسمین سی نکلتی ہے کہنڈرات باغات و مکانات شاہی جسکو شاہجہان نے بنایا اور جدید باغ و تعمیرات عالیشان والئی حال اس چشمہ کے قابل دید ہین نہ کہ شنید اس چشمہ کے گرد ۲۴ محرابین ہین جنمین سی ایک کے پتھر پر عبارت ذیل کندہ ہے "بادشاہ ہفت کشور عدالت گستر ابو المظفر نور الدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ غازی بتاریخ سنہ ۱۵ جلوس درین سر چشمۂ فیض آئین نزول اجلال فرمودند۔

تاریخ

از جہانگیر شاہ اکبر شاہ	این بنا سر کشیدہ بر افلاک
بانیٔ عقل یافت تاریخش	قصر آباد و چشمۂ ورناگ"

چشمہ سی باہر دوسرے سنگ ہوسلی پر جواب ٹوٹ گیا ہی کندہ ہی

حیدر بحکم شاہجہان بادشاہ دہر — شکر خدا کہ ساخت چنین آبشار جوی
این جوی کز داده ست زجوی بهشت یاد — زین آبشار یافته کشمیر آبروی
تاریخ جوئی گفت بگوشم سروش غیب — از چشمه بهشت برون آمده ست جوی

چشمہ سوندہ براری پرگنہ برنگ مین وسط لبا کہہ سی وسط جیٹہہ تک زنمین تین دفعہ خشک ہوجاتا ہی اور پہر تین ہی دفعہ پہر آتا ہی۔

روور سندبیا پرگنہ دیوہ سرمین۔ کہتی ہین ونمین گیارہ دفعہ خشک ہوکر گیارہ ہی دفعہ پہر آتا ہی۔

یون سندبیا پرگنہ شاہ آباد مین۔ اسمین بہی کہت چشمہ سوندہ براری ظاہر ہوتی ہی۔

ہاکرہ سر پرگنہ ماچہامہ مین۔ اسمین چند جزایر ہوا چلنے کیوقت بہتی ہوئی خیال مین گذرتے ہین۔

کہیر بہوانی سری نگر سی سات کوس پر مقدس چشمہ راگیان بہگوتی کا بشکل شاردا حرف اومکار کے واقع ہی قدرت سی اسکا آب مقدس ہمیشہ رنگ بدلتا رہتا ہی اور ہر ایک رنگ کی جدا گانہ تاثیر ہی۔

چشمہ اونتی پور مین غسل کرنے سے خارش و قولنج کے دور ہوجانیکا لوگون کو یقین ہی۔

چوہر ناگ برنگ مین۔ کرشنہ سر منبع دریائی کرشنہ گنگا۔ خوشحال سر نوشہرہ کے نزدیک۔ نندن سر کوہ نندن پر۔ سر بل دریائے سلنڈرن کا مخرج۔

جہچیر کن یعنے سنگ سفید منبع دریائی دودہ گنگا۔ چشمہ کور ہتیر موضع پاندجہو مین۔ نکچہاک ناگ موضع زیون مین۔ چشمہ جالندہر موضع زادورہ مین۔

سیجار ناگ نوشہرہ مین۔

کریوہ ہاے

کشمیر مین بہت سی زمین معمولی سطح کشمیر سے بلند اور پتہریلی ہے اُسکو کریوہ کہتے ہین شمالی طرف کی کریوہ یہ ہین کریوہ بانپور - کریوہ اسلام آباد اور جنوبی یہ ہین زینہ پور - نونگر کریوہ خانپور - کریوہ داموور - ان تمام کریون کو پہاڑی پانی اور خندقین آپسمین ایک دوسرے سے علیحدہ کرتے ہین کریوہ ہائے ذیل بہی مشہور ہین کریوہ لتہ پور - کریوہ وولنو - کریوہ بڈہی اوڈر - مٹن اوڈر - کریوہ رام نگر - کریوہ چکدر وغیرہ ؞

نمبل ہاے

نمبل اُس قطعہ زمین دلدلی کو کہتے ہین جسمین پانی قدرتی چشمون یا کسی تالاب کا بارہ مہینے بہرا رہتا ہے اور سطح آب گہاس سے ستور رہتا ہے بعض بعض نمبین کو سون تک چلی گئی ہین - چند کے نام یہ ہین - کونہ بل وہو مین ؞ گیر نمل اولر مین ؞ کرہ سر نمل بلدہ پائین مین ؞ تولہ بل نمل کلان ترکہیر بہوانی کے گرداگرد پرگنہ لعل مین ؞ پہاڑ ونمل خود کشت مین ؞ کنی پوراچہ مین ؞ بجبہارہ نمل - ورہ نمل کروہن مین ؞ بوڈ نمل کامراج مین ؞ پنزتار و نمل او نمل او نتم سایر مواضع پائین مین ؞ نمل کاوسان ماچہامہ مین ؞ ولنہ نمل کروہن مین ؞ ٹینگہ نمل دیوہ سر مین ؞ ندر نمل اور قیصر نمل اچہ مین ؞ براری نمل سری نگر مین کشتیان بہی ان تمام مین بخوبی چلتی ہین ؞

دریاے ہاے کشمیر

چہوٹے چہوٹے دریا کشمیر مین بہت ہین مگر یہان خاص دریا لکہے جاتے ہین ؞

ابہتستا جسکو یونانی ہائیڈسپس پنجابی جہلم پنڈت وتستا مسلمان بہت
کہتے ہین ایک بڑا دریا ہی جو کہ تمام کشمیر کی زمین کو سیراب کرتا ہی اور قریب قریب تمام ندیان
دریا کشمیر کے اسمین پڑتے ہین یہ دریا چشمہ ویتہہ وتر واقعہ شاہ آباد سے نکلتا ہے بہت
زبان شاستری مین اس مقدار کو کہتے ہین جو کہ نر انگشت کی برابر ہو چونکہ اصلی منبع
اسکا بہت چھوٹا ہی اسلئے اسکا نام ویتہہ ہوا - ویتہہ وتر سے نکل کر پانی اسکا آب
چشمہ سیت رشیان سے ملکر جٹی گنڈ مین جو ہی ورناگ پرگنہ بنگل سے مندرن جو کوہ براہ و
کاورن واقعہ پرگنہ شاہ آباد کے چشمہ سربل سے نکلتا ہی پیوست ہو کر آب وا سک ناگ
پاندرت ناگ دریاے وشو سے ملکر برنگے ندی و آب کو کرناگ و جو ہی آرہ پتی سے جسکا
مخرج باہم ہر لیپتہ سرور و درہ سے واقع کوہ دامند و پرگنہ کوٹھار ہی و آب چشمہ مارتند
و چشمہ اچھہ بل سے اننت ناگ مین ملکر کہنہ بل کے نیچے اسقدر پانی جمع ہوتا ہے
کہ کشتی وغیرہ اسمین چل سکتی ہی اور دریا کی صورت نظر آتی ہی پھر اور ندیون سے
ملتا ہوا بہت سے حصون مین شمال کیطرف شنکر اچارج کے نیچے خمدار سات پیچ کہاتا
ہوا شہر مین جنوب و مغرب کی طرف بہتا ہوا تمام کشمیر مین تخمیناً ساٹھہ میل کے فاصلہ پر
چل کر کوہ بارہمولا سے باہر نکلتا ہی پھر دریای کرشنہ گنگا وغیرہ ندیون سے ملکر قصبہ انگلی
کے نیچے جاکر حدود ملک گکھر مین سے گذر پہاڑ سے نیچے گر قصبہ جہلم مین بنام دریاے
جہلم مشہور ہو کر قصبہ جہنگ سیالان سے آگے آٹھہ کوس تر مو گہاٹ پر دریاے
چناب سے ملکر پھر اہی دریای سندہ بحر عرب مین گرتا ہی یہ دریا کبھی خشک نہین
ہوتا اور بموجب نشیب فراز پانی کے ایک گھنٹہ مین ۱½ میل سے ۳ میل تک چلتا ہی ماہ جولائی
و اگست مین پانی اسکا معمول سے بارہ فٹ اور کبھی زیادہ بڑھکر باعث سیلاب و نقصان
زراعت وغیرہ ہو جاتا ہی کہنہ بل سے آگے پہلے سونہ کول جسکا منبع کپال موچن ہی ۔

پہر گنگ ٹڈ کی ندی - چندرہ کول جسکو غالباً راجہ مہرہ کول نے کہدوایا تہا - سانڈرن
ندی - برنگے ندی - آرہ پنبی ندی اسمین ملتی ہین - اُسکے بعد بجانب راست یہ ندیان
معاون بنتی ہین - دریا سے لدر یا لمبودری جسکا منبع گنیش بل ہے دو شاخون سے کہنہ بل
کے نیچے اسمین پڑتا ہے - دریای چونٹہہ کول جو ڈل مین سے نکلا ہے شہر مین شیر گڈہی کے
سامنے بسنت باغ کے پاس اس سے ملا ہے - دریای سندہ جو کہ اباسین کی ایک شاخ ہے
اور بعض کا قول ہے کہ امرناتہہ مین اسکا مخرج ہے یا امراوتی اسمین ملتی ہے اول تالاب انچار
سے ملکر پہر شادی پور کے پاس دریا سے بہت سے ملتا ہے ان دونون کے سنگم کے پاس
درمیان دریا کے ایک چبوترہ پر چنار کا درخت ہے اسکو پریاگ کہتے ہین ۔ دریای
پوہرو دابہ گاوکے ذرہ نیچے ایک بڑا نالہ دریا سے بہت سے آکر ملتا ہے - نالہ ہائے
ذیل بائین طرف سے اسمین آکر ملتے ہین دریای دشوم ہامہ کے نزدیک دریای رامچہو
موضع کاکہ پور مین - دودہ گنگا جسکا مخرج سنگ سفید ہے سری نگر کے نیچے دریا سے
رامشی کو ہستان شکردہ سے نکلکر موضع وہہال مین - دریای ننگل کرہ ہن مین سے گذر کر
تالاب اولر مین پڑتا ہے نالہ کٹہہ کول یعنی نقلی دریا ہے جو کہ شیر گڈہی کے نیچے سے کاٹ
کر صفا کدل کے پاس پہر دریا مین ملایا گیا ہے یہ نالہ اکثر سرما مین خشک ہو جاتا ہے دوسرا
نارو کے نام سے ایک نالہ گرمیون مین شادی پور کے پاس سے علیحدہ ہو کر ننگل کے
متصل تالاب اولر مین پڑتا ہے - دریا سے راموکر یوہ لونگرا اور خانپور کے درمیان
بہتا ہے - نیلہ گنگا امرناتہہ مین - نالہ پہلگام - نالہ مار تالاب ڈل کے حصہ برار ہی نل سے
نکلکر پرگنہ اچہن کو سیراب کر کے تالاب انچار مین جا ملتا ہے اسمین جو فرش اینٹون کا تہا
وہ سب مٹی مین دب گیا ہے - یہ نالہ سلطان زین العابدین نے بنایا تہا اسیر بہی بہت
سے پل ہین - نالہ سونہ کول - شوپیان - رمبی آرہ - ندہو منتی - گور لیس کیطرف سے

آگر کھوئی ہامہ کو سیراب کر کے پہر جہلم مین پڑتا ہی بعض کا قول ہی کہ مدہومتی دریا ہی گزشتہ گنگا کا دوسرا نام ہے نالہ ماور اور ترجہی پورہ بین - دریا ہی حمل پرگنہ حمل مین بہتا ہی ؞

پل

دریا ہی بتستا پہ کہنہ بل سی بارہ مولا تک تیرہ پلہا سے ذیل ہین جو کہ چوب دیو دار سی نہایت مضبوط اور خوبصورت بنی ہین نام اُنکے یہ ہین -

نمبر	نام	طول بحساب گز	عرض بحساب فٹ	تعداد پایہ ہا	عمق بحساب فٹ	کیفیت
١	کہنہ بل	٦٦	١٢	١	١٤	یہ پل سب سے اول اور چھوٹا ہے اننت ناگ
٢	بیج بہارہ	١٠٠	١٧	٣	٦	کے پاس -
٣	پانپور	١٣٢	١٤	٤	٦½	
٤	امیرا کدل	١٣٤	٣٠	٥	١٦	یہ پل امیر خان کے نام پر مشہور ہے اور شہر مین اول پل ہی
٥	حبہ کدل	٩٧	٢٤	٣	١٦	
٦	فتح کدل	٨٨	١٧	٣	١٦	یہ تیسرا پل شہر کا فتح شاہ کے نام سی مشہور ہے
٧	زینہ کدل	٩٦	٢٤	٣	١٦	بنام زین العابدین یہ چوتہا پل شہر کا مشہور ہے
٨	عالیکدل	٨٢	١٧	٣	١٦	عالی شاہ کے نام پر پانچوان پل مشہور ہی
٩	نوکدل	٧٥	١٨	٣	١٦	
١٠	صفاکدل	١١٠	١٩	٤	١٦	سیف خان کے نام پر اصل سفاکدل ساتوان پل مشہور ہی -

نمبر	نام	طول بحساب گز	عرض بحساب فٹ	[illegible]	عمق بحساب فٹ	کیفیت
۱۱	سنبل	۱۱۲	۱۶	۴	۱۵	علاوہ انکے اور بہت سے پل نالہ مار
۱۲	سوپور	۱۱۴	۱۶	۳	۱۸	وغیرہ پر ہین یہ ایک جدید پل گوہلن کے
۱۳	بارہ مولا	۱۴۶	۱۶	۶	۳۴	پڑاؤ مین مہاراجہ صاحب کے حکم سے آہنی پختہ ۴۸ گز لمبا اور بنا ہے

کشتیان

یہان کے دریا مین کئی قسم کی کشتیان ہین۔ **اوّل پرندہ** ایک لمبی کشتی ہوتی ہے اسکے سرے پر ایک طرف چھوٹا سا بنگلہ بنا ہوتا ہے اور باقی تمام جگہہ پر ہانجی لوگ (ملاح) چپا مارنیکو بیٹھتے ہین سوائے امرا و والیان ملک کے عام لوگ اسپر نہین بیٹھ سکتے ؛

چاکہ واری اسی کا ایک قسم ہے اسکا بنگلہ کسیقدر بڑا مثل ایک کمرہ کے درمیان مین ہوتا ہے ؛ **لرطہی ناؤ** ایک بڑی شاہی کشتی کا نام ہے اسکے درمیان ایک مکان مثل دیوانخانہ کے بنا ہوتا ہے امرا معہ مجلس کے اسپر بیٹھتے ہین۔ یہ قسم خاص لوگونکیواسطے ہین ؛

دوسری قسم عام لوگون کے لئے یہ ہین۔ **ڈونگہ** عموماً ۵۶ فٹ لمبا ۵ ۳/۴ فٹ چوڑا ۱ ۳/۴ فٹ عمیق نیچے سے چپٹا دونون گوشونکی طرف گاؤدم ہوتا ہے اسپر چٹائیون کی چھت دیوار گیر اور پردہ ہوتے ہین اسمین جائے نشست و باورچیخانہ وہانجیون کے بیٹھنے کی علیحدہ جگہہ ہوتی ہے۔ **شکارہ** اس سے چھوٹی اور ہلکی اسیطرح کی ہوتی ہے ایک قسم **وار** کے نام سے مشہور ہے وہ کشتی جس کام مین لگائی جاوے لفظ وار کو اسی نام سے مرکب کر دیتے ہین مثلاً **آرم وار** یعنے کشتی سبزی فروش کی ؛

گاڈہ وار یعنے ماہی فروش کی کشتی چھٹہ وار جو باد طوفان کیوقت تالاب ڈل یا اولر
مین بیخوف رہتی ہے اسپر سے شکار بہی خوب کہیلا جاتا ہے یہ قسم وار زیادہ تر نالاون اور
نالہ مار مین رہتا ہے اور ہر قسم کی باربرداری مین کام آتا ہے۔ کرناؤ کے ذریعہ دریا مین
وار پار عبور کیا جاتا ہے سب سے بڑی اور بہاری کشتی جو باربرداری غلہ و چوب وغیرہ
مین بکار آتی ہے باہچ کہلاتی ہے ہانجی لوگ اکثر سکونت شبانہ روز انہین کشتیون مین
رکہتے ہین۔ سنہ ۱۹۳۲ بکرمی مین ایک چھوٹا سا دخانی جہاز یا کشتی سٹیمر کے نام سے بہی ۱۸۷۵ء
بہت مین ڈالی گئی تہی ۔۔

مرغزار یعنی گلزار کشمیر

مرغزار اُن میدانون کو کہتے ہین جو کہ پہاڑونکی چوٹیون اور درہون مین ایسے واقع
ہین جنمین قدرت سے طرح طرح کے پہول گلہا ئے گوناگون شگفتہ ہوتے ہین خاص مشہور
مرگ یا مرغ یہ ہین سونہ مرگ - نجہ مرگ - انیہ مرگ - رای برو
نندن سرمرغ - چندن سرمرغ - مرگ ھای کوہ مھادیو
مرگ ھائی امرناتھ - ھلشہ مرگ - گل مرگ - شاجی مرگ
نندی مرغ - گوکل مرغ - توسہ میدان - استان مرغ ۔۔

سونہ مرگ پرگنہ لعل کے اختتام پر ہے اور قریب ۲ میل تک پہیلا ہوا ہے ۔۔ گل
گلمرغ ایک نہایت خوبصورت اور خوشنما میدان سری نگر کے مغرب مین پرنجا
کی تشاخون مین واقع ہے اسکا طول تخمیناً ۳ میل اور عرض ایک میل ہے اس کے
گرد چھوٹے چھوٹے کوہستان پر جہیلون کے درختون مین یہ میدان سطح کشمیر سے
... ۳ فٹ اونچا اطراف شمال و مغرب اور جنوب مشرق مین واقع ہے جنوب شرقی

سری سے ایک نہر ہے جس مین شمال مغرب کیطرف خمدار بڑی خوبی سے روان ہے اسکے دونون کنارے خوشنما پہولون کے بوٹون سے رنگے ہوئے معلوم ہوتے ہین اسکے درمیانی چہوٹے چہوٹے ٹیلونپر علیحدہ علیحدہ اقسام کے پہول شگفتہ معلوم ہوتے ہین اس کے شمال مشرقی طرف بابہ رشی کی زیارت اور جنوب مشرق کیطرف راہ فیروزپور ہے نان تیسر یہان کا تحفہ ہے گرمیون مین صاحبان سیاحان اور ہیڈ کوارٹر افسران سپیشل ڈیوٹی بمعہ شاخ ڈاکخانہ کے یہان دو ماہ تک رہتے ہین ۔۔ وجہ تسمیہ اسکی یہ بتلاتے ہین کہ گوپی یعنے پاربتی جی اسمین سیر کیا کرتی تہین اسلئے اسکا اول نام گوپی مرغ ہوا پہر گلہ بانون نے گہوڑے اسمین چرانے شروع کئے جسسے گورمرگ ہوا کیونکہ کشمیری زبان مین گہوڑے کو گور (گُر) کہتے ہین - اب بسبب افراط گلہائے گوناگون کے گلمرغ کہتے ہین - استرون اونتی پورہ کے پاس اسی قسم کا ایک میدان ہے۔۔

سری نگر خاص

سری نگر جو خطہ کشمیر کا دار الخلافہ ہے پہلے سوریہ نگر یعنے شہر آفتاب کے نام سے مشہور تہا راجہ پرورسین نے سمت ۳۳ کلجگی مین مطابق ۱۸۹ بکرمی کے اس شہر کو بنام پرورسین نگر آباد کیا تہا اسکو ۵۷۴۱ برس گذرے ہین اُن ایام مین کہتے ہین یہ شہر شادی پور تک بستا تہا - عہد اسلامیہ مین شہر مذکور کا نام بہی کشمیر ہی لیا جاتا تہا یہ شہر کشمیر کے درمیان کوہستان شمالی و مغربی کے نزدیک ہاری پربت کے جنوب مین دریا ہے بہت کے دونون کنارون پر شنکر اچارج سے چہچہ پل تک دریا کے کنارہ کے ساتھ پیچ کہاتا ہوا تخمیناً ۳ میل تک چلا گیا ہے اور سطح سمندر سے ۵۲۷۶ فیٹ

اونچا ہی بسبب نزدیک ہونے ممبل اور دلدل کے آب وہوا اسکی صحیح المزاج نہین ہے آبادی اسکی ایک لاکھ ۳۰ ہزار آدمیون سے کسیقدر زیادہ ہوگی اور قریب ۳۰ ہزار کے اسمین مکانات ہین یہ تمام مکانات عموماً پختہ چوب آمیز و خوبصورت ہین اور سبکی چھتین سلامی دار ہین ۲ سے ۳ تک انکی منزلین ہین۔ مکانات رہایش سکھناء۔ حمام۔ مندر زیارتین شہر کی تعمیرات ہین دریا کے دونون کنارونپہ گھاٹ ہٹے سنگین جسکو بارہ بل کہتے ہین اکثر بنی ہوئی ہین۔ بازار جو تھوڑے ہین بہت تنگ اور ناہموار تھرون سے فرش کیے گئے ہین موسم سرمامین یہان کیچڑ سخت ہوتا ہے۔ دریا سے وتستا نے اس شہر کو دو حصونپر اور پلون نے سات حصونمین اور انتظام پولیس نے بارہ ضلعونمین تقسیم کیا ہے انکے نام یہ ہین (۱) نرسنگھہ گڈھہ (۲) جبہ کدل (۳) تاشہ دان (۴) جما اللہ وچھتہ بل (۵) ملک صاحب (۶) ویدہ مر (۷) نوکدل بلدیمر (۸) نوہٹہ (۹) خانیار (۱۰) رعنا واری (۱۱) نوشہرہ (۱۲) سنگین دروازہ ۔ ضلع نرسنگھہ گڈھہ مین (۱) تنکر اجابج (۲) رام منشی باغ (۳) کوٹھی باغ (۴) ہری سنگہ باغ (۵) چنار باغ واقعہ لب نالہ چونٹھہ کول (۶) رستم گڈھی (۷) شیخ باغ۔ یہ سب جاء فرودگاہ صاحبان سیاحان ہین۔ شیخ باغمین مقبرہ سیاحان محکمہ عدالت صدر وغیرہ لال منڈی۔ شفاخانہ۔ سرکے۔ کارخانہ ابریشم۔ ہفت چنار رام باغ۔ سمادہ مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب۔ مہاراج باغ تعمیر کنانیدہ مہاراجہ صاحب حال۔ حضوری باغ۔ مستریخانہ۔ شیر گڈھی وچھاونی فوج بٹہ مالو وغیرہ امیران کدل مقامات خاص ہین۔ شیر گڈھی پہلے بہت چھوٹی تھی جسکو امیر خان جوان شیر حاکم افاغنہ نے تعمیر کرایا تھا۔ اب مہاراجہ صاحب نے نہایت عمدہ قابل دید تعمیرات یہان تیار کرائی ہین۔ یہ عالیشان عمارت ۵۰ ۴ گز لمبی ۲۵۰ گز چوڑی شمالمغرب

وجنوب مشرق مین لب دریا پر ۴ فٹ اونچی دیوار سے محدود واقعہ ہے - مہاراجہ صاحب اسمین دربار کش ہوتے ہین دربار حاکم اعلیٰ اور تمام دفاتر جنگی و ملکی ہمکانات صحن بیرونی مین ہین ان سے باہر چہاونی فوج - دریا کی دوسری کنارہ پر بسنت باغ تیار کردہ کرنیل میانسنگہ دفتر تار برقی واقع ہے + ضلع جہ کدل مین مندر بجی سنگہ - مندر گنیت یار - مندر رینوان آستان زینہ دار صاحب و مکانات دیوان بدری ناتہہ حاکم اعلیٰ و جہہ کدل وٹنگی پورہ ہے + ضلع تاشوان مین فتح کدل - مندر دیوانصاحب - مندر رنبیر السوامی ہے جو سمت ۱۹۳۴ مین تعمیر ہوا - زینہ کدل - مہاکالی - شاہ ہمدان - نو مسجد ہے - یہ نو مسجد زینہ کدل کے ذرہ اوپر کو ہے اسکو بیگم نورجہان نے مصفا پتہرون سے بنوایا تہا اسکی اندرونی لمبائی ۶۰ گز عرض ۸ اگز ہے یہ مسجد باعتبار مضبوطی وخوبصورتی کشمیر کی تمام مسجدون سے عمدہ ہے مسلمان لوگ اسواسطے اسمین نماز پڑہنا حرام سمجہتے ہین کہ تعمیر کنا نیان عورت ہے سکہہ اسکو موتی مندر کہتے ہین آجکل اناج بہرنیکے کام آتی ہے اسکی تاریخ دوبارہ مرمت ہونیکی یہ ہے

تاریخ

ہاتفے گفت عہد میر ہزار   نو شد آباد مسجد سنگین

میر ہزار صوبہ کشمیر نے ۱۱۹۲ ہجری مین دوبارہ مرمت کیا تہا + ضلع جمالٹہ وچہتہ بل مین نواب بازار سہیار جہان مکان و باغ مؤلف ہذا ہے آستان رہ بابا صاحب - ٹہگ باباصاحب - عالی کدل - نوکدل - صفا کدل سرا ہے ہین ۱۰ ضلع ملک صاحب مین عیدگاہ و عالی مسجد ہین + ضلع بلدیمر مین مہاراج گنج - آستان ریشہ پیر صاحب سدہ لجہمی - آستان بلبل شاہ - محال واغشال - سایر - مندر بڈشاہ - بڈشاہ کا اصلی نام ہٹی شور ہے اسکو راجہ راون نے سمت ۱۹۴۱ کلجگی مین اپنی پوجا کیواسطے بنوا پنج مکہی بنایا تہا زنجیر گہڑیال کی ابتک اسکے گنبد مین آویزان ہے جب سلطان زین العابدین

جبکو مسلمان لب بب رعایت کرنے اخیر مین ہنود کے بڈشاہ اور ہنود بڈشاہ کہتے تہے اسمین دفن ہوا تو بڈشاہ کی نام سی مشہور رہوا اکثرون کا قول ہی کہ اس مندر کو بہی راجہ پرورسین نے بنایا تہا مگر راجہ ترنگنی مین اسکا ذکر کہین نہین اسکے گرد نواحی گورستان مین ایک پتہر پر جو قریب ۱½ گز لمبا اور ۲ فٹ چوڑا ہی مرزا حیدر گورگان کی فتح کشمیر کا حال زبان فارسی مین کندہ ہی باغ دلاور خان بہی اسی ضلع مین ہی جو کہ برارہی نل کے ایک کنارہ پر ۲۸۰ گز لمبا اور ۷۰ گز چوڑا واقع ہی خانہ یار مین آستان پیر دستگیر ہی۔ رعناواری مین مندر میانصاحب۔ آستان پیشاہ صاحب۔ ہاری بربت۔

نوہٹہ مین **جامع مسجد** ہی اس مسجد کو اول دفعہ سلطان سکندر بت شکن نے سنہ ۱۴۰۰ء کے اندازہ مین مندر تارابید کو گرا کر اور پہر سلطان حسن شاہ نے پہر سلطان زین العابدین اور محمد جہانگیر بادشاہ اور پہر اورنگزیب نے تعمیر اور مرمت کرایا پہر مہاراجہ رنبیر سنگہ صاحب نے سمت ۱۹۳۵ مین بلکہ ایک دفعہ اسسے پہلے بہی مرمت کرایا اور نہر اسمین پہنچائی۔ یہ بڑی وسیع مسجد ہی جو بارہا جل گئی ہی۔ اسکے درمیان ایک صحن ہی جسکے شمال جنوب اور مغرب مین مکانات ہین انمین ۳۷۰ ستون ہائے چوبی عظیم الشان لگے ہین اس کے اطراف شمالی وجنوبی ۲۰۱ گز لمبی اور ۴۰ گز چوڑی ہی اور مشرقی و مغربی اطراف ۱۱۸ گز لمبے ہین مشرقی ۶۱ گز اور مغربی ۲۲ گز چوڑی ہین اسکے باہر کو مندرون کے کہنڈرات اور قبرستان چکون کے ہین۔

باشندگان کشمیر

کشمیر مین فی زمانہ پنڈت۔ بوہری۔ جنسی سکہہ۔ ڈوگری۔ مسلمان سنت جماعت اور اہل تشیعہ آباد ہین۔

پنڈت لوگ یہان کے قدیمی اور اصلی باشندہ ہین انکو اول ہی کشپ رشی نے آباد کیا تہا یہ تمام برہمن ۳۲ رشیون اور منیونکی اولاد اور چیلے ہین منجملہ ان کے ۶ رشیونکی اولاد آنکی زیادہ تر بزرگی کے باعث زیادہ تر خاص ہین جنکو اصل ذات کہتے ہین۔ دتاتری۔ بہردواج۔ پالہ دیو۔ اوپہ منیو۔ دہوم۔ موودگلی + انمین سے دتاتری جنکی اولاد کول ہے۔ اوپہ منیو (جنکی اولاد ریو ہین) دہوم جنکی اولاد رازدان ہے خاص ہین۔ بعض کا قول ہے کہ قدیمی بانی اس خطہ کی آبادی کے یہ تین بہائی تہے کٹیا چابج۔ ممٹا چابج۔ اوبٹا چابج انہین کے تین خاندان سے اسقدر ذاتین بنگئین اور بعض نے کل اقوام کو تین بڑے خاندانون بہٹ۔ پنڈت اور رازدان مین سے خیال کیا ہے چنانچہ بہٹ مین سے کول اور پنڈت مین سے سوپوری پنڈت اور رازدان مین سے ریہ اعلیٰ قسم کی ذاتین ہین۔ ذاتین اور القاب کامون اور پیشون پر بہی مشہور ہوگئے ہین۔ بعضون نے انکو مرہٹون مین سے اور اکثر کنوجی براہمن خیال کیا ہے یہ بات شاید اسلئے مشہور ہوئی ہے کہ کولون کی نسبت کہتے ہین کہ یہ لوگ کولاپوری ملک مرہٹہ سے آئے ہین جسکا صحیح حال کچہہ معلوم نہین ہوتا۔ مگر اسمین کچہہ شک نہین کہ کشمیری پنڈت قوم آریا مین سے اول اور اعلیٰ قسم کی قوم ہے انکی شکلین خوبصورت اعضا ہے جسم مضبوط چہرہ خوشنما رنگ پختہ اور گندمی اکثر سفیدی مایل خط وخال صحیح قد وقامت کوتاہ بہی اور اکثرون کا بالا اور ایک ہی خون رکہتے ہین۔ طبیعت انکی ازبس تیز ہوشیار۔ چالاک۔ ذہین۔ رسا۔ طامع۔ فضولخرچ۔ قبیلہ پرور۔ مدمغ ومغرور۔ منتی۔ بُزدل جنگ وجدل سے متنفر ہوا ہین ڈاڑہی لمبی نیچے کو جہکی رکہتے ہین ان تمام برہمنون کے یہہ دو حصہ بانہ ماس۔ رملہ ماس کے نام سے مشہور ہوگئے ہین علیٰ

ذو القدر خان ترکمان کے ظلم وستم سے اور پہر سکندر بت شکن کے جور والم سے جب
تمام ہنود تہ تیغ کیے گئے تہے تو بہت سے لوگ اطراف ہندوستان کو بہاگے اور یہان
بہت تہوڑے سے پنڈت لوگ باقی رہگئے جیسے کہ بعض کا بیان ہے کہ کشمیر مین گیارہ ہی
گہر پنڈتون کے رہے تھے بعد اسکے سلطان زین العابدین نے اُن پنڈتون کو
جو بہاگ گئے تہے ہندوستان سے منگواکر از سر نو کشمیر مین آباد کیا تہا جو لوگ
اُن باقیماندہ گیارہ گہرون مین سے اب یہان ہین اُنکو ملہ ماس کہتے ہین اور
جو ہندوستان سے آئے اُنکو بانہ ماس - بانہ ماسی لوگ بوندکے جہینچ کو اور
ملہ ماسی اکثر اڈہائی سال کی ماہ کو من کی شرادہ وغیرہ رسوم مین مانتے ہین اور
یہ تمام پنڈت لوگ عہد زین العابدین مین دو فریق پر تقسیم ہوگئے۔

باچھ بٹ جو صرف سنسکرت پڑہتے ہین اور پروہتائی کا کام کرتے ہین ۔
کارکن جو نوکری چاکری کرتے ہین اور فارسی وغیرہ علوم پڑہتے ہین باچہ
بٹ انہین کے نواسے ہین باچہ بٹ تیرتہہ کے برہمنو نکا درجہ اپنے سے ادنی سمجھتے ہین
برہمنان کشمیر کا ہندوستان کے برہمنون سے خور و نوش نہ کرنیکا یہ باعث ہے کہ سلف مین
ایک شخص فراش کا جبار یہان کے فاضل پنڈت کے پاس شاستری پڑہنے کو بلباس
برہمن آیا ایک مدت تک پڑہتا رہا اور اُس کے ساتہہ کہاتا پیتا بہی رہا اخرالامر معلوم
ہوگیا کہ وہ شخص اصلی برہمن نہ تہا اسپر پنڈتان کشمیر نے متفق اللفظ ادہر کے برہمنون
سے میل جول شادی نسبت خلاف معمول قدیم ترک کردیا جو کہ اتبک مروج ہے - کریاکرم
مین فرق ہونیکا یہ باعث ہے کہ لوگاکہہ رکھی نے جو یہان کا متوطن تہا اور بیاس جی سے
پڑہنے گیا تہا بخلاف ہدایت بیاس جی پنڈتان کشمیر کے لئے موسم اور طبیعت کے موافق
تمام شاستروں اور پورانون اور بیدونمین سے ایک پستک اختصار کرکے علیحدہ

طور پر تیار کیا اُسکے مطابق یہ لوگ اپنے رسوم ادا کرتے ہین مگر اصول سبکے ایک
ہی ہین یہ بہی کہتے ہین کہ بہٹارک قوم اعلیٰ راجاؤن کے اور رانہ دانک وزیران
عظامی کی اولاد ہین خاندانی اُس شخص کو یہ لوگ مانتے ہین جسنے چند پشتون تک ریاست یا
امارت کی ہو کمذات وہ ہین جنکی نسل یا قوم مین فرق آگیا مثلاً کسی رشی نے
اپنے سے کم درجہ کی عورت سے شادی کرلی جسکو اُنکی دہارما روا نہ تہا اُس سے
جو نسل چلی وہ کمذات ہے علاوہ اسکے جو شخص کوئی عیب یا ادنی کام کرے اُسکو
داغی کے نام سے پکارتے ہین لڑکی کی شادیمین داماد سے روپیہ لینا بہی انکے
نزدیک داخل عیب عظیم ہے راجہ اشوک کیوقت مین یہان مذہب بودہ بہی پہیل
گیا تہا مگر جلد جاتا رہا اسلئے سوائے لداخی لوگون کے یہان اب بودہ مذہب کا
کوئی آدمی نہین۔ لوہری ایک قسم کی ہندو ذات ہے جو کہ قدیمی چہتریون مین سے
یہان باقی ہین اور اکثر دوکانداری کا کام کرتے ہین انکی عورتین خلاف مستورات
پنڈتان کمر کہلی رکہتے ہین اور نتہہ ناک مین پہنتی ہین انکی طبیعتین اکثر ڈوگرون سے
ملتی ہین۔ چال وچلن بہی انکا علی ہذا القیاس ٭ مسلمانی سب سے پہلے بلبل شاہ
فقیر نے سنہ ۷۹۳ مین جسکا مقبرہ عالی کدل سے ذرہ نیچے کو ہے اور پہر شاہ ہمدانی ۱۳۴۱ء
نے دہلی سے آکر یہان بخوبی مروج کی اُسکا مفصل حال تواریخ مین درج ہے مختصر
کیفیت یہ ہے کہ ہنود بڑی بیرحمی سے مسلمان کئے گئے جو اپنے دہرم پر ثابت قدم رہے
وہی جان سے مارے گئے طرح طرح کے عذاب وعقوبات وزرجریہ اُنپہ لگائے تراہم
برہمن بہ تہمت تبرہ فضلاء و علماء ہنود بہ ستم ہائے نامحدود معہ عیال و اطفال
خورد سال تہ تیغ بیدریغ و دریا برد کئے گئے دیکہی عقلا و امرا اہالی و عمائد و روساے
و شرفاے ہنود اور اُنکے عزیز و اقارب اپنے دہرم پر قایم رہے جنکی پاسداری حکام وقت

کو بضرورت حصول زر و انتظام ملک واجب آئے اور اُنمین سے ہزارہا پنڈت بدفعات
و مراتب اطراف ہندوستان کو جا بسے اور اُنکے بہاگنے پر راہداریان مزاحمت راہ کو
اور محلہ وار و ضلع وار ممانعت ادلے رسوم مذہبی کو مقرر کئے گئے جس سبب سے اب تک
یہ لوگ عادی اسباب کے ہین کہ جب کوئی تیوہار یا بڑا دن ہو تو تمام پنڈت لوگ حسب
حیثیت تہوڑا بہت محلہ دار وغیرہ کو دیکر رضامند کر لیتے ہین یہی باعث ہے کہ ہنود مسلمان
شدہ نے اول دفعہ اپنے بزرگون کے معابد و منادر کے پاس مقبرہ و مساجد بنائے اور اپنے
معابد کی پرستش اہن پیرایہ سے کی اور پہر رفتہ رفتہ اپنے اصل سے دور ہوکر نئے مذہب کے
پیرو ہو گئے۔ یہ مسلمان یہان ۳۰ قسم کی ذاتین رکہتے ہین چکونکی بابت روایت ہے
کہ داد ستانین کسی روز ایک عورت پانی لانیکو جاتی تہی۔ راستے مین ایک توہی ہیکل
جن نے بصورت انسان (غالباً کوئی قوی الجثہ آدمی ہوگا) اُس سے مباشرت کی
وہ حاملہ ہو گئی ایام معہودہ کے بعد اُس سے ایک لڑکا پیدا ہوا جو بڑا طاقتور اور زور آور
تہا اُسکی اولاد مین سے لشکری چک بعہد راجہ سہدیو کشمیر مین آیا تہا اگرچہ یہی
دادستان سے یہان آکر آباد ہوئے تہے۔ گلوان جو ایک وحشی قوم ہے نیز چکونکی
اولاد ہین انکی رہائش گاہ اصلی تارہ گام ہے۔ یہ لوگ سخت لوٹ کہسوٹ کیا کرتے
تہے بلکہ اکبر کا مقابلہ بہی انہون نے کیا تہا دیوان کرپا رام اور کرنیل میان سنگہ
نے انکو زیر کرکے بہتونکو قید اور اکثرونکو قتل کرا ڈالا تہا ٭
ہانجی بہی مسلمانونکی ایک قوم ادنی ہے جو ملاحی کا کام کرتے ہین اور اکثر کشتیونمین
رہتے ہین یہ قوم بڑی ادنی اور رذیل ہے تمام بدمعاشیان اور بدکاریان اور
شرارتین یہی لوگ کرتے ہین۔ لڑائی انکی مشہور ہے۔ مگر خانہ جنگی ٭
شیعہ ملت عہد سلطان حسن شاہ مین یہان پہیلا تہا۔ میر شمس الدین عراقی نے

بنفارت سلطان حسین میرزا والی خراسان یہان آکر اول دفعہ چکونکو شیعہ بنایا تہا
سکہہ لوگ عہد مہاراجہ رنجیت سنگہ سے یہان آباد ہین۔ جنسی سکہہ اصلمین برہمن تہے
انکو راجہ سکہہ جیون بوٹہوہار وکوہستان سے عہد احمد شاہ درانی مین یہان لایا
تہا چونکہ انکو جنسی طلب ملتی تہی اسلیئے انکا نام جنسی پڑا اور سکہون کے عہد مین یہ سب
سکہہ ہوگئے یہ لوگ زیادہ تر پرگنہ ترال مین رہتے ہین۔ واتل خاکروبون کو کہتے ہین
مسلمان لوگ بہی دراز قد بہو دیون کی وضع پر مضبوط بعض شرفا کے بغیر رذیل
قوم شریر فتنہ انگیز متعصب نمکحرام بے ہنر ناخواندہ کاریگر ہوا مین بارکش محنتی
پست ہمت منافق بزدل ہوتے ہین۔ جو شخص انسے نیکی کرے بلا مضایقہ اس سے
بدی کرتے ہین چنانچہ کسینے خوب کہا ہے

اگر قحط الرجال افتد ازین سہ کم گیری ٭ یکی افغان دوم کمبو سوم بدذات کشمیری
کشمیری بے پیری بہی انہین کے حق مین مشہور ہے

پوشاک مروجہ کشمیر

اصلی اور قدیمی پوشاک کشمیریونکی بالکل تبدیل ہوگئی ہے پہلے یہ لوگ مثل برہمنون کے
دہوتیان اور پگڑیان اور مرزائیان استعمال مین لاتے تہے عہد اسلامیہ مین عرصہ تک
انکی وہ پوشاک سہی جو راجا بہی مینو کے وقت بدل چکی تہی تبدیل ہوتی رہی۔
قاضیان ومفتیان اسلامیہ نے فتوی دیا کہ ہنود پگڑی نہ باندہا کرین۔ آخر محمد شاہ
جنت کے عہد مین پنڈت جی رام یہان نے بموقع شادی فرزند خود دار السلطنت
مین جاکر فریاد کی اور بادشاہ سے سوگز کا دستار حاصل کیا اور صمد خان کو قاضی
شرف الدین کے تدارک کیلئے تکشگاہ بادشاہ سے ہمراہ لایا اسنے یہان پہنچتے ہی قاضی مذکور
کو توپ کے آگے باندہ کر اڑا دیا چنانچہ کشمیریون نے اس واقعہ کی یہ تاریخ کشمیری زبان مین

سُہی ہیچ ہکہ آؤ صمدنہ پہٹرن زین ۔ نہ رود کو نہ شرف نہ رود کو نہ دین ۔
تب سے پنڈتون نے سوسو گز کی پگڑیان باندہنی شروع کین اور عہد مہاراجہ گلاب سنگہ سے پہر چہوٹی اور معمولی پگڑیہی باندہنے لگے ہین لمبے کورتہ کا رواج راجہ ہرشدیو کے عہد سے ہے پانون مین کونش پہنتے ہین کورتے پر کمر بند باندہتے اور ماتہے پر ٹیکا لگاتے ہین یہ تمام پارچات ہندو مسلمان کے اگر امیر ہون تو پشمینہ سے ورنہ پٹو سے بنائے جاتے ہین ۔ مسلمانون کی پگڑی اور پاجامہ کی بندش جدا ہوتی ہے اور انکی عورتین کمر کہلی رکہتی ہین اور بخلاف مستورات ہنود جو کہ پانون مین پولین ڈالتی ہین ۔ کونش پہنتی ہین ۔ مہاراجہ رنبیر سنگہ صاحب کے عہد سے درباری پنڈت لوگ کورتیان و پاجامہ وغیرہ بہی پہننے لگے ہین ۔

زبان کشمیر

اصلی و قدیمی زبان یہانکی سب سے پہلے سنسکرت تہی جو انقلاب مین آکر بصورت دیگر ایک خاص کشمیری زبان بنگئی ہے جیسے کہ شاستر مین لفظ شاکہی تہا شاکہ بنگیا شادی سے ہادی ۔ منش سے مہنو ۔ شمبلہ سے ہمبولہ بنگیا عہد اسلامیہ مین الفاظ عربی و فارسی کی بہی اسمین ملگئی اور اب ڈوگرہی و اردو بہی ملتے جاتے ہین اصلی کشمیری زبان یا مستورات پنڈتان یا بعض پرگنات کے زمیندار بولتے ہین ۔ سو کشمیری لفظون مین بخلاف تحریر واین صاحب ۔ ۵۰ سنسکرت ۱۰ فارسی ۵ ہندوستانی ۳ عربی اور باقی کشمیری و الفاظ وغیرہ ممالک متصلہ دارستان و تبت کی ہین اس زبان مین چند آوازین خاص ہین جو کہ کسی اَور زبان مین تلفظ نہین ہوتین ۔ کشمیری زبان کے الفاظ اکثر دو دو تین تین معنی دیتے ہین اور

بہت سے الفاظ مین سوائے اصلی معنی کے مذاق پیدا ہوتا ہے اس زبان کی صرف و نحو بہی باعانت راقم میجر پی ڈی ہینڈرسن صاحب بہادر نے ۱۸۹۸ء مین تیار کی ہے جسکے پڑہنے سے اسکے حاصل کرنے مین سہولیت ہوسکتی ہے بازاری لوگ کسیقدر اردو و ڈوگری زبان کو بہی بولنے لگے ہین ؞

خوراک باشندگان کشمیر

خوراک باشندگان خطہ ہذا کی علی العموم چاول۔ گوشت۔ ماہی و ساگ و چاء ہے نان تنور بہی یہ لوگ کہاتے ہین زمیندار اور غرباء گال وارزن و مکائی و غیرہ اجناس و میوہ پر بہی گذارہ کرتے ہین برت کے روز ہنود تان کشمیر اور اکثر سکنائے کنارہ تالاب ولر وغیرہ سنگہاڑہ بہی کہاتے ہین چاء پینے اور نسوار سونگہنے کے یہ لوگ بڑے ہی شایق ہین۔ گوچہیان اور کرم ساگ و کاٹہ کرم و بیخ نیلوفر انکی خاص ترکاریان ہین۔ مسلمان لوگ پیاز و لہسن و تھوم بہی بکثرت کہاتے ہین ۔۔

مذہب

کشمیر قوم آریا کا مقام اول ہے یہ لوگ وسط ایشیا کو بہی یہان سے گئے تہے ناگ پوجا کا رواج بہی یہان عرصہ تک رہا۔ تہوڑے عرصہ تک بودہ مذہب کی بنیاد بہی ڈالی گئی تہی۔ ہندو مذہب کو دوبارہ راجہ ابہی منیو نے زندہ کیا مذہب اسلام بلبل شاہ و سید علی ہمدانی و میر محمد نے یہان پہیلایا۔ عہد افاغنہ مین ہندو مذہب کے کلیتاً قطعی دور کرنیکی تدبیر کیگئی تہی جبیر ہنود تان کشمیر مہاراجہ رنجیت سنگہ کو یہان لائے مختصر اسقدر لکہنا شاید خلاف مصلحت نہوگا کہ ہندو مذہب کو روز بروز یہان ضعف پیدا ہوتا

جاتا ہے گو والی حال اسکے قایم رکہنے مین تہ دل سے بہت ساعی ہین - چند سال سے پادری صاحبان بہی مذہب عیسوی کی ہدایات اور وعظ خوانیان رستم گڈہی مین کیا کرتے ہین ؞

طریق معاشرت

پنڈت لوگ جو کارکن ہین علی العموم نوکری پیشہ ہین علم سیاق و منشی گری کے فارسی زبانمین بڑے مشاق ہین دستخط انکا پختہ ایرانی وضع کا خوبصورت ہوتا ہے چونکہ آجکل انکا روزگار عنقا صفت ہے اسلیئے یہ لوگ ایک ایک کے پیچہے دس دس لگے رہتے ہین پنڈت لوگ سپاہگری و زراعت کو پسند نہین رکہتے مگر اب دوکانداری اور تجارت کرتے جاتے ہین بلکہ دیہاتی پنڈت زراعت بہی بعض بعض کرنے لگے ہین - آجکل انکا ایک بڑا حصہ محض بیکار ہے باوجود بیکاری کے ماتہے پر ٹیکا لگاتے ہین قلمدان پکڑ کر دربارونمین جا بیٹھتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ اگر وہ ایسا نکرین تو محلہ دار وغیرہ اونہین تنگ کرینگے اور ستائینگے ؞

ان لوگونمین شادی زنار بندی موئے تراشی وغیرہ موقعونپر مستورات گہرمین بیٹھ کر بآواز شیرین و ملایم مہذبانہ گایا کرتی ہین - فحش گیت زبانپر نہین لاتین جو لوگ ناخواندہ ہین وہ رسوی داری خیاطی خدمتگاری کے کام کرتے ہین مگر بہیک بالکل نہین مانگتے اسکو معیوب جانتے ہین مستورات انکی سواء چرخہ کاتنے و کارخانہ داری کے اور کام نہین کرتین - پڑہنا بالکل معیوب جانتی ہین - حالانکہ قدیم زمانہ مین یہان کی مستورات خود بخوبی پڑہا کرتی تہین مثلاً للی شوری کے واک - اور زوجہ منشی بہوانیداس کے نظم اور روپہ بہوانی کے نصایح مشہور ہین - جب لڑکا پیدا ہوتا ہے تو دس برس تک اسکا ہو بڈا

زنار بندی و شادی ہو جاتی ہے اٹھارہ برس تک تحصیل علوم سے فارغ ہو کر تلاش معاش مین پڑ جاتا ہے۔ شادی و غمی مین انکی مستورات کا گانا اور رونا راگون بشعر و بین سر انجام ہوتا ہے ان گیتون مین اُس شخص کی صفات یا اپنی خوشی و غمی کا تذکرہ ہوتا ہے جسکا غم یا کار خیر ہو۔ ہنود لڑکی کی شادی مین سوائے خلعت شاہ کے اور کوئی آرایش مثل تخت روان و باجہ نوازی یا آتشبازی کے نہین کرتے اگر کوئی کرے تو لمذات منصور ہوتا ہے لڑکے کی شادی مین حیثیت سے بڑہکر دراج وغیرہ دیتے ہین اور سال بہر تک ہر موقعہ تیوہار لاگ نقد و جنس اُسکی سسرال مین بہیجتے رہتے ہین اور بعد سال کے ان رسوم مین اگر غریب ہے تو کمی کرتے جاتے ہین مردہ کی کریا کرم مین بہی سال بہر تک حتی المقدور روپیہ بہت سا خرچ کرتے ہین۔ باچہ بٹ و پنڈت لوگ ججمانون کے دان و پُن پر گذارہ کرتے ہین ٭

مسلمان لوگ جو امیر ہین تجارت کرتے ہین بڑا حصہ انکا زراعت پیشہ ہے باقیماندہ شالباف۔ دوکانداری۔ نوکری۔ حرفت کاری۔ دستکاری۔ مزدوری باربرداری وغیرہ کا کام کرتے ہین قوم ہانجیان بڑی بدمعاش رذیل اور خراب فرقہ ہے۔ تمام شرارتین انہین سے ہوتی ہین اکثر سیاحان کشمیر کو یہی لوگ عیاشی اور رنڈی بازی مین ڈالکر لوٹتے ہین اور بعض اوقات اپنی ہانجنیونکو پنڈتانیون کا لباس پہناکر اُنکے پاس لیجاتے ہین۔ گالی گلوچ لڑائی بہڑائی انکی بہی جو مسلسل کئی ہفتون تک جاری رہتی ہے۔ اپنا نظیر نہین رکہتی ٭ بہیکہہ مانگنے اور بدکاری مین بہی انکو شرم نہین۔ موقع غمی و شادی مین یہ لوگ بہی راگون مین ہی تمام حالات بیان کرتے ہین برات کے ساتہہ انکی عورات بازارون مین سٹھنیان دیتی اور گاتی پہرتی ہین۔ اولاد بہی بسبب خوراک لحم ماہی و شلجم و مقوی اشیاء اور نہ کرنے سفر کے کشمیر مین

زیادہ ہوتی ہے چونکہ مسلمانیان ایک سے زیادہ شوہر کرنیکی مجاز ہین اور شرعاً بوقت مرجانے ایک خاوند کے یا طلاق ملجانے پر اور خاوند کرلیتی ہین اسلیے اُنکی اولاد بہ نسبت ہنود کے کثرت سے ہوتی ہے کیونکہ بیوگان ہنود دوسری شادی کی مجاز نہین ہین *
بسبب سردی اور افلاس کے غلاظت اور کثافت یہان کے باشندونکے ساتھہ رہتی ہے - ہنود مین متبنیٰ کرنے کا بڑا رواج ہے چنانچہ متبنیٰ اُنکا بحالت موجود ہونے اولاد بطنی کے ملکیت اُنکی کا وارث ہوتا ہے *

حروف مروجہ

قدیم سے یہان شاردا حروف کا رواج تہا جو کہ شاردا بھگوتی کے بنائے ہوئے ہین - سلف مین کاروبار دفاتر و تجارت و تحصیل علوم انہین حروف مین ہوتا تہا - چنانچہ قدیمی بھوج پتر کے پتکون پر یہی حروف ابتک ملتے ہین جب اہل خلاف نے یہان کی پتکون کو ضایع کرنا شروع کیا تو لوگون نے بھوج پتر پر لکہنا مروّج کیا کیونکہ ایسے موقعون پہ اُن پتکونکو لوگ کنوؤن اور دریاؤنمین پہینک دیتے تھے تو وہ پانی مین خراب ہوتے - پُرانے مندرونمین سے چشمہ کُنڈ سوہ کی کنارہ پر ابہی تک شاردا حروف کندہ ہین اب دیوناگری - فارسی - عربی - انگریزی - ڈوگری - گورمکہی وغیرہ حرف بہی یہان مروج ہین بلکہ پنڈت لوگ برابر شاردا کا ہی استعمال کرتے ہین +

اوقات تخم ریزی

جو غلہ ماہ ہاڑ مین پکتا ہے اُسکو ربیع اور جو ماہ اسوج مین پکتا ہے اُسکو خریف کہتے ہین روپر کے ضلعونمین شالی ۔ لبا کہہ کو اور پائین کیطرف ۱۔ جیٹھ سے ہاڑ

تک بوئی جاتی ہی۔ مکی کروتہہ۔ ماش کماہس۔ شوت گنہار۔ باقلا۔ لوبیا بہی اسیوقت تک بوئے جاتے ہین۔ ترنبہ۔ ارزن وغیرہ ماہ ہاڑ ہین بوتے ہین ترشف اور کتان اول ماہ جلیٹھ سے ۱۵۔ تاریخ تک بوتے ہین ساگ شروع بہار مین ؂

باٹ اور مروجہ سکّہ

۲ چاول متوسط برابر ہوتا ہی ایک رتی کے ۲ رتی کی ایک دانگ ۱۵۔۱ دانگ کی ایک روپیہ بہر جو مساوی ہی گیارہ ماشہ دو رتی کے ۱۹ روپیے بہر کا ایک پاؤ چار پاؤ کا ایک سیر اور ۶ پاؤ کا ایک منوٹہ ؂ چار منوٹون کا ایک ترک اور ۱۶ ترک کی ایک خروار ؂ ہری سنگی روپیہ ۸ رکو ؂ خلیکی ۱۰ رکو چلتا ہی ؂ ٹکون کا نرخ یکسان نہین رہتا مگر سمت ۱۹۳۶ سے خام آنہ ہی جیسے چہوٹے مروجہ حال کا ہوتا ہے پشمینے کا گز ہمیرہی گز سے ایک گرہ لمبا ہوتا ہی۔ برف کا گز ملکی کی ۲ ہانک کے برابر شمار ہوتا ہی یہ وزن اور گز اور پیمانہ کرنیل میانسنگہ کے مروج کئے ہوئے ہین ؂

تیرتہہ ہائے ہنود

خاص تیرتہہ نامی گرامی ہنود کے یہ ہین۔ بیجی شور بیج بہارہ مین۔ گنگا کو نرگام مین مارتنڈ۔ برگہہ شکہا۔ مالی شور۔ لمبودری۔ شیلہ گنگا۔ جاماتر ناگ ششرم ناگ امرلشور۔ موضع کجل ون واقعہ پرگنہ وچہن پارہ۔ گنیش بل گورہ ون مین۔ اوما دیوی موضع اوترس مین۔ کارکوٹ ناگ پرگنہ کوٹہار مین۔ نارد رکہی کا مکان برہما کا مکان کدار کنڈ۔ نرسندہیا۔ سپت رشی ناگ پرگنہ برنگ مین و اسک ناگ پرگنہ دیوہ سر مین۔ زرعت شالی کیوقت اسمین پانی بہرآتا ہی پہر خشک ہوجاتا ہے

گوداوری - ماتنگی دیوی - چنڈکا دیوی + کھپال موچن - شوپیان کے پاس یہان
بیچو نگی کریا ہوتی ہے - کشمیری زبان مین اسکو دوگوم بھی کہتے ہین + کولہ واگی شوری
دیوہ سر مین + اوتپتھہ ناگ موضع کانرس مین شالی اول دفعہ اسی چشمہ سے نمودار ہوئی
تھی کہتے ہین کہ شیوجی نے یہان زراعت کی تھی - وشنوپاد موضع کھی گوم مین +
منگلا دیوی موضع ورنگا مین + بیڑا دیوی کوہ شکردہ پر + نیلہ ناگ مین سے نیلہ مت
پوران نکلا تھا + مہا ناگ ولر مین کہتے ہین تالاب ولر پہلے اسیجگہہ تھا ساوتری کنڈ موضع
لدہو مین + جوالا مکھی موضع کھرو مین اسکو راجہ کھگندر نے بنام کھگندر پور بنایا تھا بالا تر پرسندری
موضع بالا ہوم مین + بھونی شوری موسوم بہ برشہی شوری دامن کوہ کھونموہ مین + شیلا پودی
کوہ زون کے درمیان + تارسر مارسر پہاک دچھی کے درمیان تارسر کا پانی وچھن پارہ کیطرف
دریاے لدر مین اور مارسر کا پانی پہاک کیطرف سے تالاب ڈل مین گرتا ہے - شاردا موضع سُندل
پرگنہ پہاک مین + رشتا دیوی اسمین ماہ جیٹھہ کی ہر دو برہسپت وار کو یاترا ہوتی ہے +
موضع زیٹھہ ہیر مین گپت گنگا کی یاترا بیساکھہ کی سنکرانت کو + سوریشوری واقع کوہ
پہاک کی یاترا بھادون بدی اشٹمی کو + مہادیو کی یاترا ساون کی پورنماشی کو +
اشٹ بھیرو موضع بلیل مین + بچار ناگ ایلا پتھر نوشہرہ مین اسمین چیت بدی اماوسی
کو اشنان ہوتا ہے + شارکا بھگوتی آما - کاما - چار ونگی - ٹنکہ دھارنی - تاراپاروتی
پکھنی - سوئمبو ماری پربت کے گرد ہیر بنیال رعناواری مین - اسمین بیساکھہ سودی
چھہ کو یاترا ہوتی ہے + جیشٹہ شور شنکر اچارج پر + پریاگ سنگم شادی پور مین سومولی اماوس
کو اسکی یاترا ہوتی ہے + گیا شادی پور مین سوموتی اماوس کو یہان میلہ ہوتا ہے +
ہالدر موضع بارسو مین ہے جسے کہنے سے اسمین سے پانی ٹپکتا ہے اور پھر گم ہو جاتا ہے + جیٹھہ سُدی د
وادشی کو اسمین میلہ لگتا ہے + گنگا جلبن بیردہ مین بھادون سُدی اشٹمی کو اسمین

سی پانی نمودار ہوتا ہی۔ لولوناگ لولاب ہین۔ پوشکر ہین بہادون بدہی اماوس کو میلہ
لگتا ہی۔ بدریشو ناتہہ پامہ مین۔ کوٹی تیرتہہ بارہ مولا مین۔ رام تیرتہون تو مہبہ گام مین
ہنومان اونشکر مین۔ سویم بہو پورہ مین۔ راگیان بہگوتی موضع تہولہ مولہ مین جیٹہہ
سُدہی اشٹمی و پورنماشی کو یہان بڑا میلہ ہوتا ہی۔ سرینگر سی یہ مقام مقدس سات کوس کے
فاصلہ پر ہے دریائے راستی سی شادی پور سے آگے دریاے سندہ اور پہر نہر نمبل چشمہ موصوف کے
ذریعہ کشتی جسیہ جاپر ہانجی* ہون تین گہنٹہ کے عرصہ مین پہنچ جاتی ہی خشکی کے راستے مین نوشہرہ
بیجار ناگ موضع سورہ۔ پنج نارہ۔ ددرہامہ سولر وغیرہ مقامات ملتے ہین۔ کالی کمنڈ
فتح کدل و زینہ کدل کے درمیان۔ امرناتہہ جسکا درشن سوائے کشمیر کے اور کہین نہین ہوتا
یہ مقدس تیرتہہ سرینگر سے بجانب شمال تخمیناً ۶۰ کوس کے فاصلہ پر واقع ہی۔ اننت ناگ سے
جو سرینگر سے ۲۰ کوس ہی۔ منزل ہائے ذیل وہانتک پڑتی ہین عیشہ مقام ۱۴½ میل
پہلگام ۱۴ میل۔ چندن واری ۸ میل۔ ششرم ناگ ۷ میل۔ پنج ترنی ۱۴ میل
سوامی امرناتہہ ۲½ میل اور شرقی راستہ اسطرح سی واقع ہی۔ سرینگر سے اننت ناگ
۲۰ کوس یہان یاتری لوگ تمام سامان بہم پہنچا لیتے ہین کیونکہ آگے پہر کچہہ نہین ملتا
دوسری منزل بیز گام ۱۲ میل موضع سولر سے عیشہ مقام کا خیمہ گاہ ایک کوس کتنے فاصلہ
پر ہی نالہ سے عبور کرکے تیسری منزل پہلگام ۱۴ میل یہ درہ ۲ میل چوڑا ہی۔ ٹانن ۱ میل
یہانتک ٹٹو آسکتا ہی اور آگے پتہریلہ راستہ ملتا ہی۔ زوجہ بال ۹ میل ششرم ناگ سے
ایک میل وادہ جن ۱۴ میل پنجترنی ۱۶۰۰۰ فٹ بلند ہی اور شیشہ بال ۱۷۰۰۰ فٹ بلند ہی
گوگام ۱۴ میل امراوتی و سندرہ یہان ملتے ہین اور پنجترنی کن راستہ مین ملتی ہی خاص غار امرناتہہ
سوامی کے شمال مشرق کیطرف ۳ میل کے فاصلہ پر ہی یہ مقدس گوپہا تخمیناً ۵۰ گز لمبی
اور اسیقدر چوڑی ۲۰ گز عمیق ۳۰ سے ۳۵ گز تک بلند ہی برف کی تہہ مثل بلور کے سامنے جو لہا

* ہانجی کشمیری زبان مین ملاح کو کہتے ہین۔

سال سے جمے ہوئے رنگ برنگ کے ہو رہے ہیں عجیب سیر دکھاتی ہیں۔ آفتاب عالمتاب کو بھی یہاں کے درشن مشکل سے ہوتے ہیں سانپ اسمیں کثرت سے ہوتے ہیں۔ ساون کے مہینے میں چبوترہ برف کا اسمیں خود بخود بنجاتا ہے اور اسی پر برفانی لنگ شیوجی کا نمودار ہوتا ہے جو کہ چاند کے ساتھ بڑہتا رہتا ہے اور پورنماشی کو سمپورن اور مکمل ہو جاتا ہے اور پھر چاند ہی کی کاہیدگی کے ساتھ گھٹتا ہوا بالکل عنقا ہو جاتا ہے پورنماشی کو یاتری لوگ امراوتی پر کپڑے اوتار کر مثل سادہوں کے بھبوت رما کر بھوج پتر کی آربند باندہکر درشنوں کے لئے غار میں اسی چبوترہ پر دل کھولکر لوٹتے ہیں اسی روز چند جوڑے کبوتروں کے انکو درشن دیتے ہیں جو کہ گن شوجی کے سمجھے جاتے ہیں۔ چڑہاوا یہاں کا لصف ملک مسلمان لوگ جو یاتریونکو رستہ بتلانیمیں امداد دیتے ہیں اور لصف مٹن کے برہمن اور سادہو لوگ بانٹ لیتے ہیں ؂

زیارت ہائے مسلمانان

آستان شاہ ہمدان کالی کنڈ پر فتح کدل اور زینہ کدل کے درمیان ؂ آستان بہاؤالدین صاحب پاس بیڈہ ویر ہاری پربت کے باہر ؂ آستان شاہ ہمزہ یا مخدوم صاحب ہاری پربت کی مغرب میں ؂ مسجد حضرت بل واقع لب ڈل اسمیں رویت موے مبارک پیغمبر صاحب ہوتی ہے ؂ مسجد خانیار میں رویت تبرکات پیر دستگیر صاحب ؂ آستان رہ بابا صاحب عالی کدل میں اسمیں بھی تبرکات و رویت پیر دستگیر ہے ؂ جامع مسجد نوہٹہ میں ؂ مسجد شاہ نعمت اللہ صفاکدل میں ؂ قصبہ چرار میں زیارت شیخ نورالدین صاحب ؂ زیارت رلیشہ مالو صاحب اننت ناگ میں ؂ آستان بابم ریشی صاحب گلمرغ میں ؂ ماتم ہرائے اہل تشیعہ حسن آباد اور جڈی بل میں ؂

حصہ غربی کشمیر

غربی حصہ کشمیر سے مراد اُن مقامات کی ہے جو سرینگر سے مغرب کیطرف واقع ہین (۱) دودہ گنگا شہر کے نیچے + (۲) چھاونی فوج گاہ عہد سکھان شہر سے ایک میل کے فاصلہ پر شادی پور سے ۶ کوس - دریا ہے سندہ (۳) سجگہہ ایکسو گز چوڑا ہے (۴) سنبل اسکا دوسرا نام اندر کوٹ ہے اسکو نالہ مانسبل دریا مین گرتا ہے ۵ جن ۳ کوس پر ایک بڑا گانو ہے معلوم ہوتا ہے کہ شہر سیپور بنا کردہ راجہ للتادت اسی مقام پر تہا تمام حصہ زمین پر جو مانسبل اور اولر کے درمیان ہے یہ سیپور تہا چنانچہ کہنڈرات اسکے ابتک دریا کی بائین طرف موجود ہین ۶ جن سے آگے جہیل ولر ۶ قصبہ سوپور اسکا اصلی نام سویہ پور ہے وزیر سویہ حکیم نے اسکو عہد راجہ اونتی ورما مین آباد کیا تہا اسمین وزیر وزارت اور دیگر حکام ماتحت رہتے ہین یہ قصبہ بہی دریا کے دونون کنارونپہ ابتا ہے ہنود و مسلمان دونون تو بین اسمین آباد ہین ۷ دریا سے پوہر موضع دوابہ گاہ کے نیچے ۵۷ گز چوڑا ہے اسموضعمین گیاہ ہائیس کی باغ بنائے گئے ہین ۸ ورمل جسکو پنجابی بارہ مولا کہتے ہین سوپور سے ۵ کوس دریا جہلم کے دہنے کنارہ پر ایک شہر آباد کردہ راجہ جلوک کشمیر کے دامن کوہ مغربی مین آباد ہے دریا وتستا یہان سے گم ہوکر کشمیر کے کوہستان سے باہر نکلا ہے ۹ پٹن کا اصلی نام پنج ستہر تہا اور شنکر ورمانی اسکو بیت اننت کی نام سے مشہور کیا تہا - سری نگر سے ۱۵ کوس کے فاصلہ پر مغرب کیطرف واقع ہے یہان ایک ستون سنگی پر شاردا حروف لکہے ہین +

شرقی حصہ کشمیر

شرقی حصہ سے مراد ان اطراف کشمیر کی ہے جو سری نگر کے مشرق کی طرف بانہال تک واقع ہیں یہ حصہ نہایت خوبصورت ہے (۱) ہنشی باغ کے آگے شنکر اچارج کے نیچے دریا میں سات خم واقع ہوئے ہیں جنکو شو پور پھیر کہتے ہیں انکے پاس باغ رام منشی دریا کے دہنی طرف آگے کو تھوڑی دور پر نالہ ونتھہ نور ۳۰ فٹ چوڑا ہے (۲) پاندریٹھن جو ایک وقت کشمیر کا دار السلطنت تھا ایک مندر تعمیر کردہ راجہ اشوک ایک تالاب میں ابتک یہاں نہایت مضبوط اور قابل دید موجود ہے (۳) پانپور راجہ اجتا پیڈ کے وزیر پدمانی اپنے نام پر بنام پدمپور آباد کیا تھا اسمیں ایک مندر جدید بن رہا ہے یہ قصبہ شہر سے ۸ میل کے فاصلہ پر ہے زراعت زعفران اسی کریوہ پر ہوتی ہے یہ زمین زعفرانی دس بارہ میل تک پائی جاتی ہے زعفران کو شاستر میں کشمیر جنمی بھی کہتے ہیں آیتے ہیں کہ بید وانگہ بٹ نام کو زیون ناگ میں سے اولدفعہ زعفران ہاتھ لگا تھا اور اُسی سے اُسکی کاشت ہوئی زعفران کے بیج پیاز کے گٹھے کے مطابق ہوتے ہیں یہ بار بار نہیں بوئے جاتے صرف زمین کاشت کرکے کیاریوں میں تقسیم کیجاتی ہے اسکا پودا ۳/۱ فٹ اونچا گھاس کیطرح پر ہوتا ہے اسمیں آسمانی پھول لگتا ہے اور پھول کا اندرونی زیرہ زعفران ہوتا ہے موضع و انتو کا زعفران اعلیٰ قسم کا ہوتا ہے پانپور سے تین میل پر شمال و مشرق میں موضع ڈمین ہے اسمیں چشمہ پھوکہ ناگ و کلش ناگ ہیں۔ موضع تمارہ دو میل اس سے آگے اسمیں کارخانہ آہن ہے (۴) کاکہپور پانپور سے ۴ میل دریا کے بائیں کنارہ پر یہاں دریا ہے راجھوا کرہ وتستا میں ملا ہے اسمیں دو پرانے مندر بھی موجود ہیں (۵) لتہ پور سری نگر سے خشکی کی راہ ۱۰ میل پر دریا کے

دہنی کنارہ پر ہے (۶) اونتی پور کا پہلا نام وشواک سار تہا بعد اسکے راجہ اونتی ورما کے نام پر اونتی پور مشہور رہوا ایک زمانہ مین یہ شہر تمام کشمیر کا دار السلطنت تہا سرینگر سے خشکی کی راہ ۱۷ میل کے فاصلہ پر کنارہ رہت دریا پر واقع ہے موضع ترال اونتی پور سے شمال و مشرق مین ۶ میل کے فاصلہ پر ہے اسکے آگے مارہامہ کے نیچے دریاے وشو بہت مین پڑتا ہے اور ہنود اسمقام کو سنگم کے نام سے مقدس خیال کرتے ہین (۷) قصبہ بیج بہارہ اسکا اصلی نام ودیا وہار یعنی معدن علم تہا راجہ بجی نے سمت ۳۰۸۳ کلجگی مین بمقام بجی شور کے اسکو اپنے نام پر آباد کیا تہا اسکو بجی کہتر بہی کہتے تہے قدیمی مندر کو سکندر بت شکن نے گرا کر مسجد بنوادی تہی اور مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب نے اس مسجد کو منہدم کرا کر بدستور ایک مندر جدید بنوادیا راجہ اشوک نے بہی ڈہائی سو برس قبل از عیسی علیہ السلام ایک مندر وہان بنوایا تہا جو نیز بجی شور کے ساتہہ ہی گرایا گیا تہا اس شہر سے آگے دریا بتدریج تنگ عرض ہوتا جاتا ہے اور کہنہ پل پر جو ۳ میل کے فاصلہ پر ہے ایک پل چوبی بنا ہے (۸) اسلام آباد جسکا اصلی نام اننت ناگ ہے کہنہ پل سے ایک میل گوشہ شمال مشرق مین واقعہ ہے اسمین قریب سات آٹہہ سو مکانات کے ہونگے اسکا پہاڑ جسپر یہ واقع ہے ۲۵۰ فٹ اونچا ہے اسمین چشمہ ہا اور زیارت ریشہ مالو اور ہنود کوجی کا مندر اور سرکاری مکانات اور وزارتگاہ وغیرہ مقامات ہین (۹) مارتند یا مٹن اننت ناگ سے ۵ میل شمال کیطرف مارتند سورج کو کہتے ہین یہان ایک مندر عالیشان تعمیر کردہ راجہ للتادت ہے اسنے یہان جو شہر بنایا تہا اسکی تعمیرات مین تانبا پیتل وغیرہ لگائی گئی ہین اس مندر سے ڈیڑہ سو گز کے فاصلہ پر ایک غار ہے جسکو مسلمان چاہ بابل کہتے ہین ہو ہنود جو مارتند سے ½ ۱ میل پر ہے ایک مقدس و متبرک چشمہ ہے جسکو بسبب سورج بلی وغیرہ کے کیاسی بہی زیادہ فوقیت دیگئی ہے بمنزد بہی بہون سے ایک میل

پر ہی اسمین ایک غار ہی جسکا طول و عرض کچھہ معلوم نہین (۱۰) اچھہ بل اننت ناگ سی ۶ میل کے فاصلہ پر مشرق مین ہی اسسی ۸ میل کے فاصلہ پر لوبوگ ہی وہان سی ۱۲ میل کوکرناگ ہی (۱۱) شوپیان نوہان سی ۹ میل سرینگر کے جنوب مین ۱۵ کوس کے فاصلہ پر یہ قصبہ بھمبر و سرینگر کے رستہ پر واقع ہی اسکا پہاڑ ۰۳۵ فٹ اونچا ہی راموشوپیان سے ۱۰ میل اور شہر سی ۲ کوس - چرار راموسی ساڑہی تین میل اور سرینگر سی ۱۵ میل ہی ۔

(۱۲) درہ لدر کشمیر کے شمال مشرق مین پہلگام تک پہیلا ہی اور آگے جاکر دو حصون مین تقسیم ہوگیا ہی ایک حصہ درہ سندہ سی ملگیا ہی اور دوسرا ششرم ناگ کیطرف چلا گیا ہی ۔

(۱۳) شاہ آباد ۵۶۰۰ فٹ بلند ہی اسکا پہلا نام ویرتہا اسی سی ویرناگ ہوا نور جہان بیگم کے یہان رہنی سی اسکا نام شاہ آباد ہوا اسکے اوپر کوہ پہاڑ پر موضع صوف ہی اسمین کان آہن ہی - اسکے کوہستان متصلہ مین کانہا ہی مس - نقرہ - سنکہ - طلا ہی سکہ کم نکلتا ہی تانبا ۵ جگہہ ہی یہان کا لوہا آہن کشتواڑ سی اچھا ہی - اوما دیوی بہی اسی علاقہ مین ہی - لنے بوگ لی نڑہی خوبصورتی سی واقع ہی اسکا عرض ایک دو میل کا ہے اور صرف دو تین گانو اسمین آتی ہین درہ ورد وان تنگ اور لمبا کشمیر کی مشرقی طرف مین قریب ۴۰ میل لمبا ۱/۲ میل چوڑا ہی دریا جو اسمین روان ہی دریاے چناب مین گرتا ہی ۔

داغ شال

شالبافی کا فن اوّل دفعہ عہد زین العابدین مین یہان سیکہا گیا تہا اور عہد دیوان کرپا رام صوبہ سکہان مین دو ہزار دوکانین شالبافی کی یہان ہوگئین - جرنیل میان سنگہ کیوقت کسیقدر ترقی پر ہوگیا مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب کے عہد مین زیر انتہام پنڈت راجہ کاک در

اسکی گرم بازاری اور رونق یہانتک بڑہگئی کہ کُل کشمیر کا گذارہ اسہی سے ہونے لگا॰
قریب ۳۵ لاکہہ روپے کی اسکی آمدنی ہوگئی - بعد سرگباش ہونے مہاراجہ گلاب سنگہ جیکے
اور انتقال ہونے پنڈت راجہ کاک کے بسبب جنگ فرانس وجرمنی کے اسکی ایسی
کساد بازاری ہوئی کہ روز بروز اسمین تنزل آتا گیا مگر دیوان کرپارام سرگباسی کے
عہد حیات تک اُنکی سرپرستی اور فیاضی سے تہوڑا بہت کارخانہ اسکا چلتا گیا بعد اُس کے
اسمین بدرجہ غایت تنزل ہوگیا تو مہاراجہ مسند نشین حال نے دریا دلی سے تمام محصولات
اور باج جو اسپر شاہان سلف کیوقت سے چلے آتے تہے محض بغرض پرداخت فنون شالبافی
وترقی تجارت معاف فرماکر خزانہ عامرہ سے بہت سی امداد دی اور لاکہون روپیہ کی باقیات
۱۸۸۱ع معاف کردین مگر سمت ۱۹۳۷ و سمت ۱۹۳۵ کے قحط مین اسکا ازبس تنزل ہوکر سمت ۱۹۳۸ مین کسیقدر
خواہش وقدر ہوگئی ہے॰

کارخانہ کاغذ

کاغذ کا کارخانہ بہی زین العابدین کیوقتمین ہی یہان جاری ہوا تہا اور روز بروز
اُسکی ترقی ہوتی گئی - چنانچہ اب نہایت مضبوط اور خوبصورت کاغذ یہان تیار
ہوتا ہے چند اقسام اُنکے یہ ہین شیرجنگی - دہ مشتی - قلمدانی - ہشت مشتی - حریر وغیرہ
ریشمی کاغذ سب سے عمدہ ہے

تار برقی

۱۸۷۷ع عہد مہاراجہ رنبیر سنگہ صاحب والی حال مین سمت ۱۹۳۴ سے کشمیر سے جموں سیالکوٹ تک
۱۸۸۲ع اور سمت ۱۹۳۹ مین کشمیر سے گلگت وحصورہ سے اسکردو تک تیار ہوگئی ہے॰

سیاحان کشمیر

عرصہ تخمیناً ۲۵ سال سے سیاحان کشمیر ممالک ہندوستان و فرنگستان سے خاص کرکے افسران جنگی رخصت لیکر موسم گرما مین سیر و سیاحت کو یہان آتے ہین ریاست کیطرف سے ایک افسر انکی مدارات کیواسطے مقرر ہے اور گورنمنٹ انگریزی کیطرف سے ایک افسر بنام آفسر آن سپیشل ڈیوٹی بغرض انفصال مقدمات سیاحان مذکور بشمول ایک افسر عدالت ریاست کے اور ایک سول سرجن انکی علاج معالجہ کو اور ایک ڈاکخانہ انکی رسل رسایل کو ایک منسٹر ہی انکی نماز پڑھانے و رسوم مذہبی ادا کرانیکو ہر سال مقرر ہوتے ہین ماہ اپریل یعنی چیت اساکہہ سے سیاحان کشمیر کی آمد شروع ہوتی ہے اور ..۳ تک آجاتے ہین اسوقت ایک افسر ریاست انکی مدارات کیواسطے اور ایک وکیل حاضر باش محکمہ افسر آن سپیشل ڈیوٹی ریاست کیطرف سے مقرر رہتا ہے یہ لوگ اکتوبر کے آخر یعنی اسوج یعنی کتک تک سب کے سب کشمیر سے چلے جاتے ہین اور شاخ ڈاکخانہ مذکور بہی اٹھہ جاتی ہے قبرستان صاحبان انگریزیہ شیخ باغ مین ہے

تجارت کشمیر

زیادہ تر کشمیر کی اشیاء زعفران بہی دانہ زیرہ سیاہ شال دوشالے پٹو ڈوپیان پنجاب کو جاتی ہین ۔ برتن و ظروف طلاء و نقرہ نقش کار و اشیاء نقاشی وغیرہ یوروپ کو جاتے ہین۔ ریپورٹ ۱۸۶۲ء کا نقشہ تجارت ذیل مین درج ہے ۔ بارجات سفیدی نمک سنگ و مصالحہ وغیرہ ہندوستان سے یہان آتی ہین ۔

نقشہ اشیاء تجارتی جو کشمیر سے باہر جاتی ہین

نمبر	نام اشیاء تجارت	از کشمیر	از جمون	کل	کیفیت
۱	پشمینہ شال	۱۲ لاکھہ	۶۰ ہزار	۱۲۶۰۰۰۰	اسمین اب بہی کساد بازاری ہی
۲	پارچات اونی	۴۰ ہزار	۲۰ ہزار	۶۰۰۰۰	
۳	چوب کٹ	۱۶ہزار پچسو	۰	۱۶۵۰۰	
۴	زعفران	۲۰ ہزار	۰	۲۰۰۰۰	
۵	بہی دانہ	۵ ہزار	۲ ہزار	۷۰۰۰	
۶	میوہ جات	۱۵ ہزار	۱۵ ہزار	۳۰۰۰۰	
۷	ریشم خام	۷ ہزار	۰	۷۰۰۰	اسمین نہایت ترقی ہوکر سنہ ۱۹۳۶ مین تخم بہی نذر ہا - اور سنہ ۱۹ مین بہی اسکا انجام شروع ہوا
۸	کاغذات کشمیری	۱۵ ہزار	۰	۱۵۰۰۰	
۹	چوب دیودار	۰	۳ لکھہ	۳ لاکھہ	
۱۰	اشیاء نقاشی	۶ ہزار	۰	۶۰۰۰	
۱۱	چوب چرکی	۰	۵ ہزار	۵۰۰۰	
۱۲	زیرہ سیاہ	۳ ہزار	۰	۳۰۰۰	
۱۳	مصالحہ ادویات	۴۶ ہزار	۴۷ ہزار	۱۰۰۰۰۰	
۱۴	دانہ برنج وغیرہ	۰	۲۰ ہزار	۲۰۰۰۰	
۱۵	گہی	۰	ڈیڑھ لکھہ	ڈیڑھ لکھہ	
کل	———	۱۳۵۳۵۰۰	۶۴۶۰۰۰	۱۹۹۹۵۰۰	

نقشہ اشیاء تجارتی جو پنجاب وغیرہ مقامات سے کشمیر مین آتی ہین

نمبر	نام اشیاء تجارت	بکشمیر	بجمون	کل	کیفیت
۱	پارچات انگریزی	۷۵ ہزار	۳۳۶۰۰۰	۴۱۱۰۰۰	
۲	کمخواب وغیرہ	۴۰ ہزار	۱۳۴۰۰۰	۱۶۴۰۰۰	
۳	روئی	۱۰ ہزار	۱۵ ہزار	۲۵۰۰۰	
۴	کلابتون زری	۵ ہزار	۱۵ ہزار	۲۰۰۰۰	
۵	کمبل ونمدہ	۰	۲۵ ہزار	۲۵۰۰۰	
۶	جواہرات	۰	۷۵ ہزار	۷۵۰۰۰	
۷	چاء	۲۵ ہزار	۵ ہزار	۳۰۰۰۰	
۸	نمک لاہوری	۲ لکھہ	۳ ½ لکھہ	۵ ½ لکھہ	
۹	کھنڈ	۲۸ ہزار	۴۰ ہزار	۸۶۰۰۰	
۱۰	قندسیاہ وغیرہ	۳ ہزار	۴۰ ہزار	۴۲۰۰۰	
۱۱	تیل	۳ ہزار	۵ ہزار	۸۰۰۰	
۱۲	رنگ صباغی ودویات	۵۰ ہزار	۸۰ ہزار	۱۳۰۰۰۰	
۱۳	لاکھہ رنگ	۱۰ ہزار	۲ ہزار	۱۲۰۰۰	
۱۴	اشیاء بساطی	۱۵ ہزار	۲۵ ہزار	۴۰۰۰۰	
۱۵	ظروف چینی	۲ ہزار	۱ ہزار	۵۰۰۰	
۱۶	تانبا وروئین	۳۰ ہزار	۴۵ ہزار	۷۵۰۰۰	

نمبر	نام اشیاء تجارت	بہ کشمیر	بجموں	کل	کیفیت
۱۷	دہات پیتل وغیرہ	۶ ہزار	۱۰ ہزار	۱۶۰۰۰	
۱۸	میوہ افغانستان	۷ ہزار	۱۰ ہزار	۱۷۰۰۰	
۱۹	ہلاس پشاوری	۵ ہزار	ایک ہزار	۶۰۰۰	کشمیر مین اسکی گرم بازاری ہے
۲۰	غلہ چینہ وغیرہ	۴ ہزار	۴۶ ہزار	۵۰۰۰۰	
۲۱	اسپہائے افغانستان و پنجاب	۰	۲۰ ہزار	۲۰۰۰۰	اب کشمیری لوگ بہی انکو خریدتے ہین۔
۲۲	مویشی	۰	۱۰ ہزار	۱۰۰۰۰	
میزانکل	———	۵۲۹۰۰۰	۱۲۲۰۳۰۰	۱۸۴۹۰۰۰	

زعفران

یہ تحفہ خاص کشمیر مین پیدا ہوتا ہی اسکی روایت یون ہی کہ شوجی نے پہلی پہل زعفران کو کشمیر مین بویا تہا اسی لئے اسکو شاستر مین کشمیر جنمی بہی کہتے ہین یہ بہی بیان کرتے ہین کہ بید واگ بٹ کو زعفران اول فو زیون ناگ سی ملا تہا۔ زعفران کی جڑہ مثل پیاز کے ہوتی ہی وہ بار بار نہین بوئی جاتی موسم برساتمین ماہ جون کو صرف زمین مین ہل پہراتے ہین اور کیاریان بناتے ہین تو اسکا پودا خود بخود اوگتا ہی اور قریب ڈیڑہ فٹ اونچا مثل ساگ سویا کے ہوتا ہی کاتک مین اسمین پہول آسمانی رنگ سرخی مایل لگتا ہی پہول کے اندر کا زیرہ یا تری زعفران سُرخ رنگ کا ہوتا ہی اعلی قسم کا زعفران قطعہ دانتو مین مین پیدا ہوتا ہی۔ پہول کے وقت اسکی خوشبو تمام میدانمین مہکتی رہتی ہی اور اسوقت

سرکاری پہرہ اسکی حفاظت کیواسطے مقرر ہو جاتا ہی کشمیری پنڈت علاوہ ڈالنے مصالحہ کے اسکو قشقہ مین بہی صرف کرتے ہین۔ سوائے کرلوہ یا نپور کے کشمیر مین بہی اور جگہہ یہ پیدا نہین ہوتا مگر کشتواڑ مین قدری پیدا ہوتا ہی لیکن وہ ایسا عمدہ نہین ہوتا جیسا کہ کشمیر کا زعفران ہوتا ہی۔

لولاب

کشمیر کے تمام پرگنون سے زیادہ ترخوبصورت اور دلافزا کشمیر کے شمال مغرب مین واقع ہی قریب ۱۰ میل لمبا اور ۳ میل چوڑا ہی۔ ۳۰۰ سو اضعات اسمین آباد ہونگی۔ ایسکا اصلی نام لولوپور تہا جسکو راجہ لو نے اپنے نام پر بنایا تہا۔ ان تمام دیہات مین سی لالپورہ خاص ہے یہ پرگنہ بڑا فرحت انگیز و زرخیز ہی ہر طرف کوہستان سے جنپر جہار جنگل دیودار و جہیلین اور غارین و نہرین ہین محدود ہی۔ میوہ جات کی فصل مین ریچہہ بہی بکثرت یہان آتے ہین۔

وانگت کی کہنڈرات

درہ سندہ مین سے زیادہ ترخوبصورت اور عجیب کہنڈرات ویرانجات وانگت ہین اسمین سونمرگ سرینگر سے ۱۸ میل پر مین راج دیبل ان کہنڈرات کی بہت نزدیک ہے وانگت مین جو ویرانجات مندر کے ہین سے مندر ونارشند داونتی پور کمشابہ ہین۔

درہ وردوان

یہ تنگ اور لمبا درہ کشمیر کے مشرق کیطرف تخمیناً ۔۸۰ میل لمبا ہی اور عرض اسکا صرف ۱ میل ۲ ہے دریاے دردوان جو اسمین بہتا ہی دریاے چناب سی ملتا ہی۔

تمام شد حصہ اوّل جغرافیہ کشمیر

حصہ دوم

تواریخ کشمیر

ہرچند سب سے اول بندہ ہرگوپال خستہ مؤلف کتاب ہذا کو بقول مورخان زمانہ حال اس بات کا افسوس ہے کہ قدیم الایام سے ہندوستان مین تاریخین راست راست لکھنے کیطرف لوگونکو بالکل توجہ اور رغبت نہ تھی اس سبب سے ہندوستان کی قدیمی آغاز آبادی و سلطنتونکا تحقیق حال بخوبی معلوم نہین ہوتا اور اگر کسینے لکھا بھی تو بطور کہانیکی نظم مین دل بہلانے کو اور وہ بھی اہل خلاف کی تعصب و حسد سے نابود و نایاب ہو گیا مگر یہ خیال کئی پہلو اور نظیرون سے غلط معلوم ہوتا ہے دراصل تاریخین اون ایام کی ضرور لکھی گئی تھین جو کہ مثل مہابھارتھ او بالمیک امائن اور راج ترنگینون کے ابتک موجود ہونے سے (جو کہ کسی حکمت سے ہنود سے اہل خلاف کی دست برد سے بچ رہے ہین) واضح و لائح ہے اسمین کوئی شک نہین کہ بالمیک رامائن نہایت پرانی اور معتبر کتاب ہے اور اوسکا مصنف بڑا محقق و صاف گو شخص تھا کیونکہ باوجود ہونے ہندو کے بھی اوس نے تمام رامائن مین کوئی کلمہ تعریفیہ یا القاب مبالغہ کا یاد تا کرکے سری رام کو نہین لکھا - اسیطرح کلہن پنڈت نی نہایت عمدہ عمدہ مفصل معتبر حالات لکھی جس زمانہ آدگونند سے اوس نے اپنی تاریخ لکھی ہے اوس وقت کی کوئی تاریخ ہندوستان

کی نہین ملتی بلکہ جن تاریخون کو دیکھہ کر اپنی کتاب لکھنے کا حوالہ اوسنے دیا ہی وہ بھی عنقا کیطرح نایاب ہین اگر اوس زمانہ مین اس فن کیطرف کلیتاً کسی کو بھی رغبت نہوتی تو یہ کتابین بھی لکہی جاتین مگر اصل حال یہ ہی کہ اہل خلاف کی زیادتیون سے اونکی تمام کتابین نہ صرف تاریخین بلکہ اور علوم کی کتابین بہی عدم کے ساتھہ ملائی گئین جسکو اب کہا جاتا ہے کہ قدیم مین یہ فن ہی نہ تہا ہنود کی کتابون کو اول حملہ آوران ممالک غیر اور پھر بودہ مذہب والون اور پھر مسلمانون نے نیست و نابود کر دیا تاکہ انکی عظمت و دانش و بزرگی قدیم جہالت و کہتری سے بدل جائے اور بمقابلہ انکی جدید اہل خلاف دانا و طاقتور و انکی ہمعصر ثابت ہو سکین جو کہ ہر ایک پہلو اور مذہب کی کتابون سے ثابت ہی۔ نوشیروان کے حملہ اور خلفا عمر و علی و ولید کی حملات سبکتگین۔ محمود غزنوی۔ سکندر لودی۔ اورنگ زیب عالمگیر۔ نادر شاہ وغیرہ بودہون کے تسلط کے حالات کو دیکھو۔

یہ بات درست ہی کہ قدیم مین مبالغہ پردازی و شاعری کو بڑا رواج تہا۔ اب مختصراً اسیقدر معلوم ہوتا ہی کہ سب سی پہلے اور قدیمی کتاب ہنود کی وید ہی جسکو بیاس دیو نے ترتیب کیا کہتی ہین کہ یہ مقدس کتاب برہما نے اپنی زبان سی کہی ہے اسمین صرف بابت خدانیت کے حالات درج ہین اوسکے بعد منو نی دہرم شاستر بنایا اوسمین قواعد و قوانین لکھے۔ راجاؤنکی بابت لکہا ہے کہ پہلے ہندوستان مین صرف دو ذات کی راجہ تہے ایک وہ جو سورج کی اولاد مین سی ہین اور سورج بنسی کہلاتی ہین دوسری چندر بنسی انہین دونکا راج برابر چلا آیا۔ سورج بنسیونمین بیسوت منی کا بیٹا اول راجہ اکہچہواکو ہوا جسکو بحساب بید کمت والون کے ۲۰ لاکہہ برس سی کچھہ کم اور جین مت والون کی بموجب ۱۲ آنک کا عرصہ اور انگریزون کی خیال سے چار ہزار برس گذری اوسنی سلطنت اودہ (اجودہیا) کی بنیاد ڈالی اوس سی ۶۵ پیڑہیون کے بعد رام چندر ہوئے اور ۶۵ بعد اوسکے سمت تک ہوئی ٹاڈ صاحب لکہتی ہین کہ یہہ سمت بکرماجیت کا معصر تہا۔ اسلئے انگریز راجہ اکہچہواکو کے عہد کو ۴ ہزار برس کا عرصہ بتلاتی ہین۔ اور بید کمت والے رام چندر کے عہد کو ساڑہی آٹھہ لاکھہ برس اور جین مت والے گیارہ لاکہہ ۶۵ ہزار برس سی زیادہ عرصہ بتاتی ہین۔

اکیچہواکو کی دختر الاچندر کی بیٹی بُدہ کو بیاہی گئی تھی اسیکا بیٹا پرورا پرتشٹانپور مین جو متصل
پراگ کی تہا اور اب جہوسو کہلاتا ہی فرمانروا ہوا یہہ پہلا چندر بنسی راجہ ہوا جسنے سلطنت الہ آباد
کی قایم ہوئی اسکے بعد چہتریون اور براہمنون مین سخت جنگ باہمی ہوا پرسرام نے ۲۱ بار چہتریون کو
شکست دیکر نیست و نابود کیا۔ راجہ سگر سورج بنسی سمندر پر بہی قابض تہا مہاراجہ رام چندر کا مفصل
اور ٹہیک حال رامائن مین درج ہی اوسکے بعد ایک اور بڑا بہاری جنگ ہوا جسکا ذکر مہا
بہارت مین ہی یہہ جنگ زمانہ سری کرشن مین بمراد قبضہ ہستناپور کی درمیان کوروا اور پانڈونکی
ہوا یہہ جنگ ۱۸ روز تک میدان کوروکہیتر مین ہوتا رہا آخر کار درجودہن قتل کیا گیا اور جدہشٹر
نے بامداد سری کرشن فتح حاصل کی اور پانڈونکی جیت ہوئی کرشن چندر کی عہد کو بید کدہرم والی
پانچ ہزار برس اور جین مت والی ۸۶ ہزار برس کے اوپر کچہہ عرصہ لکہتی ہین مہابہارت کا آخیر
راجہ جدہشٹر پرورا کے ۴۵ پشت کی بعد ہوا جب جدہشٹر ہمالیہ کو گلنے گیا تو ارجن کا پوتا پریچہت راج پر بیٹہا
پریچہت سی لیکر ۲۶ پشت تک اوسکی اولاد مین راج رہا چہبیسوین پشت مین چہیمک کو اوسکی وزیر نی
مارکر جدہشٹر کی گدی لی اوسکے خاندان مین ۱۴ پشت راج رہا پہر اور خاندان مین حکومت آگرہ ۱۶ پشت
بعد تیسری کل مین راج گیا اونکی نوین پشت راج پال کو کمایون کے راجہ سوکہہ ونت نے
مارا اوسکو بکرم نی مارکر ملک پر قبضہ کیا اودہر یہہ حال رہا ادہر مگدہ دیش مین جراسندہ کی اولاد
مین (جسکو بہیم برادر جدہشٹر نی کرشن جی کی مدد سی مارا تہا) ۲۲ پشت تک حکومت رہی اونکی
آخری راجہ رنجی کو اوسکے سونک وزیر نی مار ڈالا۔ پہر تکہک قوم نے جو ناگ بنشی تہے اور اونکو اتنک
۲۴۳۷۷ برس گذرے حکومت حاصل کی اونہونے دس پشت تک راج کیا اخیر راجہ اونکا مہانند تہا اوس
وقت ہندوستان مین بودہ مت پہیل گیا تہا نیز داراب بادشاہ ایران نی جو ۴۳۵۹ برس آج سے
پہلی گذرا ہی اور اونکی بعد بودہ والون نے ہندوستان پر حملات کیے پہر قبل از پیدائش بکرماجیت
۳۴۵ برس سکندر اعظم نے ہندوستان پر حملہ کیا اور دریائے ستلج تک براہ سندہ

آیا۔ سندھ پر ایک لاکھ ۲۰ ہزار فوج سے پل بنا کر پار اوترا ستلج تک رہا اور امرا پنجاب نے
بعد مقابلہ آرائیکے اوسکی اطاعت قبول کی مگر چونکہ مگدھ دیش کے ناگ بنسی مہا بلی راجہ کے
پاس ۶ لاکھ فوج پیدل ۲۰ ہزار سوار ۹ ہزار ہاتہی تھے اوسکی رعب سی سکندر ستلج سے
واپس پہرا۔ اوسکے بعد مہا بلی مہانند وزیر کے ہاتہہ سے مارا گیا اور اوسکی آٹہہ بیٹونے ملکر ۱۲ برس
تک راج کیا تب نوین چندر گپت نے جو شکم ناین سی تہا بمدد چانک برہمن اون آٹہونکو مار
کر قبضہ کر لیا اسنے بابل کے سکندر بادشاہ کی سپاہ سالار کی دختر سے شادی کی۔ اِیشت تک
حکومت اوسکے خاندان مین رہی بودہ مت کے پہیلنے کے باعث کوہ آبو پر برہمنون نے اگنی کنڈ
رچا اوسمین سے بقدرت الہی اگنے کل کے چار چہتری بنی۔ پرمر۔ چوہان۔ سولنکہی
پریہار۔ پرمر گوترا والی پوار کہلاتے ہین انکا راج تمام ہندوستان پر ہو گیا اور
بودہون کو بھی اونہون نے نکالنا شروع کیا اسی خاندان مین سے ۵۷ برس سنہ عیسوی سے
پہلے راجہ بکرماجیت ہند کا راجہ بنا جسکی دار السلطنت اوجین تہی بکرماجیت سی پہلے حملہ اسلامیہ
تک اور بہت راجے نامی ہوئے لیکن اندہ بنسی راجاؤنکی حکومت جنکی دار السلطنت مگدہ دیس مین
پٹنہ ہے بہت بڑہ گئی انکا نام آور آخیر راجہ بلوم تہا جسکی حکومت چین تک پہونچی۔ پہر اوسکا
وزیر رامدیو کل ہندوستان کا راجہ ہوا پہر اوسکا سپہ سالار پرتاب چند راجہ ہوا اوسکے عہد مین
نوشیروان شاہ ایران نے ہندوستان پر حملہ کیا نوشیروان سمت ۵۸۱ بکرمی مین تخت پر بیٹہا
تہا بعد مرنے پرتاب چند کے اوسکے تمام افسران فوج اپنے اپنے صوبہ دبا بیٹہے۔ اور جُدا جُدا راجہ
ہو گئے اور سلطنت ہند کمزور ہو گئی نفاق باہمی نے غیر ملک والون کو بلایا چنانچہ سمت ۵۷ بکرمی
مین حضرت محمدؐ کے فوت ہونیکے بعد خلیفہ عمرؓ نے اور سمت ۷۶۸ مین ولید نے حملات کئے اور پہر سمت ۱۰۶۶
سے سمت ۱۳۸۳ تک محمود غزنوی وغیرہ بادشاہان غزنی کے تصرف مین آیا اور پہر سمت ۱۵۸۳ تک مغل ۱۳۲۱-
جنمین سے تیمور ہمایون وغیرہ تہے ہند کے بادشاہ بنے پہر بابر سے اکبر تک سمت ۱۶۶۲ تک جہانگیر

اورنگ زیب نادرشاہ وغیرہ ہندوستان پر حکومت کرتے رہے جنکی فہرست آخیر مین درج ہوگی۔
۱۶۰۵ء سمت ۱۶۵۷ بکرمی مین انگریزون نے دخل پاکر سمت ۱۸۱۳ تک ترقی حاصل کی اس درمیان مین فرانسیسی بخواہش
۱۶۰۰ء ۱۷۵۶ء تسلط فساد کرتے رہے اونکو فتح کرکے انگریزون نے اس زمانہ مین ایک قایم اور مستحکم سلطنت
تمام ہندوستانمین قایم کرلے۔

مخفی نرہے کہ بید کے دہرم اور جین مت والے مورخون کے عہد کو مغربی مورخ زیادہ تر
اسبات پر جہوٹ سمجہتے ہین کہ باوا آدم کو جسے وہ دنیا کا اول آدم جانتے ہین) صرف ابتک
ساڑہی چہہ ہزار ہی برس گذرے ہین پس بموجب اونکے اس اعتقاد کے رام چند روغیرہ کا جو
زمانہ ہنود لاکہون برس بتلاتے ہین صاف غلط پایا جاتا ہے کیونکہ وہ آدم سے پہلے کسیکا ہونا
نہین مانتے۔ مگر اصل مین باوا آدم تمام دنیا کا اول آدم نہ تہا گو مغربی ملک مین وہ اول آدم
تہا۔ دراصل اول مقام آبادی وخلقت تمام جہان کا وسط ایشیا یا کیلاس کا گرد اہے
اور وہین سے لوگ رفتہ رفتہ کشمیر وکابل وسندہ وغیرہ کے رستے ہند مین آئے چونکہ یہ قوم
آریا تہی اسلئے اسکا نام بہی اونہون نے آریا ورت رکہا اسمین بہی کوئی شک نہین کہ قدیم الایام
مین افغانستان وایران وتمام وسط ایشیا وغیرہ مین آریہ لوگ ہی آباد تہے چنانچہ لفظ
آریا سے ایران دار اکان وآرمینیا وغیرہ نام نکلے یونان والے ایران کو آران عرب کو
آرے کہتے ہین۔ ہرات دروازہ ہند آرتہہ سے بنا ہے ارتہہ لوگ سورج کرادپاسک تہے
سمرقند سمیر وکنڈ تبت تروشپٹ وغیرہ نام اسی طرح انقلاب زمانہ واختلاف آب وہوا سے بدل
گئی قندہار کو گاندہار کہتے تہے تاتاری لوگ اگ اور ناگو نکو پوجتے تہے جو کہ اونکے سکہ ہائی
سلف سے صاف ظاہر ہے اور انکے آخیر سکون پر شیوجی کی مورتی بہی ترشول لئے بنی ہے
جسّے صاف پایا جاتا ہے کہ وے شیوجی کو مانتے تہے اونکے سکون پر سورج چاند نان
دیوی بہی لکہتے ہین۔ اسی نان دیوی کو افغانستان والے بی بی نانی کہتے ہین اسیطرح

آریہ لوگ مشرق و مغرب کو بھی چلے گئے اور آتم معروف بہ آدم اودہر پیدا ہوا اور روایت ہی
کہ مکہ مین ایک رکھی یعنے عابد تہا جو مکیشور مہادیو کی عبادت مین مصروف رہتا اکثر گومید
جگ کرتا اور بہر کیت عبادت سے گاؤ کو زندہ کرتا آخر جگ مین جبکہ دواپر کا اخیر تہا
اوسکی عورت نے (جو حاملہ تھی) کسیقدر گوشت اوسکا کہا لیا جب بعد اختتام جگ عابد
نے گاؤ کو زندہ کیا تو اوسکے جسم مین سے اوسقدر گوشت کم پایا اور عورت مذکور
نے کہا لینے کا اقرار کیا۔ اوسوقت عابد نے کہا تیرا کچھہ قصور نہین تونے دوسرے
آتما کی خواہش سے جو تیرے پیٹ مین ہے یہہ کام کیا گناہ کبیرہ گردن پہ لیا اب جو لڑکا
پیدا ہوگا وہ آتم کے نام سے معروف ہوکر اسی کہانیکی جرم مین مقہور الہی ہوگا۔
اوسکی اولاد قدیمی دہرم سے محروم رہیگی پس قدرت الہی و دعائے عابد سے وہ لڑکا
پیدا ہوا اور عابد اوسکو تنہا چھوڑکر کہین چلا گیا وہی آتم آدم کے نام سے مشہور ہوا
آتم سے آدم کا ہونا تعجب نہین یہہ اختلاف لہجہ زمان سے ہوجاتا ہے جیسا کہ انگریز اسی
آدم کو ایڈم وحوا کو ایو کہتے ہین اسلئے اوسکی اولاد قربانی گاؤ کو بخلاف ہنود درست
جانتے ہین اور بموجب اعتقاد مغربی مذہبون کے آدم کا باغ عدن سے نکالا جانا جرم
کہلانے مین ہی پایا جاتا ہے نتیجہ کلام یہہ ہے کہ آدم بھی قوم آریہ مین سے پیدا ہوا تہا اوس
طرف پہلے آبادی کے معدوم ہونے یا بالکل نہونیکے ہی باعث یا ملک کیلاس وسط
ایشیا وغیرہ کی آبادی سے ناواقف ہونیکے سبب (جیسا کہ امریکا کو نئی دنیا کے نام سے
پکارا جاتا ہے) اوسکی اولاد نے اوسکو مغربی ملکون کا اول آدم بنایا اور جب وہ
ایک نیا مذہب اپنے طریق کا باندہ چکے تب انکو اودہر کی خبر ہوئی جس لئے اونہون نے
مجبور ہوکر اوسکو اوّل آدم مانا۔ مگر اوسکے پہلے آدمی ہونے سے وہی انکار نہین
کر سکتے جیسا کہ مصر مین حضرت علی نے ایک مکان کو دیکہکر بیان کیا تہا کہ یہہ مکان

قبل از وجود آدم ۵۴ ہزار برس پہلے کا بنا ہے سلمان پارسی کے سوال کا جواب بھی
حضرات سے یہی ملا تھا کہ آدم سے پہلے جب تک قیاس دوڑا و تب تک آدم ہی تھے
ہدایت الاسرار مین منقول ہے کہ حضرت علی سے قوم نصاریٰ کی ایک عالم نے دریافت
کیا کہ حضرت آدم کی پیدائش سے پہلے کیا تھا فرمایا کہ "آدم" اوسنے مکرر سکرر عرض کیا
مگر حضرت نے وہی جواب دیا۔ تاریخ خواجگی مین حضرت امام جعفر صادق سے منقول
ہے ۶۴ کہ حضرت آدم سے پہلے سو آدم پیدا ہو چکے ہین اونکی اولاد و خادم مدتون دنیا
مین رہے ہے ۱۱ نرسنگہ اوتار کا قدیمی ستون سنگی واقعہ مصر پر منقوش ہوتا جو ابتک افریقہ
مین موجود ہے ثابت کرتا ہے کہ زمانہ قدیم مین اہل ہنود یا تو کل جہان مین حکومت
کر چکے یا اونکا مذہب ہر ملک و کل دنیا مین پھیلا ہوا تھا لیکن آدم والون نے ہنود کی اس
ترقی کا اپنے فرمانروایون کی طرح کچھہ حال نہین لکھا جسکا باعث یہی ہے کہ مذہب ہنود
یا تو اونکے ممالک مین قبل از ظہور آدم ہو چکا اور وہ مثل آبادی اول کے اوس سے
بے خبر ہین یا التعصب اونکو مانع ہوا۔ ۱۸۸۲ عیسوی کے ایک پرچہ اخبار طوطی ہند مین درج
تھا کہ قاہرہ کی ایک غار مین مصر کے ہزارون بادشاہون کی لاشون کے صندوق بمعہ
اونکے کرسی نامہ کے دستیاب ہوئے ہین جو کہ قبل از آدم ہو چکے تھے۔ یونان کے نامی حکیم
یوزاسب حکیم بابل کا مقولہ ہے کہ ایک لاکھہ اسّی ہزار سال قبل از طوفان نوح ایجاد عالم
ہوا بس تحریر ہنود درست ہی یا آدم والون کی۔ آدم والون کا تمام مسئلہ قریب قریب
گیتا سے ملتا ہے گیتا کا بانی کرشن اوتار ہے اسلیئے معلوم ہوتا ہے کہ اصل اون تمام کی
گیتا سے ہے کرشن چند کو بعض اہل اسلام بھی پیغمبر ہونا قرار دے گئے ہین اور اہل
اسلام کی معتبر کتاب فتوحات مدنی مین درج ہے کرشن اوتار کی بیاس دیو بھی شہادت
دیتے رہے ہین بیاس دیو کا اوتار ہونا پارسیون کے صحیفہ آسمانی دستاتیر مین درج ہے۔

دست برد اہل خلاف سے جو کتابین باقی رہین اونسے ثابت ہے کہ ست جگ سے آریاورت
مین لوگ آباد ہین اور ست جگ مین بہ نسبت ترتیا اور ترتیا مین بہ نسبت دواپر و دواپر
مین بہ نسبت کلجگ کے عمر و برکت و زور و قد زیادہ تہا جو کہ کلجگ مین کہٹ گیا۔ اگر کوئی اہل
خلاف کہی کہ ہنود کی کتابین غلط ہین پس اس اعتراض سے اونکی کتابین اور اعتقاد
بہی غلط ہو جاتے ہین کیونکہ اسوقت کسینے اوتارون یا پیغمبرون کو بچشم نہین دیکہا
یا خدا کو بید و پوران و توریت و انجیل و قران بناتے یا نزول فرماتے بچشم نہین دیکہا
سب بموجب تحریرون و کتابون کے ان باتونکو مانتے ہین اپنے اپنے بزرگون کا ہونا درست
جانتے ہین چونکہ خدا کل جہان کا خدا ہے نہ کہ کسی ایک خاص ملک کا۔ اسلئے اوسکی کتاب
مین سب زبانین ہوتین یا ایک خاص زبان جیسکہ سنسکرت ہی جو کسی ملک مین سوائے
خواندیکے بولی سمجھی نہین جاتی اگر معترض کہین کہ پرانی ہونیکے باعث یہ زبان ترک ہوگئی
ہے اس سے بہی ثابت ہی کہ یہ زبان اور اسکا مذہب قدیمی و آسمانی ہے علاوہ برین ایسی کوئی
زبان نہین جسمین شاستر کی ترکیب اور الفاظ شامل نہون جنکا تلفظ بسبب اختلاف آب وہوا
ممالک بدل گیا ہے شاستر کی حروف تہجی ہر ایک ملک کے الفاظ کو پورے پورے لکہہ لیتے
ہین اور کسی ملک کے حروف تہجی سے نہین لکہے جاتے جس سے ثابت ہے کہ ہر ایک علم کے حروف
تہجی بہی اسی سے نکلے ہین مغربی مذہبونکی کتابون سے یہہ ثابت ہے کہ پہلے ایک زبان تھی بعد طوفان
نوح کے زبانین مختلف و متفرق ہنگئین مگر یہہ کہین اونہون نے نہین لکہا کہ وہ کونسی زبان تھی
جو ایک ہی بولی جاتی تھی چونکہ سنسکرت کا مدتون سے مروج ہونا ثابت ہی اسلئے قیاس
چاہتا ہے وہ زبان سنسکرت تھی علاوہ برین بید وغیرہ پورانون سے پہلے کتاب کوئی
کسیکی پاس موجود نہین ہے جس زمانہ مین آدم و نوح وغیرہ ہوئے ہین اوسوقت کے مغربی
باشندے سوائے اہل یونان کے جاہل مطلق تہے ہندوستان علم و ہنر مین سبکا پیشوا تہا

پس ہنود کی تحریرین جنکی وقتاً فوقتاً نشانیان بہی دستیاب ہوتی رہتی ہین حکماء کی گواہی دیتے ہین کیونکر غلط ہو سکتے ہین - گو مبالغہ ہی ہوتا ہم کچہہ نہ کچہہ سچ بہی ہوگا البتہ اہل ہنود نے جو ابتدا سے مین بڑے طاقت ور وہنر مند وصاحب کرامات تہتے اوس زمانہ مین ایسے کام کئے ہین جو اِسوقت بعید از فہم ہین جن کامون کو مغربی لوگون نے کلیتاً مبالغہ سمجہا - جیساکہ ہماری کاہلی وغافلی اِسوقت بہی باوجود بچشم دیکہنے کے امور جر ثقیل امریکا ویورپ والون کے ریل تار وغیرہ سامان حرب کو دیکہہ سنکر حیران ہو جاتی ہین کیونکہ وہی کام ہم خود نہین کرسکتے چین مین مذہب بودہ جو ابتک مروج ہے اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ اہل ہند نے چین بہی فتح کیا تہا جس سے ہند وکشمیر کا راجہ اشوک وجلوک سے مراد ہے جنہون نے وہان اس مذہب کو پہیلایا - ایسے حملہ آورون کے تذکرہ مغربی محققون نے نہین کئے جنکی نشانات تاحال موجود ہین سکندر وغیرہ کا نام جلدی سے لیدیا ہی جنکی فتوحات وکامون کا مثل سد سکندری وغیرہ کی اسوقت کوئی ثبوت موجود نہین علاوہ برین مغربی لوگ جنکا فخر یہ نام لکہتے ہین اونکا مذہب بہی اوسی قسم کا تہا جو کہ اہل ہنود سے مطابقت رکہتا ہے - ہر ایک شخص قایل تحریر ومنقول پر ہے اور منقول ومعقول مین ایسی ضد ہے جیسی آب وآتش مین مثلاً عقل نہین مانتی کہ ہنومان دم مین ہزارون کوس تک پہاڑ اوٹہا لایا - نرسنگہہ ستون سے نکلا - کرشن دیو نے ارجن کو منہ مین تین لوک دکہائے اور ایک بہیل کے ہاتہہ سے مرے حضرت محمد صاحب نے شق القمر کیا حضرت عیسےٰ نے مُردون کو زندہ کیا اور خود سولے چڑہے اور موسےٰ نے خدا سے باتین کین وغیرہ وغیرہ - مگر منقول اسکو درست سمجہتا ہے پس جو شخص قایل بمنقول ہو وہ کوئی اعتراض کسی مذہب کے منقول پر اوسوقت تک نہین کرسکتا جب تک اوسوقت کا کوئی شاہد چشم یا اوس سے پہلے کی کوئی

کتاب پیشین گوئیون کی نہ دکہا دی جیسا کہ ہنود کی کتابون مین تمام مذہبون کے پیشواؤن کی پیشین گوئیان موجود ہین۔ حضرت عیسے کی بزرگی رامائن مین ترحٹا کی دعا سے حضرت محمد صلعم صاحب کا حال شیو پوران مین صاف درج ہے کہ کلجگ مین اونکا عہد ہوگا۔ پس ماننا پڑا کہ آدم کو جسے ساڑہی چہہ ہزار برس سے زیادہ عرصہ نہین گذرا جہان کا اول آدم کبھی نہین کہہ سکتے جبکہ اوس سے پہلے آدم کا ہونا ثبوت ہے اور اسیطرح بید کے دہرم یا جین مت کے حساب عہد وجود و حکومت راجگان ست جگ وغیرہ کو قطعاً غلط مان نہین سکتے

خیر یہہ تو ایک طویل قصہ ہے ہمارا مطلب صرف تاریخ کشمیر لکہنے سے ہی۔ جو حال ہندوستان کا رہاہی کیفیت کشمیر کی بہی ہوئی کہ ہر ایک فرقہ و قوم نے اسپر حملات کئے اور قدیمی تاریخین اسکی معدوم ہوگیئن مورخان حال بہن سے کسینے نہین لکہا کہ **آدگونند** سے پہلے راجہ یہا لکا کون تہا۔ اور ملک کی حالت کیا تہی ڈریو صاحب کا بیان ہے کہ ابوالغازی نام ایک تاتاری نے اپنا مذہب (نامعلوم کونسا مذہب) پہیلانیکو تبت تا تجت بابل آرمینیا و ہندوستان فتح کرکے اسپر حملہ کیا گو پہلے راجہ جگمانے جو والی پنجاب تہا اوسے بڑہی دلیری و جوانمردی سے روکا مگر ایک سال کے بعد وہ کامیاب ہوا اور یہان پہونچکر قتل عام کیا اور بدخشان کی طرف سے اپنے وطن کو واپس چلا گیا۔ (یہہ نہین لکہا کہ اوسوقت کشمیر مین راجہ کون تہا) سو یا ڈیرہ سو برس قبل از حضرت عیسئے تین تاتاری راجاؤن نے (جنکا نام و عہد حکومت نہین لکہا) یہان کی فرمانروائی کی۔ اور پہر ۹۹۷ء مین محمود غزنوی نے اسپر حملہ کیا اوسکے بعد تبت والون نے راجہ **سینادیو** (شاید سہدیو سے مراد ہو) کے عہد مین ۱۳۱۲ء کو ادہر کی طرف رخ کیا پہر **تیمور لنگ** نے ۱۳۹۳ء مین اسے فتح کیا۔ ۱۵۲۳ء کو مرزا حیدر بہمراہی **سکندر خان** کاشغری براہ تبت اسپر حملہ آور ہوا (یہہ حال ایک پتہر پر لکہا ہے) اسی سال مین اوسنے **ہمایون** کی نوکری کی

اوسکے بموجب ۱۵۴۳ء مین ہمایون نے بہی کشمیر پر قبضہ کیا ۱۵۶۶ء مین اوسکے بیٹے اکبر اعظم نے
اسکی حکومت حاصل کی پہر ۱۷۳۹ء مین بعہد نادر شاہ یہہ خطہ اونکے ہاتہہ سے نکلکر امیر
کابل کے قابو چڑہا اونمین سے پہلے ہی احمد شاہ ابدالی نے ۱۷۵۲ء مین اسکو لیا
اور ۱۷۶۳ء مین فوج بہیجی اور حاکم سکہہ جیون سے چہین کر آپکی ملکین نکلوا دین تیمور شاہ
کے عہد مین عبد اللہ خان یہان پہونچا اور ۱۸۱۹ء مین مہاراجہ رنجیت سنگہ
نے اسپر قبضہ پایا۔ ڈریو صاحب نے ان مسلمان فرمانرواؤن سے پہلے فرمان رواؤن کا
حال بالکل نہین لکہا۔ انٹس صاحب کا قول ہے کہ سب سے پہلے خاص باشندگان کشمیر
یہان کے راجہ ہتے بعد اوسکے غیرون نے اسکی حکومت پائی بعض فارسی مورخون کا خیال
ہے کہ جب اخیر مین یہان کوئی راجہ نرہا تو باشندگان کشمیر جمون کے راجہ کو یہان
لائے اور ششم حصہ خراج کا اوسکو دیتے رہے اور بعض کا خیال ہے کہ ۵۲ راجگان جنکو
کاہن پنڈت نامعلوم الاحوال لکہتا ہے راجہ ہای خاندان جمون مین سے ہتے کشمیر مین افواہ
ہے کہ چین والون نے بہی یہان حکومت کی۔ غرض کہ بہت سے مورخون نے اسکے
حالات اپنے اپنے طور پر مختلف طرح سے لکہے ہین مگر یہہ بات یقینی ہے کہ جنے کچہہ لکہا اوس
ہی راج ترنگنی مصنفہ کلہن پنڈت کا (جو کہ قدیمی اور معتبر تاریخ ہی) محتاج رہا افسوس
ہے کہ اوسکے مطابق پورا پورا حال کسینے نہین لکہا اپنی اپنی طرف سے کمی زیادتی تغیر و تبدل
(شاید کتاب کا مضمون اور طرز علیحدہ بنانیکو) کرتے رہے۔ اسوجہہ سے اصلی اور راست باتین
بہت اختلاف و انحراف ہوگیا اول تو راج ترنگنی بہی شاعرانہ طور سے مبالغہ اور پرانی
دستور کے موافق لکہی ہے مگر چونکہ سوائے اسکی پرانے وقت کی کوئی کتاب معتبر نہین ملتی
اور یہی ایک کتاب ہی جس سے کم زیادہ حال دریافت ہوتا ہے پہر کب واجب ہے کہ اوسمین
بہی تا پہونچنی کسی ثبوت کامل کے دست اندازی ترمیم و تنسیخ کی جاوے البتہ اگر کوئی بات

خلاف عقل اور فضول معلوم ہو تو اوسکے ترک کرنے مین چندان قصور و مضایقہ نہین یہہ
کتاب لاجواب بقول مصنف بعہد راجہ **جی سنگہ** سمت ۱۰۷۰ شاکا شالباہن مین جسکو
ابتک ۷۲۹ برس گذرہی تصنیف ہوئی ہتی اِسکی عبارت سنسکرت کی نہایت مشکل اور
پیچیدہ مضامین مین لکہی گئی ہے مگر مفصّل اور تحقیق - مصنف کا بیان ہے کہ اوس نے
گیارہ راج ترنگیتان (یعنی تاریخین) مثل راجہ ترنگنے - سورت پنڈت - کہیم اندر پنڈت
ہیلاراج - پدمہ مہر - پنڈت **چہولاکر** وغیرہ و نیز **نیلہ مت پوران** اور چند
اسناد و پروانجات و سندات و تعمیرات مکانات منہدم شدہ راجگان سلف کی
دیکہہ کر اپنے راجہ ترنگنے کو لکہا ان مورخون کی تاریخین بڑی مشکل اور طول طویل ہین
کہیم اندر کی شاعری گو بہت اچہی ہتی الا اوسکے مضامین و مطالب کتاب ٹہیک
نہ پا سکے اِسلئے اون سبکو ترمیم کرنا پڑا - تعجب ہے کہ یہہ راج ترنگنیان جنکا ذکر کلہن پنڈت
نے لکہا ہے عنقا صفت ہو گئے ہین مگر سُننے مین آیا ہے کہ سمت ۱۹۳۳ مین ڈاکٹر **بہولر**
صاحب کو کہیم اندر کا ایک نسخہ شاید یہان سے ملا - چونکہ کلہن پنڈت نے اپنی کتاب اون
کتابون کو دیکہہ کر تصنیف کی اسلئے سوا اونکے اِس راجہ ترنگنی پر بہت کچہہ بہروسا و
اعتبار ہو سکتا ہے کیونکہ کلہن پنڈت بڑا محقق اور دانا آدمی تہا - یہہ کسی تاریخ سے
ثابت نہین کہ **کشب رکہی** کے عہد سے **آدگونند** کے وقت تک فرمانروایان
کشمیر کون تہے - اور اونکو کیا ہوا اور **کشب رشی** سے پہلے یہان کون لوگ آباد
تہے گو یہہ لکہا ہے کہ اوس سے پہلے کشمیر بصورت تالاب کے تہا مگر اُسکے پہر کیا معنی ہین
کہ جلد بہو لوگون کو آزار پہونچاتا تہا جب یہان آبادی نہ ہتی تو دیو مذکور نے تکلیف کنکو
دی اور اُبکا سہر دیو جسکا ذکر **شارکا مہاتم** مین ہے کسکو دکہہ دیتا تہا اور **شارکا**
بہگوتی نے کسکے بچانے کو اوتار لیا تہا ان باتون سے ضرور پایا جاتا ہے کہ یہان

کشب رشی سے پہلے بھی آبادی تھی اور آدگونند تک جسکو ہزارہا سال گذری کشپ
رشی کی وقت سے بھی ضرور ہر قسم کا نظم و نسق حاکم و محکوم تھے جیسا کہ وسہ نندن
و بہو نندن کا حال برتھہ کتہا مین اور وشو نگش اور برتاب بہانو وغیرہ کا
پورانون مین راجہ وریادیو کا ذکر نیلہ مت پوران مین سوریج ورما کا گیتا مین درج ہی
جو کہ غالباً انہین ایام کے راجاؤن مین سے فرمانروایان کشمیر تھے۔ اسمین بھی کوئی شک و شبہہ
نہین کہ قدیم سے اسکے باشندے ہنود تھے اور ہر چہار ورن۔ برہمن۔ چہتری۔ بیش۔ شودر
یہان رہتے تھی جو کہ چندرہ دیو برہمن کے راجہ وریادیو کو نیلہ مت پوران مع بینے سے بخوبی ثابت
ہے شک اگر ہے تو یہی کہ اون ایام کی کوئی تواریخ نہین ملتی آدگونند سے پیچہے کا حال بھی
کلہن پنڈت کی مہربانی اور پنڈتون کی طرف سے اوسکی نگہبانی کرنے سے معلوم ہوا ورنہ
اسقدر زمانہ کا حال بھی ایسا ہی ہو جاتا۔ انس صاحب لکہتے ہین کہ حضرت آدم و حوا نے
بھی اس خطہ کو دیکہا۔ اس سے شاید مراد شیوجی و پاربتی سے ہی جو کہ ستی سر ایام
سے ثابت ہی ورنہ یہہ اونہون نے نہین لکہا کہ یہہ بات اونکو کہان سے معلوم ہوئی اونکا
بیان ہے کہ سیتھہ کی اولاد نے بھی گیارہ سو برس تک راج کیا (خدا جانے کب) حضرت
سلیمان کا آنا اور تخت سلیمان کا کوہ شنکر اچارج پر ٹہیرنا مسلمانون کا اعتقاد ہے
لیکن اسبات پر سبکو اتفاق ہے کہ پہلے کشمیر ایک تالاب تہا اور ستی جی دختر دکہہ
پرجاپت جو ستی ہو گئی تہین اسپر سیر کرتی رہین اون ایام کا نشان کشتی باندہنے کا
ابتک شوپیان کے نزدیک وشنہ پادپرنو کا بندن مین موجود ہے بلکہ لفظ نو کا بندن کے
معنی بھی کشتیان باندہنے کی جگہہ ہے اسی سبب سے اسکو ستی سر کہتے تہی کشمیر کے دوسرے
معنے یہہ ہین۔ شاستری ہین کہ پرجاپت کو اور پرجاپت سے مراد ہے کشب رشی کی اس سے
بھی معلوم ہوا کہ کشب رشی ہی بانی آبادی کشمیر تہا۔ مصدری معنے لفظ کشمیر کے یہہ ہین

کہ غیرون کے گناہون کو اپنی پاکی نفاست سے دور کرے چونکہ اسمین تمام تیرتھ واقع ہین
جسکا گواہ شلوک ذیل ہے اسلئے ہنود کا خیال ہے کہ کشمیر والے لوگ اپنے گناہون سے پاک
ہوکر سورگ کو جاتے ہین

شلوک

पृथ्व्यां यानि तीर्थानि तानि काश्मीरमण्डले ॥
काश्मीरे यानि तीर्थानि तानि वैतस्तके जले २॥

جہان مین جتنے تیرتھ ہین وہی تمام کشمیر مین ہین اور جتنے کشمیر مین ہین وہ سب بیتستا کے پانیمین ہین''۔ دوسری روایت ہے کہ تالاب ستی سر مین جلد بہو دیو سخت ظالم وخونخوار سکونت پذیر مانع آبادی تہا وہ ظالم اکثر کوہ ہرمکٹہ واقع پرگنہ لعل و گوتر ناگ پرجو پرگنہ دیوہ سر مین ہے کشت وخون کیا کرتا تہا اوسکی دہوم اور شہرت ملک ہای قرب وجوار مین زبان زد عام وخاص ہو گئے اسلئے نہ کوئی فرد بشر ادہر آنیکا حوصلہ کرتا اور نہ یہان بستا تہا وہ سفاک ۶ منوتر تک یہان رہا۔ بحساب شاستر ایک منوتر اکثر ''ذورہ ہاے چہار جگ کو کہتے ہین جو کہ حکومت راجہ اندر حاکم بہشت کا عہد ہے اور جب چودہ منوتر پورے ہوتے ہین تو برہما کا ایک دن ختم ہوتا ہے ہنود نے تمام زمانہ کو چار جگون پر تقسیم کیا ہے (۱) ست جگ سترہ لاکہہ ۲۸ ہزار برس کا (۲) ترہتیا جگ ۱۲ لاکہہ ۹۶ ہزار برس (۳) دواپر دو آٹہہ لاکہہ چونسٹہہ ہزار برس (۴) کلجگ ۴ لاکہہ ۳۲ ہزار برس آغاز ساتوین منوتر مین کشپ رکہی پوتا برہما کا ہندوستان کے تمام معابدون ومناوٹون وتیرتہون کی یاترا کرتا ہوا موضع بونیر متصل راجوڑی کے پہونچا اور جلد بہو کا حال سُنکر اوسکے دفعیہ کے فکر مین مقام نوکابندن مین جو ہیرپورہ کے متصل ہے ایک ہزار سال تک عبادت کرتا رہا ہان اوسکی دعا قبول ہوئی اور سودرشن چکر کے ذریعہ (جو خاص ہتہیار مہادیو کا ہے) کوہستان غربی بارہ مولا کے نیچے سے ایک مخرج بنکر

پانی کے بہہ جانے سے سطح زمین نمودار ہوا اور جلد بہودیو کوہ ماران مین جہان ایک عمیق قطعہ پانیکا باقی رہ گیا تہا جا چہپا کشپ منی نے یہہ دیکہہ کر پہر عبادت شروع کی (یہہ عبادت غالباً سما بڈبناگ پر جو متصل موضع ترال کے اونتی پور سے ۱۰ کوس پر ہے عمل مین آئی) دوسری دفعہ بہی دعاے عابد قبول ہوئی اور ستارکا بہاگوتی یعنی قدرت حق نے جبکا یادگار داب تک کوہ ماری پربت معابد ہنود ہی ظاہر ہوکر بارہ کوہ سیمبر لاکر رہائش گاہ دیو مذکور پر رکہدیا اور وہ سفاک خاک مین ملگیا۔ سطح ستی سر تمام بلاؤن سے پاک ہوکر قابل بود و باش ہوگیا تب سے ہی نام اس خطہ کا کشمیر اور پردمن پیلہٹہ کا ماری پربت مشہور ہے رشی مذکور نے جب اِس گلزمین کو آبادی کے لایق دیکہا تو ازبس خوش ہوکر تمام ہندوستان خصوصاً دکن سے برگزیدہ وچیدہ برہمنان نیک سیرت کولاکر یہان آباد کیا بعد اوسکے اور قومین ہنود کی مثل چہتری۔ بیش وشودر وغیرہ کے بہی یہان آئین دوسری روایت یہہ ہے کہ یہہ لوگ صرف گرما کے چند ماہ یہان بود و باش رکہکر موسم سرما مین بخوف افراط برف باری وقوم اجنہ کے جو بکثرت ہوتے ہتے یہان سے جاکر کوہستان گرد ونواح بہمبر وغیرہ مین رہکر تابستان کو یہان واپس آجاتے تہے ایکمدت تک یہی حال رہا پہر ایک سال کا ذکر ہے کہ وقت روانگی کوہستان کے ایک شخص مسمے چندرہ دیو برہمن نے جو نہایت سن رسیدہ اور بوڑہا تہا اپنے لواحقون سے بسبب ناتوانی کے کہا چونکہ مجہہ مین تاب سفر لانے کے نہین ہے اِسلیئے واجب ہے کہ میری واسطے تمام سامان خوراک وغیرہ مہیا پہونچا کر تم لوگ جاؤ مین یہان رہون گا اگر بچ گیا تو پہر ملاقات ہوگی ورنہ موت تو ہر جگہہ ممکن ہے اون لوگون نے اوسکی درخواست کے مطابق عمل کیا اوسکو تمام سامان مطلوبہ بہم پہونچا کر خود راہی کوہستان ہوئے (تب ہی سے کشمیر مین رسم ہے کہ اخیر موسم گرما مین سردیون کے واسطے یہان کے باشندے غلہ ہیزم سوختنی زغال

شلغم وغیرہ بہم پہونچا لیتے ہین) جب برف بہت گر گئی تو قوم جن حسب معمول آئی ایک اجنبی
شکل دیکھہ کر تعجب سے اوس بوڑہے کو مثل گیند کی ادہر اودہر اوچہالنے لگے حتی کہ بیچارہ ایک
جنگی ضرب زور آور سے تالاب **نیلہ ناگ** کے کنارہ پر جا پڑا دیکہتا ہے تو راجہ نیلہ
ناگ جسکے گرد و پیش غلامان زرین کمر و حلقہ بگوشان پری پیکر پوشش ہاے
بوقلمون اور زیورہاے گوناگون پہنے ہوئے کہڑی ہین مسند آرای تخت حکومت ہے
نیلہ ناگ نے اوس بوڑہی کی زبانی اوسکا تمام حال سنکر بکمال ترحم و کرم اوسکو کتاب
نیلمت پوران دی اور زبانی فرمایا کہ اس کتاب مین عدم مزاحمت قوم اجنہ و دفعیہ دیگر بلیات
کا انسداد درج ہے تم لوگ اسکے مطابق عمل پذیر ہوکر وقتاً فوقتاً خیرات کیا کرو اوس سے ہر سالہ
مصائب طی مراحل و عبور منازل سے محفوظ رہو گے پہر بذریعہ ایک غلام صبا رفتار
کے بوڑہی کو اوسکے مسکن مین پہونچا دیا۔ بہار کے وقت اوسکے لواحقین نے اوسے
سلامت پاکر اوسکی زبانی تمام کیفیت سنی اور وہ کتاب نیلمت پوران اپنے راجہ
وریا دیو مسند نشین وقت کو دی اوسنے اونکو انعام دیکر اوس کتاب کے موافق عمل
کیا اور اپنی رعایا سے بہی اوسپر عمل کرایا قدرت بادشاہ حقیقی سے بلاے افراط برف
و جن دور ہو گئی لوگون نے باران ماہ سردی و گرمی بود و باش کشمیر اختیار کر لی اور
آبادی بخوبی ہوتی گئی کلہن پنڈت نے اپنی تاریخ مین سب سے اول راجہاے
معلوم شدہ کی راجہ **آد گونند** کو لکہا ہے اوسکا بیان ہے کہ باون راجاؤن کا
حال بالکل معلوم نہین ہوا منجملہ اون کے بلا تحقیق زمانہ حکمرانی چار راجی بموجب نیلمت پوران
کے یعنی **آد گونند ۔ دامودر ۔ بال گونند ۔** رانی **جسوتی** اور
آٹھہ مندرجہ تاریخ پدمہ کرا (۱) لو (۲) **کشی شتے** (۳) **کہگیندر** (۴) **سوریندر**
(۵) **گودر** (۶) **سوورن** (۷) **جنک** (۸) **سچی نر** (۹) اور **پانچ**

مندرجہ تاریخ چھوڑ کر (۱) اشوک (۲) جلوک (۳) دامودر (۴) ہشک
ذِشک ۔ کنشک (جو ترکستان سے آئی تہی کل ۷ اراج معلوم ہوئے اور ۵۳ باقی
مذکو نکا بالکل کچہہ سراغ نہین ملتا ۔ کہتے ہین کہ ان راجاؤن کے آخیر راجہ کی چونکہ اولاد
نہ تہی اسلیئے اعیان دولت کشمیر نے ایک اور خاندان کے راجہ گونند کو تخت شاہی پر بٹھلایا
کلہن پنڈت نے ان سب کے عہد حکومت کو بارہ سو چہیاسٹہہ ۱۲۶۶ سال لکہا ہے

راجہ آد گونند

جسوقت کورو اور پانڈون مین بمقام کوروچہیتر جنگ عظیم ہو رہا تہا اور کلجگ کے
۶۵۳ برس گذر چکے تہے راجہ آد گونند جلوہ فرمائے تخت شاہی کشمیر ہوا یہہ راجہ جسر اسندہ کا
رشتہ دار تہا اسلیئے اوسکی درخواست سے راجہ آدگونند نے یہان سے نہضت فرماکر شہر
متہرا کا محاصرہ کیا اور سری کشن سے رزم خواہ ہوا اول دفعہ بکمال شجاعت و مردی
اُس نے فوج مخالف کو بس پا کیا ایک روز چونکہ فوج اوسکی رزمگاہ مین گہبرائی تو راجہ موصوف
خود میدان جنگ مین نکلا اور بعد بہت سی ہنر آزمائی کے بلبہدر جی برادر مہری
کرشن جی کے ہاتہہ سے دریائے جمنا کے کنارہ پہ مغلوب ہوکر مارا گیا

راجہ دامودر

پہر راجہ دامودر بیٹیا اوسکا گدی نشین ہوکر انتقام پدر کے فکر مین رہا اسی درمیان مین
دختر راجہ قندہار کا سوئمبر جگ ہوا قندہار مین چارو نطرف سے راجگان آکر جمع ہوئے
اور سری کشن مہاراج کے وہان رونق افروز ہونے کی خبر پاکر بہ غرض لینے انتقام پدر
کے راجہ دامودر بہی وہان پہونچا بعد بہت سی ہنر آزمائی کے سری کشن کے ہاتہہ سے باپ
کے پاس عدم کو پہونچا لاولد ہونے کے باعث سری کشن نے راج کشمیر کا اوسکی رانی
جشومتی کو جو حاملہ تہی بخشا ۔ ٭

بال گونند

بعد ایام معہودہ کے راجہ بال گونند پیدا ہوا وہ بسبب صغر سنی کے جنگ عظیم اثنائ مذکور مین شامل ہنو سکا اوسکے پیچھے جو ۳۵ راجے گذرے اونکا حال کچھہ معلوم نہین اور منجملہ تیئس کی اول راجہ لو اوس نے عدل و انصاف سے رعایا کو اپنا متشکر کرکے شہر لو پور نام جسکی آبادی چوراسی لاکھہ تہی اپنے نام پر آباد کیا بہت سے اطراف دور دست کو فتح کیا آخر مین مقام لی وار برہمنوں کو جاگیر مین بخش کر مر گیا۔ (اوسکے بیٹے) کوشی شیا کہہ لینے کہول مین نے مقام کہرو مار جسکو اب کولر کہتے ہین جاگیر مین دیا اوسکے فرزند خگندر نے جا بجا نین بنکر کہاگ اور کہونہ موہ کی بنیاد ڈالی پہر اوسکے بیٹے سورا ندر نے اپنے عہد مین داد ستان مین سورک نام شہر (غالباً سورو) آباد کیا اور سیرگاہ کے واسطے نرا ندر بہون بنا کر موضع سوربس کی بنیاد ڈالی اور آخر کو بے اولاد منزل عدم کو گیا۔

راجہ گودر۔ پہر ایک اور خاندان کے راجہ گودر نے سریر آرای سلطنت ہوکر موضع گودر اور ہست ہیل آباد کیا اوسکے بیٹے سوورن نے اپنے عہد مین پرگنہ آڈون کی آبادی واسطے ایک نہر موسوم بہ سونہ من جسکو اب سونہ نور کہتے ہین کہد وائی پہر اوسکے فرزند دلبند راجہ جنک نے عروس سلطنت کو ہم آغوش کرکے موضع جالور اور باغ جالور بنوایا اور شچی نر زیب بخش تاج خسروی ہوا یہہ بڑا شیر دل راجہ تہا موضع شنالس اور شناہس کو آباد کرکے یہہ راجہ بہی عدم کو سدھارا چونکہ وہ لاولد رہا اوسکے بعد اوسکے چچا راجہ شکنی کی اولاد مین سے (جس شکنی کا ذکر مہابہارت مین ہے)

راجہ اشوک

اشوک نے حکومت حاصل کرکے یہان مذہب جین یعنی بودھ کی بنیاد ڈالی اور پرگنہ ویتسو کے دیہات

ہوکہہ **لتھری** اور **وتہہیل** مین مناد رجین بکثرت تعمیر کئے منجملہ اونکے **وپاپتہ وترہ** منبع دریاے **بہت** پر ایک بڑا مندر بنایا جو آسمان سے باتین کرتا تہا پہر ایک شہر **سبرنگر** آباد کیا جسکو اب **وہ چپن پارہ وکہاپہارہ** کہتے ہین اسکی آبادی ۹۶ لاکہہ آدمیون کی ہتی **بیجبہارہ** کے پرانے مندر کو گرا کر بجاے اوسکے ایک عالیشان سنگین مندر اپنے مذہب کا تعمیر کرا یا دوا اور مندر اوسکے متصل بنام **اشو کے شو** بنائے چنانچہ مہاراجہ **گلاب سنگہ** صاحب کے عہد مین جو سنگہاسے کلان پل کے متصل برآمد ہوئے غالبًا اونہین مندرون کے پتہر تہے **اودہ** کے شمال اور ہمالیہ کے دامن مین ایک سلطنت ہتی جسکا نام **کپل وست** تہا یہہ ریاست غالبًا **گورکہپور یا نیپال** مین واقع ہتی قریب ساڑہے پانسو برس پہلے سنہ عیسوی کے یہان کے راجہ کے گہر ایک کنور بنام **شاکہ منی یا گوتم** رکہہ پیدا ہوا - جو کہ بعد ازان **بودہ** یعنی عارف کے نام سے مشہور ہوا - شاکہ منی اگرچہ قوم کا چہتری وسپاہی و کنور راجہ کا تہا مگر بچپن سے ہی اوسکو مطالعہ و غور و تفکرات کی خو ہتی چہوٹی سی عمر مین باپ کا راج و حکومت چہوڑ کر تارک دنیا ہو کر فقیر ہوا -

اوّل تو برہمنون کا چیلا بنا پہر جنگل مین عبادت کرنے لگا - انجام کار اوسنے ایک **نیا مت** نکالا جو کہ اب تک بودہ مذہب کے نام سے نامزد ہے - بعدہٗ تمام یہہ مذہب تمام ہندوستان مین پہیل گیا اور تخمینًا ایک ہزار برس تک اوسکا زور و غلبہ رہا اب تک بہی اس مذہب کا یہہ زور ہے کہ دنیا کے تمام آدمیون مین سے ایک تہائی اوسکے پیرو ہین شاکہ منی عمر بہر لوگونکو اپنے مذہب کی تعلیم دیتا رہا کہ در حقیقت تمام انسان یکسان ہین اونکی ذات کچہہ ہی ہو اوس سے فرق نہین آتا مکتی یعنی نجات یہہ ہے کہ ہم دنیا کی لذتون و خواہشون سے کنارہ کرین اونکا کچہہ فکر نکرین راستبازی و پاکیزگی و ایمانداری بہم حاصل ہون - ان سب سے زیادہ تر یہہ ہے کہ کل مخلوق سے خیر خواہی و مہربانی یعنی ہمدردی کرین بودہ مذہب کے

مقلدون کا بڑا مقصد یہہ ہوتا ہے کہ نروان حاصل کرین یعنی فنا ہو جاوین کیونکہ بوہد
کی تعلیم کی بموجب انسان نفسانی شہوتون و رحمتون اور آتما کے دایمی آواگونون
یعنی تناسخ سے اسیطرح نجات پا سکتا ہے چونکہ بوہد کی تعلیم پاک و سیدہی سادہی
ہتی اسلیئے لوگون کے دلمین کہب گئی - غالباً بوہد کی زندگی مین ہی ملک **بہار**
وا اوسکے اضلاع گرد و نواح اوسکے پیرو ہو گئے یہان تک کہ **مگدہ دیش** کے راجہ نے
خود بوہد مذہب اختیار کر لیا - اور آناً فاناً اور اضلاع ہند مین بہی پہیل گیا رفتہ رفتہ
ملک **تبت** - **برہما** - **جزیرہ سنگلدیپ** اور **چین** مین بہی مروج و جاگزین ہو گیا بوہد
کی وفات کے تہوڑے عرصہ بعد اس مذہب کی سنگت یعنی مجلس منعقد ہوئی اور راجہ
اشوک والی **مگدہ** کے عہد مین بوہد مذہب ہند کا راج دہرم ہو گیا - اور اوسکے جلوس
کے سترہوین سال اس مذہب کا تیسرا جلسہ پہر منعقد ہوا - راجہ اشوک حضرت **عیسےؑ** سے
۲۶۳ برس پیشتر مگدہ کے تخت پر بیٹہا اور قریب ۴۰ برس تک راج کرتا رہا بوہد مذہب
۱۳ سو برس تک ہندوستان مین رہا -- آخرالامر **سوامی شنکر** اچارج مہاراج
کی سعی اور فصاحت سے جبکہ تمام ہندوستان اونکے مباحثہ سے مغلوب ہو گیا تو
بوہد مذہب بیخ و بنیاد سے دور ہوا اور **شیو** مذہب کو ترقی ہوئی - **بہولر** صاحب کی
زبانی راقم کے ایک دوست کو معلوم ہوا کہ راجہ اشوک کا ایک پروانہ جو لوح مس پر کندہ تہا
دکن سے برآمد ہوا اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ دکن تک راجہ اشوک نے فتح کیا تہا **تمر**
ناہنگ والے نے لکہا ہے کہ راجہ اشوک **چندرگپت** کا پوتا تہا چندرگپت ۳۲۶ برس
سنہ عیسوی اور ۲۰۶ برس بکرماجیت سے پہلے مگدہ دیش مین ہوا نوین چندرگپت
نے جو نابین کے بیٹے سے تہا **سکندر** بادشاہ **بابل** کے سپہ سالار کی بیٹی سے شادی
کی تہی اوسیکا پوتا اشوک تہا جو کہ ۴۱ برس کے عہد حکومت کے بعد بیاسی برس کی عمر مین ۲۲۲

برس سنہ عیسوی د ۵۶ ۱ برس سنہ بکرمی سے پہلے مرگیا اسنے **ہندسار** کی تمام لڑکون کو
سواے اپنے بہائی کے قتل کراڈالا تہا اِسکے یہان ہر روز ساٹہہ ہزار برہمنون کو بہوجن ملتا
تہا اور کبہی کبہی آٹہہ ہی ہزار کو۔ ایک روز ایک بوہدمت والے فقیر نے اسکو اپنا معتقد
بنایا تو اوسنے بوہدمت قبول کرلیا اور برہمنون کو چہوڑ دیا بجاے برہمنون کے بوہدمت
والون کو بہار بنا کردینے لگا اسنے پرانے **لپشپ پور** کی جگہہ شہر **پٹنہ** بنایا **پٹنہ** ومار
کا مہنت فساد کے باعث گنگا کو چلا گیا تو **اشوک موگل پتر** کے ساتہہ تیرتہون کو
گیا اچاری بوہدمت والے **لنکا** و **ہمالا** کو بوہدمت پہیلانے کو بہیجے اشوک چکرورت
راجہ تہا چین مین بہی اُسی نے بوہدمذہب پہیلا دیا تہا۔ چین والونکا قول ہے کہ یہ
راجگان نہایت زبردست ہوئے ہین حتے کہ اونکے شہزادگان کو منگواتے رہے ہین
موسم سرما مین ہندوستان مین بہار مین قندہار گرمی مین کابل کے شمالی کوہستان م کشمیر
مین رہتے تہے سمت ۵۶۹ بکرمی مین **پہاہی آن** چین سے تیرتہہ کرنے ہندوستان کو آیا ۲۹۹ء
تہا اور رگدہ دیش کو گیا پہاہی آن سے ۲۳۲ برس پیچہے ہو **آننت سانگ** آیا
وہ لکہتا ہے تب تک **سمرقند** مین اگنی پوجا ہوتی تہی ہوم جگ بہی ہوتا تہا **بلخ** مین
ایک سو بہار تہے اُسنے راجہ اشوک کے تصنیف کئے ہوئے ۵۰ سے زیادہ پُستک دیکہے تہے
پشاور کے پاس کپرری گری کٹک کے پاس دہونی گرنار کے پاس **جوناگڈہ** مین پتہر
کہدے ہوئے اشوک کے موجود ہین **جی پور** مین **بیرات ڈیرہ دون** کے پاس
کالسی گنجام مین بہی پتہ لگا ہے **دہلی - پرباگ مکیرا روہیا
ترہت** مین بہی اوسکی یادگارین بنی ہین۔ اِسکے بیٹے **کونال** کے ساتہہ (جسکو
دہرم وردن بہی کہتے ہین اوسکی ایک رانی رہنا چاہتی تہی چونکہ اُسنے قبول
نہین کیا اسپر رانی مذکور نے اشوک کی ایک مُہر کاغذ پر لگواکر کونال کو اندہا کروایا جب وہ

جاتیا ہی جلوادیا اوسکا پوتا **سمپندی** پٹنہ مین راجہ ہوا پہر بعد مرنے راجہ اشوک کے کشمیر مین संपदे
راجہ جلوک نے حکمران ہوکر ایک بوٹی بنام **کوٹی بید** جس سے سونا بن سکتا
ہتا کہین سے پائی ہتی کلہن پنڈت اس راجہ کو بسبب اوسکی خوبیون کے دیوتا کے
لقب سے پکارتا ہے شجاعت عدالت وسخاوت مین یہہ راجہ یگانہ عصر تہا پنڈت विजश्वर
اودبٹ کی ہدایت پر جو موحد عصر اور اپنے فن مین شخص کامل تہا اوس نے **بلیجے**
شو روہند کیشور کی پوجا کرکے پنڈت مذکور کو اپنا گورو بنایا بودہ
لوگون کو جو زور پا گئے ہتے مغلوب کیا چونکہ اس راجہ کو ایک ناگ سے بڑی الفت ہتی اسلیئے
سانپون کی حفاظت بہت کرتا تہا۔ ہمت مردی وجوانمردی سے اوسنے تمام ہندوستان
کو **قنوج** تک فتح کیا اور ملیچہون کو مقام **وزنٹہ ڈمپ** مین لاکر بہر چہا کے वज्रजटः
وہان برہمن چہتری ویش شودرون کو کشمیر مین آباد کرکے مذہب بودہ کو بیخ ونابود
کیا اور سات قسم کے سردار ملک مین مقرر کئے مہتمان دہرم۔ خزانچی۔ تحصیلدار۔
فوجدار یعنی افسران جنگی۔ وکلا۔ پروہت اور جوتشی صلح کار ومصاحب موضع **بارہ**
ولہ اوسکا یادگار ہے اوسکی رانی **ایشان دیوی** اٹہ چکر ست ہال وغیرہ تعمیرات
بناکر شاگرد **بیاس** سے نندی پوران کی کتہا سنکر نندی شور کی معتقد ہوئی یہہ راجہ नंदीश्वर
سودرڈل کی سیر مین مدام مشغول رہتا تہا اور اعلے درجہ کا رحم دل تہا گو بودہون
کو ناپسند رکہتا تہا تاہم ایک عورت کو درخواست کرنے پر مندر **جین** بنانے کی اجازت
دی اور آخیر کو **کیپال موچن** مین **سونہ کول** کے منبع کے پاس جان بحق تسلیم ہوا
تمرناشنک مین لکہا ہے کہ راجہ جلوک ہی اشوک کا دوسرا پوتا تہا اور کشمیر کا راجہ
ہوا اوسنے **شیومت** قبول کیا تہا اوسنے **باختر** دیعنی ادم کے یون راجہ **یوتی**
دی موش کو شکست دی اور اوسکے ہمعصر **یون** راجہ اونتی اوکسر

نے **جلوک** کے ساتھہ وہی قول وقرار بحال رکھا جو اشوک کے ساتھہ کیا تہا۔ بعد اوسکے راجہ **دامودر** جو نہ معلوم اوسیکا بیٹا تہا یا کوئی اور حکومت کشمیر پر مقرر ہوا یہہ مثل راجہ جلوک کی صفات حسنہ سے مشہور اور نیک باطن راجہ تہا **گوڑہ سوہتو** یعنے سر آب واقعہ پرگنہ **بچہہ** اوسنے بنایا کریوہ دامودر مین اوسکی دارالسلطنت تہی ایک روز بموقع شرادہ کے یہہ راجہ اشنان کرنے کو جا رہا تہا۔ راستے مین چند برہمن زادے سایل بہوجن ہوئے اونکے جواب مین اوسنے کہا بعد و المسی و وفراغت اشنان کے دو لگا **بالفعل سر پتہ*** (یعنے جاؤ) اونہون نے اسباب پر غضب ناک ہوکر اوسے دعاے بد دی کہ سر پو ہو یعنے ساپ بن جاؤ چونکہ وہ پاک ضمیر تہے اونکی دعا قبول ہوئی اور راجہ ساپ ہوگیا اوسپر اونہون نے کہا کہ جبکہ وہ تمکو ایک روز مین تمام راماین سناویگا تم اصلی صورت پر آوگے۔ کلہن پنڈت کا بیان ہے کہ اوسکے وقت مین بہی کریوہ دامودر مین بہت لوگون نے اوس ساپ کو دیکہا تہا

پہر **ہشک۔ کنشک۔ زشک** تین شخص جو **ترکستان** سے آئے تہے باتفاق فرمانروائی کشمیر ہوکر نیک نامی اور خوش انتظامی سے باعث آسائش رعایا ہوئے گو یہہ لوگ ترک تہے مگر اونہون نے ہر خونریزی سے سبکو بچا رکہا انکے عہد تک **شاکہہ سہم** بانی مذہب بودہ کو ڈیڑہ سو برس گذری تہی جسکو ترنا شک والے نے لکہا ہے کہ شاکہہ منی ۶۲۳ برس قبل از عیسےؑ ۵۶۶ برس قبل از سنہ بکرمی پیدا ہوا تہا اوسوقت **ناگی ارجن** موضع **ہارون** مین بودہ مذہب کے لوگون کو از حد تکلیف دی رہا تہا اور اوسکا پہر غلبہ ہونے لگا **ناگ ارجن** کی نسبت ترنا شک مین لکہا ہے کہ ناگ ارجن تا تترک یوگی بعہد بکرم (معلوم کونسا بکرم) مدہ دیش مین پیدا ہوا تہا اوسکا نام **ناگ سین** بہی تہا اوسکے چیلے

*ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اون ایام مین زبان کشمیر کی خاص سنسکرت تہی۔

مادہ یک کہلائی کاشمیر مین اُسنے بوہدونکا جو تہا سماج کیا تاتارہ سے لیکر یودہیپ (جاوا) تک بوہد مذہب پہیلایا" راقم کی رائے مین یہہ ناگ ارجن غالباً وہی ہوگا جسکو کشمیری مشہور ہیمال کا عاشق جانکر اوسکے قصہ کو گاتے ہین جسکو راقم نے بہی سمت ۱۹۳۹ مین اردو زبان مین منظوم کیا ہے عجب نہین کہ پاتال مین جانے سے مراد ہو ہندوستان مین جانی کے اور ہیمال انہین تینون مین سے کسی راجہ کی دختر ہو کیونکہ بقول ترنا ستک والیکے ہشک - کنشک - وزشک بہی شیوجی کو مانتے تہے اور اونہون نے بوہد شیو اور اگنی پوجن تینون مت کو ملاکر ایک کیا تہا اِسسے یہہ بہی ثابت ہے کہ اون دنون مین ترکستان مین بہی آریہ مذہب ہی تہا گو ملک کے باعث وہان کے لوگ ترک کہلاتے تہے ہشک نے ہشکر جسکو اب اوشکرہ کہتے ہین پرگنہ کروہن مین زشک نے زشکپور جسکو اب ڈگر کہتے ہین پرگنہ پہاک مین کنشک نے کانسپور اپنے اپنے نام پر آباد کیا زشک نے جی سوامی پور جسکو اب ذہاب پور کہتے ہین نیز آباد کیا اونکے بعد راجہ ابہی ملینو نے اونکا جانشین ہوکر موضع کنڈور برہمنون کو دیکر موضع ابہی ملینو پور جسکو اب ابہہ پور کہتے ہین بنایا اوسکے وقت مین چندر آچارج برہمن نے جو بڑا فاضل وقت تہا مہا بہاشں لاکر یہان کے برہمنون کو پڑہایا اور خود بہی چندرہ بیاکرن تصنیف کرکے یہان مروج کیا بوہد لوگ ناگ ارجن کے سکہلانے سے مذہبی تکرار و مباحثہ کرنے لگے اور لوگون کو دہرم کرم سے انحراف کرنے کہہکاتے رہے اوس سبب سے بلاے شدت برف باری سے ملک تباہ ہونے لگا - حتی کہ راجہ اور لوگ موسم سرما مین بہمبر کیطرف نقل مکان کرنے پر بحبر مجبور ہوئے - آخر الامر چندر آچارج نے نیلہ ناگ کی عبادت کی اسپر اوسی نیلہ مت پوران پر عمل کرنیکا الہام ہوا اوسکے مطابق سب لوگون نے صدق دلسے صدقہ وخیرات دیا اور برف کی مضرت سے محفوظ رہے

بودھ یوگ بھی دور ہوئے ان راجگان گم شدہ کا مدت عہد کلہن پنڈت نے ۲۲۶۶ سال
لکھا ہے اس حساب کلہن پنڈت سے بیدک دھرم والون کا حساب بہت درست
معلوم ہوتا ہے کیونکہ وہ کرشن دیو کو پانچہزار برس گذرے ہوئے بتلاتے ہین اوس
وقت سے اب تک کلہن پنڈت نے تاریخ وار اپنی **راج ترنگنی** لکھی ہے جو کہ برابر
پانچ ہزار برس کچھہ کم یعنی اب تک ۴۹۸۲ برس ہوتے ہین جین مت والونکا حساب
غلط معلوم ہوتا ہے۔ اور نہ بکرم سے پہلے کسی راجہ کا اور کوئی سمت ملتا ہے بیدک مت
والون کا سمت کلجگی مین جوکہ ۱۲۲۵ سال قبل از پیدایش بکرماجیت تہا تخت اقبال کو
آراستہ کیا عدل وانصاف کے ساتہہ رعایا کو خوش رکہا اسکے عہد مین آزار مذہب
جین اور شدت برف دور ہوگئی ۳۵ سال کے بعد مر گیا اور **وبیشن** بیٹے اوسکے
نے ۵۳ سال چہہ ماہ تک سمت ۱۹۵۵ کلجگی مین راج پر بیٹہہ کر راہ عدم لی اور سمت ۲۰ مین
اندرجیت ۳۵ سال کے واسطے اور سمت ۲۰۴۲ک مین **راون** نے ۳۰ سال راج کیا اوسنے
اپنی پوجا کے واسطے ایک **سنگ ملکی شوالہ وٹی شور** نام بنایا جسمین کلہن پنڈت
کے وقت لنگ مہادیو کا جسپر ایک نقطہ اور خط منقش تہا موجود تہا اور راقم نے بہی زنجیر
گہڑیال آویزان ہونے کے اوس مین دیکہی ادس سے لوگون کی بہت مرادین برآتی تہین فال
وشگون معلوم ہوتے تہے اینٹین اوسکی گہسکر اکثر امراض پر لگانے سے صحت حاصل
ہوتی تہی اس مین کوئی شک نہین کہ دہے مندر ہے جس مین **زین العابدین** کی قبر
تہی اسکی بابت کسی نے کچھہ نہین لکھا یہہ مندر سنگ ملکی ہے اور سواے اسکے کوئی دوسرا
سنگ ملکی مندر کشمیر مین نہین زنجیر گہڑیال لٹکانے کی اب تک اوسکے گنبد مین آویزان
ہے کہتے ہین کہ مہاراجہ گلاب سنگہ کے عہد مین بلور بہی اوسکی زمین سے بہت نکالا گیا تہی
سنتے ہین معلوم ہوتا ہے کہ یہہ مندر بہت پرانا ہے سمت ۱۹۳۵ مین مہاراجہ رنبیر سنگہ

صاحب نے اِسکے گنبذ کو مرمت کروایا آج کل بہی اکثر لوگ اِسکی اینٹین بہوری وغیرہ امراض پر گہسکر لگاتے ہین اور چونکہ زین العابدین اوس مین دفن کیا گیا سلئے اوسکو بہی اوسی مندر کے نام سے وٹ شاہ جسے اب بڈشاہ کہتے ہین مشہور کیا راون کا بیٹا وبلبیشن دوم سمت ۲۰۷۲ ک مین ساڑہے ۳۵ برس تک اور سمت ۲۱۰۸ ک مین اوسکا بیٹا کنر جسکا اصلی نام نرہ تہا تخت نشین ہُوا گو یہہ راجہ بڑا عادل تہا مگر رعایا کی بدنصیبی سے اپنی رانی کے عشق مین شب و روز مشغول رہتا اوس کی اس غفلت کے باعث ایک بوہد ساکن موضع کانر نے جوگ مایا سے راجہ کی رانی پر قبضہ پایا اوسپر راجہ نے آتش غضب سے سُرخ ہو تمام منادر وخانہاے بوہد جلا کر اونکے مواضعات ومال وغیرہ برہمنون کو دے دئے اور دریا کے کنارہ پر ایک شہر آباد کیا چشمہ شوسروا نام مین ایک روز لباکہی نام ایک برہمن جو دور سے تہکا ہُوا آیا تہا بیٹہکر ستو کہانے لگا تو اوسکے کان مین اول آواز خلخال کی سُنائی دی پہر دیکہا تو اوس چشمہ مین سے دو لڑکیان آسمانی رنگ کی پوشاک پہنے نہایت حسین ماہ جبین نکلین اونکو دیکہکر وہ تاب نہ لا سکا وہ کچہہ خراب سا میوہ کہانے لگین متعجب ہوکر برہمن نے ازراہ ترحم ستو کہلاکر اونسے پوچہا کہ تم کسکی لڑکیان ہُو اور یہان کیون آئی ہو باوجود اسقدر حُسن وجمال ایسا خراب میوہ کہانے کا کیا سبب ہے اونمین سے ایک بولی کہ میرا نام ایراوتی ہے میری نسبت شادی کی راجہ بدیادہر سے باپ نے کردی ہے اور اوسکا نام جو مجہہ سے چہوٹی ہے چندرہ رکہا ہے ہم دونون اس ناگ کی بیٹیان ہین خراب اشیاء کہانے کا سبب جیٹہہ بدی دواوشی کو موضع زیون واقع پاپنور پر بموقع یاترا تکچہک کے ہمارا باپ (جسکے موے سے سر پانی ٹپکتا ہوگا اور ہم اوسکے ساتہہ ہونگی) بتلا دیگا - اسقدر کہکر وے غایب ہوگیئن برہمن حیران

و پریشان اوس دن کا منتظر رہا روز مقررہ پر وہان پہونچکر اوس جگہہ ایک ناگ کو بمعہ دختروں کے دیکہا اون لڑکیون نے دور سے ہی اوسے دیکہہ کر باپ کو اشارہ سے بتلایا کہ وہ برہمن یہہ آیا ہے ناگ نے اوسپر برہمن سے خیر و عافیت دریافت کی برہمن نے اوسسے کہا آپ کی سکیم الحالی کا سبب کیا ہے ناگ نے جواب دیا کہ تم کو اس سے کیا حاصل اگر بتلاؤن تو میری مشکل کا حل کنندہ کون ہے برہمن نے کہا کہ بتلانے بین کیا نقصان ہے۔ پہر اوسکے مبالغہ سے ناگ نے کہا کہ سامنے درخت کے نیچے سر منڈا آدمی لمبی چوٹی والا جو بیٹہا ہے غلہ و میوہ جات کا محافظ ہے تا وقتیکہ یہہ خود نئی چیز کو نہ کہائے ہم کچھہ نہین کہا سکتے اگر تم اسکو کسیطرح نیا اناج کہلا سکتے ہو تو ہم تمہارے حکم کی تعمیل کرین گے برہمن نے اوس محافظ کی نوکری کرکے ایک روز اوسکے معمولی کہانے مین نیا اناج ملا دیا اوسنے بیخبری سے کہا لیا فوراً ناگ نے ژالہ باری کی اور بہت سا اناج سمیٹا اور برہمن کو اوسی چشمہ پہ لیجا کر اول خاطر کی اور بوقت رخصت کہا کچہہ جو درکار ہو مانگ بجواب برہمن نے چندرہ ریکہا کو مانگا ناگ نے اپنے وعدہ سے مجبور ہو کر بمعہ دولت و حشمت کے وہ لڑکی اوسکو دی برہمن اوسکو ہمراہ لے گیا اور نرپور (غالباً نرور) مین مدت تک رہا ایک روز چندرہ ریکہا برہمنی نے کچہہ شالی دہوپ مین سوکنے کو ڈال رکہی ہتی اوسپر ایک ٹٹو آپڑا چندرہ ریکہا نے اپنے دست سیمین سے جو ہین اوس بابو کو ہانکا تو ہاتہہ اوسکا سنگ پارس کا کام کر گیا یعنے اوسکے بدن پر نشان طلائی ہو گیا یہہ خبر راجہ کو پہونچی سنتے ہی پروانہ وار اوسکے خاوند سے اوس شمع رو کا خواستگار ہوا برہمن نے چونکہ اوسکی درخواست کسیطرح نہ مانی بلکہ پہرہ سپاہیوں کا بادشاہان ظالم کی طرح جو غرور سروری سے فرض شہی کو بہول کر مسکینون پر ظلم روا رکہتے ہین اوسکے گہر بہیجدیا وے دونون جورو خاوند مخفی طور بہاگ

کرناگ کے پاس گئی ناگ نے یہہ قصہ جانسوز سُنتے ہی آتش غضب سے سُرخ ہو آسمان سے انگارے برسائی اور تمام شہر کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا بہت لوگ جان عزیز لیکر بہ چکدر کو متصل زینہ بہارہ کے ہے بھاگ گئے ہزاروں جان سے نہ بچ سکے اور طعمہ نہنگ آتش ہوئے ناگ کی ہمشیرہ رمنی ناگنی بہی یہہ ماجرا سُنکر بکمال سنگدلی پتھر لیکر آئی یہہ معلوم کرکے کہ کام ہو چکا ہے سنگہاے کلان کو وہین پہنکدیا چنانچہ بیس۲۰ کوس تک پتھر ہی پتھر ہو گئے اوس جگہہ کو رمن نبُوہی اور کشمیری زبان مین رمب آرہ کہتے ہین۔ بعد اوسکے یہہ ناگ ششرم ناگ مین چلا داماد کو بہی ساتھ لیگیا چنانچہ یہہ دونون ششرم ناگ یعنی خسر اور جاماتر ناگ یعنی داماد کے نام سے امرناتہہ کے راستے مین ابتک ملتے ہین پانی اون دونون کا دریاے لمبودری مین پڑتا ہے یہہ شہر جو جل گیا تہا نام اوسکا کنز پورہ تہا مدت حکومت اِس راجہ کی چالیس برس نو ماہ ہے اِسکے بعد بیٹا اوسکا نُندہ جسکو ایک دائی بیج بہارہ مین لے گئی تہی سمت ۲۱۴۸ک مین فرمانرواے کشمیر ساٹہہ۶۰ برس تک عدل و انصاف سخاوت و شجاعت وغیرہ نیک کامون مین گذار کر عشرت کدہ بقا کو گیا۔ اور بیٹا اوسکا اوت پلاکہہ سمت ۲۲۰ مین ساڑہے تیس ۳۰ برس تک بعدل و بذل اور پہر اوسکا بیٹا ہرنیاکہہ سمت ۲۲۳۹ مین ۷ برس ۷ ماہ تک ہرنیاکہہ پورہ جسکو اب رتل کہتے ہین بناکر اور پہر اوسکا بیٹا ہرنیہ کل سمت ۲۲۷ک مین ساٹہہ ۶۰ برس تک اور سمت ۲۲۳۷ک مین فرزند اوسکا وسہ کُل ساٹہہ ۶۰ برس تک پہر اوسکا بیٹا مہرہ کول سمت ۲۳۹۷ک مین ستر ۷۰ برس تک فرمان روا تہا اوسکے عہد مین ایک ترک بادشاہ کسی طرف سے حملہ آور ہوا تہا اوسکو بڑی جوانمردی اور بہادری سے زک بر زک دیکر نکالا۔ پہر تو اوس ملک

بندہ گئے اسکی خونریزی نے یہان تک ترقی پکڑی کہ جب طرف اوسکا گذر ہوتا صدہا
دربندسے وبہایم بغرض خون آشامی کے اوسکے پیچھے ہو لیتے شاید ڈربو صاحب
نے اسی ترک کو **ابوالغازی تاتاری** لکھا ہو مگر ڈربو صاحب لکھتا ہے
کہ وہ کامیاب ہوکر وطن کو پھرا تہا اسبات اور سنہ کی اوس سے مطابقت
نہین ہوتی یہہ مہاراجہ ایک روز اپنی رانی کے لباس زرکارین چھاپی نشان پاے
راجہ **سراندیب** دیکھکر آگ ہوگیا نقش طبیعت کا بدل گیا فوراً سراندیب
کی طرف لشکر کشی کی **لات** اور **چول** اور **کرناٹ** دیس کے راجاؤن کو مطیع
کرتا ہُوا تمام ممالک مین لوٹ کہسوٹ کر راجہ سراندیب کو مار کر بجاے اوسکے دوسرا
راجہ مقرر کرکے حکم دیا کہ آیندہ کو آفتاب کا نقشہ جو کشمیر کے مارٹنڈ کا نشان ہے
پارچات پہ لگاتے رہنا ورنہ جائے ہستی سے مایوس ہوگا پھر معاودت کرکے **پنچال**
پہ پہونچا تو ایک ہاتہی وہان سے پہسلکر لوٹ گیا اوس صدمہ سے چنچا یہہ جنگہاڑ اوسن
تلخکام کی اوس ترش رو کو شیرین معلوم ہوئی برابر سو ہاتہی ایک دوسرے کے بعد وہان
دہکادیا چنانچہ تب سے نام اوسجگہہ کا **ہستی ونج** یعنے ہاتہی گرانے کی
جگہہ ہُوا۔ پہر کشمیر مین پہونچکر مقام **ہول لاڈر** مین شہر **مہرہ پور** آباد
کرکے **قندہار** کے کمینہ براہمنون کو جاگیرین بخشین اور پھر **چندرہ کُل** کہداتے
ناگاہ ایک سنگ کلان مجاری آب کے روبرو آکر اٹکا کسی تدبیر سے نہ اوٹھہ سکا
اوس سنگ دل نے پوجا کے بعد خواب مین دیکھا کہ جب تک کوئی صاحب عصمت وپارسا
عورت اوسکو ہاتہہ نہ لگاے تب تک یہہ پتھر جنبش نہ کریگا اوسپر راجہ نے بہت
سی مستورات کو بُلاکر اوسے ہاتہہ لگوایا مگر کامیاب نہ ہُوا ہنابرین برہم ودرہم ہوکر
اوسکی عقل پر پتھر پڑے کہ عورتون کو بہ تہمت بدکاری اور مردون کو زناکاری

اور بچون کو حرامزدگی کی علت مین اِس کثرت سے مرواڈالا کہ نوبت مقتولون کی تین کروڑ تک پہونچی پہر ایک کوزہ گرنی چندر وتی نام نے آکر کہا کہ اے راجہ تو نے اتنے خون ہاے بیگناہ اپنی گردن پہ ناحق سلئے لازم تہا اول اپنے گہر کی عورتونکا امتحان کرتا یہہ کہکر اپنا ہاتہہ پتھر پہ رکھکر اوسکو توڑ دیا اور کہیڑ لیا بعد اوسکے آخرکار راجہ اپنے گناہون کے دور کرنے کی غرض سے ہون کی آگ مین بجاے آہوت کے خود بخود جلگیا اوسوقت غیب سے آواز آئی کہ تین کروڑ آدمیون کا قاتل مکت ہوا اُسکے بعد بیٹیا اوسکا پاک سمت ۲۴۶۷ک مین ۶۳ سال کے واسطے موجب آسایش بندگان الٰہی ہوا گو لوگ اوسسے ڈرتے تہے مگر اوسنے بڑی عقل و انصاف بذل و الطاف سے رعایا کو خوش کیا اور مندر پاک سوامی مقام پکہ شور مین بنوا کر ایک ندی پاک نام کہد کر لایا اور شہر پوچہہ آباد کیا ایک جوگنی نے راجہ کی قربانی کرنے کو جگ کیا اور اوسکی ضیافت کی راجہ نیرنگی ہیرزال و نہارون سے بیخبر رہکر ارادت وعقیدت قلبی سے اوسکی حسن و جمال پر شیدا ہو کر معہ عزیز و اقارب وہان گیا اوس ساحرہ نے جادو کے زور سے اون سب کا کام تمام کیا اور آپ غایب ہو گئی صرف کہاتے نند بیٹیا راجہ کا جو بچ رہا تہا سمت ۲۵۳۰ک مین مسند نشین ہو کر ۳۰ سال کی حکومت کے بعد مرگیا اور

وسنند بیٹیا اوسکا سمت ۲۵۶۰ک مین حکومت طراز سلطنت ہو کر بڑی دانائی و ہوشیاری سے باون سال ۲ ماہ کی حکومت کے بعد عدم کو سدہارا اور راجہ نرجو بیٹیا اوسکا تہا سمت ۲۶۱۲ک مین ۶۰ برس تک اور پہر اوسکا بیٹیا اکہہ سمت ۲۶۷۲ک مین ۶۰ سال تک راجہ کشمیر کا رہا اوسنے موضع اکہہ پال جسکو اچہہ بل کہتے ہین بنایا پہر فرزند اوسکا راجہ گوپادت ساڑہے ساٹہہ برس تک

سمت ۲۷۴۳ک مین فرمانروائے کشمیر ہوا قرب وجوار کے تمام ممالک فتح کرکے رعایا کو اُسنے اسقدر آرام دیا جسکا حد وحساب نہین موضع کہلی جسکو اب کہل ناروواہ اور کہاگ کا جسکو اب کہاگ اور ماڈگرام معروف بہ ہاہی گام سکندر پور جسکو اب کندر بولتے ہین آباد کرکے بہت سے دیہات برہمنون کو جاگیر مین دئے ۔ پیاز کہانے والون کو بوجہہ دواری مین برہمنون کو گوبہ کار مین لبایا اوسکے وقت مین جانورکشی کی بہت ممانعت تہی اِسکے پیچھے

گوکرن بیٹا اوسکا سمت ۲۷۹۲ ک مین ستاون برس وش ماہ کے واسطے زیب بخش مسند حکومت ہوا پہر اوسکا لڑکا **نرانذر آدت** ۲۶ سال ۳ ماہ تک سمت ۲۸۵۰ ک مین پہر اوسکا بیٹا **اندہ جدہشٹر** ۵۶ برس ۵ ماہ تک سمت ۲۸۸۶ ک مین فرمانروائے کشمیر بنا اُسکی انکہین بہت چہوٹی تہین کچھہ عرصہ تک اوسنے بڑی عدل وانصاف کے ساتہہ حکومت کی بعد اوسکے یکبارگی مزاج اوسکا بدل گیا سخت ظلم وستم کرنے لگا اس سے امیر وغریبہ اوسکی خرابی کے درپے ہوئے اور نفاق باہمی بہی روز بروز بڑہنے لگا ۔ آخر تنگ آکر راجہ ہندوستان کو بہاگ گیا راستے مین ایک راجہ نے پیچان کر مارڈالا مدت حکومت اوسکی ۵۶ برس ۵ ماہ ہے یہان **راج ترنگنی** کا اول ترنگ ختم ہوا ۔ اِسکے بعد سمت ۲۹۴۳ ک مین اعیان ملک نے راجہ **پرتاپادت** کو جو **بکرماجیت** کے عزیزون مین سے تہا منتخب کیا وہ ۳۲ سال کی رعایا پروری کے بعد مرگیا اور راجہ **جلوک** بیٹا اوسکا ۳۲ سال تک اور پہر لڑکا اوسکا **توبخین** سمت ۳۰۰۰ ک مین ۳۶ برس تک راجہ بنا اِسکی رانیکا نام **واگ شٹا** تہا اِن دونون نے ملکہ امید عالم کے چمن کو اپنے قطرات بخشش سے سرسبز کیا ہمیشہ رنگی شورا اور ہرا داس سند نوترہ مین جونج بیبج بہارہ کے اوپر

اوپرہ کی طرف ہے بنایا اور شہر **کنگ** آباد کیا بے شمار درخت جو اوسنے مراج تین
لگائے اوسکی حسن نیت سے اون کی تمام شاخون مین شگوفہ کاری اور میوہ جات
کی کثرت سے گرانباری ہوئی ایک دفعہ ماہ بہادون مین زراعت شالی پر بے موسم
برف اسقدر گری کہ لوگونکے دل سرد ہو گئے اور قحط کی گرم بازاری ہوئی رعایا کا دل
اس آتش بلا کے شعلہ افشان ہونے سے سوخت ہو گیا ہر طرف سے فریاد گریہ و
زاری شروع ہوئی یہانتک کہ آدم خوری پہ نوبت پہونچی راجہ بہ کمال فیاضی اطراف
و نواحی سے غلہ خرید کر محتاجون کی پرورش اور غمخواری کرنے لگا جبکہ سب خزانہ
کے صندوق بہوکہون کے معدے کی مانند اوسکی کثرت جود وکرم سے خالی ہو گئے
اور باقی کچہہ نرہا تو راجہ نہایت گہبرایا آخر بوقت شب آبدیدہ ہوکر اپنی رانی واگ پشٹا
سے کہا کہ جہانبانی نہ واسطے خراج لینے تن پروری اور عیش و عشرت کے ہے بلکہ واسطے
اوٹہانے بار رنج دپریشانی و تدارک تکالیف رعایا کے ہے مجہسے بسبب تہیدستی
کے بہوکہون کے پیٹ کی آگ نہین بجہہ سکتی لہذا ارادہ اسمین ہے کہ آج اپنے جسم
خاکی کو آگ مین جلا دون تاکہ کل کو آہ مظلومون سے میرا خاندان و مکان نہ جلجائے
رانی نے گرمی محبت سودت سے التماس کیا کہ مہاراج دلشکستہ اور ناامید نہو
اپنا اعتقاد درست رکہکر عاجزی سے آج شب کو باری تعالے سے دست بدعا ہو
آپ کی نیک نیتی سے بے شبہہ - بے اثر ظاہر ہوگا چونکہ واگ پشٹا زیور کرامت
اور خوارق عادت سے آراستہ تہی صبح ہوتے ہی دعا کی پذیرائی ظاہر ہوئی خدا کی
قدرت سے جسطرح موسے کی قوم کے گہرون مین من و سلو پہونچا تہا اوسکی رعایا
کے مکانون مین کبوتر بے جان فایز ہوئے اِس بخشش عام الٰہی سے گروہ خلق
کی تنگدستی دور ہوئی راجہ رعیت کے غم و تردد سے فارغ ہوا چونکہ فصل نزدیک

آئی ہتی بہت سا غلہ زمین سے پیداوار ہوا اوسکی برکت سے رزق کی فراخی اور ارزانی ظاہر ہوئی واک پشٹا نے رامو اور کیمو آباد کیا برہمنون کو بہت سی جاگیرین عطا فرمائین اوسکے بطن سے کوئی اولاد نہتی آخر کو راجہ کے ساتھہ ستی ہو گئی جس مکان مین وہ جلے ہتی اوسکا نام واک پشٹا ٹوئی ہے اِسکے بعد ایک اور خاندان سے راجہ بجی سمت ۳۱۱۴ ک مین تخت نشین ہوکر ۸ برس تک فرمان روائے کشمیر رہا شہر بلیجہارہ اور مندر بجیشور آباد کیا - اِسکی تخت نشینی کے ایک سال بعد راجہ بکرماجیت نے سموت اپنا بنایا -

پھر راجہ جی اندر سمت بکرمی مین سندمتی وزیر نیک تدبیر کے مشورہ سے راجہ بنا عدالت و انصاف سے نیکنامی حاصل کی چند عرصہ کے بعد حاسدون نے اسپر وزیر نیک تدبیر کی نسبت اتہام برپا کئے راجہ نے ور اندازون کے قول پر اعتبار کیا اور اوسی پایہ وزارت سے گراکر خوار و ذلیل کیا اتفاقاً وضیع و شریف لوگ جو اوسکے اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ کی شکرگذار ہتی کہنے لگے کہ سندمتی اسملک کا راجہ بنے گا یہہ خبر پاکر وزیر مذکور کو نہایت درجہ کی سزادی پابزنجیر کرکے قید خانہ مین بہجدیا وہان دس برس تک نہایت سختی مین رہا آخر الامر راجہ کو ایک عارضہ جانستان لاحق ہوا اولمین خیال کیا اگر سندمتی زندہ رہا تو بعد میرے ضرور بسبب رضامندی خلایق کے بادشاہی اسیکو ملیگی بدین نظر اوسکو قید خانہ قالب عنصری سے رہا کرکے برسردار کہنچا اور خود بہی ۳۷ برس کی حکومت کے بعد عازم ملک بقا ہوا

راجہ سندمان

چونکہ راجہ جی اندر کا کوئی قایمقام نہتہا چند دنون تک کشمیر لاوارث پڑا رہا البنشان

دیوگور و وزیر مذکور کا جو ایشبرراری واقعہ لب تالاب ڈلمین جو اوسکے نام سے
آباد ہے رہتا تہا یہہ خبر پاکر اوسکے جلانے کو آیا اور سے اوتار کر اوسکے بدن کو کیا
دیکہتا ہے کر اوسکی پیشانی پر یہہ شلوک لکہا ہے۔ **شلوک**

यावज्जीवं दरिद्रत्वं दशवर्षाणि बन्धनम् ।

ارتہہ **शूलस्पृष्टेन राज्यं पुनाराज्यं भविष्यति ॥१॥**

جب تک وہ زندہ رہیگا تب تک داردر یعنی مفلس رہیگا دس برس قید رہیگا پہر
دار پر مرجائیگا بعد اوسکے راجہ بنیگا " یہہ دیکہہ کر اوسنے سوچا کہ اس شلوک کے تین
فقرے جو پورے ہوئے ہین تو کیا عجب ہی کہ خدا کی قدرت سے چوتہا فقرہ بہی پورا ہو
بدین خیال اوس نعش کو بدستور دار پر رکہکر منتظر ملاحظہ قدرت آلہی کا رہا اتفاقاً
ایک شب کو دیکہا کر پہلے تمام میدان نورانی ہوگیا اور پہر چند جوگنی عورتون نے لاش
کو نیچے اوتار کر قدرت قادری سے ازسرنو زندہ کر کے اپنے ساتہہ مباشرت مین مشغول
کیا ایشان دیو یہہ تماشا دیکہہ متعجب ہو کر خوف زدہ ہو رہا تہا کہ صبح ہوتے ہی اون عورتون نے
چاہا کہ اوسے بدستور نعش بناکر چلے جاوین اتنے مین ایشان دیو ہاتہہ مین تلوار
لیکر وہان پہونچا اور غل کرنے لگا جس سے وہ عورتین بحیا و شرم وہان سے بہاگین
آسمان پر پہونچکر ایک نے اونمین سے آواز دی کہ ایشان دیو اسکو خدا نے پہر جان
دی اسکا نام سندیمان رکہنا آریہ راجہ بہی کہلائیگا ان بعد کے دونون آپسمین
بڑے تپاک اور محبت سے ملکر شکر قدرت خدا ہوئے بعد شہرت سی بحث کے سب نے
مان لیا کہ بلاشبہ یہہ وہی وزیر سندمتی ہے اوسکے اطوار پسندیدہ کو یاد کر کے
بالاتفاق مسند نشین حکومت کشمیر کیا اوسکے عرصہ حکومت مین ملک علوی و سفلی
بلیات سے محفوظ رہا وہ خود ہر صبح کو ہزار مہنہ ہزار شیو پتہر کے تیار کرتا اگر کسی سبب سے

کبھی ہزار پوری نہوتی دوبارہ ثابت رکھنے کو ایک پتھر پہ ہزار شیوجی کی شکل کھینچکر
بعد عبادت کے روٹی کہاتا چنانچہ اونمین سے ایک پتھر ابتک سیول گام پرگنہ کہاور بارزہ
مین موجود ہے اور بہت سے مندرون کی روزمرہ پرستش کرتا برہمنون کو جاگیرین
دیتا جہان پر سردار کھینچا گیا تہا وہان مندر سندلیشور اور ایشہ براری مین
ایشی شور نام مندر اپنے گورو کے نام پہ بنوایا اوسکا نشان ابتک موجود ہے
موضع ہتہید مین تہندادیوی مہر و مین ہیمادیوی کا مندر جو ابتک موجود ہے وغیرہ
بنائے ۴۷ برس کی حکومت کے بعد ترک دنیا کرکے بلباس فقیری کہین کو نکل گیا اوسکے
آخر زمانہ مین شہرہ ہوا کہ گوپادت جدہشٹر کی اولاد مین سے راجہ قندہار
کے سایہ عنایت سے اوقات گذاری کرتا ہے اوسکے ایک لڑکا ہے میگواہن
نام اندنون پیراگ جوتش نے اپنی لڑکی امرتہ پربا نام کا سویمبر مقرر کیا اس
جشن شادی کا اشتہار دیا ہے اس تقریب سے باجازت پدر میگواہن بہی شریک
جلسہ مذکور ہوا چونکہ نسیم اقبال نے غنچہ مراد شگفتہ کرنا تہا امرتپربا نے پہولونکا
ہار میگواہن کے زیب گلے کیا اوسنے فضل ایزدی سے غنچہ تمنا شگفتہ پایا یاوری بخت
بیدار سے دولت دنیا مال ومنال اور عروس صاحب جمال ہاتہ لگی رنج دیرینہ
پایمال ہوئے خوشی خوشی بڑی کروفر سے قندہار مین اگر باپ سے ملا اس امر کے سنتے
ہی امرائے کشمیر کو یہہ مثل یاد آئی کل جدید لذیذ اپنے راجہ سندیمان سے روگردانی
کی اور راجہ میگواہن کے نام نامہ وپیغام اس مضمون سے ارسال کئے کہ تاج شاہی
حضور کے سر سے تصدق ہونے کے ارمان مین قالب تہی کرتا ہے تخت پابوسی کی
تمنا مین ہے چونکہ سندیمان اکثر اوقات عزیز کو خدا کی عبادت مین صرف
کرتا اور عروج دنیوی کو موجب تنزل آخری جانتا تہا بدریافت اس کیفیت

کے ترک دنیا مناسب سمجھا ہرچند کہ تدارک اور انتظام ہر فتنہ و فساد کا کر سکتا تھا عروس خلافت کے آغوش سے کنارہ عافیت اختیار کیا پس ہر امیر و وزیر سے عذرخواہ ہوکر لباس گدائی جسم شاہی پر آراستہ فرمایا اور اوتر کی طرف چشمہ نندی کشیر پر ایشور کے دہیان مین آسن جمایا یہان راج ترنگنی کا دوسرا ترنگ ختم ہوا پہلے ترنگ کے ۲۱- راجگان نے ۱۰۲۴ سال اور دوسری کے ۶ راجاؤن نے ۱۹۲ برس تک حکومت کشمیر کی

میگواہن

الحاصل راجہ میگواہن نے عروس خلافت کشمیر سے بغلگیری کی یہہ راجہ بڑا منصف رحم دل اور دہرماتما تہا جانورکشی کو روا نہ رکہتا ہردم منادی کراتا کہ کوئی متنفس جانور نہ مارے مکان میگہہ ون مٹھ گام میگہہ مٹ کی بنیاد یہی اوس نے ڈالی جوکہ پرگنہ پہاک مین ہین رانی امرتہ پربھا نے بودہون کی خاطر امرتہ بہون وغیرہ مکانات کی بنیاد ڈالی چونکہ راجہ نے سُنا کہ ہندوستان مین جانورکشی بہُت ہوتی ہے اسلیئے لشکر ظفر پیکر کو ہمراہ لیکر تمام راجاؤن کو مطیع کرتا ہُوا اور اونسے جانورکشی چہوڑاتا ہُوا دریاے شور کے کنارہ تک پہونچا وہان معہ لشکر ہاتہی گہوڑو ن کے سمندر پار ہوکر جزیرہ سنگلدیپ مین پہونچا وہان راجہ وبہی شن نے اوسکا استقبال کرکے بہُت خاطر کی - (مخفی نرہے کہ جو راجہ لنکا مین ہوتا ہے شاستر والے غالباً اسکو وبہی شن کے خطاب سے مخاطب کرتے ہین جیسیکہ روم والون کو سلطان و چین کے شاہون کو خاقان کہتے ہین) اور راجہ لنکا نے حفاظت جانورن دل وجان سے قبول کرکے بہ رشتہ دولت ولاسباب پیشکش کیا پہر راجہ وہان سے چند جہنڈے لیکر جوکہ عہد جی سنگہ تک نشان فتح مندی کے خیال سے

موجود رکہے ہوئے ہتے پہر بڑی شان وشوکت سے مراجعت کرایا کسی روز ایک برہمن اپنا بیمار لڑکا لئے روتا ہُوا راجہ کے دربار مین آکر دادخواہ ہُوا کہ منجمان دقیقہ رس کہتے ہین کہ اس لخت جگر کی زندگانی بلا ادائے رسم قربانی ناممکن ہے چونکہ اس زمانہ مین قتل ذبیحات کا ممنوع ہے اِسکی زندگی کا بچاؤ کیونکر ہے تعجب ہے بجائے حیوان مطلق کے حیوان ناطق کی جان جا دے اور ایک غریب برہمن کا خون حضور کی گردن پر زنگ لادے راجہ نے اِس دل آزردگی کا کلام سُنکر اوس خستہ دل کی دلداری کو اور بیمار کی سلامتی کے واسطے دوسرے روز کا وعدہ کیا آدہی رات گذری ہوگی کہ راجہ نے اپنے دلمین ٹہانی کہ بلا سے جو کچھہ ہو اپنی جان قربان کیجئے جو ہین چاہا کہ خود کُشی کرے ایک روحانی شکل ظاہر ہوئی راجہ کی تعریف کرکے اِس ارادہ سے روکا برہمن کے لڑکے نے تہوڑی عرصہ مین شفائے کامل پائی یہہ راجہ ایسا خوش نیّت تہا کہ اُسکے زمانہ عدالت مین گیدر کی ہبکی سے شیرون کے ناخن گرتے ہتے اور بخوف بازپرس درندون کے دانت خونریزی سے کٹتے تہے ایکدفعہ رات کے وقت اوسنے اپنے محل پر سے آواز سُنی کہ چور چور رہہ پکارا باندہ لو پانچ چہہ روز کے بعد جو سیر کو نکلا تو چند حسین عورتون نے دست بستہ عرض کی کہ وہی ناگنیان ہین رات کے وقت ہماری خاوند پہرہ پر رہے تہے زمینداروں نے چور کا ہو کہا کہ چور چور کرکے پکارا اوسپر حضور نے باندہ لینے کا حکم دیا وہی قدرت سے پہانسی مین گرفتار ہوگئے حضور نے جانورکشی موقوف کی ہے اور ہمکو اس عذاب مین ڈالا ازراہ ترحم اوسوقت راجہ نے کہا چہوڑدو چہوڑدو اور وہی بند سے چہوٹے

یہہ راجہ سمت ۹۱ بکرمی مین تخت پر بیٹہا تہا اور چونتیس سال کے بعد مسند عدم پر راحت سنہ ۳۴ ع
دائمی کو سوگیا

(سرشٹ سین)

سمت ۱۲۵ بکرمی مین راجہ سرشٹ سین جسکو پرورسین اور تونجین بہی کہتے سنہ ۶۸ ع

تہے تیس برس تک زینت بخش خیام شاہی رہا ماتر چکر اور بیر ور لیشور مہادیو
وغیرہ مندر بناکر اون کے مجاورون اور پوجاریون کو ترگرت ولیش کو وقف کیا ترگرت
دیش **نگرکوٹ** سے مراد ہے) اسکے دو لڑکے تہے **ہرن** اور **تورمان** بعد
انتقال پدر راجہ ہرن تخت خلافت پر بیٹہا راجہ ہرن اور تورمان اوسکا وزیر بنا تہوڑی
عرصہ کے بعد تورمان نے اپنے نام کا سکہ جاری کیا بہائی کے اُس کہوٹے چلن سے
راجہ دل کوفتہ ہُوا اور غصہ کی آنچ مین تاؤ کہا کر اوسکو قیدخانہ مین بہیجا اوسکی
قید کو زمانہ دراز منقضی ہُوا تورمان کی رانی **انجنا** نام جو راجہ **اکیچہوا** کو **سورج
بنسی** نامور راجہ کے خاندان کی **وزندر** راجہ **رگہو بنسی** کی بیٹی تہی اوس سے
آثار حمل کے نمایان ہوئے جب وضع حمل کے دن نزدیک آئے شرم وحیا سے پوشیدہ
بیٹا جنا ایک کمہار کی جورو نے کمال عزت سے اوسکو اپنا بیٹا بنایا اور لڑکی کی
مانے اوسکو پرورسین کا پوتا ظاہر کیا اسلیئے اوسکا نام پرورسین رکہا گیا جب وہ
کہیلنے کودنے کے لائق ہُوا تو قدیم عالیخاندان کے لڑکون سے مصاحبت کرتا اور کمہار کے
لڑکون کو سزاوار ہمنشینی کے نہ جانتا جب دانشمندون کے لڑکون سے کہیلنے مین
شامل ہوتا بجاے لہو ولعب کے احکام شاہی جاری کرتا سب ہمعصر لڑکے اپنے حتی الوسع
ہر ساعت اوسکی اطاعت مین مستعد رہتے اتفاقاً ایک روز اوسکا خالو جی **اندر**
نامی اونکے کہیلنے کی جگہہ مین آیا اوسکا اونچا مرتبہ دیکہہ کر لڑکون کا جی چہوٹا ہو گیا ایسا
رعب سمایا کہ کہیل کا رنگ بگڑ گیا لیکن پرورسین نے کمال بے پروائی اور استقلال سے
نیم نگاہ بہی نہ کی جی اندر کی تیوڑ سے پلک تک بہی نہ جہپکی جی اندر تہوڑی دیر تک وہان
ٹہرا بزرگی کی علامتین اوس خورد سال کی پیشانی مین دیکہہ کر پیشینگی کی کہ ہونہار بروے
کے چکنے چکنے پات خط وخال چال ڈہال سے معلوم ہوتا ہے شاید میرا بہانجا ہے اس خیال

کچھہ آکا پیچہانہ کیا اوسکے پیچھے ہولیا جب دروازہ سے مکان مین ونید آیا اپنی بہن کو
پہچانا دونون نے باہمدگر اُٹھہ اُٹھہ رو دیے - پرورسین نے یہہ کیفیت کمہارن سے پوچھی
روئیداد دریافت کی باپ کے قید ہونے سے نہایت تنگ ہوا غیرت نے جوش کہایا
پہلوانی اور ورزش سیکہنے لگا راجہ ہرن نے جب اُس واقعہ سے جنبہ بائی تورمان کو
خلاص کیا مگر تورمان اوسی زمانہ مین قید ہستی سے بہی چہوٹا پرورسین ہندوستانی
جاترا ونکو نکلا اونہین ایام مین ہرن بہی تین برس کی حکومت کے بعد مرگیا چونکہ کوئی
وارث تاج موجود نہ تہا ملک بے سر ہوگیا اسپر رئیسان کشمیر نے راجہ بکرماجیت والی
اوجین کی حضور مین عرض کی - اوس زمانہ مین ایک برہمن کشمیر کا **ماترگپت** نام
علوم عقلی و نقلی معاش و معاد سے بخوبی واقف شہرہ قدردانی راجہ بکرماجیت
کا سُنکر حاضر دربار راجہ موصوف تہا تمام اوصاف حسنہ و افعال پسندیدہ اوسکے
ذات مین موجود تہی ایکدن کا ذکر ہے کہ موسم زمستان مین جب آدہی رات گذری راجہ
بیدار ہُوا اور دیکہتا ہے کہ تمام شمع بجہی ہین اندہیرا ہورہا ہے نوکرون کو آواز دی کہ
بتی روشن کرو اتفاقاً سب بیہوش سوتے تہے ماترگپت آواز پاتی ہے مثل صدائے
گنبذ کی آیا اور تمام شمعون کو روشن کرچکا تو راجہ نے پوچہا کہ رات کتنی باقی ہے
ماترگپت نے کہا ڈیرہ پہر - پہر راجہ نے پوچہا کہ تجہکو کیونکر معلوم ہُوا اوسنے بڑی
فصاحت و بلاغت سے ایک شلوک ذیل فی البدیہہ عرض کیا **شلوک**

शीतेनो द्धुषितस्य माषशिशिमिव च्चिंतार्णवे मज्जतः।
शांताग्नोस्फुटिताधरस्य धमतः क्षुत्क्षामकण्ठस्य मे ॥
निद्राक्काप्यवमानितेव दयिता सन्त्यज्य दूरं गता।
सत्पात्रप्रतिपादितेव वसुधा न क्षीयते शर्वरी ॥२॥

معنے" مین سردی سے ماش کی پہلی کے موافق سمٹا ہوا ہون - فکر کے بحر مین ڈوبا

ہوا بجھی ہوئی اگ پہونکتے ہوئے میری لب پھٹی ہوئی ہین گلا میرا لگ گیا ہے۔ ایسے
شخص (یعنے مجھکو) نیند بہت دور چہوڑکر چلی گئی ہے جسطرح سے کہ کوئی عورت جسکی بیعزتی
ہوئی ہو چلی جاتی ہے۔ جیسیکہ زمین جو اچھے آدمی کو دیجاوے اور کم نہین ہوتی
اوسیطرح میری رات نہین گھٹتی"۔ راجہ اوسکا یہہ شلوک سُنکر بہت خوش ہُوا اوسکے
کنایہ سے زمین کا حسن طلب معلوم ہُوا سوچا کہ کشمیر مین کوئی حاکم نہین ہے اگر ایسا دانا
اور نیک آدمی وہانکا حاکم بنایا جاوے تو نہایت مناسب ہے پس اوسیوقت کشمیر کو قاصد
بہیجا کہ ماترگپت فرمان اور سند حکومت لیکر یہان سے روانہ ہوتا ہے ہر شخص کو لازم ہے
کہ بہرحال اوسکے امر ونہی کے بجا لانے مین بدل سرگرم اور مستعد رہے علے الصباح
ماترگپت کو بُلایا وہ غمگین حاضر ہُوا راجہ نے ایک فرمان سربمُہر دیکر فرمایا کہ کشمیر
کو روانہ ہُو لاچار بہ تعمیل حکم بے توشہ وزادراہ بحال غریب روانہ ہُوا اور دلمین کہتا
گیا کہ افسوس ایسی بارگاہ عظیم سے بہی مین مایوس اور محروم رہا بلکہ راجہ کی خدمت
سے بہی علیحدہ ہو گیا۔ جسوقت ماترگپت بادل غمگین کرمہہ ورت کے نزدیک
پہونچا تو اپنے پار جات دہوئے اور سُنا کہ کشمیر کے امیر ہیرپور مین ٹہرے ہین جب
ہیرپور مین آیا حکمنامہ ارکان دولت کے ہاتھہ مین دیا اونہون نے اوسیوقت
سمت ۱۸۵ب مین خلعت پہنا کر تخت سلطنت پر بٹہلایا ماترگپت نے زہد وپرہیزگاری سے ۱۲۸ع
جانداروں کے مارنے کی ممانعت اور رعایا کی پرورش وپرداخت کی پہلے دن ہی
خزانہ عامرہ سے زر بسیار امرا اور اہالی کشمیر کو عنایت فرمایا اور اپنے تمام رشتہ
دارون وآشناؤن کو بڑے بڑے منصبون پر بٹہلایا اور بہت سے تحایف و
نفایس کشمیر جمعکر کے راجہ بکرماجیت کی خدمت مین روانہ کئے اور چار سال ۹ ماہ
تک راج کیا۔ جسوقت پرورسین نے سنہہ مین راجہ ہرن کا مرنا اور کشمیر مین ماترگپت

کا حال سُنا ہوش وحواس کہو گئے اسی فکر مین ایک پربت پر **اشو یاد** نامی درویش کامل کی خدمت مین پہونچا اوسنے اپنی صفائی اور روشن ضمیری سے پر درسین کو مژدۂ جہانداری سُنایا اوسکے بعد ایک سال تک عبادت کرتا رہا اور دوبارہ اشویاد سے فتح مندی کا مژدہ سُنکر تہوڑے عرصہ کے بعد کچھہ امیر و وزیر کشمیر کے اوس نیک تدبیر سے ملگئے اور کشمیر پر قبضہ کرنے کی ترغیب دی اُس عالی حوصلہ نے سوچا کہ ماترگپت کا مرتبہ مجہسے چہوٹا ہے اوس سے مقابلہ کرنا پست ہمتی کا شیوہ ہے مردانگی کا یہہ بلند ارادہ ہے کہ اوسکی پشت پناہ ومعاون راجہ بکرماجیت سے جو بڑا ہے مقابلہ کرون اور اپنی شجاعت سے اوسے چہوٹا بناؤن پس ولایت **مالوہ** پر لشکر کشی کی اور مُلک **ترگرت یعنی نگر کوٹ** بعد جنگ آزمائی کے فتح کرکے آگے قدم بڑہایا اثنا راہ مین سُنا کہ راجہ بکرماجیت نے خلوت خانہ عدم کی راہ لی چونکہ دشمن عظیم الشان نہ ہا آگے جانیکا ارادہ فسخ کیا بعد اوسکے خبر پائی کہ ماترگپت نے بکرماجیت کی وفات کی خبر سُنکر تاج وتخت چہوڑدیا اور بارادۂ کاشی نواس اسی راہ سے آتا ہے لہذا اِس گمان سے کہ مبادا میری اقتدار کی شہرت سُنکر وزیرون نے اوسکو لڑائی کے واسطے برہم کیا ہو تہوڑے آدمیون کے ساتہہ ماترگپت کے پاس گیا اور تعظیم وتکریم کی بعد ترک سلطنت کا سبب پوچہا ماترگپت نے کہا کہ راجہ کے مرنے سے مجہی اسقدر عبرت ہوئی کہ سلطنت سے نفرت ہوئی اب قبای شہریاری تیرے تن پر زیبا ہو راجہ نے بکرماجیت کا بخشا ہوا ملک برہمن سے واپس لینا اپنے حوصلہ سے دور جانا اور بلند ہمتی سے کشمیر کی حکومت پہر اوسکو سپرد کرنا چاہا ماترگپت نے متبسم کرکے بکمال استغنا کہا کہ راجہ بکرماجیت نے مجہہ سے نالایق کو اسقدر انعام فرمایا اب خواہش نفسانی سے اوسکے حقوق کیونکہ بہلادون اگر تجہہ سے

سلطنت قبول کرون راجہ کی بخشش عظیم تھا جیسا ناظاہر ہے کیونکہ اوسکی بخشش
دوسرے کی سخاوت سے مشابہ ہوجاویگی اوسکی فضیلت کچھہ نرہیگی پرورسین
نے ہرچند اس امرمین اصرار کیا لیکن ماترگپت نے حکومت پر رغبت نہ کی اور کاشی
جی مین عبادت خدا کرنے لگا راجہ پرورسین اپنی سخاوت سے دس برس تک تا وقتیکہ
وہ زندہ تہا کشمیر کا تمام خراج اوسکے واسطے کاشی مین بہیجتا رہا لیکن ماترگپت کمال
بے پروائی سے محتاجون کو دیدیتا اور آپ گدائی سے روزی بہم پہونچا کر گذارہ کرتا
تمرناشک والے نے لکہا ہے کہ بکرم آٹہہ ہوئے ہین ایک بڑا بکرم سنہ ۵۰۰
اور سنہ ۵۲۰ کے درمیان مین ہوا جسنے **ماترگپت** کو کشمیر بہیجا اور پرورسین نے
اوسکے بیٹے **شیلادت** سے سنگہاسن ۳۲ پتلیون والا چہین کر کشمیر مین
پہونچایا۔ دوسرا **چندرگپت** بکرم اسکو **وہ سموت** والا لکہتا ہے
اور تصدیق کرتا ہے کہ بکرم اوسکا خطاب تہا مگر یہہ بات غلط ہے بکرم سموت والا
وہ ہی ہے جسنے ماترگپت کو کشمیر بہیجا تہا۔ اور یہہ بہی غلط ہے کہ وہ سنہ ۵۰۰ و سنہ ۵۲۰ مین
ہوا بلکہ وہ سنہ عیسوی کے آغاز مین جس وقت ماترگپت نے اوسکو بہیجا اوسوقت سنہ ۱۲۵ھ
تہا اور سمت ۱۸۵ بکرمی تہا بکرماجیت کا سموت سنہ عیسوی سے ۵۷ سال ہی پہلے چلا ہے
گو اوسکی عمر کا پورا تخمینہ معلوم نہین ہوتا مگر یہہ بات ظاہر ہے کہ سنہ عیسوی کے
شروع مین وہ زندہ تہا اور ماترگپت کے بہیجنے کے بعد چار سال کے وہ مرگیا۔ بلکہ
اوس سے **منو** کی یہہ بات بہی تصدیق ہوتی ہے کہ کلجگ مین عمر انسان ۱۰۰ سال
دواپر مین ۲۰۰ برس وترتیا مین ۳۰۰ برس کی دبست جگ مین ۱۰۰۰ برس کی ہتی کیا
عجب ہے کہ بسبب اوسکے نیک اعمالون ست جگی کے اوسکی عمر ۱۰۰ برس سے کچھہ کم زیادہ
ہو جو کہ راج ترنگنی کے حساب سے ہوتی ہے۔

بکرم لکھتا ہے کیونکہ بکرم پو ہد نہ تہا جیسا کہ تر نا سک والا معلوم ہوتا ہے دوسرے وہ خود لکھتا ہے کہ بکرم اوسکا خطاب تہا پس اگر خطاب تہا تو ضرور بکرم دوسرا ہی تہا جسکے نام کو اوسنے فخریہ اپنا خطاب بنایا - ۴۴ ۷۵ مین **بکرماوت خلف رناوت** کشمیر کا راجہ ہوا ہے اوسنے سموت ہین چیلایا -

راجہ پرورسین

القصہ پرورسین دریاے شور کے بڑے زور و شور سے سب بادشاہون پر غالب آیا شیلاوت بکرماوت کا بیٹا جسے **پرتاپ شیل** بہی کہتے تہے دشمنون سے مغلوب ہوکر آوارہ وطن ہو رہا تہا پرورسین کی دستگیری سے دوبارہ تحت پر بیٹہا اور تحت سنگہاسن جسے پرورسین کے بزرگون سے دشمنون نے چہین لیا تہا اور بکرماجیت کے پاس پہونچا تہا پہیر لیا بعد چندے پرتاب شیل نے رو گردانی کی اور فوراً مونہہ کی کہائی دوسری مرتبہ بہی ناسپاسی کی راہ مین قدم رکہا اور مکافات سے ٹہوکر کہائی اسی طرح سات مرتبہ اوسنے سر اوٹہایا مگر راجہ پرورسین نے ہر مرتبہ نظر لطف و عنایت سے زیر کرکے سرفراز کیا اور ملک واپس دیا اور ساتوین مرتبہ مجبور حکومت سے خارج کرکے قید کیا اور اپنی محفل مین طاوس ۔ (سنگہاسن) کے ساتھ پہونچا یا اس مقام پر راجہ کی سازعالی ہمتی نے یہہ آہنگ کیا کہ اوس بدخیال کو دایرہ حبس سے رہا فرمایا او بہت سی دولت و مال دیکر از سر نو تخت و تاج واپس دیا پرورسین اسیطرح تمام ظالمون کو برباد اور نیک راجاؤن کو امداد و بیتاز راجہان اوسنے تسلط کیا وہان کا راج وہین کے رئیس کو واپس دیا اور اسیطرح تمام ہندوستان پنجاب مالوہ وغیرہ کو فتح کرکے اوسکے دلمین ارادہ ہوا کہ کشمیر مین اپنے نام سے ایک شہر آباد کرے اسی خیال مین ایک دفعہ رات کو تنہا پہرتے ہوئے کنارہ بہت پر جہان مردہ جلائے جاتے تہے ۔ ایک ویتال

یعنے جن قوی ہیکل ودراز قد کو دیکہا اوسکے چشمہاے آتشی سے گویا گرمی راجہ کے بدن تک
پہونچتی تہی اور پہاڑ پر بہی بجلی کوندتی ہوئی نظر آتی اوسنے راجہ کو اپنے روبرو بلا کر کہا
کہ اے راجہ مینے صرف اپنا درشن راجہ بکرماوت اور **سدرک** کو (جسکا ذکر برہتہ
کہتا ہین ہے) دیا ہے اب تجہکو دکہلائی دیا ہون تم تینون نے میری دیکہنے مین مردانگی
ظاہر کی تجہہ سے بہت رضامند ہوا جو چاہے مانگ اور جو خواہش آبادی شہر کی تیرے
دلمین ہے اسوقت جا کل جہان چونٹیکا (آہک) خط دیکہے گا وہین اپنے شہر کی بنیاد
ڈالنا صبح ہوتے ہی راجہ شمال کی جانب گیا تو نشان پایا اوسکے مطابق کوہ **ہاری**
پربت کے دامن مین جسے **پرومن پیٹہہ** کہتے ہتی ایک اتنا بڑا شہر آباد کیا
جس مین ۳۶ لاکہہ گہر آباد تہے جنوب مین اسکے **دریای ولتا** بہتا تہا شمال
مین ہاری پربت اوسکے غربی پل کا نام **ناوہ پور** رکہا وہ اب تک اوسی نام سے
مشہور ہے اوسکے وزیر **سورک** نے (جسنے سراندیب فتح کیا تہا) اپنے نام پر **سورہ**
بہون پرگنہ **پہاک** مین جسے اب **سوورہ** کہتے ہین بنایا راجہ کے خالوجی **اندر**
نے مقام **سوکرم** جسکو اب ہارون کہتے ہین شہر کے شمال آبادی کے نزدیک بنایا یہہ
راجہ سمت ۱۸۹ بکرمی مین تخت کشمیر پر بیٹہا اور ساٹہہ برس کی حکومت کے بعد فتوحات ملک سنہ ۱۲۲ع
عدم کی غرض سے نہضت فرما ملک بقا ہوا

راجہ جُدہشٹر

اوسکے بعد بیٹا اوسکا راجہ جُدہشٹر جو رانی **رتنہ پربہا** کے بطن سے پیدا ہوا تہا سمت ۲۴۹ سنہ ۱۹۲ع
بکرمی مین زیب بخش تخت خلافت ہوا اوسکے وزیرون امیرون نے بہت سی گانو اور مندر
بنائے ۴۸ سال ۳ ماہ کی حکومت کے بعد راجہ نے عدم کی راہ لی
سنہ اندر آوت - پہر اندر آوت اوسکا لڑکا سمت ۲۹۸ بکرمی مین اوسکا جانشین ہوکر ۲۳۱ع

۳۰ برس کی حکومت کے بعد مرگیا اوسنے ایک محکمہ اسناد کا خاص جاری کیا تہا

رنادت

سنہ ۲۳۳ع سمت ۳ ب مین اوسکا چہوٹا بہائی رنادت جسکو تونجین بہی کہتے تہے عروس سلطنت سے ہم آغوش ہوا کہتے ہین اسکے سرپر ایک نشان سعد مثل ناقوس کی تہا اسکی رانی رنبا میہ بڑی نیک خصلت اور خوش نیت تہی یہہ رانی راجہ رت سین والی جولی کی شہزادی تہی جو اسکو سمندر کی لہرون مین سے دستیاب ہوئی تہی جگ سومیہ مین اوسنے راجہ رنادت کو قبول کیا تہا راجہ ترنگنی مین لکہا ہے کہ پچہلے جنم مین یہہ راجہ بڑا قمار باز تہا - تمام مال و اسباب ہار کر فقیر بن گیا تہا تو کوہ بندہیاچل مین اوسنے بہت ریاضت اور عبادت کر کے دیوی کا طالب ہوا تہا اوسپر دیوی نے بلباس دختر راجہ رت سین کے گہر دریا کی لہرونین سے آکر سومیہ جگ مین اوس سے شادی کی اس راجہ نے ماری پربت پر ایک مندر ایک شفاخانہ شہر مین مریضون کے علاج معالجہ کو بنوایا تہا اسیطرح تین سو برس تک انصاف وعدل سے رعایا پروری کر کے آخرالامر معہ رانی موصوفہ کے ایک غار مین چلا گیا جہان سے اوسکا پتہ نہ لگا - اگر معترض اسکے عہد حکومت مین صدیونکا اعتبار نہ کرین تو ممکن ہے کہ اس قدر عرصہ تک اوسکی اولاد مین حکومت رہی ہو جسکو اوسیکے نام سے منسوب کیا گیا ہے اسکے عہد مین لشکر نوشیروان ہندوستان مین آیا -

(بکرمادت)

سنہ ۵۴۳ع پہر ۳۸۰ ب مین بکرمادت خلف اوسکا مسند حکومت پر جلوہ بخش ہوا اور ۴۲ برس تک خلقت کو اپنے عدل وداد سے خوش رکہا -

(بالادت)

یہہ شخص سنہ ۶۴۳ بکرمی مین باپ کا جانشین ہوا اور تخت پر بیٹھتے ہی دریای محیط کے سنہ ۵۸۶
کنارہ تک کے بلاد کو اپنے قبضہ مین لایا حدود بنگالہ مین کشمیریون کے رہنے کو شہر
کالمبی آباد کیا اِسکے ارکان دولت **کہشاک - شترگہن - مالوہ** نے
بہی دیوارین مندر اور محلہ آباد کئے **اننگ لیکہا** نام راجہ کی لڑکی جو نہایت
حسین و خوبصورت سرتاج مہ جبینان جہان ہتی ایک روز باپ کے پاس بیٹہی ہتی
کہ ایک جوتشی وارد ہوا وہ اپنے علم نجوم کے کمالات سے خط تقدیر کا مضمون
بتلاتا ہتا اوس لڑکی کی شکل دیکہتے ہی راجہ سے بولا کہ یہہ لڑکی تیری سلطنت اور
سلسلہ حکومت خاندان **گونند** کا خاتمہ ہے سر رشتہ فرمانروائی اِسکے
خاوند کے ہاتہہ مین آویگا راجہ نے یہہ بات سُنتے ہی قضا کا مقابلہ کرنے کو اس
خیال سے کہ پست ہمت آدمی بلند حوصلہ نہین ہو سکتا **دُرلب وردن**
نامی ایک آدمی سے جو داروغہ اصطبل کا بیٹا تہا اور ماں اوسکی **کارکوٹ ناگ**
کے خاندان مین سے ہتی اوس پری چہرہ کو بیاہ دیا وہ شخص اپنی خوشخوئی سے نیک
چلنی اور شگفتہ روئی سے مرجع خلایق ہوتا چلا کچہہ عرصہ کے بعد راجہ نے
چند دیہات بہی اوسکو دئے چونکہ ماباپ کے گہر لڑکیون کو پردہ حجاب کم ہوتا ہے
اننگ لیکہا جوش جوانی مین آکر نوجوانون پر نگاہ دورانی اور خوشرو
کم سنون پہ نظرین ڈالنے لگی اور وزیر **کنک** سے دربردہ لگاوٹ پیدا کی
چہندی ٹٹی کی آڑ مین شکار کہیلا کے تاڑنے والے رفتہ رفتہ اوسکے تن بدن
کے حال سے محرم ہوئے کنک وزیر نے اوسپر زرپاشی و فیاضی اختیار کی پردہ دردون
کو انعامات بخشنے لگا بقولیکہ ؎ زر بر سر فولاد نہی نرم شود - مگر ایک روز دربان
جو حرم سرا مین آباد دیکہتا ہے کہ آفتاب فتنہ و فساد روشن ہے یعنی وہ دونون عاشق

ومعشوق ہم بغل نیند مین سرشار پڑے ہین اس سانحہ ناموس سوز کے دیکھنے سے اوسکی آنکھون مین اندھیرا چھا گیا دود غضب ایوان دماغ تک سما گیا چاہا کہ اوس تیرہ بخت کی شمع حیات کو صرصر غضب وعتاب سے گل کرے لیکن عقل دوراندیش نے صبر کا نور دکھلایا اور یہہ ادراک ہوا کہ جب انسان اپنے قریب اشیاء داخلی پر کہ نفس اور بدن سے ناقص نہین یعنی جب وہ تغیر کرتے ہین کچھہ تصرف نہین کر سکتا تب اشیاء خارجی پر جو دور ہین مثل زن وفرزند کی کیونکر متصرف ہو سکتا ہے محقق کے نزدیک محض دلبستگی کا خیال ہے کہ یہہ چیز میری ملکیت مین ہے ورنہ بیگانی عورتون کی بدکاری دیکھکر بھی غصہ ہو جاتا ہے پس اوسی پر غضب کرنا چاہیئے نہ کہ دوسرے پر پہر ایسے خیالات کے بعد **درلب درون** نے **کہنگ** وزیر کے دامن لباس پر یہہ مضمون لکھدیا کہ ہرچند تیری بدکاری مقتضا اس امر کی ہتی کہ تیرے تن سے بار گردن بذریعہ شمشیر اوتار کر تجہی زیست کے بوجہ سے سبکدوش کردون مگر نیک نیتی وفراخ حوصلگی اور عالی ہمتی نے گوارا نہ کیا اس مصرعہ پر اکتفا کیا کہ ع در عفو لذتے است کہ در انتقام نیست ؛ مگر اس چشم رحم سے بخشنے کا خیال مدنظر رہے کہ دیدہ دوانستہ بینے تجہی خون سے رہائی دی اور وہ بے پاؤن باہر کوٹ کو گیا جب وزیر مذکور بیدار ہوا اور مضمون دامن پڑہا بخوف جان سر بگریبان ہوکر دلمین سوچنے لگا اس جان بخشی کے عوض میز شرمندہ ہوکر اپنی بدکاری سے باز آیا اور درلب درون کی خیرخواہی مین ہمہ تن مصروف ہوا **بالادت** ۳۵ برس کی حکومت کے بعد مرگیا اور سوائے داماد کے کوئی شخص وارث تخت نرہا اسکے عہد مین سنہ ہجری شروع ہوا اور تیسرا اترنگ کا جہ ترنگنی کا بیان ختم ہوا

درلب درون

پہر حکومت کشمیر دوسرے خانوادہ مین منتقل ہوکر خاندان **کارکوٹ ناگ بنشی** مین

ہئی اور سمت ۶۷۸ بکرمی مین بہ پیروی کہنگ وزیر حکومت کشمیر راجہ درلب وردہن سنہ ۶۲۲
کے نامزد ہوئے اوسکے شہزادہ کا نام ملہن تہا یہہ راجہ ۳۶ برس کے بعد مرگیا۔

دُرلبک

یہہ راجہ رانی اننگ دیوی سے پیدا ہوا اور بسبب منتبہ کرنے بالادت کے اوسکا دوسرا نام پرتاپادت بہی رکھا گیا اسکے وزیر کا نام ہنومان تہا اس راجہ نے اپنے نام پر شہر پرتاپپور جسکو اب تاپر کہتے ہین آباد کیا ایک دفعہ اطراف عالم کے سوداگر اور کاریگر جمع ہوئے اور لون نامی ملک التجار علاقہ مالوہ کے رہنے والے نے ایک مندر بنوایا ایک دن راجہ نے مجلس آراستہ کی اوسمین ہر طرح کے فرش و فروش مکلف بچہوائے اور کہانے ایسے نفیس پُر مزہ پکوائے جنکی بوباس سے فرشتہ کا دل لوٹ پوٹ ہوا جاتا تہا اور کافوری شمعین عجب لو سے روشن کین جنکی نور افشانیون پر شمع رویون کا دل پگہلا جاتا تہا صبح ہوتے ہی سوداگر مذکور کا غنچہ طبیعت افسردہ نظر آیا اور سر مین اوسکے درد ہو گیا راجہ نے اوس سے اسبابت کا باعث دریافت کیا اوسنے جواب دیا کہ شمع کا دہوان سراسر دماغ مین ساری ہوا ہیجا تمام خشک ہو گیا راجہ یہہ بات سُنکر متعجب ہُوا القصہ دوسرے دن لون سوداگر راجہ کو اپنے مکان مین لے گیا شرائط مہمانداری بجا لایا خاطر داری سے پیش آیا ایسی ایسی چیزین محفل مین آراستہ کین جنکے مشاہدہ سے مردم جہان بین کو حیرت ہو اور بجاے شمع و چراغ کے روشنی کے لئے محفل مین جواہرات روشن کے ڈہیر لگا دیئے راجہ اس عجایب کے سیر سے محو حیرت ہُوا بڑی خوشی اور رضامندی سے تین روز مہمان رہا لون کے گہر مین ایک عورت تہی کاہش بدر غیرت ہلال نرانند رپربہا نام فتنہ اوسکی غارت گر متاع صبر و شکیب کی جلوہ گری نے

راجہ کی آنکھون مین پری کا سایہ دکھلایا طرفۃ العین مین عجب سیر ہوی آنکھون سے دوچار ہوتے ہی عقل وتمیز کا نشہ ہرن ہوا بار بار بوی نافہ تاتار زلف دماغ مین آئی اوس بت فرخار کے خار خار عشق نے بیقراری کے کانٹے دلمین چبھوئے تمنائے وصال خانہ دل مین سمائی مدت تک عشق کو چھپایا وحشت کو ضبط فرمایا شرم دامنگیر ہوئی کہ راجاؤن کو اپنے محکوم کی عورت پر نظر کرنا زیبا نہین ولولہ طبیعت کو روکا الغرض اسبات کا چرچا ہوا رفتہ رفتہ وزیرون کے کان مین یہہ خبر پہونچی یہہ وفادار حق ادا کرنے کی نیت سے راجہ کی حضور مین آیا یہہ چند کلمہ زبان پر لایا کہ ہرچند معیوب امور کا مرتکب ہونا عقلمندون کو سزاوار نہین لیکن عجب تدبیر سے کام گذر جائے امر قبیح کو اختیار کرنا جایز ہے یہہ عشق وہ بد بلا ہے جسکی دوا بجز نوشداروی وصال نہین ہے اب ارشاد فرمائے کہ معشوقہ مدعا حضور مین حاضر ہو ۔ راجہ نے اپنی پارسائی سے انکار کیا مگر علامات عشق چہرہ سے آشکار تہی سوداگر نے دوبارہ عرض کیا کہ مصلحت اسمین ہی کہ **نزاندریپریا** حضور مین حاضر ہو اگر افشاء راز کا خیال ہے تو اوسکی تدبیر کیا محال ہے در پردہ اوسکو ناچنے والیونکا لباس پہناؤن بمقام رقص مین حاضر لاؤن ناچ کے وقت نذر کرون اسوقت اوسکے قبول کرنے مین انکار نہ کیجے اس نیک تدبیر مین کچھہ بدنامی نہین راجہ کو یہہ طرز پسند آیا تاجر نے اقرار پورا کر دکھلایا آخر نزاندریپریا کے بطن سے تین لڑکے پیدا ہوئے ایک **چندراپیڈ** جسکا دوسرا نام **بجرادت** تہا دوسرا **تاراپیڈ** جسکا دوسرا نام **اودیادت** تیسرا **مکتاپیڈ** جسکا دوسرا نام **للتادت** تہا۔ اس راجہ نے پچاس سال راج کیا اور معشوقہ اجل پر فدا ہو کر اوس سے وصال کیا۔

چندراپیڈ

پہر سمت ۷۶۲ ب مین آٹہہ سال آٹہہ ماہ تک چندر آپیڈ تخت شہی پہر بیٹہا یہہ راجہ بڑا لوانا نصفت شعار ہنرمند اور عادل تہا راجہ نے تربہون سوامی کا گہر بنانا شروع کیا تو اوس مین ایک چمڑہ فروش کا مکان آیا تہا ملازمان سرکاری نے وہ مکان اوس سے بقیمت مانگا اوسنے نہ دیا راجہ نے خود اوسکے مکان پر جاکر اوسکی منت وسماجت کی دو چند سہ چند قیمت دی بعد اوسکے عدم کی راہ لی سنہ ۷۰۶ع

تاراپیڈ

سمت ۷۷۱ ب مین راجہ تاراپیڈ تخت حکومت پر رونق بخش ہوا یہہ بڑا ظالم راجہ تہا اوسنے بیٹی کی شادی مین بجاے بخشنے انعامات کے بہت سے لوگون کی جان اوسپر فدا کی اور چار سال کی حکومت کے بعد برہمنون نے اوسکو جادو کرکے مار ڈالا سنہ ۷۱۵ع

مہاراجہ للتادت

سمت ۷۷۵ ب مین عنان سمند حکومت مہاراجہ للتادت کے ہاتہہ مین آئی اسنے تخت پر بیٹہتے ہی تسخیر ملک کا عزم کیا ملکی انتظام نظم ونسق کرکے پنجاب اور قنوج فتح کیا راجہ **یشوورم** نے تنگ آکر اوس سے صلح کی اسکا وزیر **متر شرما** صلح سے تنگ ہوا اسپر للتادت نے اوسکو گرفتار کیا دریاے **کالکا** کے کنارہ تک تمام ملک وشہر **کلنگ** اور **گوڑ دیس** وغیرہ دریاے شرقی تک اپنے قبضہ مین لایا پہر بنگال وبہار کو تسخیر کیا اور گوڑ دیس کو فتح کیا پہر دکن مین پہونچ تا نک دیس پر قبضہ لایا اور رانی **رٹا** کے بعض حدود کو دبایا رانی مذکورہ نے اسکا مردانہ مقابلہ کیا لیکن بڑی کارزار کے بعد مغلوب ہوئی تو عفو تقصیرات چاہی اور ملک واپس حاصل کیا ممالک دکن کو فتح کرکے دریاے **کاویری** پر جس سے دریاے شور کی مراد ہے پہونچکر اوسکی سپاہ نے شراب نارجیل پیا اوس سے تکان اوتکا دور ہو گیا وہان سے تمام جزایر ملحقہ کو قبضہ مین

لاکر ہفت کنگان دیس مالوہ پر قابو پاکر گجرات پہ متصرف ہو دوارکا
مین آکر اوجین کو فتح کیا پھر دہلی و پنجاب کو قبضہ مین لاکر کابل مین پہونچ
جنگ عظیم کے بعد گھوڑے مال و اسباب لیکر بخارا مین پہونچا وہان کی حاکم
مومن نام نے تین دفعہ سخت مقابلہ کیا مگر آخرکار مغلوب ہوا بعد اوسکے تبت
سیبریا - وارد - ترکستان - استری راج - ماوراءالنہر
کاشغر - ختن و خطا کے تمام حکام کو زیر اور مطیع کرتا ہوا بہت سا
مال و اسباب گھوڑے و دولت بیشمار نفائیس و تحائف گوناگون ہر ایک اطراف و
دیار کے لیکر کشمیر مین آیا یہان پہونچکر اپنے اہلکارون کو جاگیرین اور خلعت عطا فرمائے
بہت سے معابد و مناور کی بنیاد ڈالی اس ولاور مہاراجہ نے بہت جگہہ اپنی عظمت
پر قایل ہونے کو اکثر عادتین ایسی ڈلوائین جو اب تک مروج ہین استری راج کے
باشندون کو عادت ہے کہ چلتے وقت پچھلی طرف ہاتھہ دبا کر رکھنا - دکن والون کی
پوشاک مین پچھلی طرف ایک ٹکڑا کپڑے کا آویزان رہتا ہے اور ہر ایک ملک مین
مندر - سرائین - مسافرخانہ بنوائے کشمیر مین موضع نسچت پورہ - دربہت
پورہ - پہلہ پور - پورنتچہہ - یعنی پوچھہ اور شہر للتاپور جسکو اب لتہ پور
کہتے ہین آباد کیا اور ترکستان مین ایک عالیشان مندر بنوایا للتاپور مین سورج کا مندر
تعمیر کراکر خراج قنوج کا اوسکے لئے وقف کیا ہوکر مین مندر مکتہ سوامی کو
مہادیو پر مہادیو سوامی بناکر پنجاب کو ہنمنت فرما ہوتے ہوئے ایک کروڑ سکہ
اور معاودت کے وقت گیارہ کروڑ سکہ اوسپر چڑھایا شنکراچارج پر بہی ایک مندر
بنوایا کر یوہ چکدر پر باوجود فراز کوہ کے پانی پہونچایا مندر مٹن کے گرد ایک سنگین
دیوار بنوائی پرسپور نام ایک اور شہر آباد کیا جو کہ اندرکوٹ کے سامنے دریا کے

کنارہ اب تک موجود ہے وہان ایک مندر پرماہس کیشو نام اور دوسرا مکتا کیشو
سونیکا مندر بنوایا موخرالذکر پر چوراسی ہزار تولہ سونا لگایا اور مقدم الذکر پر چوراسی
ہزار پل چاندی اور اسیقدر سیرن پیتل لگواکر اوسمین بودہ اوتار کی مورتی رکہوائی پل
چار تولہ کے برابر اور سیرن ڈیرہ پاؤ کو کہتے ہین - اوسکی رانی چکر مرد کانی چکرپور
نام قصبہ آباد کرکے اوس مین سات ہزار گہر آباد کئے یہہ راجہ جس مقام مین پہونچا وہان کے
ہُنر مندون کو ساتہہ لایا وزیر چنکن جو اصل مین ساکن بخارا تہا راجہ کے بڑے کام آتا
تہا ایک دفعہ پنجاب کے اوس مقام پر پہونچا جہان پانچ دریا ملتے ہین بسبب طغیانی
آب و نہ ملنے کشتی کے بڑا تنگ آیا اوسوقت وزیر چنکن نے جیب مین سے ایک لعل
نکالکر دریا مین ڈالا پانی پایاب ہوگیا راجہ بمعہ حشم و خدم کے پار اوتر گیا دوسرے
کنارہ پر پہونچکر وزیر موصوف نے دوسرا لعل دریا کی طرف دکہلایا اوسکی جذب سے
پہلا بہی نکل آیا راجہ نے وہ دونون لعل اوس سے لیکر بودہ کی مورتی جو مگدہ دیش
سے لایا تہا اوسکو عنایت فرمائے للتادت نے علاقہ موضع شیر درون سے
ایک مندر دبا ہوا نکالا اوسکے دروازہ پر لکہا تہا کہ اس مندر کو سری رامچندر
وچہمن نے بنایا ہے ایکدفعہ جب راجہ تسخیر ولایات مین مصروف تہا ایک شخص
مقطوع الانف اوسکے حضور مین حاضر ہوکر گویا ہوا کہ اوسنے حضور کی تعریف اپنے
راجہ کے حضور مین (جوکہ شمالی ملک مالوہ کے سمندر کا راجہ ہے) کی تہی اوس نے ناراض
ہوکر اوسکے ناک اور کان کاٹ دئے اب حضور کی خدمت مین اسواسطے حاضر ہوا ہون
کہ چلکر اوس سے میرا انتقام لین اور مین آپکو نزدیک راستے سے لیجاتا ہون پندرہ
روز کے واسطے پانی اور خوراک و سامان مطلوبہ ہمراہ لے چلین کیونکہ راستے مین کچہہ نہین
ملتا اسپر راجہ قریب پندرہ روزہ سامان اور پانی وغیرہ بہم پہونچا بمعہ لشکر ظفر پیکر اوس

ملک کی راہ لی جب چلتے چلتے پندرہ روز جنگلون مین گذر گئے اور پانی وغیرہ خرچ ہو گیا تو راجہ نے اوس وزیر مقطوع الانف سے پوچھا کہ اب وہ ملک کتنی دور ہے اوس نے جواب دیا کہ اب عدم کا راستہ آپ کے نزدیک ہے نہ یہہ تمام حکمت تیری ہاتھ سے اپنے راجہ کے بچنے کو کی تھی اب اس جنگل سے نکلنا محال ہے یہہ گفتگو اوس بدرو کی سُنکر ہمراہیان راجہ سخت حیران ہوئے مگر راجہ نے بڑی شجاعت اور حوصلہ سے بارگاہ آلہی مین بہ تضرع و زاری دعا مانگی جو کہ قبول ہوئی نیزہ کے زمین مین گاڑتے ہی آٹھہ جگہہ سے پانی روان ہُوا اون ندیون کو اب **کونتی واہنی** کہتے ہین۔ پہر راجہ نے اوس مکار سے کہا کہ دیکھا قدرت آلہی آفرین ہے تیری اس نمک حلالی پر جو تونے اپنے مالک کے خاطر کی مگر افسوس تجھی کچھہ سود نہوا یہہ کہکر وہان سے کوچ کیا اوس ملک مین پہونچکر اوسکے راجہ کو مارا اور ملک فتح کیا کلہن پنڈت کا بیان ہے کہ اس مہاراجہ نے ایسے ایسے بہت سے امورات کئے جنکو بسبب طوالت کے چھوڑ دیا۔ راجگان گوڑ اور بنگالہ سے مہاراجہ کا اقرار تہا کہ وہ مارے نہ جاوینگے مگر آخیر مین کسی بات پر اون سے ناراض ہو کر اون کو جان سے مار ڈالا جسپر اونکی سپاہ نے کشمیر مین پہونچکر مندر پرہاس کیشو پر حملہ کیا اور مندر رامچندر کو توڑ ڈالا آخر فوج کشمیر نے اونکو زیر و زبر کر دیا پھر راجہ نے دوبارہ سیر ممالک دیگر کے خیال سے کشمیر سے کوچ کیا اور شمالی ملک مین پہونچکر قاصدون کے ذریعہ وزرا کے پاس یہہ پیغام بہیجا کہ شمالی ملک بڑا وسیع و دلکش ہے ہر ایک مقام کثرت آبادی سے معمور ہے چونکہ محبوب جدید کے روبرو پُرانی عجوزہ کی کچھہ قدر نہین خلق خدا ہلال کے روبرو مشتاق بدر نہین پس کشمیر کو لوٹ آنا اور ایک ہی جگہہ پر قیام کرنا مجھی پسند نہین چونکہ تم لوگ بہت دانا اور عقلمند ہو مین اسطرف بہت فتوحات کرونگا تمکو لازم ہے کہ ملک سے سیاست نہ اُٹھنے دو۔

کوہی گوجرون کا ہرگز اعتبار نہ کرو- یہہ لوگ بدمعاش اور غارت گر ہوشش ہین کوئی خیانت نہ کرنی یاد ہے - کولیا پیڈ اور بجرادت جو میرے دو بیٹے ہین جیسے قابل سلطنت دیکہو راجہ بناؤ بڑے کی تعمیل حکم نہ کرنے سے چندان خوف نہین - چہوٹے سے ڈرتے رہنا- میرے پوتے جیا پیڈ کو میری زبانی کہنا کہ وہ میرے برابر ہو وزراے کشمیر نے یہہ خبر سُنکر بُہت غم والم کیا اور بڑے شہزادہ کو راجہ بنایا للتادت نے ۳۶ برس ۷ ماہ تک راج کیا اور آخیر مین بعض کا قول ہے کہ بسبب در پیش آنے ایک مشکل کے شرم سے آگ مین جلکر مرگیا اور بعض نے لکھا ہے کہ آریانک دیش مین برف کے نیچے دب گیا اکثروں کا خیال ہے کہ بباعث نیک اعمالون کے بمعہ لشکر زندہ ہی دیوتاؤن سے ملگیا-

کولیا پیڈ

پہر سمت ۸۱۳ب مین اوسکا بڑا بیٹا کولیا پیڈ تخت نشین ہوا مگر اوسکے بہائی نے اوسکی پوری حکومت نہ ہونے دی اور وزرائے خوب دولت لوٹی مگر بعد چندے کولیا پیڈ نے اسباب کا انتظام بخوبی کرلیا پہر ایک وزیر نے اوسکی حکم عدولی کی چاہا کہ اوسے قتل کرائے مگر خیال کیا کہ اِس معرکہ مین جب تک اوسکے رفقا کام نہ آئین گے فساد دور ہوگا اور ایک شخص کی سزا کے واسطے بہت آدمیوں کا ہلاک کرنا گناہ عظیم ہے اِسلیے مصلحت یہہ ہی کہ جہان فانی سے مونہہ موڑکر چندے فقیری کی لذت دیکہیے اور باقی ایام مستعار کو یادگار پروردگار مین کاٹیے- یہہ دل مین ٹہان کر سلطنت سے برخاست ہو صبح کے وقت راج پاٹ چہوڑکر جنگل پولکہ بر ستروں مین فقیر ہوگیا اسکا عہد حکومت ایک سال ہی جب یہہ خبر وزیر مترشرما کو پہونچی تو نہایت شرمندہ اور خجل ہو پریاگ مین جہان دریاے سندہ اور وتستا کا سنگم ہے معہ اپنی بی بی کے

ڈوب کر مر گیا۔

بجرادت

سمت ۸۲۱ ب مین اوسکا بہائی **بجرادت** مسند آرائے حکومت ہوا اسکو **ببپی کہہ** سنہ ۷۵۵ ع
اور **للتادت** ثانی بہی کہتے ہین یہہ شخص بڑا ظالم تیز مزاج اور شہوت پرست
تہا اسکے محلات مین رانیان بکثرت تہین **پرسپور** کے معابدون کا ساز و سامان
جو اُسکے باپ نے سرانجام کیا تہا تمام لوٹ لیا اس سنگدل کی عادتِ ظالمانہ سے
ہر فرد بشر نالان تہا یہہ بے رحم لوگون کو سخت عذاب سے مارتا تہا تمام بری
رسوم نے اِسکی عہد مین رواج پایا آخر کو ۷ برس کی حکومت کے بعد عارضہ
تپ دق سے آتشکدہ جہنم کو گرم روان ہوا

پرتہوا پیڈ

یہہ شخص باپ سے زیادہ ترجفا جو تہا چار سال کے بعد تخت سے بہائی کو ذریعہ سے معزول کیا گیا

سنگراما پیڈ

یہہ شخص سات روز جہانداری کے چنگلے پنجے مین رہا آخر شش جہت کے فتنہ و فساد
سے لاچار ہوا اور دورنگی زمانہ سے یکہ و تنہا قرارگاہ اصلی کو چل بسا

جیاپیڈ

پہر بجرادت کا چہوٹا بیٹا سمت ۸۲۸ ب مین جیاپیڈ نامی زینت بخش اورنگ شاہی ہوا سنہ ۷۶۱ ع
اکثر گرد و پیش کے راجاؤن کو نامہ و پیغام سے اپنے مطیع کرکے بمعہ لشکر جرار و سپاہ
بسیار جو تعداد مین اسّی ہزار تہے ہندوستان کی جانب کوچ کیا۔ اِسکے چلے جانے کے
بعد اوسکے خسرپو رج نے سرکشی کی راہ سے کشمیر پر قبضہ کرکے تین برس
تک برابر حکومت کی جب اُس بلوہ کی خبر مشتہر ہوئی ہمراہی لشکر بیدل ہوئے مگر

راجہ نے بڑی عقل اور دوراندیشی سے لشکریون کی غمناکی کا سبب دریافت کرکے بہت سے راجاؤن کو ہمراہی سے رخصت وطن عنایت فرمائی اور خود بدولت تہوڑی فوج

مکان متبرک **پریاگ** پر جاکر ایک لاکہہ گہوڑا دان کیا ایک پتہر پر کہدوا دیا کہ جو شخص ایک لاکہہ گہوڑی خیرات دے وہ اِس نقشہ کو مٹا دے رات کو شہر **پوندرون** واقعہ **گوڑدیش** مین (جہان کا راجہ جی ا تنت تہا) گیا شہر بین ہوتے ہوئے **کومارجی کے** مندر مین جاکر ایک پتہر پر بیٹہہ گیا اوسنے راجہ کی نورانی پیشانی سے

سرنوشت جہانبانی صاف پڑہ لی پروانہ وار تصدق ہوکر بکمال عجز و نیاز اپنے عشرتکدہ مین لائے تمام دن لونڈیون کی مانند اوسکی خدمت مین مصروف رہی جبوقت عروس ماہ نے حجرہ شب مین جلوہ افروزی کی **کملا** عورت موصوف نے راجہ کی خدمت مین ناز معشوقانہ شروع کئے اور بوسہ و کنار کی آرزو مین ہمکنا رہوئی راجہ نے اپنی پارسائی سے کنارہ پکڑکے ہرچند اوس سے گرم جوشی کی مگر سرد مہری ظاہر کی اور کہا مین بہی تجہے پسند کرتا ہون مگر چونکہ میرا حال بموجب شلوک ذیل کے ہے بالفعل مجبور ہون **شلوک**

अ समाप्तजिगीषस्य स्त्रीचिन्ता का मनस्विनः ।
अनाक्रम्य जगत्सर्वं नो सन्ध्यां भजते रविः ॥

معنی "وہ بہادر شخص جو اپنی خواہش پوری نہ کرچکا ہو عورت کی فکر اوسکو کہان اور جبتک آفتاب تمام دورہ نہ کرلے تب تک شام کے پاس نہین جاتا"

یہہ سُنکر کملا نے چند روز ٹہرنے کی التجا کی راجہ نے مہربان نوازی کی راہ سے قبول فرمایا اور چند سے متوقف ہوا ایک روز راجہ حسب معمول عبادت کے واسطے دریا کی کنارہ گیا تہا جب واپس پہرا کملا کو نہایت حیران و پریشان پایا جب سبب پوچہا اوسنے جواب دیا کہ یہان سے قریب ایک خونی شیر نے اپنے پنجہ خونریز سے بہت جانین

[illegible] اور سمت ۱۰۱

ضایع کردین چونکہ اسوقت تیر سے لوٹنے مین دیر ہوگئی اسلئے مُجھہ تشنہ لب کی جان ہو ٹو پنپہ آگئی ہتی جیا پیڈ یہہ سُنکر دم بخود ہوگیا کچھہ جواب ندیا دوسرے روز سر شام ہژبر خون آشام کے سر پر پہونچا اور شیرانہ نعرہ مارا وہ کلمہ دراز ہی آکر مقابل ہُوا راجہ نے اپنی کُہنی اوسکے مُنہ مین دی دوسرے ہاتہہ سے باعانت خنجر پیٹ چاک کیا شر و فساد کا قصہ پاک کیا اور کملا کے مکان پر آیا مگر یہہ حال ظاہر نکیا دوسرے روز شیر کے مارے جانیکا شہر مین شہرہ ہُوا راجہ جی اننت نے بعزم سیر گلگون سُبک سیر کو جولان کیا اوسکے خادمون نے شیر کے مونہہ ہی بازو بند نکالا جس مین جیا پیڈ کا نام منقوش ہتا راجہ اس بازو بند کے ہاتہہ لگنے سے خوش ہُوا شہر مین منادی کردی کہ **کلیان** دیوی نام راج کنیا جسکو مینے مثل بیٹون کی پرورش کرکے **کلٹ** کے نام سی مخاطب کیا ہے میرا ارادہ ہے کہ اوسکا بیاہ راجہ جیا پیڈ کے ساتہہ کرونگا - الحمدللہ کہ خدا نے میری منصوبہ کو درست رکہا اور راجہ موصوف اِس شہر مین آیا ہے اب یہہ تمنا ہے کہ اوسکے ملاقات سے مسرور ہوُن راجہ جیا پیڈ نے جب اِس نوید کو سُنا تو راجہ جی اننت سے ملاقات کی اور کلیان دیوی کے وصال سے دلشاد ہُوا گوڑ دیس کے ۵ شہر بڑی بہادری سے فتح کرکے جی اننت کو دیئے چند مدت کے بعد دیو شرما وزیر معہ فوج کے جیا پیڈ کی حضور مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مہاراج اب لازم ہے کہ اپنے وطن کو تشریف لیچلین چنانچہ معہ کملا اور کلیان دیوی کے بجانب قنوج متوجہ ہُوا وہان فتح حاصل کرکے معاودت فرمائی کشمیر ہُوا مقام **ہوکہ لتری** مین بج کو جنگ مین شہری دیو کے سنگ فلاخن سی سنگسار کرکے فتح پائی اسکے بعد عدالت سے شبستان جہان کی تاریکی دور ہوگئی یہہ راجہ مدام عقلا و شاستری خوان پنڈتون کی صحبت رکہتا ہنرمندون کی قدر راجون سے زیادہ کرتا حتی کہ یہی پنڈت لوگ امر

امیر و وزیر و مصاحب تہے یہہ قدر دانی راجہ کی دیکہہ کر ہر ایک شخص کو پڑہنے کا حوصلہ ہوا
ہر ایک اپنے علم و فن مین صاحب کمال تہا **جہا بہاش** کے پڑہانے کو اور ملکون سے
پنڈت لوگ بلائے کلیان دیوی نے **کلیان پور** اور راجہ نے خود **ملہان پور**
اور چند راچہون کے ذریعہ سے جنکو راجہ نے لنکا کے راجہ **بہبی شن** سے بذریعہ
سیتہر کے منگوایا تہا ایک عظیم الشان تالاب کو بہروا کر اوسپر **جی پور** نام ایک شہر
بنوایا **اندرکوٹ** اور **بنہرکوٹ** و **جی پور** و **دوارکا** وغیرہ مقامات بنوائے چنانچہ
سنہ ۱۸۷۶ء مین ڈاکٹر **بہولر** صاحب نے **چترآتما کیشو** کے نشانات بہی وہان سے برآمد سنہ ۱۹۳۳ اب
کر کے دریافت کیئے پہر فوج جرار ہمراہ لیکر مشرق کی طرف تسخیر ملک کو گیا وہان پہونچکر مشرق
مین اوسنے ایک شہر **وینہ دت پور** نام آباد کر کے اپنا نام بہی وینہ دت رکہا مشرق
مین ایک شہر کے حالات دریافت کرنے کو راجہ **بہیم سین** کے محل مین اکیلا ہی گُہس
گیا وہان زن کے خبر پورہ **سدہ** نام نے پہچان کر اوسکو گرفتار کیا آخر کار جیا پیڈ
نے ایک بیماری کے حیلہ سے جسکا وہان کے لوگون کو بہت خوف تہا رہائی پائی ۔
ارمڈی راجہ ینپال نے بہ حکمت و فریب اوسکی فوج کو غرق دریائے شور کرا کر اوسے
گرفتار کر لیا اور قلعہ واقعہ لب دریائے **کال گنڈ** کا مین قید کیا وہان راجہ بڑا اتناگ
آیا دیوشرما وزیر نے اسبات سے بہت مضطرب ہوکر بہ حکمت تمام راجہ ینپال کی خدمت
مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ مجھے بڑی خوشی ہوئی جو راجہ جیا پیڈ کو آپنے قید کیا اب
مین حضور کا غلام اور خیر خواہ ولی ہون چاہتا ہون کہ کشمیر کی تمام دولت آپکے ہاتہہ
لگے مگر وزرا اسے کشمیر ہرگز نہ مانینگے اور جنگ کرنے مین معلوم کامیابی کسکو ہو اسلئے
چاہتا ہون کہ جیا پیڈ کے پاس جاکر دہوکے سے حکم لکہوالون اور تمام دولت بلا محنت آپ
کے قبضہ مین آوے ع بدو زدہ طمع دیدۂ ہوشمند۔ کا قول صادق آیا۔ ارمڈی نے دیوشرما

کو قلعہ مین جانی کی اجازت دی اوسنے قلعہ مین پہونچکر جیا پیڈ سے کہا کہ فوج آپ کی دریا کے پار منتظر ہے اگر آپ یہان سے کود کر دریا کے پار جا سکین تو خوب اوسنے جواب دیا کہ کود تو سکتا ہون مگر تا وقتیکہ کوئی چیز تیرنے کے واسطے مہیا نہو دریا کے پار پہونچ نہین سکتا اسپر وزیر نے اوسکو کہا کہ آپ ذرہ باہر تشریف لیجا دین اور تہوڑی دیر کے بعد آکر ملاحظہ فرمادین مین اکیلا بیٹھکر کچھہ تدبیر سوچتا ہون اسپر راجہ باہر جاکر بیٹھا اور ایک ساعت کے بعد آکر دیکھا کہ وزیر نے اپنا جسم سوجا اوسمین ورم لاکر اپنے تئین ہلاک کر اوس نیک نیت جسم کو سناح کی مثل تیرنے کے لایق بنا رکہا ہے اور کپڑے کے دامن پہ خون سے لکہہ رکہا ہے کہ مہاراج اس جسم ورم آوردہ پہ سوار ہوکر دریا مین کود کر پار اوتر جادین وہان سپاہ کشمیر موجود ہے یہہ حال دیکہہ کر جیا پیڈ نے اول تو ایسے نیک وفادار وزیر و رفیق کی دایمی مفارقت کا نہایت افسوس کیا اوسکی خیر اندیشی اور جان نثاری پہ کلمات آفرین وتحسین کہی پہر اوسیکے ذریعہ دریا پار جاکر فوج مین پہونچا اور ارنڈی کے محلات کی اینٹ سے اینٹ بجادی اور اوسکو معہ اوسکی سپاہ کے قتل کردیا اور باوجود فتح ونصرت کے دیو شرما کی خاطر بڑا مغموم اور ملول رہا بعد اوسکے سمندر کر ہر چہار طرف کی جزایر کو قبضہ مین لاکر کشمیر مین آیا اور ایک دفعہ خواب مین دیکہا کہ مہا پدم ناگ خواب مین اوسی کہتا ہے کہ دراوردیس کا ایک بنگالی یہان آیا ہے اوسکا ارادہ ہے کہ مجہی یہان سی لیجا کر کسیکے ہاتہہ فروخت کرڈالے اگر اوسکے ہاتہہ سے تو مجہے بچاوے تو تجہے کان طلا دکہلاؤن اسپر صبح ہوتے ہی راجہ نے اوس بنگالی سے جب دریافت کیا تو خواب کو صحیح اور درست پایا اور حیران ہوکر اوس سے پوچہا کہ اگر یہہ ممکن ہے کہ اتنا بڑا تالاب خشک ہوسکے تو میرے روبرو اوسکو خشک کر اسپر بنگالی مذکور تالاب پدم ناگ کے کنارہ پہ منتر پڑہنے بیٹہہ گیا تالاب رفتہ رفتہ خشک ہوتا گیا صرف ایک جگہہ تہوڑا

سا پانی باقی رہا وہان ایک چھوٹے سے ساپ کے ساتھہ ہزارون اور بھی ساپ تھے یہہ دیکھتے ہی راجہ نے اوسکو کہا کہ اب اسکو پھر اصلی حالت پہ بدستور کردے اوس نے ویسا ہی کیا اور ہزارہا روپے انعام کے لیکر اپنے ارادہ سے باز آکر وطن کو چلا گیا راجہ ایفاء وعدہ پدم ناگ کا منتظر تھا ایک روز پہر خواب مین دیکھا کہ پدم ناگ اوسے کہتا ہے ای راجہ چونکہ تونے میری پردہ دری کر کے سخت تکلیف پہونچائی اب کس بابت کان طلا کا خواستگار ہے کیا راجاؤن کا یہی دھرم ہے - خیر اب تیری خاطر سے بجائے طلا کے کان مس تبانا ہون جو کہ فلان مقام پر سے تجہکو ملے گی اسکے بعد راجہ کی آنکھہ کہلی تو کردہ خود سے نادم ہو کر صبحکو کامراج مین پہونچا اور کان مس دریافت کی اوس تانبے سے ایک کم ارب پیسہ کا سکہ دیا اور کہا جو شخص پورا سو کرور پیسہ کی ضرب دے وہ میرے نام کو مٹا دے یہہ بات ظاہر ہے کہ زمانہ کا رنگ ایک طور پر نہین رہتا ہر دم نیا رنگ دکہلاتا ہے مصداق تحریر مین یہ تقریر ہے کہ اس مرتبہ خیل خوردون نے خلوت خاص مین دخل پایا - خانہ براندازون نے ایسے راجہ نیک سیرت کے دلمین اپنا نقش جمایا عرض کیا کہ ملکون کی فتح سے اور شہرون کے تسخیر کرنے مین مال حاصل ہوتا ہے لیکن سفر کی سختیان جہیلنا اور وطن سے جدائی اختیار کرنا اور لشکر کا ضرر اوٹھانا خلاف مصلحت ہے علاوہ برین دشمنون کے خوف سے بہی امین ہونا چاہیئے خدا معلوم انجام کو فتح و شکست کسکے نصیب ہو بہتر یون ہے کہ اسی شہر زمین کے ساری آدمیون سے اخذ زر کیا جائے چندے کوشش اس امر مین درکار ہے کہ گنج بے رنج سے خزانہ آرزو بہر جائے راجہ اس مصلحت کی سنتے ہی جور و بدعت پر متوجہ ہوا تین برس تک ہمت و قید و قتل و ضبط جاگیرات اور عہد شکنے کر کے مال و دولت بندگان خدا کا بہ جبر و تعدی غارت کرنے لگا اور حرص و طمع کے سبب سے محصول کشتکاری کا بزور لیتا ایک دفعہ برہمن لوگ جاگیردار جلائے وطن کئے جاتے تہے دریائے چندر بہاگا مین

نا نوسے آدمی غرق ہوکر عدم کے کنارہ لگے - اِس واردات سے راجہ بُہت شرمندہ ہُوا پہر محتاجون کی جاگیرات ضبط کرنیکا محتاج نرہا ایک مرتبہ چند برہمن دربانون کی گرم مزاجی سے دل سوختہ ہوکر راجہ سے مستغیث ہوئے کہ اگلے راجہ برہمنون کی بددعا سے ڈرتے ہتی تجہے روز حساب کا کچہہ خیال نہین اب تیری ظلم و بدعت کی آگ سے بہت لوگون کی عزت و آبرو خاک مین ملتی ہے برہمنون کی اس گرما گرمی سے راجہ کا شعلہ غضب دہک اوٹہا اور کہا کہ اس گروہ سایل گدا صورت کو کس برتے پر تتا پانے دون کی سوجہتی ہے یہہ وہی مثل ہے رہی جہونپڑی مین خواب دیکہے محلون کا اگر کچہہ دم واعیہ ہو تو اوٹہا نرکہین - ہم بہی دیکہین کہ اونکی بدعا مین کیسی قبولیت ہے راجہ کی اس گفتگو سے برہمنون کو اپنا پاس کلام آن پڑا آخر یہہ لوگ بددعا دینے لگے کہ ایخدا ای زمین و آسمان اس خودسر پر بلائے آسمانی نازل کر چنانچہ اِس بددعا سے اوسکی لات مین ایک مرض سے کیڑے پڑ گئے اور معبنج کے تین سال کے ٣٢ برس کی عہد حکومت کے بعد اوسی درد و ایذا مین تختۂ تابوت کا خواستگار ہُوا

للتاپیڈ

انشرع یہہ شخص جیاپیڈ کا بیٹا سمت ٨٥٥ بکرمی مین تخت پر بیٹہتے ہی کہیل کود عیش و عشرت مین ایسا پہنسا کہ امور جہانداری کا کہیل بگڑ گیا عقلمندون اور سپاہیون سے جو قوت بازوے خلافت ہین موافقت نرہی بلکہ برخلاف اوسکے کمینون پست ہمتون کے نشۂ دوستی سے سرشار رہتا تہا جیا دیوی نام دختر می فروش کے شراب عشق سے مخمور تہا روز و شب اوسیکے تاک ہتی نشۂ تعلق کے امور سے رم تہا آخر اوسکی نالایقی سے حکم و احکام مین رواج ہنوا اس راجہ کے تعجب انگیز سخاوت ہوئی کہ سونہ پارہ اور بہلہ پور ریو بتس برہمنون کو جاگیر مین عطا

کیا بارہ برس کے بعد دیر نا پایدار کے شستدرسے رہا ہوکر بازیگاہ عقبی کی راہ لی

سنگراما پیڈ

یہہ شخص جیا پیڈ کا بیٹا ہے اوسکا دوسرا نام پرتہوا پیڈ ہے اِس جوان نے ۷ برس عروس مملکت کو زیور حکمرانی سے آراستہ کیا۔

چیپٹ جیا پیڈ

یہہ راجا للتا پیڈ کا بیٹا ہے اوسکا دوسرا نام برہسپت ہے اسکی ماجیا دیوی ایک مے فروش کی بیٹی راجہ کی لونڈی تہی چونکہ یہہ نوجوانی مین فرمان روا تہا اور ریاضت کیش بہی نہ تہا اسلیئے اوسکے خالو پدم۔ اوت۔ کلیان۔ مم۔ دم۔ امورات سلطنت مین خود مختار ہوئے دامن حرص کشادہ کرکے دولت بیشمار سے بھرنے لگے بارہ برس کے بعد راجہ کی حکومت زایل ہوئی اوسکے خالو جو کمینہ تہے خود غرضی سے مخالف ہوگئے جیا دیوی نے جی ایشور مندر بنایا ان کمینون نے جیا پیڈ کی تمام دولت برباد کرکے باقی ماندہ سے اپنا نام کا سکہ اور ضرب چلایا آخرالامر ہرن نے یہہ خبر پاکر اوسکو گرفتار کرلیا۔

اجتا پیڈ

اوت پل نے راجہ اجتا پیڈ کو فرمان روا بنایا یہہ شخص للتادت کی اولاد مین سے تہا اوت پل کے بہائیون نے اوسی صرف نام کا راجہ بنا رکہا تہا تمام ملکی و مالی کام انہون نے اپنے قبضہ مین رکہے اور پانچوان حصہ محاصل کا اوسی دیتے تہے اگرچہ یہہ لوگ ذات کے کمینے تہے مگر بخشش و فیض رسانی مین لاثانی تہے اوت پل نے اوت پل پور پدم نے پدم پور جسکو اب پانپور کہتے ہین دم نے دم سوامی کلیان ورمانی کلیان سوامی کیشو آباد اور مم نے ۵۰ ہزار مادہ گاؤ دان کین پہر مم اور اوتپل

مین سخت خونریزی ہوئی **شنگک** شاعر نے **بہوناپدی** نام پتک اس کارزار کی بابت بنایا مم کے بیٹے **یشوورم** نے جنگ مین بہت سے بہادرون کو قتل کیا اور مم نے فتح پاکر اجت پیڈ کو ۲۶ برس کے عہد حکومت کے بعد معزول کرکے سنگرامپیڈ کے بیٹے

انگاپیڈ کو سمت ۹۲۵ بکرمی مین تخت شہی پر بیٹھلایا اوتپل کا بیٹا **سوکہہ ورم** مم کے خود کمروہ ہونے کے باعث اِس راجہ سے حسد کرتا رہا اور اوتپل کے مرنے کے بعد مین گذرے ۵ سال کی عہد حکومت کے بعد سنہ ۹۳۱ ب مین سنہ ۸۶۸ع

اوت پلاپیڈ کو حکومت کشمیر پر مقرر کیا اوسکے وزیر **رتن** نے **رتن السواگمی مندر** بنایا اور **کارکوٹ بنسی** راجاؤن کا آخیر ہوا **شنکی** نام ایک شخص نے سوکہہ ورم کو مار ڈالا۔ راج ترنگنی کا چوتہا ترنگ یہان ختم ہوا

اونتی ورما

پہر سمت ۹۳۶ بکرمی مین ایک اور خاندان کا راجہ اونتی ورما نام تخت کشمیر پر زینت بخش ہوا سخاوت وشجاعت مین یہہ راجہ مشہور ہوا پچہلے راجاؤن کا تمام خزانہ اوسنے محتاجون کو تقسیم کردیا صرف چنور اور تاج اپنے واسطے رہنے دیا انتظام ملک بہی از سرنو کیا **شورہ ورما** کو جو اوسکا سوتیلا بہائی تہا اپنا نایب بنایا۔ اوسنے دور ملکون سے داناؤن اور عالمون کو بلاکر ملک مین علم کو رواج دیا **مکتنا کنٹھ شوہ سوامی۔ آنند وردہن۔ رتناکر**۔ اِسکے عہد مین بڑے فاضل پنڈت صاحب تصنیف ہو گذرے ہین شورہ ورما وزیر نے موضع **شورہ پور** جسکو اب **ہورہ پور** کہتے ہین بناکر وہان ڈاک بہٹلائی اوسکے بیٹے کا نام سنہ ۸۷۹

رتنہ وردن تھا شور ورما وزیر راجہ کا بڑا خیرخواہ اور وفادار نایب تھا او مین باہمی محبت بہت ہتی دس برس تک راجہ نے حذاقت ہی کے راہ سے جان داردن بجرمی وبرہی کے بارنی کی ممالغت کی۔ **کلٹ** وغیرہ فاضل پنڈت جنہون نے علم **شیو** تصنیف کیا اسیکے عہد مین تہی کثرت سیلاب سے ہمیشہ عمارات کشمیر ڈہ جاتی تہی راجہ للتاوت نے اکثر مقامات پر سیلاب کی روک کے واسطے پشتے بنوائے تہی اور راجہ جیاپیڈ وغیرہ کی غفلت سے وہ ساری سد آب ٹوٹ گئے تہی کہیتون مین عالم آب ہوگیا اکثر لوگ کشتکاری سے لاچار اور عاجز ہوگئے اس نقصان سے بڑی بے لطفی حاصل ہوئی دہان کے خردار ایکہزار ۵۰۰ دینار تک گران ہوگئے اونتی ورما اپنے دریا کے تدبیر کو لہراتا تہا کہ کوئی ایسی صورت ہو جس سے روے زمین پانیکا خروج ہو مگر کچہہ بن نہ پڑتی تہی اوسی زمانہ مین ایک چنڈال کی عورت **سویہہ نام** ایک لڑکے کو راستی سے اوٹہا لائی تہی اوسے پرورش کیا وہ لڑکا حد بلوغ مین سویہہ کے نام سے قدم رکہتے ہی عقل و خرد کی بلندی پہ فایض ہوا ایک جگہہ مدرسی کرنے لگا راجہ کی راز سے خبردار ہوکر بار بار کوچہ و بازار مین یہہ گفتار کرتا تہا کہ اس کار خطیر کی تدبیر میرے ضمیر مین ہے لیکن باسانی اس عقدہ سربستہ کا کہلنا غیر ممکن ہے زر کہان جو اسکی تدبیر کی جاوے باریابان بارگاہ نے چند بار اِس خبر کو راجہ والا تبار کے گوش گذار کیا باری راجہ نے سویہہ حکیم کو دربار مین طلب کیا اوسنے دہان بہی وہی گفتار کی ہرچند اوسکی زمانہ اوبار کو دیکہہ کر راجہ کو اوسکی گفتار پر یقین نہ آیا مگر بہ غرض امتحان اوسکو اپنے توشخانہ کا مالک بناکر ہزاران ہزار دینار اوس عقل شعار کو دے سویہہ نے وہ بے شمار دینار لیکر مراج کے موضع **ننندک** مین اور کامراج کی طرف ایک جگہہ جہان پانی بہت عمیق تہا بہت سا روپیہ اور دینار ڈالنا شروع کیا چونکہ لوگ سب مفلس ہوگئے تہے اس خبر کے

مشتہر ہوتے ہی گروہ کے گروہ خلق اللہ جمع ہوئے اور اس موج سے کہ دریا سے
کان زر نکلیگی سخت کوشش اور محنت سے پانی کا رستہ بنایا تہوڑے ہی عرصہ
مین بڑی جد و جہد سے پانی کی آبرو گہٹادی راجہ کو سویہ کی کارروائی پر یقین ہوا اور اوسکا
اعتبار بڑہا یا بعد اوسکے سویہ حکیم نے دریاے بہت آغاز بہاو سے دوسری طرف کٹوا دیا اور
اصلی جگہہ کو کہدوا کر اوسے عمیق اور صاف کراکر بہت سی جگہہ پر پختہ گہاٹ اور کنارہ بناکر دریا
پہر وہین چلایا جس سے سیلاب کا آنا بند ہوگیا اور مثل نالہ کٹہ کول کی بہت ندیان
کہدوا دین دریاے سندہ کو جو پہلے موضع ترگام کے پاس دریاے بہت سے ملتا تہا شاد
پور کے نیچے دریاے مذکور سے ملا دیا سری نگر اون ایام مین اوسی سنگم
تک آباد تہا دریا کو اس دانا حکیم نے جہیل اولر مین اسطرح چلایا کہ جیسے تیر کمان سے
جاتا ہے اور پانی دریا کا علیحدہ دکہلائی دیتا ہے پہر اوسنے بہت سے مواضعات مثل
اوچہہ کنڈل وغیرہ جنکی شکل کنڈ سی ہے بناکر جہان پانی نہ تہا نہرین کاٹ کر پہنچائین
اور دلدلی قطعات کو مٹی سے بہروا کر زراعتین کرائین اسوقت ٣٦ ٹکون کی خروار
وہان کی بکنے لگی کامراج مین اوسنے دریاے بہت کے دونون کنارون پر اپنے نام سے
ایک شہر سویہہ پور نام جسکو اب سوپور کہتے ہین آباد کیا اور سویہہ کنڈل
اور یہ سد آب بہی بنوائی شیرہ ورم نے شیرہ ورم سوامی چترآتما کیشو سوامی شور اور
دیوی دوارہ راجہ اونتی ورمانے قدیمی وشواک سار نام موضع اپنے نام کا
بہاکے شہر اونتی پور آباد کیا اس راجہ نے ایک بہاٹ کو حکم دیا کہ ہر دم یہہ شلوک پیچھے
کہڑا ہوکر سنایا کرے جسکے معنی یہہ ہین "جاہ و حشم ناپائیدار ہے آج اگر دست قدرت
رکہتا ہے بہتر ہے کہ بیدست و پاؤن کی دستگیری کر کیا معلوم کہ کل کو ہاتہہ سے سررشتہ
اختیار جاتا رہے پہر تجہکو ندامت اور پریشانی ہو اوسوقت تو نیکی کیا کر سکیگا" اسیہ

برابر عمل کرتا رہا آخر کو راجہ بیمار ہو کر کوہ تر پر پیشور کے زشتی شور پر رہنے کو گیا اور
۲۹ برس کی حکومت کیے بعد نیکنامی جہان کی لیکر بہشت کو سدہارا

شنکر ورما

راجہ اونتی ورما کے مرنے کے بعد سمت ۹۶۲ بکرمی مین مسند نشینی کے واسطے بڑا نزاع اوٹہا سنہ ۹۰۶
اور آخر رتنہ وردن ڈیوڑہی والہ کی مصلحت سے شنکر ورما تخت پہ بیٹھا اور
سوکہ وہ لوم نایب بنا دونوین فسا د رہتا تہا آخر کار راجہ نے اوسکو معزول کردیا
اور خود بہمراہی تین سو فیل سوار ایک لاکہہ اسپ سوار اور نو لاکہہ پیدل سپاہ کے
تسخیر ولایات کو نکلا اور راجہ بہمبر کو قید کر کے راجہ نگر کوٹ کو مطیع کر علیخان
حاکم گجرات کی گردن کو کمند عدو بند مین پہنا اوسکا تمام ملک ضبط کر ملک دہ دہلی
اوسے پہر عطا فرمایا اور پیر پہتوی چندر راجہ بہوج کو اطاعت کی راہ دکہائی
ترکون کی ترکی اوسکی تیغ ہندی سے تمام ہوئی سندہ وارد اور دیگر شہر ہائے
ترکستان بہی اُسکے قبضہ مین آئے کشمیر مین پہونچکر زمین پنج ستہر پر شنکر پٹن
نامی ایک شہر بنایا جسکو اب پٹن کہتے ہین اور اوسمین پر سپور کا عجیب غریب اسباب
پہونچایا چونکہ یہہ راجا شہوت پرستی اور قمار بازی مین یکتا تہا تہوڑے عرصہ مین
سارا خزانہ خالی ہو گیا جب کوئی داؤ خزانہ پُر کرنے مین نہ چلا ظلم و بدعت کی چال سوجہی
مستحقون کے معاش ضبط کیے مندرون کا چڑہاوا برہمنون سے بزور چہیننے لگا ہر ایک
سے خراج طلب کیا امیرون کو اپنے ستم کیشی سے فقیر بنادیا جب کبہی عزم سفر کرتا تو بار برداری
کے واسطے رعایا کو بیگار پکڑتا جب کچہہ رشوت پاتا اوسیقدر کو خراج آیندہ کا مقرر کرتا
بٹے گز وغیرہ آلات وزن و پیمایش کی مقدار متعینہ سے گہٹوادی تاکہ قیمت جنس بڑہ جاوے
سر بلندان زمانہ کو پست کیا کمینون کو شریف رتبہ پر پہونچایا اہل شرفا و عقلمندون سے

رشتہ محبت توڑ کر نالائقون سی ملتا تہوڑی سے کام مین بہت سے گماشتے بہرتی کرتا
سبکو اوسکے منفعت سے محروم رکہتا زبردستی سے بدون دینے دست مزد کے قصبہ
پٹن مزدوران بیدست و پا سے ہاتہون ہاتہ تعمیر کراتا ایک حبہ بہی اوسکی مزدوری کا
کسیکو ہاتہ نہ لگا سب کے سب ہاتہ ملکر رہ گئے ایک مرتبہ بڑے جماؤ سے جانب شمال
جا نکلا اور راوتر کے شہرون پر لب دریائے سندہ تک قبضہ کیا معاودت کے وقت اوسکے
بہائیون نے اوڑی مین وہان کے رہنے والون سے فساد برپا کیا اوسوقت کسی
تیر انداز نے فراز پہاڑ سے گوشہ گمان کر کرایا تیر خانہ کمان سے نکلتے ہی سیدہا
راجہ کی حلقوم کاٹ گیا اور تیر اجل کا نشانہ ہوا مشیران مملکت نے بخیال فتنہ و فساد
چہہ روز تک اس بلای ناگہانی کی دوچار ہونے کے حال سے کسیکو اطلاع نہ دی روان
دوان اوسکی لاش کشمیر مین لائے ۱۸ سال اسکی فرماندہی رہی تین رانیان
بمعہ لاٹ وغیرہ اوسکے ساتہہ جل گیئن۔

گوپال ورما

سنہ ۹۷۵ع یہہ شخص برخلاف پدر کے سمت ۹۸۲ ب مین داد گستر ہوا غمازون کے قول و فعل کا اعتبار
نہ کرتا باپ کی راہ پر چلتا سوگندہ رانی اوسکی والدہ نے ننگ و ناموس کو جواب
صاف دیا اپنی آرائش و زیبائش مین مصروف ہو کر وزیر اور خزانچی کے ساتہہ
پلید گار ہوئی ساری عفت اور پرہیزگاری روہوئی راجہ کو جب اس بدکاری کا ظن
ہوا خزانچی اور وزیر کا دشمن ہوا اتفاقات وقت دیکہیئے اجل نے مہلت نہ دی مجبور
حساب دوستان در دل رکہکر عقبے کی راہ لی اسکے آغاز حکومت سے سرداران ملک مین
نزاع اور فساد باہمی شروع ہوا عرصہ تک نقارہ مخالفت کا بجتا رہا

سنکٹ ورما

یہہ شخص گوپال ورما کا بہائی تہا اور صرف ۱۰ روز زینت افروز تخت شاہی رہا اور پنچی سرای کو اوسکی زیب و زینت نہ بہائی ناچار برخاستہ دل ہوکر بعزم سفر آخرت تخت خلافت سے اوٹہہ کر اپنی راہ لگا۔

سوگندا رانی

اِس رانی کے ساتہہ نیر فلک نے دو برس موافقت کی۔ تخت نشین تو ہوئی مگر ارکان دولت اسکی اطاعت و فرمان روائی مین درنگ کرتے تہے رانی نے اپنی حکمرانی مین **گوپال پور** اور **گوپال مٹ** اور **سوگندا پور** آباد کیا فرقہ **ایک آنگی و تانتری** جو اوسوقت بڑے طاقت ور تہے آپس مین بگڑے اور رانی کو ارکان خلافت کی بیدلی دریافت ہوئی اور اولاد مین کسیکو نہ پایا لاچار چاہا کہ **شور ورما** سوتیلی بہائی **اونتی ورما** کو جسکا دوسرا نام **نرجتہ درم** اور **پنگو** تہا ولیعہد کرے تانتریون نے جو قوت اور حشمت مین یگانہ امرائے روزگار تہے پسند نہ کیا بخلاف مرضی رانی کے باتفاق پنگو کے لڑکے **پارتہہ** کو جو ہنوز نابالغ تہا راجہ بنایا بدین غرض کہ اوسکی صغرسنی مین کارروائی ملک کی ہمارے اختیار مین رہے گی۔ جب رانی نے ارکان دولت کو حلقۂ اطاعت سے باہر پایا رشتہ امید قطع کرکے انجام کو دلخستہ و پریشان ہوکر کنارہ کش ہوئی اسلئے اونہون نے پارتہہ کو جو دس برس کی عمر مین تہا راجہ بہلایا رانی کو راجدہانی سے نکال دیا کچہہ عرصہ کے بعد رانی نے بموقعہ ایک جنگ کے ایک بودہ کے گہر مین قید ہوکر دنیا دون سے سفر کیا اور پنگو نے بازار رشوت ستانی گرم کیا خود بہی خدمتگاران راجہ کو رشوت دیتا رہا اور دہر فرزندان **مہی ورردن** بغرض حصول حکمرانی روپیہ خرچ کرنے لگے **سوگندا** اوت اور **شنکر وردن** نے باتفاق خزانہ سرکاری مین تغلب کیا پہر سیلاب کے

باعث زراعت اسقدر بہہ گئی کہ قحط عظیم الشان نے ظہور پایا یا ہزار دینار کو خروار شالی
بکنے لگی فاقون کے باعث لوگ اسقدر مر گئے کہ دریا مین حباب کی طرح بجای مچہلیون
کے مردہ نظر آتے لوٹ کہسوٹ نے رواج پایا ادہر پارتہہ نے جوان ہو کر باپ سے
لڑنا شروع کیا کبہی پنگو راجہ بنتا کبہی پارتہہ کی نوبت آتی زناکاری اس وجہ بڑہی
کہ پنگو کی رانی **بپٹ دیوی** وزیر **سوگنداوت** کے ساتہہ اولجہی **میبر وردن**
کے بیٹون نے بطمع زر پنگو کو اپنی ہمشیرہ دی وہ بہی سوگنداوت کے عشق مین خبردار
ہوئی آخر الامر بامداد فرقہ تانتریان پنگو نے پارتہہ کو معزول کیا اور خود مسند حکومت کو آراستہ
سنہ ۱۸۵۹ع کیا اور سمت ۱ مین **چکروَرما** کو راجہ کشمیر کا بنایا اور خود اوسی سال مین بماہ ماگہہ مر گیا
پہر پارتہہ نے فرقہ ایک انگی سے جنگ کیا اور تانتریون نے **مرگاوتی** کے بیٹے
شوروَرما ولد پنگو کو بجائے چکروَرما فرمانروائے کشمیر بنایا ہرچند شوروَرما اچہا
راجہ تہا مگر تہ رشوت دینے کے باعث اوسی معزول کرکے پہر **پارتہہ** کو اپنا راجہ بنایا اور
تانتریون نے رشوت لیکر پہر چکروَرما کو مسند حکومت پر بٹہایا ماہ پوہ مین تانتریون
کے خوف سے چکروَرما سنگرام ڈامر سے عہد و پیمان لے قوم ڈامر کی امداد لیکر شہر کی
طرف آیا جنگ کے درمیان شنکہ وردن میر فوج تانتریون کو بڑی دلاوری سے
مار کر شکست سے تانتریون کو معہ پانچ چہہ ہزار لوگون کے قتل کر شہر مین پہونچ **شمبہ
وردن** کو گرفتار کرکے مسند حکومت پر بیٹہہ تکبر و غرور سے ظلم ہائے گوناگون کرنے
لگا اور ایک قوال کی دو لڑکیون حسین و خوبصورت **ہنسنی و ناگ لتا**
کو دربار مین بوقت رقص و سرود دیکہہ اونکے عشق سے متاع ہوش و صبر کہو داخل محل
شاہی کرکے ہنسنی کو اپنی رانی بنایا جسنے اوس رانی کی تابعداری کی وہ امیر بنا
اور جسنے اوسکی نافرمانی کی وہ بگڑا اور چمار رزیل لوگ بڑے آدمی اور اہلکار ہوئے

اور راجہ برہمنون کو جبر اً داخل محلات کرتا نیز مکر و فریب سے قوم ڈامرون کو بہی مروایا اوسپر اونہون نے راجہ کو معہ اوسکی ستی رانیکے مار ڈالا

اونمنا دنتی ورما

پہر سمت ۱۸ بکرمی مین فرزند پارتہہ اونمتا ورما وزرا کی مرضی سے زیب بخش مسند حکومت ہوا اور چکرہ ورما سے بڑہ کر بدکار اور ظالم تہا وہ لوگ اوسکے وزیر بنے جو سوائے گانے بجانے کے اور کچہہ نہین جانتے تہے اس ظالم نے بہت سی عورات حاملہ کے حمل گرائے آخر کو آہ مردم سے بیمار رہکر داخل جہنم ہوا سنہ ۹۶۱ع

شور ورما

پہر شورہ ورم اوسکی رانیون کا منتبہ مسند نشین ہوا مسند نشینی کے دن راجہ مندر جی سوامی کی طرف جو گیا تو کملہ وردن نے جو اسکا دشمن تہا مراج کی طرف سے آکر شہر کے متصل اوس سے جنگ کیا راجہ کی فوج مغلوب ہوئی دشمن اوسکے محلات مین جا گہسا شورہ ورم کو اوس رانی نے کہین چہپا دیا لیکن تخت پر وہ برضی خود نہین بیٹہا برہمنون کو دوسرے روز جمع کرکے تخت نشینی کے لئے ملتجی ہوا اونہون نے اوسکو پیچہے ہٹا دیا یہان راج ترنگنی کا پانچوان ترنگ ختم ہوا

یوشس کر

سمت ۱۰۲۰ب مین راجہ یوسشش کرنے فروغ بہر عدل و انصاف سے ظلم و جور کی تاریکی دفعہ کی اول بار برہمنون کو محفل شاہی مین دخل ندیا اور باہر نکالکر برہمنون کا پابوس ہوا اور عرض کی کہ جہانبانی کے امورات حکم محکم سے مستحکم ہوتے ہین جبکا حکم سست ہوا اوسکا بندوبست درست نہین ظاہر ہے کہ تمہاری دولت یہہ رتبہ جاہ و دولت کا مجھے میسر ہوا پس اپنے مددگار کی تعظیم سب سے زیادہ ہے سنہ ۹۶۲ع

لیکن فرمان وہی کافر دشکوہ یہی ہے کہ اول بار بڑی بڑے صاحبان عالیشان پر حکم
سخت جاری فرماوین تاکہ دوسریکے دلون مین مہابت اور خوف طاری ہو اب غرض
یہہ ہے کہ آپ لوگ مصاحبت کا خیال دل سے دور کرین اور بے طلب و مطلب
کے دربار شاہی مین نہ آوین راجہ نے جو ایسے برہمنان محترم کی ہتک عزت
کی رعب خاص کل عوام کے دلون مین سما گیا اور چونکہ کسی کی نظر مین یہہ
راجہ جنچتانہ تہا اپنا سکہ بٹہلانے کے واسطے غرور اور وقار اور تحمل اختیار کیا قانون
عدل و داد کے جو منسوخ ہوگئے تہے جاری فرمائے رہزن اور چور ولکا زہرہ اوسکی
شمشیر حفاظت سے اسقدر پانی ہوا کہ اکثر اہل شہر و دیہات دروازون اور
دوکانات مین تختہ بندی نہ کرتے تہے اور راہ رو سوداگر بارہا اپنا مال و اسباب
شب تاریک مین بے محافظت راہ مین چہوڑ جاتے تہے سوداگرون کو اوسکے دربار
مین باریابی دشوار تہی فتنہ گرون کی کشتکاری کا حکم دیا شراب نوشی اور
قماربازی کی ممانعت فرمائی برہمنون کو سوائے عقل آموزی کے دوسرے اشغال
سیکہنے کی اجازت ندی خدا پرستون کو زن و بچہ کی محبت سے خلاص کیا اہل
تذویر کو فقیر بنکے حیلہ مین جو عوام کو بہکاتے تہے مردم فریبی سے باز رکہا عورتون
کو اپنے شوہرون کی اطاعت کے واسطے حکم دیا منجم اور طبیب مصاحب و وزیر
و مرشد و وکیل و دفتری و عدالتی وغیرہ کو راہ غلط سے صحت پر لایا
برہمنون کو جود و بخشش سے فارغ بال فرمایا حصول علم کے واسطے مدرسہ کی
بنیاد ڈالی جسے اپنی پناہ دیتا اوسکے ساتہہ عہد شکنی نکرتا آخر درد شکم مین
مبتلا ہوا اور **رنط** کو جو چچا کی اولاد مین سے تہا ولیعہد بنایا اس شخصکو
جہالت سے غرور اور خود سری تہی چہہ روز کے سوا باغ جہانداری سے پہل نکلا

سنگرام دیو نے اپنی لڑکے کو نابالغی مین قایممقام کیا جب مرض نے روز بروز سختی پکڑی نعمت فراموشون نے زہر پلا دیا اوسکے ایام حکومت ۶ دن ہین۔ یوشسکر کا عہد حکومت ۸ سال ۵ ماہ ۲ دن ہیے

سنگرام دیو

یہہ راجہ برائے نام تخت نشین ہوا پروہ گپت نے اسکا اور روبوٹ وغیرہ پانچ وزیرون کا کام تمام کیا ایک آنگی فرقہ کے خوف سے اسکو زہر تو ندیا مگر ایک دفعہ بارش برف کے وقت موقع پاکر تنہائی مین رسیون سے باندہ کر ایک پتھر کے ساتھہ دریا مین ڈبو دیا اُس نے ۶ ماہ راج کیا۔

پروہ گپت

پروہ گپت نے باوجود ہونے تیرہ رانیون کے گوری زوجہ یوشسکر کو منظور نظر فرماکر طلب کیا اوس پاکیزہ سرشت نے جواب دیا کہ جبوقت مندر یوشسکر کا تمام ہو تمہارا کام ہو چند روز کے بعد جب مندر مذکور کی عمارت ختم ہوئی یہہ عفت سرشت بی بلحاظ اپنی عزّت و آبرو کے زندہ آگ مین جل گئے راجہ کے حال پر لعنت ابدی کا داغ لگا گئی اور پتیب برتاؤن مین اپنا نام کر گئی ایک سال ۳ ماہ کی حکومت کے بعد مقام سریشور مین راجہ کی روح نے پیٹھہ دکہلائی دم واپسین کی نوبت رو برو آئی

کھیمہ گپت

سمت ۱۰۰۰ بکرمی مین فرزند دلبند پروہ گپت نے کھیمہ گپت کے تاج خسروی سپر رکہا یہہ شخص میخوار جواری اور عیاش تہا روز و شب لولیان پری رخسار اور کنیزک زادگان ماہ دیدار کی محبت رکہتا مخنثون اور لولیون کی مصاحبت کرتا۔ سنہ ۹۷۲ع

عقلا کو اوسکے دربار مین بار نہ تہا رنڈیون اور رقاصون کا بازار گرم تہا رقص و سرود
مین اکثر خود بدولت بہی شریک ہوتے بہانڈ بہگتون کو خزانے کے خزانے
عطا ہوتے جب کبہی نیزہ بازی کرتا بلبیون کا شکار کہیلتا مقامات دہار مین آگ لگادی
چونکہ رذیلون اور کمینون کو دولت بہت دیتا اونہون نے خوشامد سے نام اسکا کنکن درش یعنی
سونا برسانے والا رکہا دختر ہیمہ شاہ والی لوہر کوٹ مسماۃ ویدا کو یہہ راجہ اپنے عقد مین لاکر
اوسکی عشق مین دل و جان سے پہنسا جتنے کہ اسکا نام ویدا ہیم بہی مشہور ہوا پہلگن وزیر نے
اپنی دختر چندر لیکہا بہی اُسکو بیاہ دی آخرکار راجہ کو بخار ہوا اور بارہ مولہ مین
۸ برس ۶ ماہ کی حکومت کے بعد پوہ سدی نومی کو مرگیا

۹۸۱ سنہ ع ابہی مینو - یہہ شخص سمت ۱۰۳۸ ب مین جانشین پدر ہوا اور ویدا رانی متکفل امور سلطنت رہی اسکے
عہد مین آتشزدگی سے تمام شہر جلکر خاکستر ہوگیا فتنہ گردن اور سرکشون کو اوسنے تدبیر و تندی سے زیر
کیا پہلگن وزیر بہی پونچہہ کو بہاگ گیا اوسکی مارنیکو رانی نے بہت سے لوگ تعاقب مین بہیجے اور بارہ مولا مین
پہلگن بہی جنگ کو تیار ہوگیا اوسپر رانی نے خود وہان پہونچکر روتے ہوئے پہلگن کو کہا کہ اگر خاوند
اوسکا نہ مرتا تو تم لوگ بغاوت کیون کرتے اِسبات کو سُنکر اوسے رحم آیا ہتہیار وہین ڈالکر پونچہہ کو
چلاگیا مگر تمام وزرا باقی کے برخلاف ہوکر پانپور مین جنگ کو آمادہ ہوئے اوسوقت وزیر
نرواہن نے رانی کی طرف سے بعد کارزار سخت کے تمام باغیون کو مارڈالا اور مہمن بہی جان سے
مارا گیا یشوور سپہ سالار نے راجہ تہنگن والی شاہی کو گرفتار کرکے رانیکو بہت سی دولت دی
اور آخرالامر لوگون کے بہکانے سے وزیر نرواہن کے ذریعہ رانی نے اوسکو جلاوطن کیا اوسنے
شورہ مٹ کی نزدیک پہر ایک بہاری جنگ ہوا اوسمین نرواہن نے یشوور کو مغلوب کیا
بعد اوسکی رانی کی بیقدری اور ہتک کرنے سے نرواہن نے بہی خودکشی کی پہر سنگرام ڈامر کے لڑکون
کا بہی یہی حال ہوا اور رانی نے پہلگن وزیر کو پونچہہ سے طلب کیا وہ مع اور بہت سی سلح سپاہ کے شہر مین

آیا اوسکے ہمراہیون نے خوب لوٹ مچائی ۱۲ برس ۱۰ ماہ کی حکومت کے بعد راجہ ابہی مینو مرض دق سے دق ہوکر شفاخانہ آخرت کو سدہارا

(نند گپت)

سمت ۵۲ب مین ویدارانی نے اوسکے بیٹے نند گپت کو تخت پر بٹہلایا اور یوہی کو ناظم شہر بنایا ویدارانی نے سنہ ۹۹۵ع
ابہی مینو پور جسکو اب بمن اور کنکنپور جسکو اب کنکن کہتے ہین اور گنگا بل کے رستے مین ملیا نے معہ
بہیمہ مٹ اور ۶۴ مندرونکے آباد کیا اپنے لڑکے کی مرنیکی غیرت اور غم مین ایسی غرق ہوگئی کہ چندروز تک
فتنہ و شر اپنے سر مین رکہا اور رضا جوئی خلق مین مصروف رہتی پر ورسین نگر کے مکانات جو جل گئے تہے از سر نو
بنوائے ایک برس ایک ماہ کے حکومت کے بعد نند گپت کو بہی رانی نے جادو کرکے ماگہ
سُدی دوادشی کو مار ڈالا

(تربہون گپت)

اسکے بعد دوسرے پوتی تربہون گپت کو اوسکا جانشین کیا اور کسی بات پر اوسکو بہی ایک برس گیارہ ماہ کے بعد غلام کی
بہائی کے پاس بہیجا - پہر اوسکے بیٹے بہیمہ گپت کو ۵۴ سمت صغر سنی مین تخت آرا کیا اوس وقت پہلگن وزیر بہی مرگیا تہا سنہ ۹۹۷ع
اور ویدارانی نے کچہہ آگا پیچہا نسوچکر گریبان ننگ و ناموس کو چاک کیا تنگ گوجر کو جو علاقہ پونچہ سے خط
لیکر آیا تہا اپنے تن بدن کا محرم بنایا اور یوہی وزیر اعظم کو بہی سبب بتاکر مار ڈالا اوسکی جگہہ اپنے رازدار دیو
کلش کو مقرر کیا جس وقت بہیمہ گپت کو قوت تمیز حاصل ہوئی کچہہ نیک و بد کی تمیز کرنی پایا تہا کہ قضا نے
اپنا کہیل کہیلا یعنی بعد ۵ برس ۴ ماہ کی سلطنت کی رانی نے گرفتار کرکے اوسکا کام تمام کیا سنہ ۱۰۰۰ع

ویدارانی

اسمرتبہ سمت ۵۸ب مین خود ویدارانی تخت پر رونق افروز ہوئی اول ہی عالم مین چرچا تہا کہ ویدرانی اپنی حکمرانی کی
حرص مین لڑکونکو دیکہہ نہین سکتی زہر پلاکر مار ڈالتی ہی جو بہیمہ گپت کا یہہ حال ہوا پہلا خیال لوگونکا تعید ہوگیا نحاصل قدیمی
وزرا تمام برگشتہ ہوگئے اور تونگ کا اقبال روزافزون ہوا اسی درمیان مین پہرتی پال راجہ راجوڑیکا پہر گیا گردن اطاعت حلقہ
سے باہر کی اسلئے لشکر گران ابہر کردگی تونگ اوسکی سرکوبی اور گوشمالیکو روانہ کیا اوس نے وہان پہونچکر بعد سخت
حرب وپیکار کے اوسے پامال اور مطیع کیا اور شہر مین آگ لگادی آخرکار رانی نے اپنی برادرزادہ سنگرام
دیو کو درجہ نیابت عطا فرمایا اور خود بعد حکومت ۲۳ سال کے روانہ اقلیم عدم ہوئی ویدہ مر بہی اوسے
کے نام سے مشہور ہے - یہان چہٹا ترنگ راج ترنگنی کا ختم ہوا -

سنگرام دیو

سمت ۱۰۸۴ بکرمی مین سنگرام راج نے چتر اقبال کو اپنے سر پر زیبا کیا وزیر تونگ کو اسکے ۱۰۲۷ ع
عہد مین بہی بڑے اختیارات ملے گو برہمنان پرسیو نے اسکو دور کرنے مین طرح طرح
کی تدابیر کین مگر کچہہ پیش نہ گئی اُنہین دنون مین ترلوچن پال راجہ شاہی راجہ سنگرام
دیو کی خدمت مین بطلب امداد آیا اور بیان کیا کہ ہمیر نام ایک غنیم ترکستان سے
چڑہ آیا ہے امیدوار ہون کہ اُسکے مقابلہ کو کچہہ لشکر عطا ہو (اسمین کوئی شک نہین
کہ ترلوچن پال یا تو مراد ہے راجہ اندپال والی لاہور سے جو کہ ان راجگان کا ہمعصر تہا
خصوصاً زمانہ اسکا راجہ بہیمہ گپت ودیدارانی سے ملتا ہے جو کہ بخوف محمود غزنوی
کے کشمیر مین بہاگ آیا تہا اور تہوڑے دن رہکر واپس گیا تہا یا اسی کے کسی لواحق
کا نام ترلوچن پال ہوگا یا اسی کا دوسرا نام ہوگا) راجہ نے بسرکردگی تونگ کے
لشکر جرار کو اُسکے ساتہہ بہیجا ترلوچن پال نے فوج کثیر کو لایق مقابلہ غنیم نہ دیکہہ کر
خود ہمیر کے ساتہہ جنگ کیا اور شکست پائی وزیر تونگ نے بہی مقابلہ آرائی
کی اور ہزیمت پاکر واپس گیا راجہ ترلوچن پال نے فوج جمع کرکے پہر مقابلہ کیا
بڑی جوانمردی ودلاوری سے کارزار مین مشغول ہوا مگر دشمن نے غالب آکر اُسکے
ملک کی اینٹ سے اینٹ بجاکر نام ونشان مٹادیا - وزیر تونگ پشیمان ہوکر واپس
پہرا راجہ سنگرام دیو نے اپنی چُستی اور چالاکی سے ترکون کے (غالباً محمود غزنوی کے)
مُنہہ پہیر دئے حاسد ونکی غمازی سے آخر الایام مین راجہ کے دلمین میل وہ نہ آگیا صفائی
نہ رہی یہ موقع دیکہکر خیرو سرون نے بلا حکم ایک روز تونگ کو حسد سے ایسے بڑے رتبہ
پر جو دیکہہ نہ سکے گردن ماردی اور نالایقون کا اختیار بڑہا بیداد گری شروع ہوگئی

غریبون پر بدعت ہونے لگی ملک مین تہلکہ پڑگیا بدرلیشو روزیر نے مندرون پر دست غارت دراز کیا شری لیکہا رانی راجہ کی شوقمین عیاش ہوگئی آخرکار ۴۲ برس ۹ ماہ کی حکومت کے بعد راجہ مرگیا۔

ہریراج

یہ شخص سنگرام دیو کا لڑکا تہا اپنی عدل وانصاف سے ۲۳ روز گلزار جہانداری کی سیر کی آخر کو اسکا غنچہ حیات صرصر حماقت سے پژمردہ ہوا اُسوقت اسکی ماں شری لیکہا کے دل مین یہ ہوا سمائی کہ گلشن حکومت کی باغبانی کرے مگر گلدستہ بندان گلشن خلافت نے ہرگز پسند نہ کیا۔

اننت دیو

ہریراج کا بہائی اننت دیو سمت ۱۱ بکرمی مین بعمر آٹہہ سال فرقہ ایک آنگیون کی ۱۰۵۰ع
مدد سے تخت پر بیٹہا شری لیکہا کا راج کی خواہش مین بیٹے کو مار دینا کچھ کام نہ آیا اِس خبر سے وگرہ راج بہائی سنگرام راج کا غضبناک ہو کر لوہر کوٹ سے بعزم تسخیر ملک سبک خیز ہوا (لوہر کوٹ راجوڑی اور تہتہ کے درمیان آباد تہا جو آجکل ویران ہے) لڑائی کے معرکہ مین بضرب شمشیر تیز ریزہ ریزہ ہوا جبوقت راجہ حد بلوغ کو پہنچا رودریال کو وزیر بنا کر اُسکا ڈیڑہ لاکہہ سکہ یومیہ مقرر کیا اور رویدا پال کا ۸۰ ہزار سکہ مقرر ہوا رودریال موذی کی کجروی سے راجہ کی عقل ماری گئی چورون اور ظالمون کے حال سے اخذ زر کے طمع نے غافل کر دیا گہوڑون کے شوق سے میر آخور بے سخت حکومت نہ کرتا اُس زمانہ کے آخور کے ہاتہہ سے اکثر لوگون نے ظلم وجفا ہوتے ڈلک جو اُسکا مسخرہ تہا

اُسکو بہی لوٹ مار کا کچہہ خیال نہ تہا بلکہ راجہ کا گویا شریک تہا رودر پال نے مندر و نکا
سونا نکلوا لیا راجہ نے پاسخاطر سے خواب خیال سمجہا کچہہ خیال نہ کیا اوت پل وزیر نے ایک مدرسہ
بنوایا جسمین اندہون کو تعلیم دیجاتی تہی راجہ جالندہر کی بڑہی بیٹی سے اوت پل نے اپنی شادی
کرلی اور چہوٹی بیٹی شری متی نام راجہ اننت دیو سے منسوب ہوگئی تہی یہ رانی بڑہی نیک
باطن خواندہ اور دانا تہی۔ برتہہ کولیتاج بہاشا سے بذریعہ سوم بٹ برہمن کے سنسکرت
مین ترجمہ کرایا اسی اثناء مین وزیر تر بہون کسی بات پر ڈامرون کو لیکر راجہ کے مارنیکو
آیا اور منہہ کی کہاکر بہاگا ایک انگیوان نے اُن تمام ڈانگرون کو مارا راجہ نے خود
حل کے پرگنہ تک اُنکا تعاقب کیا اور فتح پاکر ہمراہیون کو بہت انعام دیا اور تربن
کا قصور بہی معاف کرکے اُسکو اُسکی عہدہ پر ممتاز کیا برہمہ راج نامی خزانچی رودر پال
کی ضد سے جو بہاگ گیا تہا سات راجاؤن کی فوج لیکر وہان کے راجاؤن اور راجہ
دارد کو ہمراہ لاکر جنگ آور ہوا موضع کہیرہ پرشٹ پر جب وہ پہنچا تو رودر پال
بہی فوج جرار لیکر مقابلہ کو نکلا اور سخت کارزار ہونے لگا بہت دلاور کہیت رہے
راجہ دارد رودر پال کے ہاتہہ سے مارا گیا جسپر مخالفون کو ہزیمت نصیب ہوئی اور
رودر پال راجہ مذکور کا سر اور بہت سا دولت و مال غارت لیکر اننت دیو کے پاس
آیا اور بعد اُسکے رودر پال اور والی شاہی کے بیٹے بہی مر گئے۔ شری متی رانی نے
گوری شور سو یہ مٹ بنایا امر لشیور مین ایک مٹ تیار کرکے بیجبہارہ کے برہمنون
کو ۱۰۸ اگانو بخشے بہوج راج حاکم مالوہ کے وکیل پدم راج کی بدعت دوبالا ہونے
سے اور سختی ہوتی تہی۔ شری متی رانی پہ راجہ دلدادہ تہا آخر اس رانی نے راجہ
کی ظلم رانی سے آگاہی پائی بارے راجہ کو عدالت پژوہی پر لائی رعیت پروری
اور انصاف دہی کیطرف رجوع کیا اُسوقت راجہ خواب غفلت سے بیدار ہوا

خیرات وصدقہ مین مستعد ہوا خزانے بیشمار اور گہوڑے سبک رفتار اور جواہرات آبدار تصدق فرمائے اس راجہ نے تمام نواحی کشمیر کو تسخیر کر لیا تہا سال راجہ چمپہ نے دایرہ اطاعت سے قدم باہر نہ کہا تہا اسکی بادشاہی مین دوسرے شخص کو راج ملا ۵۲ برس کی حکومت کے بعد۔

راجہ کلش دیو

شری متی رانی کی لجاجت سے راجہ نے سنہ ۶۱ بکرمی مین اپنے لڑکے کلش دیو کو راج دیا اپنا ہاتہہ حکومت سے اٹہا لیا چند روز کے بعد فتنہ انگیزون کی ترغیب دینے سے کار سلطنت مین پہر دست انداز ہوا اور کلش دیو برائے نام حکمران رہگیا چند کمینے خانہ براندازون نے اسکو یار بنکر اسے بدی کیطرف مایل کیا انجام کار اسکی آنکہون کا پانی ڈہل گیا شوخ دیدگی آغاز کی ہچپچ اور اسکی لڑکی کے وصال سے ذخیرہ بدسر انجامی جمع کیا ایسا کیا تہا کہلے بندون گہومنے لگا راتدن اوباشون کے ساتہہ ہر گلی کوچہ مین جاتا اور لذت جسمانی کے حاصل کرنیکو عورات دلخواہ کی عصمت دری کرتا یہ ماجرا اننت دیو کے گوش گذار ہوا کسی رات ایک امیر کے مکان مین کلش دیو جو جہا نکا دربانون نے چور چور کا شور وغل مچایا یہ بچہ بڑی خواری اور ذلت سے اپنی گئی ہوئی عزت کو بچا لایا راجہ نے خبر ہونے پر اسے طلب فرما کر پند ونصایح پدری کی پر صاحب فرش ہا راجہ مہر فرزندی سے بیتاب ہو کر واسطے عیادت کی دوڑا مگر اسکے دربانون نے مصاحبون کا ہمراہ جانا منظور نہ کیا ناچار راجہ غصہ ہو کر واپس آیا اور صرف ملک چہوڑ کر دولت واسباب وعورات کو لیکر بیجی شور کو چلا گیا کلش دیو تہید ست تخت سلطنت پر رونق افروز ہوا اور روپیہ قرض لیکر لشکر آراستہ کر کے باپ سے لڑنے کو آمادہ ہوا۔

۳۰۱۱ء

شری متی رانی نے بوسیلہ برہمنان پند و نصایح کر کے اوسی ارادہ ناساز سے باز رکھا اسوقت تہیہ ستی کے سوز سے جلکر طرفداران پدر کے مکان جلا دیے راجہ اس آتشزدگی سے جل اُٹھا اور اُسکے بیٹی ہرش دیو کو بیجبہارہ مین واسطے جہانداری کے طلب کیا تب کلش دیو کو سب رنگ و دیو بہول گیا صلاح و آشتی کی سوجہی بڑے تپاک سے والدین کو شہر مین لایا ۲½ ماہ کے بعد نفاق انگیز و نکی مصلحت سے چاہا کہ باپ کو زندہ ہی زندان مین قید کرے جسکی خبر راجہ اننت دیو سنکر فوراً بیجبہارہ کو چلا گیا کلش دیو نے اسکے نوکرون کو گہاس مین بند ہوا کر جلوا دیا کسیکو زہر کسیکو آب شمشیر پلوا دیا اس سبب سے ایک جہان کو آسیب کلی پہنچا راجہ اننت دیو شری متی کی رائے مین گرفتار تہا اور کلش دیو اسیطور پر ہمیشہ سرکشی کرتا رہا ایک مرتبہ دربردہ بیجبہارہ مین آگ لگا دی اہل شہر کے مکانات کی سوا مال و اسباب راجہ اور اُسکا لشکر تمام جلا دیا شری متی نے اس آگ سے بدقت تمام خلاصی پائی اننت دیو نے بہی بمشکل دریا سے عبور کیا شری متی رانی کے پاس ایک لعل تہا اُسکو سات لاکہہ روپے پر بیچا اور اپنے نوکرون کو خوراک و پوشاک دی اور اکثر جلے ہوئے مکانات کو مرمت کرایا اُسوقت سے اننت دیو دنیا سے ایسا دل برداشتہ ہوا کہ لباس پہننا بہی چہوڑ دیا اور بجائے لباس شاہی کے بدن پر گہاس لپیٹ کر ایک چہوٹی سی جہونپڑی مین رہنے لگا مفسدون نے اُس ناخلف کو اسپر بہی ٹہنڈا نہونے دیا اُس احمق نے فتنہ گرون کے سوجہانے سے تہوڑے روز کے بعد باپ کے پاس یہ پیغام بہیجا کہ ای باپ تیری بہلائی ہی کہ بیج ایشور سے اپنی راہ لے اور پونچہ مین جا کر اوقات گذاری کر ورنہ آبرو سے ہاتہ دہونا پڑیگا آخر کو ذلت و خواری سے نکلنا ہوگا راجہ دل صد چاک سے آہ غمناک بہر کر شری متی رانی سے مخاطب ہوا کہ ہائے غضب ای مصیبت تیری عقل ناقص کے

اعتبار پر اپنا وقار کہو یا دولت و سکان وعقل و کام و آرام و نان سے ہاتہہ دہو بیٹہا

شعر

کسے کو بود سرور انجمن کفن باید او راز فرمان زن

اگر نیک بودی زن رای زن زنا نرا مزن نام بودی نزن

جس لڑکے کو باپ سے عزم پیکار ہو یقین غالب ہے کہ اُسکے اصلمین فرق ہو شری متی بہی بمقتضای ایام ناکام کے جواب دلریش وسینہ فگار دینے لگی - جسکے ہر لفظ راجہ کے دلمین چٹکیان لینے لگے آخر کار راجہ نے عزت کی مارے در پردہ اپنے جگر پینز چھری ماری جبوقت خون بہ نکلا شری متی نے اُسکی جان کاہی سے آگاہی پائی نالہ و فریاد بلند کیا سینہ خراشی سے سراپا لال ہوگیا المختصر شری متی اس آتش غم سے بریان ہوکر اپنی جانسوزیکو تیار ہوئی خزانہ اور دفینہ کی کنجیان ہرشدیو کے حوالہ کین لشکر اور رعایا سے اُسکے اتحاد واتفاق کی سوگند اور پیمان لیا شفقت مادری سے باوجود اس تمام نکوہیدہ کاری کے ایک وزراجہ کی نعش کو نہ جلایا اور انتظار آمد کلشدیو کی کرتے رہے مگروہ اپنی سختدلی اور معندونکمی فتنہ انگیزی سے آخر ملاقات والدین کو بہی نہ آیا تب رانی شری متی مع نعش اپنے شوہر کے چتا پر بیٹہی ۳ خدمتگاردن اور ۴ لونڈیون نے بہی اس ہنگامہ وفا آموزمین ساتہہ دیا -

شری متی چتا پر جلنے کیوقت ہاتہہ مین پانی لیکر منافقون کو اسطرح شراپ (بددعا) دیکر جلگئی کہ جن منافقون نے ہم والدین کو بیٹے سے عداوت جان کشی تک کی کرادی وہ بہی بمعہ خاندان کے برباد ہو جاوین گے چنانچہ پیچہے سے ایسا ہی ہوا اُسوقت سے ہرشدیو بخشش کا ہاتہہ دراز کرکے رعیت کی رفاہ مین کوشش کرنے لگا اور کلشدیو نے ایسے دشمن کو بغل مین رکہنا مصلحت نجانا بیچ بہارہ مین آکر لڑکیکی

مدارات اور تسلی سے مطمئن کرکے اپنے ساتھہ شہر مین لایا اب کلش دیو کی راے نیکی کیطرف
مایل ہوئی پرورش بندگان خدا کرنے لگا خرچ بہی باندازہ دخل مقرر کیا۔ ہرکارہ خبررسان
اسطرح کے مقرر کئے کہ ہر کاروبار کی خبر پہنچاوین لوگونکی خواب کی بہی کیفیت بتلاوین
اسکی نیت صواب سے کافہ انام کو دلجمعی تمام حاصل ہوئی پرہیزگاری ثابت قدمی سے
داخل ہوئی دبدبہ شجاعت سے دشمن ہراسان ہوئے دوست جوہر سخاوت سے شاد و خندان
ہوئے لیکن میل شہوت رانی اسی اندازہ پر تہا ۷۲ مستورات باکرہ سیم اندام ترکستان
اور دیگر ولایات حسن خیز سے منگوا کر حرم سرا مین داخل کی تہین کثرت عیاشی سے
کبہی کبہی مقویات کی خواہش ہوتی تہی (قاصی کی بہی گرم بازاری تہی اس راجہ نے
کلشی شور بیج بہارہ کے پاس بنایا۔ ہرچ پال راجہ راجوڑی کے مرنے پر سنگرام
پال کو اسکا جانشین کیا مدن پال چچا اسکا اسکے مغلوب کرنیکے فکر مین ہوا اسیر
سنگرام پال کی ہمشیرہ راجہ کلشدیو سے خواہان مدد ہوئی راجہ نے جیانند کو سرداری
لشکر جرار روانہ کیا اسنے وہان پہنچکر مخالف کو فتح کیا اور عرصے کے بعد واپس آیا
کچھہ دنون کے بعد بیمار ہو گیا راجہ اسکی خبر کو گیا وہان اسنے عرض کیا کہ بنیر وزیر
پر کبہی اعتبار نہ کرنا بنیر نے یہ خبر پاکر رخصت حاصل کی پہیر بوپہ تک بہت سے آدمی
اسکے ہمراہ گئے پہیر جہان کہین پہنچا وہان اپنے راجہ کی تعریف کرنے کے سبب قدر
پاتا۔ اسیطرح بنیر بنگالہ مین جیانند اور رنندہ راج وغیرہ کشمیر مین رجنہون نے
کلشدیو اور اننت دیو مین عداوت کرادی تہی خود بحالت خرابی مصداق
بدد عا ورانی شر ہی متی کے) مر گئے خانمان انکا ویران وبرباد ہو گیا مدن پال
نے راجوڑی مین چونکہ پہر فساد اٹہا رکہا تہا اسلئے سبیٹہ میر فوج کے ذریعہ سے مغلوب
اور گرفتار ہو کر کشمیر مین قید کیا گیا کندرپن ڈیوڑہی والہ نے اور بہت سے

گردو پیش کے راجاؤن کو مغلوب کیا اور خود بہی مرگیا بل نے اوڑہی مین راجہ ابہی کو
زیر کیا اور اُسموقع پر جوانمردی کی بڑی داد دی راجہ کلش دیو نے اسیطرح ایسے
بہادرون اور اراکین کے ذریعہ قرب جوار کے تمام ملکون پر اپنا قبضہ کرلیا اور بعد
اُسکے ایک دربار کیا اُسمین سوا اُن راجاؤن کے جو مدام کشمیر مین رہتے تہے آٹھہ راجہ حسب
ذیل آئے (۱) راجہ کیرتی والی ابہی پور (۲) راجہ آستہہ والی چینبہ (۳) راجہ
کلش والی بلا پور غالباً بلا ور جو متصل بسولی کے ہی یا بلاسپور جو ضلع شملہ مین ہی ؛
(۴) راجہ سنگرام پال والی راجوڑی (۵) راجہ اوت کرش والی لوہر کوٹ (۶)
راجہ پون گیچ والی اوڑہی (۷) راجہ کابیرسی والی خاندلیس (۸) راجہ اوتم
والی کشتواڑ ؛ ان تمام راجاؤن کی مدارات پر دامن وزیر مقرر ہوا تہا اُسوقت
سردی کی شدت سے دریا یخ بستہ ہوگیا تہا بعد گذرانے تحایف ونفایس نذرانہ
وغیرہ کے یہ سب راجہ اپنی ریاست گاہ کو واپس گئے - **ججے ون** کے پاس
شہر کلش راجہ نے آباد کیا - ہرش دیو ہر علم اور ہر زبان کا عالم تہا اسکی ہمہ دانی
کا شہرہ تمام عالم مین پہنچا خاص کر کے علم موسیقی مین اپنا نظیر نہ رکہتا لیکن امور
جہانداری مین چندان رسا نہ تہا اس سبب سے مفسدونکی بن آئی اور باپ بیٹے مین
فساد ہوگیا آخر کلشدیو نے ہرشدیو کو قید کیا - رانی نے بیٹے کے غم مین خودکشی
کی انجام کار کلشدیو کی عقل پر پتہر پڑے یتیمونکو ستانے لگا مندرون کا اسباب
لوٹ لیا تہوڑے دن کے بعد بیمار ہوکر تاندی کتہر مین اسکی زندگانی کا دن تمام
ہوا اور اوت کرش نام دوسرے بیٹے کو لوہر کوٹ سے طلب کر کے تاج شاہی
عطا فرمایا ؛

اوت کرش

اسنی ۲۲ روز راج کیا اور بجی مل بہائی کو اپنے شامل کیا آخر بسبب عدم استعداد
امور ملکی راجہ کے بجی مل اُس سے علیحدہ ہو گیا اور پہر بارون کی دلافزائی سے واپس آیا ہرشدیو
مار ڈالنے یا خلاص کرنے مین کوشش کرنی چاہئے آخر کار دو انگوٹہیان سپاہیون
کو دکہا کر کہا کہ یہ خون بہالنے کی انگشت نما ہے اور دوسری مین حلقہ قید سے ہائی
کا ایما ہے انکو لیتے ہوئے تم ہرشدیو کے پاس پہنچو جس وقت ان دونون انگشتریون مین سے
جس علامت کی تمہاری نظر مین پڑے اُسکی تعمیل کرنا پہر اپنے لشکر کیطرف دیکہا
کہ سب دست در آستین ہین کسیکا ہاتہہ دشمن کے ساتہہ لڑنے کو نہین بڑہتا اس
اندیشہ کے ساتہہ انگشتری خون بہا اپنے لڑکے کے ہاتہہ محافظون کے پاس بہیجی
قضارا غلطی اور جلدی سے انگوٹہی بدل گئی بمجرد ملاحظہ انگشتری نگہبانون نے ہرشدیو
کو حلقہ قید سے رہائی دی قید سے چہوٹتے ہی معرکہ نبرد کو سدہارا بجی مل کو حوصلہ ہو گیا
اکثر مقربان اوت کرش نے حاضر ہو کر اظہار اطاعت کیا انکی صلاح کے بموجب
ہرشدیو معرکہ جنگ سے نکلکر تخت حکومت پر بیٹہا خزینہ اور دفینہ پر اپنے نگہبان
مقرر کئے اس خبر کے پہونچنے سے اوت کرش نے پریشان ہو کر خودکشی کی ۰۰

۲ ہوا اس آتش فتنہ کے بجہانیکو دل سے مصلحت جو ہوا کہ ہرشدیو کے

ہرشدیو

۱۲ سنہ ہرشدیو سنہ ۱۱۶۹ بکرمی مین فرمانروائی خودمختار بنا اُسکی غنچہ مراد شگفتہ ہوئی اور
ہر چہار طرف نشیمن خسروانی کے دروازونپہ گہنگرو بند ہوائی تا کہ دادخواہ اُسے
بجاوے اور اُسکی صدا سے باریاب بارگاہ سلطانی ہو اہالی موالی بموجب حکم راجہ

زیور اور لباس نفیس سے آراستہ ہوئے وزیرون اور امیرون کو بموجب فہم و فراست کی قدر و منزلت بخشی کچہہ بزرگی خاندان کا خیال نہوا سجی مل کو درجہ نیابت پر سرافراز فرمایا اوسکی راے صواب اندیش سے ہر کاروبار کرتا رہا تہوڑے دنون بعد فتنہ پردازان بدکار نے سجی مل کو ورغلایا یہ کور نمک بہی صف آرائی کو آمادہ ہوا آخر لڑائی مین عہدہ برائی ندیکہی دار دکیطرف بہاگا چندروز اوسی مقام پر بسر کیے آغاز بہار مین ڈانگریون کی مدد سے بعزم لڑائی نکلا مگر اثناء راہ مین فراز کوہ سے پارہ برف لڑہکا اوس سنگدل کو مع لشکر و خدم کے آدبایا سب کے سب سرد ہوگئے جبکہ ہرش دیو نے دشمنون سے فرصت پائی طبیعت بدعت کیطرف آئی باوجودیکہ ۳۶۰ بیویان خوبصورت حرم سرا مین رکہتا تہا مگر حرامکاری سے باز نہ آیا لوٹنے اور غارت و فیلنون اور اسباب مندرون سے دولت بیشمار جمع کرکے رنڈیون اور قوالون و دلگی بازون کو بخشدی چنانچہ ایک کلانوت کو باوجود نہونے کسی تقریب کے ایک لاکہہ اشرفی انعام دی وزیران نامدار کار گذار بے عتاب ہوگئے آخر کو ان نامردون کی راے لینے سے راجہ کی عقل ماری گئی ہوش کے طوطے اوڑ گئے لاجرم آتش فتنہ بہڑکنے لگی ایک مرتبہ کسی یگانہ نے بیگانگی کی راہ سے راجہ کی مارنیکا آہنگ کیا مگر راز طشت از بام ہوا اس بہانہ سے راجہ نے خویش و یگانہ کے نام و نشان مٹادیے اس راجہ کی سادہ دلی کی اکثر رنگین نقلین لکہی ہین جو کہ بسبب طوالت کے ترک کی گئی ہین ایک وقت راجوڑی کو لشکرکشی کی تہی وہان کے راجہ کو مغلوب کرکے ایک مہینا وہان مقیم رہا اسکی قیام کرنے سے وہان قیامت قایم ہوئی ہرچند لوگون نے واسطے مراجعت کی انکسار و عاجزی کی مگر اس ہٹ دہرم نے قبول نہ کیا تب اوسکی ایک نزدیکی کو رشوت دیکر لوگون نے اس امر پر مامور کیا اوس مکار نے حضور مین عرض کیا کہ اس نواح مین ترکان

جرار کا لشکر اوترا ہے اور بیگانہ ملک مین آپکا ٹہرنا خلاف قیاس معلوم ہوتا ہے راجہ اپنی نادانی
سے اُسکے مکروفریب مین آگیا بدون تحقیقات اِس خبر کے مضطرب ہوکر اُٹھہ بھاگا اِس عزیمت
مین بہت سا اسباب ومال وہتہیارون کا نقصان ہوا غرض اِس حکایت سے راجہ کی
سبک سیری اکثر آدمیون کو معلوم ہوئی بعد ازان مدبران سلطنت کی تحریک سے دارد
کی تسخیر کو بیوقت متوجہ ہوا عین مقابلہ دشمن مین برف گری اور راجہ میدان کارزار سے
بھاگنا نزدیک تہا کہ غنیم کا لشکر کشمیر کو فتح کرلے مگر ہرشدیو کی چچازاد اولادا وچل و
سوسل نے دلیرانہ آہنگ رزم کیا اور اُسنے بہادری سے ملک کشمیر کو بچا لیا اب ان دونون
بہائیون کی بہادری اور راجہ کی بےشعوری کا چرچا عوام مین ہونے لگا اسیطرح سے
ایکدفعہ بہون راج لوہرکوٹ لینے کی فکر مین پڑا یہان سے گندہرب اُسکے تدارک کو
بہیجا گیا بہون راج یہ سنکر کافور ہوا اور سنگرام پال راجہ راجوڑی نے بہی بغاوت
کی تو فوج کشمیر اُسکی سرکوبی کو پہنچی مخالف کی بیس ہزار سپاہ کو کشمیر کے ۳۰۰ بہادر
سپاہ نے مغلوب کیا اِس ہنگامہ مین دو سو آدمی کشمیر کے اور چار سو راجوڑی کے مارے گئے
گندہرپ کی شیرانہ بہادری کو دیکھکر دشمن تمام بزدل چہپت ہوے آخرکار راجہ سنگرام پال
نے تابعداری کا سرخط لکہدیا اور گندہرپ فتح ونصرت کے ساتہہ کشمیر مین واپس آیا راجہ
کی قدردانی سے لوہرکوٹ کا راجہ بناہر مفسد ونکمی شرارت اور راجہ کی سبک گوشی کے
باعث معہ عیال واطفال تنگ ہوکر کاشی مین جا بنواس کیا گیا مین جاکر اُسنجہہ کے
راجہ کو مار کر پنڈون سے عہد کرایا کہ کشمیر کے یاتریون سے کچہہ نہ لیا کرین اور اُسطرف
بہت سے مندر مدرسے اور دہرم سالا وغیرہ تعمیر کیے بلہن پنڈت مصنف - کاوترو کرما
دیو چرت بہی اِسی راجہ کے عہد مین تہا چنانچہ وزیر کلہن پنڈت مصنف راجہ ترنگنی
کا باپ بہی اِسکے عہد مین ایک بڑا با اقتدار اور مقبول وزیر تہا - دمٹ ولد تونگ جگی مدام

گندہرب کے چلے جانیکی خواہش تاج شاہی راجہ کے مارنیکی فکرمین پڑی مگر بریاگ
کے ایک خدمتگار نے جوکہ راجہ کا بڑا خیرخواہ تہا فوراً معلوم کرکے راجہ کو آگاہ کیا اور وے
دونون حکمت عملی سے مارے گئے سادہ لوحی وبیوقوفی راجہ کا حال کلہن پنڈت نے بہت کچہہ
لکہا ہے جوکہ کشمیر مین اِس زمانہ تک زبان زد خاص وعام ہے منجملہ اسکے یہ بہی ایک
نمونہ ہے کہ وزیرون نے جب دیکہا راجہ بڑا بیوقوف ونادان ہے ایک نے دولت لوٹنے کی
غرض سے ایک عورت کو زیورات وملبوسات شاہانہ سے آراستہ کرکے سامنے آکہڑا کیا اور
کہا کہ یہ آپکی والدہ ماجدہ سرگ لوگ سے آئی ہین انہین کچہہ دلواؤ سُنتی ہی اُسے
دولت بیشمار دلوائی دوسرے شخص نے چند عورتین پیش کرکے کہا کہ یہ دیویان ہین اِس طرح
خوب اِس عقل کے اندہے اور گانٹہہ کے پورے کو لوٹا بدکاری وزناکاری مین اسقدر
اسکو کمال تہا کہ ہمشیرہ تک سے پرہیز کرنا اسکو محال تہا ایسے افعال ناشایان کے باعث
کلہن پنڈت اسکو ترک کے القاب سے مخاطب کرتا ہے پہر اعیان دولت نے بہی جابجا سے
لڑائیان لڑائین باہم گر تیر وتلوار کی نوبت آئی راجہ کے جلوس کے دسوین سال بہی
بسبب کثرت سیلاب کے سخت قحط اُٹہا اکثر دیہونکی ویرانی عملمین آئی اسقدر گرانی ہوئی
کہ فی خروار شالیکی قیمت پانسو دینار اور بیسیہ بہر آش جو کی قیمت ایک دینار اور
بیسیہ بہر پشم گوسفند کی قیمت چہہ دینار ہوگئی نمک اور مصالحہ کا نام ونشان بہی نہ رہا
انکے تبہ راجہ کو یہ خیال ہوا کہ سراج محل بسبب ہجوم گہنے درختون کے پوشیدہ ہے اسلئے
تمامی درخت میوہ دار وبے میوہ کٹوادئے اسی طریق پر ایسا ہی رسم وراہ جور وظلم
کرتا جسکے سبب روز بروز شر وشور برپا ہوا ڈانگری اور لون قوم کو کامراج ومراج
مین چُن چُن کر تہ تیغ کیا اکثر برہمنون کے سرتن سے جدا کئے اور رستون مین جابجا آویزان
کرادئے اس خونریزی کے سبب سے تمام قوم ڈانگر ولون لولاب مین اکٹہے ہوکر باغی

ہوے راجہ نے سپاہ فراوان اُنکی سرکوبی کو روانہ کی زمانہ دراز تک جانبین سے ہنگامہ
جدال وقتال گرم رہا اسیحالت مین راجہ کی خواہش ہوئی کہ اوسچل وسوسل کو قید
کرے اس ڈرسے اوسچل راجوڑیکو بہاگا اور سوسل کسی دوسرے مقام کو چمپت ہوا
اوسچل سو آدمی لیکر متوجہ تسخیر کشمیر ہوا اثناء راہ مین قوم ڈانگری وغیرہ اُسکی ہمراہ ہوئی
دہ بارہ سولا کیطرف سے داخل کامراج ہوا قوم ڈانگر اور لون جو ہرشدیو سے مقام
لولاب مین فرار ہوئی تہی اُس سے متفق ہوئی۔ اُسوقت انبوہ کثیر کے ساتہہ وارد
پرسپور ہوا ہرشدیو نے فوج معدود کے ساتہہ مدافع مخالف کیواسطے کوچ کیا اوسچل نے تاب
مقابلہ کی نہ لائی ناچار پیچہے ہٹا ہرشدیو سست تدبیر نے تعاقب کیا پر ہی ہاس کیشو
کی پرتماسہ دیگرا اور مندرون کے لوٹ کر بلا توقف معاودت نماے شہر ہوا یہ سُنکر
اوسچل حوصلہ مند ہو قصبہ بارہ مولا مین مقیم ہوا سوسل بہی اسی درمیان مین
معہ فوج کثیر کشمیر مین آپہنچا راجہ نے اُسکے زیر کرنے کو سپاہ بیشمار روانہ کی تیغزنون
کی دست درازی دیکہکر میدان رزم سے سوسل کے پاؤن اُکہڑ گئے اور بہاگا۔
اودہر اوسچل نے دوبارہ دو تین روز کے بعد پرگنہ لار کی راہ کشمیر پر قبضہ کرنا چاہا
ہرشدیو نے بہی مقابلہ کو لشکر جرار بہیجا اس سراسری مین راجہ کے سردار کا سر کاٹا
گیا اور ہل چل پڑ گئی سپاہ سراسیمہ ہوئی ایک طرف اوسچل کا خالو آنند مراج مین
جاکر مصدر فساد ہو معہ جماعت ڈانگرون کے قصبہ پانپور مین آیا اور چندراج سردار
مرسلہ ہرشدیو کے ہاتہہ سے اُسکا کام تمام ہوا پہر چندراج سوسل کی لڑائی کو بہیجا
کیطرف روانہ ہوا وہان سوسل نے چندراج کو اپنے خالو کے پاس عدم کو بہیجا اور
خود شہر کی راہ لی جب اوسچل نے یہ خبر پائی آگا پیچہا دیکہکر بہ نیت اقدام شہر کو قدم
بڑہایا ہرشدیو دریاے بہت پر کشتیون کا پل باندہکر دریاے جنگ کو جوش مین لایا

عین ہنگامہ رزم مین ایک پیل مست کو اُسکے لشکر پر ہانکا قضا را کسی گوشہ سے تیر نے اُسکے کانمین پہنچکر سرگوشی کی بمقتضاے فرمان تقدر اُس فیل مست نے مخالف کے مقابلہ سے سر پہیرا فیل گردون نے یہ کجبازی کی کہ اولٹی بلا سر پر آپڑی تہی جو ڈپٹا ہرشدیو کے فرزین بند توڑ ڈالے پیادہ و سوار کو بساط جمعیت سے پریشان کیا راجہ شطرنج مین ڈوبا خیال کیا کہ بُری چال ہوئی فوج کی حفاظت کو کوئی منصوبہ کیا چاہی قلعہ لوہر کوٹ کو واسپہ روانہ ہوا کہ اُسکی حفظ و نگہبانی مین مصروف ہو اثناء راہ مین مقام ہستہنی کرن مین دشمنون کے ہاتہہ سے بہت تنگ ہوا۔ ادہر اوسچل کے کارگذارون نے دولت خانہ شاہی کے حجرونمین آگ لگا دی اور تمام خانہ شاہی شعلہ نور سے منور ہوا ہرشدیو نے اُس آگ بجہانے کو ایک گروہ مقرر کیا یہ تو مقام اضطراب کا ہی تہا آگ لگی ہوئی تہی باقی فوج نے جو تہلکہ دیکہا حیران ہوئی آخر کو خوف کی چنگاریان ہر ایک کے دلمین ایسی دہک اوٹہین۔ کہ خس نا صبر و استقلال سوخت ہو گیا جسکے جہان سینگ سمائے چلدیا بجز خدمتگار آدمیون کے راجہ کے پاس کوئی نرہا چونکہ آگ بڑہکنے سے انقلاب کلی پڑ گیا تہا قوم ڈُمب اُنگر وغیرہ نے خوب ہاتہہ مارے راہیون کا مال و اسباب زر و جواہر جو جسکے ہاتہہ لگا وہ لیا سترہ نفر راہی اُس آگ مین جلکر خاک ہو گئے ہر ایک امیر و وزیر خدم و حشم نے راجہ ہرشدیو سے روگردانی کی راجہ صرف دو خادمون کے ساتہہ خوار و زار بے توشہ و زاد راہ ایک فقیر کے مسکن مین جا پڑا اور دو شبانہ روز بہوکا پیاسا اُسجگہہ رہا۔ اِسی عرصہ مین کسی دشمن نے اوسچل کو خبر دی آخر اُسکے آدمیون نے راجہ ہرشدیو کا کام تمام کر کے رانی شری متی کے شراپ کو پورا کیا اسکی سلطنت گیارہ برس ۶ یوم ہوئی اور یہان ساتوان ترنگ راج ترنگنی کا ختم ہوا۔

راجہ اوسچل

سنہ ۵۱۷ ہجری مین اُسنے جمال عروس ملک کو عدالت اور انصاف کے حسن وجمال ۱۱۲۳ع
سے آرایش دی چند مدت تک سوسل اور قوم ڈانگرہی بغرور اپنی مدد کے سبب نا
حوصلہ پورا کرتے رہے راجہ بھی اُنکے حقوق معاونت پر خیال کر کے کسی امر کی ممانعت
نہ کرتا تدبیر سے سوسل کو لوہر کوٹ کی حکومت پر روانہ کیا ڈانگریون کو حکمت سے
لڑوا کر مروا ڈالا اور عقل کی بدولت فتنہ وفساد سے فارغ البال ہوا فسادیان
کامراج کے ہتھیار اور گھوڑے سختی سے داخل سرکار کرائے تالیف قلوب سے اُنکو
کشتکاری پر راضی کیا سرکشونکا پورا تدارک فرمایا اور داد و دہش مین مصروف ہوا
بذات خود ہر ایک کا انصاف کرتا لباس بدل کر اطلاع احوال رعایا کیواسطے
شہر مین گشت کرتا ہر ایک امر کا تدارک اور تلافی فوراً کرتا مخبران صادق گفتار
ہر شہر و دیار مین مقرر کئے تاکہ سچی سچی خبرین پہنچا کرین اور آپ ہر خبر سے باخبر ہوکر
ظلم گدازی اور چارہ سازی مین مصروف ہوتا ہموارہ بنی نوع کو گہوارہ عدالت مین
آرام دیتا غلہ کے کہاتے جمع کرتا نقصان کیوقت ارزان قیمت پر فروخت کرتا
گرانی اپنے ملک مین رہنے نہ دیتا چورون کی روزی مقرر کر دی تاکہ چوری نہ کرین
جو روپیہ ظالمون سے وصول کرتا اچھے کامونمین صرف کرتا کیا مجال ہے کہ کارپرداز
کسی سے رشوت لین غماز اور چغلخورون کو اپنے پاس نہ آنے دیتا ارباب علم وہنر
کی عزت اور تکریم کرتا کلہن پنڈت کا بیان ہے کہ دُنیا مین جسقدر اچھے اوصاف
ہین وہ تمام اس راجہ مین موجود تھے عدالت اور سخاوت مین اسنے کوئی دقیقہ
فروگذاشت نہ کیا تمام مندر منہدم شدہ از سرِ نو تعمیر اور عمارت کرائے تمام

بلاد و امصار سوختہ و ویران شدہ کو مرمت کرا کر آباد کرایا صرف دو عیب اس راجہ
مین یہ تھے کہ وضیع و شریف کے ساتھ بدزبانی اور گالی سے پیش آتا اس سبب سے
معزز لوگ اس سے ناراض تھے نیز ہر روز لوگونکو باہم لڑا دینا اسکا کھیل تھا۔
تمام صحن خون سے لبریز رہتا تھا آخر ایام مین دلاورون اور ہنرمندون سے حسد
کرنے لگا اور خود پسندی کی تعریف اسکے دلمین سمائی سنگدلی سے لوگون کے
خون کرانے مین عار نہ کرتا ہر دم اہلکارون کے تغیر و تبدل اور عزل مین رہتا۔
انہین باتونکی طرف دیکھکر گندہرپ جو ہندوستان سے واپس آیا تھا اسکی نوکری
سے کنارہ کش رہا سوسل بطمع سلطنت لوہر کوٹ سے اسکے ساتھ جنگ کرنیکو آیا
ادہر سے اوچل بھی مقابلہ آرا ہوا اور مخالف کو پیچھے ہٹا کر خود ایوان شاہی مین
واپس آیا مگر سوسل دوبارہ فوج جرار لیکر پہنچا اور راجہ کیطرف سے گنتچندر اسکی
گوشمالی کو بھیجا گیا اسنے میدان کارزار سے اسکو بھگا دیا راجہ نے کامراج کیطرف
سے اسکا تعاقب کیا اس بات سے ڈر کر سوسل ملک دارد کو بھاگا اور پہاڑی راستون
مین سے گھوم کر بدستور لوہر کوٹ پر قبضہ کر لیا انہین ایام مین فرمانروای دارد
بھی کشمیر پر حملہ آور ہوا مگر واپس چلا گیا ہرشدیو کا پوتا جو صغیر سن تھا راجہ نے
اسکے مارنیکا حکم دیا جب جلاد اسکے مارنیکو گئے تھے قدرت الہی سے یکبارگی ایسی
باد طوفان سخت چلی کہ وہ لڑکا دریا مین گر کر بہ گیا ایک برہمن کے ہاتھ لگا کچھ مدت
کے بعد ایک عورت نے اسکو پہر دلیس مین پہنچایا وہان مالوہ کے راجہ
نرورم نے اسکو اپنے بیٹے کی مانند پرورش کر کے فن سپاہگری مین یگانہ عصر بنایا
بعض کہتے ہین کہ جلادون نے راجہ کے دکھلانیکو کوئی اور لڑکا مارا تھا اسکو پانی
جی متی نے پالا تھا اس درمیان مین سوسل راجہ لوہر کوٹ کے گھر مین ایک لڑکا

پیدا ہوا اُسکا نام جی سنگہ رکہا گیا یہ شخص بڑا اقبال مند ہونیوالا تہا اسکے پیدا ہوتے ہی اوسچل اور سوسل مین اتفاق ہوگیا اسی وقت سویم جی مین آگ ظاہر ہوئی راجہ ہانہان تیرتہہ کو گیا راستے مین چورون اور ڈانگرونے رات کیوقت اسکا سامنا کیا مگر راجہ نے باوجود تنہائی کے کمال دلاوری سے اُن سب کو بہگا یا لیکن چونکہ راجہ اپنی فوج سے علیحدہ ہوگیا تہا اِسلئے لوگون کو گمان ہوا کہ راجہ مارا گیا ہے۔ جہوڑا ور رڈ جو راجہ یوشس کی اولاد مین سے تہے تخت سلطنت پر بیٹہنے کی فکر مین پڑے اور راجہ اِسی درمیان مین اپنے تخت پر جا بیٹہا مگر اُنکے دل سے ہوا ے ریاست دور نہوئی چار پانچ برس تک بہت سے لوگون کو اپنے ساتہہ ملاکر راجہ کے مارنیکی تدبیرین کین۔ اودہر سنگرام پال مرگیا اور اُسکا چہوٹا بیٹا سوم پال مسند حکومت راجوڑی پر بیٹہا ایک روز راجہ اوسچل دیوانخانہ مین اکیلا بیٹہا تہا وہان سے اُٹہہ کر مجلسرا کو گیا راستے مین ایک شخص نے عرض کرنیکے بہانہ سے اُسکے موے سر پکڑ لئے اور رڈ وغیرہ نے تلوار سے اُسکا سر کاٹ ڈالا اور جو کوئی امداد کو پہنچا وہ بہی اُنکی تیغ خونخوار سے نہ بچا اسِکا عہد حکومت ۱۰ برس ۴ ماہ ایک روز ہے اور ۱۴ برسکی عمر مین کشتہ ہوا۔

راجہ رڈ

سنہ ۳۳ ۶۱۱ سمبت ۹۱۱ بکرمی مین رڈ تخت پر جا بیٹہا اور طرفداران راجہ اوسچل کو مار آخر کو ایک شخص کی ضرب زد آور سے اسکا کام بہی تمام ہوا اور ویڈ جو اسکا دوسرا بہائی تہا باشندگان ویدامسٹ کے ہاتہہ سے مارا گیا گگہ چندر کی دلاوری سے تمام نمکحرام اور شریر لوگ جان بحق تسلیم ہوئے رڈ نے صرف رات کی ایک پہر تک راج کیا آخر گگن چندر نے تمام شریرون سے فراغت پاکر راجہ اوسچل کا ماتم شروع کیا رانیان جہترا اور جنوا

راجہ کے ساتھہ ستی ہوگئین پھر گگنچندر نے سمت ۹ بکرمی مین ازراہ وفاداری بخلاف سنہ ۱۱۳۳ء
مرضی رعایا آپ مسند حکومت کو نہ ختیار کرکے راجہ سلھن کو جو اوسچل کا رشتہ
مین بھائی تھا تخت نشین کیا جب سوسل کو اس معرکہ کی خبر ہوئی بڑے انبوہ
سے بعزم تسخیر کشمیر لوہر کوٹ سے کشتواڑ مین آیا مگر بمقابلہ فوج کشمیر تاب نہ لاکر معرکہ
سے پیٹھہ دکھائی پھر گگنچندر نے مشیر سلطنت ہوکر اپنی تدبیر سے قوم ڈانگر کو تہ تیغ
کیا اور آخر راجہ کے اطوار ناہموار سے بیزار ہوکر کنارہ پکڑا موضع گگنہ گیر اور قلعہ
ایک آباد کرکے سرحد لاہور مین گوشہ گزین ہوا اور باغی ہو سوسل سے نامہ وپیغام
کرکے اسکو تسخیر کشمیر کا اشتعالک دیا اور سوسل کشمیر پر چڑہ آیا آخر کار سلھن اور اس کا
بھائی لوٹن گرفتار ہوکر لوہر کوٹ مین محبوس ہوئے اور سوسل شہر مین داخل ہوا
راجہ سلھن نے ۳ ماہ ۲۷ یوم راج کیا ۔

راجہ سوسل

سمت ۹ مین راجہ سوسل نے تخت پر بیٹھتے ہی تمام مفسدونکو جلاوطن کیا وہ لوگ سنہ ۱۱۳۳ء
راجہ ہاے کوہستانی کی پناہ مین قیام پذیر ہوے اور عناد کی دیوار مستحکم کرتے رہے
اسی زمانہ مین گرہن ہوا راجہ و لوگ پریاگ راج کو تیرتھہ کے لئے روانہ ہوئے بکھاچر پھر شید لوٹن
کا پوتا جو راجہ دکن کے پاس تھا انکی تحریص اور یا مردی سے بعزم تسخیر روانہ ہوا سوسل نے
بھی انکی مدافعت کیواسطے لشکر جرار روانہ کیا بکھاچر نے شکست کھائی مگر بعد ازان
چونکہ گگنچندر نے ڈامرون سے بغاوت کرادی اور سوسل کے گھر مین پھوٹ پڑی سوسل
لوہر کوٹ کو بھاگ گیا اس مرتبہ سوسل نے آٹھہ سال ۱۰ یوم راج کیا ۔

بکھاچر

سمت ۱۱۹۸ مین بکھاچر مسند نشین ہوکر شراب نوشی اور شہوت پرستی و دست درازی سنہ ۱۱۴۱ء
مین مشغول ہوا ملک رانی ملہ کشٹ وزیر اعظم پر چھوڑ دی اسلئے صغیر و کبیر سوسل سے
ملگئے بکھاچر نے یہ سنکر ۶ ماہ ۲۰ یوم کی حکومت کے بعد پوشیانہ کی راہ لی ٭

راجہ سوسل مرتبہ ثانی

اودہر سوسل نے مرتبہ ثانی سمت ۱۱۹۹ بکرمی مین تاج و تخت کو آرائش بخشی چند روز کے بعد سنہ ۱۱۴۲ء
بکھاچر راجہ ہرسے کو بتانی کی امداد سے آمادہ جنگ ہوا اور قصبہ بیج بہارہ مین آکر ٹہرا
سوسل کے بہت سے لوگ مار کر چکدر مین آگ لگا دی جسکی بہڑک نے تمام مال و اسباب
حیوان و انسان مکانات و تعمیرات کو خاک سیاہ کردیا پہر سوسل آپ میدان کارزار
مین آیا اور بعد جنگ بسیار کے بکھاچر مفرور ہوا چونکہ قوم لون اور ڈانگر اپنی دو روئی
کے سبب سے کبہی اسطرف اور کبہی اسطرف ہوجاتی تہی بکھاچر اس مرتبہ ناکام واپس
گیا خلقت کا اس غدر سے بڑا نقصان ہوا اور غلہ کی بڑی گرانی ہوئی اُس زمانہ
مین سوسل نے اپنے لڑکے جبنگہ کو ولیعہد بنایا مگر کاروبار ریاست مین دخیل نہ کیا
اسوقت تمام سردار اور اکابر اس دیار نے اپنے دایرہ اقتدار سے قدم باہر رکھا
تہا پاؤں پہیلانے لگے اس سبب سے شرارۂ شر و فساد نے جالسوزی اختیار کی
ایام کی نیرنگی سے تیرہ دلوں نے راجہ کے خون پر چشم غضب سُرخ کی آخر حدود مراج
مین کسی تیرہ اختر نے حقوق نعمت فراموش کر راجہ سوسل کو زیر تیغ بیدریغ کہینچا
اس مرتبہ عملداری اسکی چہہ برس ۲۷ یوم رہی ٭

راجہ جی سنگہ

سمبت ۱۱۸۵ بکرمی مین راجہ جیسنگہ تخت حکومت پر بیٹہا اور فتنہ پرداز باہم تنازعہ پر آمادہ ہوئی آخر نفاق اور بے اتفاقی سے اسکی جمعیت پریشان ہوئی جب جیسنگہ نے اس حادثہ جانفرسا پر وقوف پایا اور بالغ ہوا دیدۂ پر نم وسینۂ پر غم سے شہر و دیہات کی دلداری کرنے لگا اور مضبوطی اقرار اور عہد کے ساتہہ منادی کرادی چونکہ نیکی بدی کا سررشتہ کارکنان کارگاہ تقدیر کے ہاتہہ مین ہے ناکام جو کام انسان سے صادر ہوئے مقدر کا لکہا سمجہنا چاہئے تحریر سرنوشت امٹ ہے پس گنہگارون کو چاہئے کہ اپنی عفو تقصیر کیواسطے بیخوف وہراس درگاہ والا مین حاضر ہون انصاف وعنایات مربیانہ سے خوشحال کئے جاوینگے اس ندای جانبخش سے بعض عصیان شعار وہ بکمال ندامت اور شرمساری سے حاضر ہوئے اور راجہ نے حسب تقاضائے پیش بینی جو اقرار کیا تہا وفا کیا اس عفو سے اکثر لوگ جو سرکش تہے بدلجمعی تمام حاضر خدمت ہوئے عناد فتنہ وفساد بالکل بیٹہہ گیا بعد ازین بہکاچر نے پاؤن نکالے تیجہ چند ولد گگنہ چند کی ہمت سے آمادہ پیکار ہوا مگر شکست کہائی اسیطرح چند مرتبہ جنگ کیا کچہہ پیش نہ گئی آخر خون کی بیٹہہ ہونکنے سے پرگنہ بانہال مین مقیم ہوا احسان مددگار نے عین کارزار مین بیالار جے سنگہ کے لشکر سے نامہ وپیغام کرکے بہکاچر کا کام تمام کیا اور ملک کشمیر نے تشویش سے رہائی پائی بعد اسکے لوٹن برادر سلہن سے جو قلعہ لوہر کوٹ مین مقید تہا چند مرتبہ جھگڑا اُٹہا آخر اسی جہگڑے مین لوٹن کو بہی دنیا کے جہگڑے سے چہٹکارا ملا پہر جیسنگہ عدالت مین مصروف ہوا اسکی عہد مین کلہن پنڈت نے تاریخ کشمیر راج ترنگنی نام زبان شاستر ہی مین تصنیف کی اور آوگوند سے جیسنگہ تک اسمین حال لکہا باقیماندہ

حال جے سنگہ سے زین العابدین تک زونہ راج پراجہ بٹ اور شریور پنڈت نے اکبر تک تمام حال لکہا کلہن پنڈت اس راجہ کا وزیر اور بڑا فاضل پنڈت تہا ۲۶ برس ۱۱ ماہ ۲۷ یوم کے بعد ترکون سے راجہ کی لڑائی ہوئی اور شبخون کی ترکتازین جان شیرین ترک کی کلہن پنڈت نے اس راجہ کا حال بمقتضائے مصنفان تصنیف ہے احوالات فرمانروایان عہد خود قریب دو سو ورق پر لکہا ہے جسکو بباعث طوالت ترک کیا گیا۔

راجہ پرمانو

۶۱۱ سنہ ۶۴ راجہ جینگہ کا لڑکا سمت ۲ الجمری مین پرمانو نام صدر نشین چار بالش جہانداری ہوا اسکے عہد مین دو وزیر باتدبیر کے وسیلے سے اکثر مکار لوگ روحانی شکلون سے خلوت مین ظاہر ہوتے تہے راجہ کو اعتقاد تہا کہ قدسی دیو وغیرہ اسپر ظاہر ہوتے ہین اور فیض دیدار اور برکت دعا سے کشورستانی حاصل ہوگی اسلئے زر و دولت بیشمار انہی مکارون کے کاروبار مین بے سوچے سمجہے خرچ کرتا تہا اور سلطنت مین بہت کم مصروف ہوتا اسکے ایام حکمرانی ۷ سال ۶ ماہ لکہی ہین۔

راجہ ورتی دیو

یہ شخص ۷ برس تک معشوقہ سلطنت سے دوچار کامرانی رہا مگر اسکے شبستان حیات کا چراغ آرزو گل تہا یعنی کوئی وارث سلطنت نرکہتا نخلبند ان ریاض تدبیر نے

اوبیہ دیو نامی ایک راجہ کو تخت خلافت پر بٹھلایا۔ اسکی موٹی عقل کی یہ روایت ہے کہ پتھر کے سنگریزون کو پہاڑون کے لڑکے سمجھکر اُنپر دودہ ڈلواتا تہا تاکہ وے پرورش پاوین اور تالاب ڈل کی سیر مین اسنے پانی کیطرف جو جہانکا تو اپنے مُنہہ کا عکس دکہلائی پڑا اُسی مخالف خیال کرکے ایک طمانچہ جو مارا تو انگوٹھی نکلکر پانی مین گرگئی اُسنے ایک خط کشتی کی اُسجگہہ پر کہینچدیا جہان سے انگوٹھی گرہی تہی جب سیر تالاب سے دل سیر ہوا واپس آنے کیوقت کشتی کے خط کی علامت سے انگوٹھی ڈہونڈنے لگا۔

راجہ رنسہ دیو

یہ شخص اوبیہ دیو کا چہوٹا بہائی تہا قوم لون کی امداد سے ۸ برس ۱۳ دن حکمرانی کرتا رہا اپنے بہائی سے بڑہکر عقلمند تہا۔

جگ دیو

اسنے چمنستان عدالت اور رعیت پروری کو تازہ سرسبزی بخشی خار زار رسوم ناپسندیدہ کو بیخ وبُن سے کہنکر نکال ڈالا چند روز کے بعد وزیرون کے فساد کے باعث تخت وتاج چہوڑکر دوسرے شہر کو چلاگیا اور وہان سے چند گروہ کو موافق کرکے لوٹا۔ اسکا لوٹنا تہا کہ مخالفون کی قسمت پلٹ گئی دوبارہ تخت حاصل کیا پدم نام دربان نے ۱۴ سال ۳ ماہ ۳ یوم کی حکومت کی بعد زہر پلاکر مار ڈالا۔

راجہ دیو

یہ شخص دشمنون کے خوف سے کشتواڑ کو بہاگ گیا تہا وہان سے کہاوریارہ کی
لوگون کی مدد سے مراجعت کی پدم نے اودہر سے ہنگامہ گرم کیا ناگاہ کسی
چنڈال کے ہاتہہ سے عدم کو رُخ کیا راجہ دیو نے فتح پائی اُس زمانہ مین نبیرہ
لکہہ چند بلاڑ چندر جو پرگنہ لار مین صاحب اقتدار تہا آمادہ حوصلہ بزرگ ہوا
اور نصف ملک کشمیر اپنے قبضہ مین لایا اور بلاڈمٹ جسکو اب بلدیمر کہتے ہین
اپنے نام پر آباد کیا قوم بٹ چونکہ راجہ سے منحرف ہو گئی اسلیئے راجہ نے اُنکو
تاراج نیست و نابود کیا اور یہانتک اُس گروہ کا دشمن بنا کہ لوگونکی
زبان پر ابتک مثل چلی آتی ہے کہ نہ بٹو ام ہین بٹ نہین ہون ۲۳ برس ۳ ماہ
۲۷ یوم کی حکومت کی بعد مر گیا۔

سنگرام دیو

راجدیو کا فرزند سنگرام دیو سمت ۱۳۱۴ بکرمی مین فرمانروا بنا دوست نوازی ۱۲۵۷ء
اور دشمن گدازی مین ناموری حاصل کی سورج نام اپنے چہوٹے بہائی کو
اپنا نایب بنایا راجہ کی مہربانی سے اُس کوتاہ حوصلہ کا پیمانہ چہلک پڑا اور بے
عداوت ہوا والی لار کے پاس بامید مدد بہاگ گیا راجہ اُس سے بہی گرم پیکار
ہوا ناگزیر تونگ نامی سردار شاہی کے پاس چلا گیا راجہ نے تونگ پر لشکر کشی
کی اُسنے مغلوب کرکے سورج کو قتل کیا بعد قتل خونِ محبت نے جوش کہایا

بھائی کے غم مین اسقدر مسلوب الحواس ہوا کہ امراض جگر مین پھنسا اسی وقت مین سنگرام چندر لار
بر سر فساد ہوا راجہ سنگرام دیو نے اپنے غم و غصہ سے مقاومت کی تاب نپائی بیقرار ہو کر راجوڑی کو
چلا گیا یہان ڈانگریون نے اہل شہر کو غارت کرنا شروع کیا آخر سنگرام دیو وہان کے زمیندار کی
مدد سے لڑائی پر آیا اور سنگرام چندر کو نکالا گنہگارونکی تقصیر معاف فرمائی انجام کار
کلہن کے بیٹون نے جو تھے اسنے ۱۶ برس کی حکومت کے بعد زہر ممات نوش جان کر کے خواب راحت
جاودانی مین سرشار ہوا۔

راجہ رام دیو

سمت ۱۳۳۰ بکرمی مین اسکے بیٹے رام دیو نے نیزہ جہانداری بلند کیا اور قاتلان پدر کو خون سے نہلایا سنہ ۱۲۷۳ع
پرگنہ وچھن پارہ کے جنوب ویہ دریای لمبودری پر قلعہ مستحکم تعمیر کرایا اسکی رانی نے محلہ سدرہ مٹ
جسکو اب بابہ محل کہتے ہین اپنے نام سے آباد کیا چونکہ اسکے کوئی لڑکا نہ تھا ایک برہمن کے لڑکے لچھمن نام
کو متبنی کیا ۱۲ برس ایک ماہ ۱۰ یوم کے بعد مرگیا۔

راجہ لچھمن دیو

سمت ۱۳۵۳ بکرمی مین لچھمن دیو زینت افزاے اورنگ خسروی ہوا اسکے بھائی نے اپنے نام سنہ ۱۲۹۵ع
پر محلہ اہلہ مرآباد کیا اسکے عہد مین کجل ترک اس ملک مین آئے خلق خدا کو رنج و عذاب پہونچایا
۱۳ سال ۳ ماہ ۲ یوم کے بعد راجہ نے انتقال کیا چونکہ سمہ دیو اور سنگرام چندر
کی باہم خصومت تھی بدینوجہ لشکر بیگانہ کے ہاتھ سے شہر کی بڑی خرابی ہوئی آخر
اسی عرصہ مین سنگرام چندر اس دیر ناپائدار سے کوئی عدم کو سدھارا۔

راجہ سہمہ دیو

اِس شخص نے دشمنوں سے فراغت پاکر بے اندیشہ و غم سمت ۱۳۶۵ بکرمی مین تخت کو زینت بخشی اور رعایا کو ظالمون کے شر و فساد سے نجات دی بعد حکمرانی ۱۴ برس ۵ ماہ ۲۷ یوم ویرہی کے ہاتھہ سے مارا گیا۔ سنہ ۱۳۰۸ء

سہدیو

اسنے ۱۹ برس ۳ ماہ ۲۵ روز فرمانروائی کی اسکے عہد حکومت مین شاہ میر بن طاہر نے (جسکو ڈریو صاحب نے لکھا ہی کہ بعہد راجہ سیتا دیوا تبت والون نے سنہ ۱۳۰۵ء مین ادہر کو رخ کیا) سواد کبر سے ادہر کو عزم کیا راجہ نے موضع دارو ویر اُسکو جاگیر مین عطا فرمایا لشکری چاک جد چکان کا بھی انہین ایام مین بھائی کی تغلب کی علت سے مقام برشال سے (جو دارہ کا دار الصدارت ہی) اس گلزمین مین وارد ہوکر مقیم ہوا اور نیز بقہ نل (جو تبت کی امراے عظام مین سے تھا) دشمنون کے ہاتھہ سے مارا گیا اسکا لڑکا رنچین نامی جسکو رتنجو بھی لکھا ہی بعمر نابالغی بخوف اعدا بھاگ کر کشمیر مین راجہ لار کے پاس آیا راجہ نے اسکی آوارگی پر ترحم فرماکر موضع گیر واقعہ پرگنہ لار مین اسکو ٹہرایا روزمرہ خرچ کا کچھہ وظیفہ مقرر کردیا اسکے عہد مین (جسکو مورخان تارسنی نے ۷۲۴ ہجری مین لکھا ہے) زوالجو نام قوم ترک جسے ذوالقدر خان کہتے ہین ستر ہزار سوار سے مانند سیلاب کے براہ بارہ مولا چڑھ آیا راجہ سہدیو نے اپنی بازوی طاقت مین یہ زور نہ پایا کہ اُس ترک کا مقابلہ کرے ناچار سلطنت ترک کرکے کشتوار کو چلا گیا وہان کے راجہ کی لڑکی اُس سے منسوب تھی۔ رامچندر موضع گگنہ گیر مین جسکا نشان ابتک ظاہر ہے مجبور ہوا اکثر آدمی اسکے

جو اس بدکار کے ہاتھون سے ناچار ہو کر پناہ جو ہوئی اپنی حفاظت مین رکھا ترکون نے ۸ مہینے تک شش جہت کشمیر مین خونکی ندیان بہائین اور قتل عام اور آتشزدگی انہدام مکانات اور قطع سلسلہ کشتکاری مین بڑا شغل رکھا جبکہ آبادی ویران ہو گئی نایابی غلات سے قحط ظاہر ہوا جو کوئی ان جفاکارون کے سامنے آگیا بادشاہ سے لیکر گدا تک مرد و زن برنا و پیر اُسکو تہ تیغ بیدریغ کیا تمام ملک مین نعرہ آہ و فغان برپا ہو گیا

شعر

شد از باد کین آتش فتنہ ریز ٭ زمین فتنہ خیز آسمان فتنہ ریز

روزگار ناہموار و فلک کجرفتار نے وہ ظلم و ستم دکھایا کہ کسی نے ایسا دیکھا نہ سنا تھا ہر طرف نعشین مردونکی نظر آتی تہین آٹھہ ماہ توقف کر کے پھر خونریزی و کشتا کشی شروع کی اور قتل عام کا حکم دیا بہت لوگ جو بھاگ کر جہیل و چاہات مین پناہ گزین ہو گئے تھے تلاش کر کے مارے گئے عورتون اور بچونکو خطائیونکے ہاتھہ بیچ ڈالا اور آخر کار قحط سے تنگ آکر قیدیون کی صلاح سے بانہال والی کوتلن پرگنہ دیوہ سر کی طرف سے ہندوستان کو بھاگ راستے مین فراز کوتلن اور پہاڑون کے تنگاف سے باران برف برسی کہ کسی متنفس کو دم راست کرنے کی مہلت نہ دی سب کے سب دم مین عدم کو روانہ ہوگئے پھر کچھہ لوگ جو بچے ہوئے تھے پہاڑونکی گھاٹیون اور جنگل کے درون سے نکل آئے چونکہ کوئی ناظم ملک نہ تھا قوم حشان نے دست تطاول دراز کیا اُسوقت رینچن نے ایک گروہ کو اپنا یار بنا کر شہر مین عملداری کر لی اکثرون نے اُسکی غاشیہ برداری کو زیب دوش کیا مگر رامچندر نے جو قلعہ گگنہ گیر مین تھا اُسکی تابعداری قبول نکی رینچن جو نے پہلا حق ہو لکنہ نمکحرامی کی بدنامی کا خیال نہ کر ایک گروہ بھتی کو سوداگرونکی بھیس سے قلعہ مین بھیجا آلات رزم مخفی طور کر دئیے خود بیرون قلعہ در پردہ موقع کے انتظار

میں ٹھہر رہا آخر موقع پاکر قلعہ میں گھس گیا راجہ رامچندر کو تہ تیغ کیا اور اسکی دختر کوٹہ رانی کو جبراً اپنے عقد میں
لایا اور واسطے اطفائے نائرہ فساد کے دونوں تبت اور پرگنہ لار کو راونچندر ولد رامچندر کی جاگیر میں
دیکر اسکے دل سے خیال کینہ جوئی دور کیا پھر راجہ سہدیو نے بھی بخواہش ملک کشتواڑ اسی اسطرف کو عزیمت
کی مگر دیکھا کہ زمانہ کا رنگ بگڑ گیا ہے اور اطاعت رینچن سے ننگ و عار سمجھی ہے مانند بخت برگشتہ کے
کشتواڑ کو لوٹ گیا رینچن جور و ظلم میں بخوبی مشغول و معروف ہوا۔

(عہد فرمانروایان اسلامیہ) رینچن شاہ

سنہ ۱۳۴۱ع سمت ۱۳۹۸ بکرمی میں پھر رینچن شاہ فرمانروائے کشمیر بنا عہد ہنود کا خاتمہ اور مسلمانوں کا آغاز ہوا
اسنے عدل و انصاف سے قدرے امن دکھایا ہنود کی خاطرداری و دلدہی بھی اسکو منظور نظر رہی بہت سے فتنہ
انگیزوں کو اسنے مارا اور شمس الدین کی بڑی قدر کی کوٹہ رانی اور شہزادہ حیدر کو اسکی حفاظت میں رکھا اپنے نام
پر شہر رینچن پور آباد کیا اور موسم سرما میں تین برس کی حکومت کے بعد درد سر سے مر گیا یہ رینچن شاہ چونکہ تبت
سے صغر سنی میں یہاں آیا تھا اپنے آبائی مذہبی رسوم سے بالکل ناواقف تھا اسلئے اسنے بہت سے داناؤں اور عاقلوں
خصوصاً گشر لوہ سوامی سے عرض کیا کہ مجھے طریقہ دھرم ہنود کی چاہیے مگر انہوں نے اسکی درخواست منظور
نہ کی اور پاؤں میں ہیتھ مارا جس سبب سے اسنے تنگ آکر دل میں عہد کیا کہ کل صبح کو اول مرتبہ میں
جسکو دیکھوں گا اسی کا مذہب قبول کر دونگا خواہ وہ کسی ملت و طریق کا ہو وہ ہدایت الٰہیہ پایا نکرے۔
نظر بریں وقت سحر اپنے دریچہ سے کیا دیکھتا ہے کہ ایک فقیر ژولیدہ مو لب آب نزدیک دریا بہت بہ
آئین اسلام نماز پڑھ رہا ہے بے تامل اسکو طلب کر کے پوچھا تو کون ہے اور کیا کر رہا ہے اسنے جوابدیا نام
میرا بلبل شاہ طریق و معمول اہل اسلام سے ہے تو وہ سنکر بمقتضائے مشیت اسنے اس فقیر کے اعمال کو
پسند کیا اور مسلمان ہو گیا بعض کا خیال ہے کہ یہ فقیر سمت ۱۳۶۵ بکرمی میں وارد کشمیر ہوا جسکو اب تک
۵۶۹ برس گذر گئے اسکی خانقاہ محلہ بلبل لنگر میں ہے یہ بھی خیال کرتے ہیں کہ یہ فقیر تبت سے
ہمراہی بارہ سو مریدوں کے یہاں آیا تھا اور پرندہ بلبل کو موئے سر میں پالتا تھا اسلئے اسکا نام بلبل شاہ

مشہور رہوا۔

(ادوبان دیو)

چونکہ رنچن شاہ کا بیٹا ابھی بہت چھوٹا تھا اسلئے سمت ۱۴ ب مین کوٹہ رانی نے ادوبان دیو برادر سہدیو سنہ ۱۳۴۳
کو مسند حکومت پر بٹھلایا اُسنے علی شیر و جمشید کو کامراج مین کام دیا اور کوٹہ رانی کی ہدایت
کے موافق تمام امور سلطنت انجام دیتا رہا اسی درمیان مین اوڈول نامی ایک ترک براہ ہیرہ پور بڑی
لشکر و خدم کے ساتھ یہان آیا جسکے وحشت سے ذوالیجہ کا دہوکا کہا کر ادوبان دیو تبت کیطرف
بھاگ گیا کوٹہ رانی نے تمام اعیان سلطنت کو جمع کر کے بحکمت و دانائی صلح سے اُسے ملک
سے نکالکر رنچن نامی ایک شخص کو تخت حکومت پر کارفرما کیا اور جب ادوبان دیو واپس آیا تو
رنچن کو معزول کر کے اُسے پھر بد ستور اورنگ شاہی سے ہمدوش کیا پھر شاہ میر اور ادوبان
دیو کے درمیان شکر رنجی ہوگئی شاہ میر نے تمام لوگون کے ساتھ رسائی پیدا کی طرفداران ادوبان
دیو کو نیست و نابود کرایا ۵ ابرسکی سلطنت کے بعد ادوبان دیو بھی مر گیا۔

کوٹہ رانی

پھر صرف پانچ ماہ کے واسطے کوٹہ رانی خود تخت شہی پر جلوہ افروز ہوئی اُسکے عہد مین شاہ میر نے
بہ طمع حکمرانی بعد بہت سے فساد اور جھگڑون کے رانی کا مقرب بنکر پھر فوج کے ذریعہ کوٹہ رانی کو قید
کرلیا مگر وہ بڑے چالاک سے بلباس فقیر وہان سے نکلکر اندر کوٹ کو بسنے گئے شاہ میر شہر پر
قابض ہوا بعد اُسکے کوٹہ رانی کو بمعہ اُسکے بیٹون کے پھر قید کرلیا۔

سلطان شمس الدین

پھر شاہ میر سمت ۱۴۱۶ ب مین مسند سلطنت پر بیٹھکر ملقب بہ سلطان شمس الدین ہوا یہ شخص بڑا بہادر اور سنہ ۱۳۵۹ء

جوانمرد و ۔عادل تھا اُسکے دو بیٹے تھے جمشید اور علاء الدین جسکا نام علی شیر بھی تھا اس شاہ میر نے تین برس پانچ روز تک حکومت کی ؁

سلطان جمشید

سنہ ۱۳۶۲ء پھر بیٹا اُسکا جمشید سمت ۱۴۱۹ ب مین فرمانروا ے کشمیر ہوا اپنے چھوٹے بھائی سے بموقع خبگ اونتی پور مین مغلوب ہوا۔

علاء الدین

سنہ ۱۳۶۴ء پھر سلطان علاء الدین مسند آرا ے حکومت سمت ۱۴۲۱ ب مین ہوا اسکے دو بیٹے تھے شہاب الدین و قطب الدین جمشید عہدہ دربانی پر مقرر ہوا اُسنے سوپور مین اپنے نام ایک پل بنایا اِسکے عہد مین ایک دفعہ سخت قحط اٹھا تھا۔ اندرکوٹ مین اُسنے محلہ علاء الدین اور اپنے مکانات بنائے۔

شہاب الدین

سنہ ۱۴۸۹ء سمت ۱۴۳۳ ب مین سلطان شہاب الدین نے تخت پر بیٹھتے ہی تمام پرگنات کشمیر کو حیطہ تصرف مین لاکر براے تسخیر ولایات دیگر عنان عزیمت اُٹھائی اور براہ بارہ مولا روانہ ہوکر ولایات پھکلی سواد کبر و ملک گکھار کو تسخیر کرکے نعمان وکابل کو لیا پھر بدخشان و دارد و گلگت کو اپنے قبضہ مین لاکر تبت کیطرف گیا تبت اسوقت بادشاہ کاشغر کے قبضہ مین تھا جب اسنے شہاب الدین کے پہنچنے کی خبر سُنی تو بہت سی فوج جرار و سپاہ وحشم بسیار و لشکر بے شمار مقابلہ کو بھیجا طرفین مین سخت ضرب و حرب ہوکر ازبس خونریزی ہوئی گو فوج کشمیر دشمن کی سپاہ سے بہت کم تھی مگر بقدرت الٰہی و دلاوری سپاہ کشمیر مخالف مغلوب اور ملک فتح ہوا النصرت و فیروزی تبت کے بعد نگرکوٹ و کشتوار

ادہر اُسکے نواحی کو اپنا منقاد کر کے پچاس ہزار سوار و پانچ لاکھ پیادون کے ساتھ دہلی کیطرف روانہ ہوا دہلی مین اُن دنون فیروز شاہ حکمران تھا جب سلطان شہاب الدین دریاے ستلج پر پہنچا فیروز شاہ بھی ادہر سے بڑی فوج لیکر وہان پہنچا تھوڑے سے مقابلہ کے بعد صلح قرار پائی اور کشمیر سے سرہند تک تمام ملک شہاب الدین کی **سلطنت** مین شامل ہوا وہان سے فتح کر کے تاہم دہلی مین بھی اُسنے لوٹ و غارت کی اور دکن مین پہنچکر سونرم پور کو فتح کر کے وہانسے بہت سامال و اسباب نقد و جنس لیکر و فرنوزک و احتشام شاہی کشمیر مین رونق بخش ہوا اُسکے آغاز عہد مین سخت سیلاب آیا تھا اپنے نام پر ایک شہر جسکو اب شادی پور کہتے ہین اُسنے اور لولوڈ امرنے لولو پور جو اب بنام لوہاب مشہور ہی آباد کیا چونکہ اسنے بیگم کی بھانجی لاہیہ نام سے مہاشرت کی اسلیئے بیگم موصوف اپنے رشتہ دار فرمانرواے سندہ کے پاس بھاگ گئی۔ جسکو سلطان نے بخوف بدنامی بعد مشکل بلا کر فساد لاسہ اور اُسکی ترغیب سے فرزندان بیگم کو نکال دیا اسکے عہد مین ہنود بڑے صاحب اقتدار و وقار تھے اسی طرح ۱۹ برس کی حکومت کے بعد مر گیا۔

سلطان قطب الدین

چونکہ شہاب الدین کا کوئی وارث اُسکے مرنے پر یہان موجود نہ تھا اسلیئے سمت ۱۴۵۲ بکرمی مین سلطان قطب الدین فرمانرواے کشمیر ہوا اُسکے عہد مین سید علی ہمدانی یہان آیا اُسنے پیروان دین کو آئین اسلام سکہا کہ ہر طرح سے اپنے مذہب کو رواج دیا بہت ہنود کو مسلمان کیا انکی نبیرتھ کالی کنڈ پر قابض ہوکہ وہان رہایش شروع کی اُنکے یہان آنے کی تاریخ یہ ہے۔ سال تاریخ مقدم اورا + جوئے از مقدم شرافت او + روایت ہے کہ امیر تیمور جو بڑا منصف مزاج تھا ایک روز رات کو بلباس فقیرانہ گشت شہر کر رہا تھا اتفاقاً ایک مکان مین چند اطفال کو ۱۴۹۵ سمت

رونے اور پیرزن سے کھانا مانگتے دیکھا جنکے جواب مین وہ کہہ رہے تھے کہ دو روز سے تم بھوکھے ہو نو مین کیا کرون کہان سے لاؤن اور تمکو کھلاؤن - بادشاہ نے از راہ ترحم دو صرہ اشرفیان اُسکے مکان مین پھینک دین صبح کو اُس پیرزن نے اُنہین اُٹھا اُنمین سے ایک اشرفی توڑا کر غلہ وغیرہ ضروریات خرید ا ہمایون نے جو سید تھے اسکے احوال پر واقف ہو تہمت لگادی سب اشرفیان لے لین بادشاہ نے دوسرے دن بڑھیا کے گھر کا وہی حال دیکھا دم صبح اُسے بلاکر تمام احوال دریافت کیا اور غضبناک ہوکر اُس سید کو بلایا سید نے بڑی چالاکی سے بحضور شاہی بھی بیان کیا کہ انہون نے ہماری اشرفیان جو چورائی تھین واپس لین یہ سُن اور مُہر دنکو ملاحظہ فرما بہایت خشمناک ہوا چکے سے تمام سادات شہر کو جمع کر کے اُنکا محاصرہ کرایا ہفت جوشی گھوڑا تپاکر اُن تمام کو کہا کہ سادات چونکہ آگ سے نہین جلتے آپ لوگ اس گھوڑے پر سوار ہو اُن جسنے انکار کیا وہ قتل ہوا جو چڑہا وہ جلگیا سید علی ہمدانی چپکے حکمت سے جان بچاکر یہان بھاگ آیا اور بادشاہ کو مرید بنا لینے کے باعث نام آور راور ہنود کے متبرک مکانپر قابض ہوا قطب الدین شاعر بھی تھا نمونہ اشعار اُسکے یہ ہین -

اے بگرد شمع رویت عالمے پروانۂ ٭ از لب شیرین تو شورلیست در ہر خانۂ ٭ من بجند ے آشنا ے میخورم خون جگر ٭ آشنا را حال این است واے بر بیگانۂ ٭ قطب مسکین گرگناہے میکند عیبش مکن ٭ عیب نبود گرگناہے میکند دیوانۂ ٭ لوہرکوٹ کے جنقدر حکام یہان فساد کرنے تھے وے بھی نکالے گئے اور خاص لوہرکوٹ کے انتظام کو لولوڈامر بھیجا گیا مگر وہان کے حاکم نے جو چھتری تھا اس ڈامر کو جان سے ماردیا جبپر قطب الدین کی کم ہمتی نے خاموشی اختیار کی دریاے بہت پر اُسنے ایک گانو قطب الدین پور نام آباد کیا تھا - اسنے اپنے وقت کے بہت سے قحطون پر رعایا کو اپنا ممنون کیا - اور آخر جام اجل پیا ٭ ۱۶ اسال -

سلطان سکندر

سمت ۱۴۴۶ بکرمی مین بیٹا اسکا سلطان سکندر فرمانروائے کشمیر ہوا اڈڈک اور ساہس اسکے دو وزیر تھے۔ اوڈک نے حسب الحکم بیگم کے اپنے داماد و دختر و سکندر کے چھوٹے بھائی کو زہر دیکر مار ڈالا اور ساہس کو بھی جام اجل پلایا اسپر سلطان نے دوسرے وزرا کو اقتدار بخشا اسکے بعد اوڈک نے بنت وغیرہ ممالک کو فتح کرکے سلطان کے ماموں کا کام بھی تمام کیا آخرکار سلطان کے خوف سے خودکشی کی سلطان سکندر نے بڑے بڑے فتوحات حاصل کین امیر تیمور گورگانی نے جو اسوقت ہندوستان پر مہم کر رہا تھا سلطان کے واسطے دو ہاتھی بھیجے پھر خلقت کی بدقسمتی سے سلطان کو مذہب اسلام پھیلانیکی خواہش ہوئی اور میر سید محمد فرزند سید علی ہمدانی بھی معہ بہت سے مسلمانون کے یہان پہنچا چونکہ سلطان کو اسکا پورا اعتقاد تھا اُسنے موقع پاکر اسکو ہنود کے برہم کرنیکی نصایح کین اور سہہ بٹ کو مسلمان کیا اُسنے مسلمان ہوکر سلطان کی رضاجوئی کے لئے اپنے پُرانے دہرم کے برخلاف ترغیب دی اور کہا کہ منادر کا انہدام و بت شکنی لازم ہے اسپر اُس سنگدل نے منادر ہنود کا انہدام شروع کیا سب سے پہلے مندر تاراپیڈ کو گراکر اُسکی جگہ جامع مسجد تیار کی جسمین ۳۷۲ ستون چوبی کلان اور ۳۲ ستون چوبی چار طاقون مین (جو کہ چالیس گز بلند اور چار گز شرعی موٹے تھے) استادہ کرائے مسجدین بہت سے منادر کے سنگہائے تراشیدہ لگائے پھر مندر پرسپور بلند و بیش قیمتی مارتنڈ واونتی پور وچکدر تریشور وسوریشور و بیجی شور وغیرہ کو جو کہ عظیم الشان بلند و خوبصورت تھے معہ دیگر منادر بے تعداد کے توڑوا کر اُنکے مصالحہ سے اُنکی جگہ مساجد و مقابر و زیارتین بنوائین بجائے صدائے ناقوس بانگ بلند دلوائی ذوالچو نے جسطرح قتل عام کیا اس ظالم متعصب نے انہدام تمام کیا اور ہزارہا ہنود کو جبراً قہراً مسلمان کیا اُسکے ظلم وستم سے تمام ملک مین شور و شر آہ و فغان بپا ہوا چاردن طرف

سے گریہ وزاری کی صدا آسمان تک پہنچی مندرشکنی کے باعث مسلمانون نے خوش ہوکر ازراہ تعصب وہنود نے بسبب دلشکنی اس سنگدل کا (جوکہ مجسّمہ جور وجفا تھا) خطاب سکندر بت شکن مشہور کیا خدا معلوم خلقت نے ایسے کیا گناہ کئے تھے جو پے در پے اپنر جبر وقہر اور عرصہ دراز تک کشت وخون خونریزی ولوٹ کھسوٹ جاری رہی ع چو خواہد کہ ویران کند عالمے * نہد ملک در پنجۂ ظالمے * مسلمانون کی ترغیب واغواسے اور اُنکے مذہبی وشرعی فتون سے ہنود کو بہزار شدائد بیدین کیا گیا جب باقی ماندہ برہمنونکو بھی قبول اسلام کے واسطے حکم ہوا تو انہون نے اپنی جان سے ہاتھ دھو کر بقول ہر کہ دست از جان بشوید ہرچہ در دل دارد بگوید * صاف جواب دیا کہ ہم لوگ ہرگز مسلمان نہونگے گو مرنا پڑے اسلام ملیچھون کا بناوٹی تو ایجاد دین پُر از شرارت وستم رہنمائے جہنم ہمکو قبول نہین ایسے کلمات صاف وگستاخانہ سنکر سیاہ درون سلطان کے دلپر اور کدورت وغبار پیدا ہوا اسجائے خونریزی وقتل کے ہنود پر زرجزیہ لگاکر گوناگون عقوبات وبوقلمون عذاب اُنپر روا رکھے سوائے منادر کے وہ تمام پتھر بھی جن پر شاردا حروف کہدے تھے اس ظالم نے توڑ وادئیے شاستری پوتھیان جہان دیکھین وہین دریا بردکین یا جلوادین جتنے کہ شاردا حروف تھے باقی رہگئے پوتھیان غفا صفت ہوگئین خال خال کوئی کسیکی حکمت وچھپانے کے کامیابی سے باقی رہین ملاؤ قاضیون کا وہ زور بڑھا کہ اُنکی دہشت سے دہوکا اجل کا ہوتا آخر کار جب بیج بہارہ کے مندر کو توڑا تو اسمین سے ایک پتھر پر شاردا حروف مین بنسبت انہدام منادر کے اُسکے ہاتھ سے مضمون کندہ پایا اُس سے عبرت حاصل کر کے جب کوئی نشان بھی مندرون کا باقی نرہا تھا تو تسخیر ولایات اور سرانجام دیہی معاملات ملکی مین مصروف ہوا اور فتح پر فتح حاصل کی جسطرف کو عنان عزیمت پھیری منصور وغالب ہوا جب سید علی ہمدانی مرگیا۔ تو سلطان نے اُنکا مقبرہ ہنود کی اُسی کالی گنڈ پر جہان وہ جیتے جی متصرف تہا بنواکر عبادتگاہ قرار دیا۔

اسیطرح مقدس چشمہ ہون پر ایک مسجد اور باغ بنوایا اور ہر موسم بہار مین سید علی محمد کے پاس جایا کرتا اُسکے جلوس کی تاریخ یہ ہے ۶ عقل گفتا بہ شرح داد رواج ۶ اسنے دامن کوہ ماران مین ایک شہر آباد کیا آخر الامر یہ ظالم بھی ۴۲ برس کی عہد حکومت کے بعد اس جہان فانی سے عذاب گور جاودانی مین کیڑی مکوڑونکے دہن مین جاپڑا۔ نام بد چھوڑ کر لعنت پایدار ہمراہ لیگیا نماند ستمگار بد روزگار بماند برو لعنت پایدار۔

علی شاہ

سمت ۱۴۹۲ بکرمی مین سلطان علی شاہ اُسکے فرزند نے اورنگ سلطنت کو زیب دی سہ بٹ نے اسکی خدمت مین اقتدار پاکر مقرب شاہی بن اسے بھی ترغیب وتحریص دی کہ حتے المقدور ہنود کو مسلمان کرنا چاہئے جسپر اُسنے بھی راہ ظلم وتعدی پر قدم جمایا۔ سہ بٹ نے سوای محمد کے لدکو بمعہ عیال واطفال قید کر دیا محمد یہ خبر پاکر براہ بانگل بھاگ گیا مگر سہ بٹ نے اُسکو بھی گرفتار کرا کے قلعہ بیردہ مین قید کیا وہ وہان سے بھی بامداد شبیر برادران بھاگ گیا اسپر سہ بٹ نے لدکو جانسے مارا چندروز کے بعد علی محمد بہمراہی فیروز علی وچند سپاہیان ترک پھر آیا۔ سہ بٹ نے لدہ راج اور گورکھ کو اُسکے مقابلہ کو بھیجا انہون نے بڑی کارزار کی بعد فتح حاصل کی جسکے صلہ مین لدہ راج کو عہدہ میر فوجی اور گورکھ کو حاکمی کامراج عطا ہوا اس فتح کی بعد سہ بٹ نے ہنود کو پوجا پاٹ تیرتھ وغیرہ رسوم ادا کرنے سے روکا تشقہ لگانیکی ممانعت کی جھوٹے تھنتین لگاکر جرمانہ لیتا زر جزیہ بڑی سختی سے وصول کرتا جب وے جان سے تنگ آئے تو اطراف وممالک غیر کو بھاگنا شروع کیا اور ترک وطن کو ایسے آفات سے بہتر سمجھا جب یہ خبر اُس بدکیش کو ہوئی تو ہر ایک رہگذر پر پہرہ اور حراست مقرر کر کے شہر مین منادی کرادی کہ کوئی شخص سوائے راہدار یکے کہین جانا نہ پائے بعد اس کے ۱۴۳۵ء

انتا مام کے ہنود کو جبراً مسلمان کرنے لگا اور ملاؤن ناصبیون مفتیون نے ایسے زمانہ موافق کو غنیمت جانکر طرح طرح کے عقوبات اور ظلمون سے لوگونکو مسلمان کرنا شروع کیا اس ظلم کی نہ کہین فریاد تہی نہ داد بہت سے برہمنون نے تنگ آکر خودکشی کی بعضون نے گھرونکو آگ لگادی اور خود مع متعلقین پروانہ صفت جلگئے اکثر دہرم کی چاہ سے کنوون مین کود پڑے بہت سے پہاڑونکے چوٹیونپہ چڑہ کر کودے اور جان بحق تسلیم ہوئی جنسے ہوسکا غیر معمولی راستونسے بھاگ نکلے ہندوستان و پنجاب کو چلے گئے اکثر راستونمین ہی شاہراہ اجل کے مسافر ہوئے ایسے ظلم و ستم تین چار برس تک ہوتے رہے اور بعد اُسکے یہہ بت ظالم بھی پنجۂ قضا مین گرفتار ہوا بجاے اُسکے شاہ جان جسکا دوسرا نام زین العابدین تہا نایب السلطنت بنا اسنے وزرا کے تمام فتنہ و فساد کو دور کیا پھر سلطان علی شاہ بارادہ حج اپنے چھوٹے بھائی زین العابدین کو جو اسکا نایب تہا تخت خلافت پر ممتاز کر کے یہان سے چلا گیا پنجاب مین اُسکے خسر نے جو وہان کا حاکم تہا ملامت کر کے واپس بھیجا کہ وہ راج کیون چھوڑ آیا مطابق اُسکے وہ پھر براہ پہکلی کشمیر کیطرف فوج خسر کو لیکر آیا زین العابدین نے یہ خبر پاتے ہی ترک سلطنت کر کے بمعہ عیال و اطفال نقل مکان کیا اور علیشاہ سابق دستور تخت پر بیٹھکر مصدر جور و جفا ہوا براہ ریاکاری و بدذاتی لوگونکے عورتون کو جبراً لیجانا شروع کیا اور تعصب مذہبی بڑہایا اسکو حج اکبر سمجھا جسپر خلقت نے داویلا آہ و فغان کے رعایا کی بدنصیبی سے پھر پانچ چھ ماہ تک اُسنے حکمرانی کی آخر کار راجہ جسرتھ والی گکھڑ کے ساتھ لڑائی مین مشغول ہوا راستہ کی بلاد کو لوٹتا ہوا وہان پہنچا تو اُسکے ہاتھ سے مغلوب ہو کر بھاگ گیا سات سال اسکی حکومت رہی

(سلطان زین العابدین)

سنہ ۱۴۲۰ ع پھر سمت ۱۴۷۷ بکرمی مین سلطان زین العابدین سلطان کشمیر بنا چھوٹا بھائی اسکا محمد خان نہایت

نیابت پر ممتاز ہوا اُسنے تخت پر بیٹھتے ہی تمام انتظام ملک بہت عمدہ کر کے جور و ظلم
کو دور کر دیا ہر ایک طرح کے علوم و فنون کو ملک مین رواج دیا جسرتھہ خان کو بھی پناہ
دی زونہ راج اپنی کتاب مین اسکی ازبس تعریف لکھتا ہے اِسکے عہد مین غریب پر زبردستی
نہ تعصب مذہبی ہونے پاتا اگر کوئی بدذات مسلمان ہنود پر حسب عادت ظلم کرتا وہ پوری
سزا پاتا لوگون کے املاک جو بعض سینہ زورون نے جبرًا دبا رکھی تہین وہ سب واپس
دلادین سلطان کے ہاتھ پر ایک آبلہ ہوگیا تھا شربٹ حکیم نے معالجہ کیا تو خدا نے شفا
دی اُسکے صلہ مین سلطان نے ہر چند بہت انعام عطا فرمایا مگر اُسنے زرجزیہ ہنود کے
معاف ہونیکی درخواست کے بغیر کچھ قبول نکیا وہ درخواست اُسکی بپایۂ قبولیت پہنچی اور
امیر کبیر نبگیا کہتے ہین یہ سلطان کیمیاگر بھی تھا۔ دارد۔ سندہ۔ قندہار۔ پنجاب وغیرہ
ممالک کو بھی اُسنے فتح کیا تبت پر متسلط ہو کر وہان ایک شہر آباد کیا کشمیر مین زراعت
و تجارت کو از حد ترقی دی دولہا نام ایک مسلمان نے جو کہ خاص مکہ سے قرآن لیکر اُسکی
پاس آیا ہوا تھا ایک برہمن کو بحالت نشۂ شراب مار دیا اس جرم پر اُسکے لیئے حکم دیا کہ
اُس بدذات کو گدہی پر دم کیطرف مونہہ کر کے سوار کر تمام شہر مین رسوا کیا جاوے۔
اور ہر ایک جگہ اسپر غلاظت ڈالی جاوے۔ تعصب مذہبی اسکو سواے ایام اول کے
بالکل نہ تھا تمام اوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ مین بے نظیر و عدیل تھا۔ بیت

خوبیٔ اخلاق کان دنیا و دین را زیور است ؛ با فقیری خوش بود با بادشاہی خوشتر است ؛

اِسکے چار بیٹے تھے آدم خان۔ حاجی خان۔ جسرتھہ خان۔ بہرام خان۔ اذینلہ پور اور
آدون دُہنتی پور مین ایک ایک نہر بنا کر گنگہ بل سے براہ کوہستان مانسبل کو ایک ندی
لایا اُسکے کنارے زینہ آبادی کی اپنے نام پر کوہ ہاری پربت سے امریش پور تک ایک
بڑا شہر آباد کیا زینہ گنگا زینہ سوامی تک پہنچائے سوپور کے متصل سنان گری نام ایک شہر

جسکو اب زینہ گیر کہتے ہین آباد کیا سوپور بیشور - مارتنڈ اور امرناتھ مین شاہی تعمیر تیار کرائین
زینہ کوٹ متصل اندرکوٹ وزینہ مرغ وزینہ دب - زینہ گڈل - زینہ لنک اولر مین سلطان پور
کامراج مین وزینہ بازار زینہ کنڈل وغیرہ مقامات تالاب اولر کے کنارہ پر اسیکے بنوائے
ہوئے ہین جیاپیڈ کو جہ کان مس ملی تھی اسکا قابض بھی ہوا سوائے اسکے کان جواہرات
بھی اسکو ہاتھ لگی اسمین سے جو جواہرات نکلے اسکا نام زینہ رتن رکھا گیا شربٹ نے جسکا
مکان بجاز ناگ کے متصل اب بھی مشہور ہے ہر ایک جگہہ مکتب اور مدارس بنوائے
مفسدون کو نیست و نابود کیا روایت ہے کہ زمانہ سلف مین ایک شہر سندمتی نام
کے باشندہ جنکا راجہ **سودرشن** تھا ازبس بدکار اور گنہگار تھے جسپر ... م ناگ بہت تنگ
ہوا قہر الہی بھی نازل ہوا اسی شہر مین ایک کوزہ گر صاف باطن اور خداپرست تھا اسکو
الہام ہوا کہ یہ شہر سیلاب سے غرق آب ہوگا بھاگو اسنے بہ ندائی ربانی ایک ایک
کو سنائی مگر کسیکو یقین نہ آیا اور اسے دیوانہ بتایا اسنے پھر مکرر سہ کرر انسے کہا مگر کسینے
نہ مانا ناچار ہوکر اکیلا ہی وہان سے بھاگا اور کوہ کرال سنگر پر چڑھ گیا پیچھے کو نظر کی تو نقشہ
طوفان نوح کا آنکھون کے آگے پھر گیا شہر کا نام و نشان بھی نپایا ہر چہار طرف عالم
آب نظر آیا - اوسی تالاب مین گاہ بگاہ ایک مندر کسیکو نظر آجاتا تھا وہی مندر زین العابدین بد
نے بھی ایکدفعہ دیکھا اور اعیان سلطنت کو حکم دیا کہ اولر مین جہان مندر دکھلائی دیتا
ہے وہان ایک عمارت تیار ہو لوگ حکم سنتے ہی دوڑ پڑے مگر مندر غنقا صفت پایا -
پھر سلطان خود کشتی پر سوار ہوکر وہان پہنچا اور حکم دیا کہ بت نکالے جب غواصون نے بڑی محنت
کے بعد دو بت رویین نکالے سلطان نے گجرات وغیرہ مقامات سے کاریگرون کو
بلواکر ایک بڑی کشتی جو بذریعہ بادبان کے چلتی تھی سنگ ہائے کلان سے بھرواکر
وہان غرق کرائی اور اسپر یہان تک خاک اور سنگ ہائے خورد و کلان گروائے کہ ایک

جزیرہ تیار ہوگیا اسپر تعمیرات بنائی گیئین اور نام اُسکا زینہ لنک رکھا گیا تاریخ اُسکی یہ ہے + تازین عباد اندرون جشن کند ۔ پیوستہ چو تاریخ خودش خرم باد + یہ سلطان شاعر بھی تھا کہ تھوڑے عرصہ کے بعد شربت حکیم اور محمد خان نایب بھی مر گئے مٹن مین اُسکے دفنت بیشتر بھی بوئے گئے تھے جو کہ بخوبی ہو آئے تھے زونہ رواج کی تاریخ اس مضمون تک ختم ہوئی آگے فقری پنڈت نے اکبر تک تمام حال لکھا ہے ۔ صفاپور سے سوپور تک سنگ ہائے مناور سے سلطان نے ایک مضبوط پشتہ بندھوایا دیگر ممالک سے درختان میوہ دار منگواکر یہان بوئے انگور و سیب وغیرہ کے درخت بھوٹان کیطرف سے منگا کر باغات بنوائے سنگھاڑہ اور تخم نیلوفر تالابون مین لگوائے براہ برار نمل تالاب ڈل سے ایک ندی کاٹ کر متصل جہہ کدل دریائے بہت سے ملائے اور جوئے نالہ مار راجہن کی آبادی کو تالاب ڈل سے کاٹ کر روان کی اہل فضل و کمال ہر فرقہ کو منگواکر یہان آباد کیا اور اُنکی معاش خاطر خواہ مقرر کی ۔ بہت سی مدارس بھی بنوائے ولایت سے فارسی کتابین منگوائیں صدہا کتب کا ترجمہ فارسی و عربی و ہندی و شاستریمین کرایا شاستری پستکین بھی جو کشمیر سے معدوم ہوگئی تھین اور مقامات سے طلب کرائین مہا بھارتھ و برہتہ کہتا و بعض پورانون کا ترجمہ کرایا اور کتب طب تیار کرائین ۔ جی سنگھ کے عہد سے اپنے وقت تک شاستری زبانمین راج ترنگنے لکھوائے بہت سے شاستر دور سے منگواکر برہمنونکو مفت دیئے خود بھی زبانہائے ہندی و فارسی و تبتی بخوبی جانتا تھا ۔ مُہر کن حکاک ۔ کاغذ گر ۔ قلمدان ساز وغیرہ پیشہ ور لوگ خراسان وغیرہ امصار سے بعد تلاش یہان بلوائے کشمیریونکو اُنکے ہنر سکھوائے ہنود کو جو یہان سے بھاگ گئے تھے معہ فضلاء و علماء کے دیگر بلاد سے بہ تعظیم و تکریم بلاکر نقد و جنس عنایت فرما یہان آباد کئے ایک دفعہ ایک شہزادہ کشتی مین سوار سیر کرتا ہوا عالی کدل مین پہنچا ایک برہمنی جو گھاٹ پر پانی بھرنے

حو وخوش مزاج بھی تہا مولانا احمد کشمیری اسکے وقت مین ایک اچھا شاعر تہا

کو آئے تھے اُسکو نظر پڑی دیکھتی ہے اُسکی عقل پر پتھر پڑے نشاء شباب سے ایک گلولہ اُسکے گھری پر مارا۔ گھڑا اُسکے صدمہ سے ٹوٹ گیا مگر پانی برہمنی کی ست سے اُسکے سر پر معلق کھڑا رہا۔ جب وہ مظلوم گھر پہونچی تو اُسکے برہمن نے غضب انگیز ہو کر بددعا دی کہ جس سے یہہ حرکت ناشایان ہوئی اُسکے سینہ مین درد ہو اور مرض خدا د سے روزرد ہو۔ برہمن چونکہ مستجاب الدعا تھا بددعا اُسکی اثر پذیر ہوئی۔ جب شہزادہ کو علاج معالجہ سے شفا نہوئی اور بددعا کا اثر ثابت ہوا تو بادشاہ برہنہ پا اُس برہمن کے گھر جاکر شہزادہ کی شفا کے لئے ملتجی ہوا۔ برہمن نے بعد نیدو نصایح کے بارگاہ حکیم حقیقی سے بحق شہزادہ شفا مانگی جونکہ قبول پڑے اسابت پر مقربان سلطانی کو ان برہمنوں کی ریاضت سے انکی فکر ہوا۔ آخر کار بہ مشورہ قاضیان و مفتیان برہمنوں کو حکماً فارسی پڑھوایا یا سی کھانا کھانے کا عادی کرایا چنانچہ تب سے ہی کشمیری پنڈیان جنھون نے فارسی پڑہی کارکن کہلائے اور انہین کے نور سون نے جو اپنے دہرم کرم مین رہے باچہ بٹ کا خطاب پایا۔ اسکی عہد مین منجملہ ۹۹ رشیون کے شیخ نور الدین بھی تھا جو کہ ایک چور کا بیٹا تھا۔ مگر اپنی ریاضت و عبادت کے باعث سب کا سرتاج تھا۔ للی شوری بھی اُسیکے عہد مین تھے جو کہ پانپور کے ایک برہمن کے لڑکے تھے یہ للی شوری بڑے خدا پرست و عبادت خالق مین مست زیور کرامات سے آراستہ تھے۔ شیوا فلاسفی مین کامل اور علم شاعری مین پورے تھے۔ نمونہ اشعار اُسکے جو اُسنے بجواب اشعار خاوند وگورد کے دیے تھے چند یہ ہین۔

قول اول خاوند لل ماجیصاحبہ

چندرمس ہیونہ پرکاش کونہ گنگہ ہیونہ تیرتھ کاہنہ۔ باندون ہیونہ باندد کاتھہ۔
چاند کی برابر کوئی روشنی نہین نہین گنگا کی برابر تیرتھ کوئی نہین رشتہ داروں کی برابر رفیق کوئی نہین۔

رنہ ہیو سوکھ نہ کانہہ —
بی بی کی برابر آرام کوئی نہین

قول دوم گورو سدہ بابو

اچھن ہیو نہ پرکاش گونہ — گوڈھن ہیو نہ نیرتھ کانہ — چندس ہیو نہ باندہ کو نہ
آنکھونکی برابر روشنی کوئی نہین — گھٹنون کی برابر تیرتھ کوئی نہین — جیب کے برابر رفیق کوئی نہین
اڑس زڑوس ہیو سوکھ نہ کانہہ
تندرستی کی برابر آرام کوئی نہین

قول سوم خاص لل ماجی صاحبہ

تیس ہیو پرکاش نہ گونہ — لیس ہیو نیرتھ نہ کانہہ — دلس ہیو باندو نہ کو نہ
معرفت کی برابر روشنی کوئی نہین — ارادہ کی برابر تیرتھ کوئی نہین — خدا کی برابر دوست کوئی نہین
بیس ہیو سوکھ نہ کانہہ
خوف کی برابر آرام کوئی نہین

ایک دفعہ لل ماجی صاحبہ کپڑی پہن کر گورو کے پاس گئین بوریے سے علیحدہ زمین پر بیٹھ گئین گورو جی نے پاس خاطر اُنسے کہا کہ بوریے پر بیٹھو مٹی سے کپڑے خراب ہوگئے یہ سنکر لل ماجی صاحبہ نے جواب دیا۔

اندر میچی نبر میچی — میچہ نہ پانس ڈتم سوہ — دُچھم منترمنس نہ میچی میچی۔
چھاڈان توشم سورہی دوہ — ترجمہ لفظ بہ لفظ اندر مٹی باہر مٹی مٹے کے ساتھ اپنا جسم خوب آلودہ ہے دیکھا تو من کے اندر بہی مٹی ہے۔ اور اس مٹی کی چھانی مین دن گذر گیا

بجاے میچی کے مہ چپی کے دوسرے معنے یون ہین اندر بھی تو ہی باہر بھی تو ہی یعنے اول سے تیرے ساتھ ملکر خوب لطف اٹھایا دل کے اندر جو دیکھا تو تجھی کو پایا تیری تلاش مین دن گذر گیا۔

دیگر

آئیس وَتے گیس دتے منز سُو تھے لُوسم دوہ + وچھم چندس ہار آیم نہ اُتھے ناوہ تارس کیا دیمہ

ترجمہ آئی راہ گذر سے اور گئے راہ گذر سے راہ گذر مین دن گذر گیا دیکھا جیب مین تو خرچہ نہ پایا محصول کشتی کا کیا دون۔ دوسری طرح یہ معنے ہین۔ آئے اپنے رستنے گئے اپنے رستنے دل ضعیف ہوگیا اور دن غروب ہوگیا اپنے سرمایہ مین دیکھا تو بھگوان ہاتھ نہ آیا اب اپنی نجات کسطرح حاصل کرون۔ ایسے ایسے ہزارون واک ہین جو مشہور ہین اور ایک کتاب لل واک نام اسکی تصنیف علم معرفت مین بے نظیر و عدیل ہے۔ اگر اس کی معجزونکی تفصیل لکھی جائے تو ایک اور کتاب تیار ہو اسلیئے طوالت کے باعث اُن کو ترک کیا لل تراگ بھی اسکی کرامات کا نمونہ ہے۔ اس سلطان مین مسافر پروری کی صفت بھی ہوئی تھی جو مسافر آتا قدر پاتا ذوالچو کے وقت کی ویران شدہ زمین اسکے عہد مین آباد ہوگئی۔ یہ سلطان اپنے اوایل عہد مین ۲۰ ہزار سوار و ایک لاکھ پیادونکو لیکر تبت مین پہنچا شاہ کاشغر سے موضع شنی زی مین سخت کارزار کے بعد سلطان نے فتح پائی اُسکے وقت مین رعایا برایا خوش خزانہ معمور تھا۔ صرف شاہزادہ کچھ کچھ فساد کرتے رہے چنانچہ ایک شاہزادہ نے اسکو بھی تالاب اولر مین غرق کرنا چاہا تھا لیکن یہ جلد خبردار ہوگیا۔ سمت ۳۶ کی قحط مین خلقت کی پوری امداد کی دو برس بعد اُسکے سیلاب آیا بہتا کے سانگرہ پر ہر دو طرف بغرض خوشنودی ہنود رعایا خوب چراغان کرایا اور خود سیر کرتا رہا نیز تھ لو کا بندن کو بھی سمت ۳۹ مین گیا اور کوسنہ ناگ کی سیر بخوبی کی راجگان قرب و جوار اسکے پاس تحایف و نفایس نذرانہ

برابر بھیجتے رہے اسکی نیکی کے باعث ہنود اسکو بڈشاہ (یعنے بڑا بادشاہ) اور انکی رنگ سے مسلمان بٹہ شاہ (یعنے ہنود کا راجہ) کہتے تھے چنانچہ اسیلئے جیشٹھ ودی دواد شی کو ۵۰ برس کی عہد حکومت کی بعد بعمر ۶۹ سال جب وہ جان بحق تسلیم ہوا تو مندر وٹی شور مین دفن کیا گیا۔ اور مندر مذکور بڈشاہ کے نام سے مشہور ہوا۔

سلطان حیدر

سمت ۱۵۴۹ بکرمی مین اسکا دوسرا شہزادہ سلطان حاجی ملقب بہ سلطان حیدر بھائیون سے لڑجھگڑ بزور شمشیر سکندر پور مین جلوس فرمای خلافت شاہی ہوا اور بہرام خان کو حاکم ناگام و نایب السلطنت بنایا راجگان سندہ و راجوڑی وغیرہ ریاست ہا جو اسکے مبارکبادی کو آئے تھے بڑی تعظیم و تکریم کے ساتھ واپس گئے سید حسن حاکم بیرہ اسکے وقت بڑا حاکم باقتدار تھا یہ سلطان بڑا خود رائے نارسا و زناکار تھا مدام نشہ شراب مین مسرور اور رقص و سرود مین مشغول رہتا پوزنا حجام نے بہت سے ہندوؤن کی ناکین کاٹ ڈالین چند کو دریا برد کیا کسیکو جان سے مارا اس بدکار غافل سلطان کو خبر بھی نہوئی بلکہ اسکے ورغلانے سے سلطان نے باپ کی تمام وزرا و امرا کو مروا ڈالا آدم خان پنجاب مین مارا گیا چونکہ حجام مذکور نے ہنود پر بڑے ظلم کئے انھون نے جان سے تنگ آکر مسلمانون کی ان مساجد و مقابر کو جو ان کے مندرون پر بنوائے گئے تھے منہدم کر کے بعض کو آگ لگا دی جسپر سلطان نے اپنے دادا اسکندر بت شکن کا وقت اُنپر پھر تازہ کیا انکا تمام مال و اسباب ضبط کر کے حکم دیا کہ جہان ہندو نظر آئے وہین گردن مارا جائے اسطرح ہزارہا ہنود مارے گئے اور صدہا مسلمان کئی گئے آخر کار ہنود نے مسلمانون کے کپڑے پہن کر کہنا شروع کیا کہ نہ بٹو ام نہ بٹو ام مین ہندو نہین مین ہندو نہین۔ بلدیمر اور لکھی پور بھی جلا دیا گیا شہزادہ ۱۴۹۲ء

حسن شاہ نے اودہیر دیش یعنے پنجاب وراجوڑے وگھگر فتح کرکے جہلم کی طرف سے بہوگہ پال والون کے تمام شہر جلوا دیئے پانچ چھ ماہ کے بعد اُن اطراف کو تسخیر کر گئے بہت مال و دولت لیکر سلطان کی خدمت مین حاضر ہوا بہرام خان نے یہان تمام وزرا و امرا کو لوٹا پھر وزرا نے سلطان اور شہزادہ مین فساد کرا دیا آخر الامر سلطان ایک سال کی حکومت کے بعد نشہ کیحالت مین بام پر سے گر گیا۔ گردن اُس کی ٹوٹ گئی اور عدم کو چل بسا۔

سلطان حسن شاہ

سنہ ۱۴۹۳ء سمت ۱۵۵۰ب مین وزیرون امیرون نے بخلاف رضامندی بہرام خان شہزادہ حسن شاہ کو فرمانروائے کشمیر بنایا اُسنے زین العابدین پور کو دارالسلطنت اور احمد ملک کو اپنا وزیر بنایا آخر مین بہرام خان کو بذریعہ تازی بٹ کے گرفتار کرا کر عدم تسکین کے باعث اُسکی آنکھون مین میل پھروا دیے اور بہت سے سیدون کو اُنکی شرارت کے سبب جلاوطن کر کر دہلی وغیرہ مقامات کیطرف نکال دیا بہت سی سفارشون کو پھر واپس بھی منگو لیا سلطان باپ کیطرح گانا سننے کا بڑا مشتاق تھا چنانچہ ۱۰۲۲ ایکہزار بائیس قوال ہندوستانی اُسکے پاس نوکر تھے شہر مین اہل نشاط و طوائفون کی کثرت تھی تاتار خان حاکم بہلول پور نے خرج کے بھیجنے مین تامل کیا تو تازی بٹ اُسکی سرکوبی کو فوج کشمیر کے ساتھ بھیجا گیا اُسنے سیالکوٹ مین پہنچکر لوٹ مار کی تاتار خان نے مطلع ہوکر سپاہ جرار کے ساتھ وہان پہنچ اُس کے بھاگنے پر کوہ کاجداری تک اُسکا تعاقب کیا لیکن پرانے سلاطین کے رعب سے کشمیر مین داخل ہونے کا حوصلہ نکیا اور وہان سے واپس پھر اکوہ کاجداری تک تمام ملک اپنے قبضہ مین لایا اور ہر سلطان سے رؤسا و امرا نے بھی طریق بغاوت و انحراف فتنہ و فساد

اختیار کیا جس سبب سے کسیکی ہمت تاتار خان نسے اپنا ملک واپس لینے مین نہ پڑے اسلیئے سوائے خطہ کشمیر کے سلطان کے قبضہ مین اور کوئی جگہہ نرہی آتش زدگی نے بھی اسکے عہد مین بہت سے محلہ و مکانات عالیشان کو خاک سیاہ کر دیا جامع مسجد و خانقاہ سے بھی شعلۂ نور بلند ہوئے سلطان نے اُنکو از سر نو بنوایا میر شمس الدین عراقی حسین مرزا شاہ خراسان کیطرف سے سفیر ہو کر آیا بہت سے تحایف مثل پوستین وغیرہ کی شاہ کیطرف سے سلطان کی پیش کئے وہ آٹھ برس یہان رہا اور چکونمین سے اکثرون کو شیعہ بناکر خراسان کو لوٹ گیا گیارہ برس کی حکومت کے بعد سلطان نے قضا کی ۔

سلطان محمد شاہ و فتح شاہ

سنہ ۸۹۲ ھ

سمت ۸۹۴ ھ مین بیٹا اُسکا سات برس کی عمر مین سلطان محمد شاہ تخت سلطنت پر امور شاہی کا سبق خوان بنا اُسکے جلوس کو بعض فارسی مورخون نے سنہ ۸۹۲ ھ ہجری لکھا ہے ۔ جسمین بہت فرق پڑتا ہے ۔ اسکی صغر سنی کے باعث عنان حکومت سادات کی ہاتھ لگی اُنہون نے غرور نشاء حکومت سے پھولکر بدمزاجی اور شرارت سے ہنود پر ظلم و ستم روا رکھا غازی اور شہید بننے لگے جسپر سپاہ پنجاب و سادات مین سخت نزع اُٹھا اور نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ سپاہیون نے ایک سید کو بھی زندہ نہ چھوڑا یہ آتش شہادت سید میر حسن نامی بزرگ سادات کے باعث بھڑکی تعصب مذہبی و شرارت و غدر حکومت کے نتیجہ نے محمد شاہ کو دو برس اور سات ماہ کی حکومت کے بعد سر بر سلطنت سے اُٹھا کر اطراف جبال و کوہستان مین ایسے چھوٹے سی عمر مین بھگا کر بجائے محاصل سلطنت کے عذاب و مصیبت دکھائی ۔ اور سلطان فتح شاہ بن آدم خان بن سلطان زین العابدین جو کوہستان نوشہرہ مین حکومت کر رہا تھا بامداد سپہ سالار ملک سیف دار کشمیر کا سلطان

بنا مگر سپہ سالار مذکور کی حکومت با اختیار نے سلطان کے دل مین نار حسد کو روشن کیا اسلیئے بعض اراکین خلافت و اعیان حکومت کو اپنے ساتھ ملا کر اُس سے عداوت پیدا کی بہر کے پل توڑ دیئے جانبین سے سپاہیان جرار شیر وار میدان خونخوار مین آ نکلے بہت سے خونریزی و کشت و خون طرفین کے بعد ملک سرہنگ جنگ نے ملک سیف دار کے اسپ صبا رفتار کو بضرب شمشیر تیز دم مار کر اُسے بیدل کر دیا تب عوام نے اسپہ حملہ کر کے ملک عدم کا راستہ لیا اور ملک سرہنگ جنگ کو بھی چونکہ زخم کاری لگا ہوا تھا اُسنے بھی حریف کی مفارقت گوارا نکر کے اُسکا پیچھا کیا فتح و فیروزی فتح شاہ کے نصیب ہوئی اور ملک شمس چک منصب وزارت پر ممتاز ہوا ڈہائی سال کے بعد میر سید محمد شہید و ملک ابراہیم ماگری و ملک حاجی و ملک عیدی مخالفت و منازعت ملک شمس چک پر آمادہ ہوکر جانبین سے شہر مین نزدیک خانقاہ بلبل شاہ کے کارزار حرب و پیکار ہونے لگا مخالفون نے ضرب ہاے شمشیر آبدار و زخم ہاے کار لگائے آخر کار ملک شمس چک بمعہ سلطان فتح شاہ کے بھاگ کر ڈال ذکر مین جا رہا ہر چند بہت مخالفون نے اُسکا تعاقب کیا لیکن اپنی دلاوری سے گھوڑے پر سوار ہوکر نکل گیا پھر محمد شاہ دوبارہ بادشاہ بنا اور لشکر کو لیکر نزاگام کی طرف ملک شمس چک پر چڑہائی کی سوپور مین دونون لشکر مقابل ہوئی ملک موسیٰ رینہ نے اس جنگ مین کار رستم کیا جس سے دل کے دل رو بفرار ہوئے ملک شمس چک وار دکو اور فتح شاہ ہندوستان کو بھاگا محمد شاہ نے باوجود اسقدر کارزار کے ملک موسیٰ رینہ کی دلجوئی و قدر دانی نکی اُسنے رنجیدہ ہوکر فتح شاہ اور شمس چک سے نامہ و پیام کیا اور فتح شاہ نے وہان پہنچکر موسیٰ رینہ کی مدد سے رینہ کاجی کے میدان مین محمد شاہ پر فتح حاصل کی اسمرتبہ محمد شاہ نے چار ماہ چودہ روز کی حکومت کی پھر فتح شاہ حاکم کشمیر اور شمس چک سپہ سالار بنا اُسوقت کو ۹۰۵ ہجری فارسی والون نے لکھا ہے اور شیخ سلطان شمس الدین عراقی پھر کشمیر مین پہنچا کاجی چک نے باتفاق دیگر چکون کی

کے اُسکے مذہب کو اختیار کیا اور چڈی بل مین اُسنے پھر بہت لوگون کو شیعہ کیا دو سال کی بعد ملک موسیٰ رینہ نے جو شیعہ ہوگیا تھا شمس چک کو مار کر خود اُسکا جانشین ہوا اور فتح شاہ کو برائے نام رہنے دیا ۹ برس تک یہ آتش ضد و حسد مذہبی بھڑکی رہی صدہا لوگ جبراً مسلمان کئے گئے اور جو باقی بچ دے زر جریہ سے تلف ہوئے ہزارون ہنود با ندھکر ظلم سے مسلمان کئے گئے قدیمی مناور کی اینٹ سے اینٹ بجادی اسی تعصب سے اراکین دولت باغی ہوکر ایک دوسرکی تخریب کے درپے ہوئے فتنہ و فساد نے روز افزون ترقی پکڑی ۹ برس کے بعد محمد شاہ تیسرے مرتبہ پنجاب سے براہ پونچھہ کشمیر پر چڑھ آیا اور کامراج کے موضع ادینکر مین فتح شاہ کو مغلوب کیا ۹ ماہ تک فرمانروائے کشمیر رہا اسعرصہ مین فتح شاہ نے پھر سامان جنگ درست کرکے اپنے بیٹے جنت خان کو فتح کشمیر کے لئے آگے روانہ کیا اُسنے بانہال کے بہت سے آدمی اپنے ساتھ لاکر فتح حاصل کی فتح شاہ پھر تیرہ ماہ تک تیسرے مرتبہ حکومت کرتا رہا اور تمام ملک کو تین حصہ بناکر ایک کاجی چک دوسرا جہانگیر کو تیسرا اپنے پاس رکھا ہنود جو بزرگونکی ہڈیان لیکر گنگا کو گئے ہوئے تھے باد طوفان سے قریب دس ہزار کے تلف ہوئے ہیضہ وبا نے ایک عالم کو ویران کردیا ایک سال کے بعد ابراہیم ماگری دو بیٹو نکے ساتھ مارا گیا محمد شاہ نے ہندوستان کے بادشاہ سکندر ابن بہلول لودی سے کمک لیکر براہ بانگل کشمیر مین پہنچ شہر کے لوگون اور کارندون سے اتفاق کرکے اول فتح شاہ سے شکست پائی پھر تین ہزار سپاہ ہندوستان کو ڈالورہ مین چھوڑکر دو ہزار سوار کے ساتھ کشمیر مین پہنچ تمام امراسے ملکر فتح حاصل کی اور چوتھی بار شاہ کشمیر بن ہندوستانکی سپاہ کو رخصت کردیا فتح شاہ لوہر کوٹ کیطرف بھاگ گیا مگر خونریزی و فتنہ بدستور رہا ۹۲۲ھ ہجری مین ملک عیدی رینہ اور نوکر ماگری نے بہت فوج جمع کی اور سکندر خان نے فتح شاہ کے ساتھ آکر

قلعہ ناگام مین سکونت کی لیکن کاجی چک کی دلاوری اور شجاعت دیکھکر اُسکے ہوش اُڑ گئے اور براہ کوہستان جانب ہندوستان بھاگ گیا محمد شاہ بھی اُسکی دلبری کے باعث درپردہ کاجی چک کا دشمن بنگیا جب کاجی چک خبردار ہوا تو رنجیدہ ہوکر نوشہرہ مین جا رہا اتفاقاً انہین ایام مین شیخ علی بیگ ترک کچھ ترکونکی فوج لیکہ کشمیر پر چڑہ آیا ملک کاجی چک نے اپنے دو بیٹے اُسکے مقابلہ کو روانہ کئے اُنھون نے رات کیوقت دشمن پر چھاپا مارا بڑی دلیری اور جوانمردی سے لڑی حتےٰ کہ ترکونکی تہ کی تمام ہوگئی سبکے پیر اُکھڑ ے اور بہت سے ترک مارے گئے بہت سے گرفتار ہوئے بعد فتح کرنیکے آٹھ ماہ پیچھے ملک کاجی چک پھر کشمیر مین آیا محمد شاہ نے اُسکی بہت عزت و توقیر کی کچھ روز بعد ملک کاجی چک نے محمد شاہ کو قید کرلیا۔

سلطان ابراہیم

اور اسکی جگہہ اُسکے بیٹے سلطان ابراہیم کو تخت نشین کیا اور خود وزیر بنا ایک شخص جو اُنکا دشمن تھا بادشاہ دہلی کے پاس جاکر وہان سے کچھ فوج لے کشمیر مین آیا اودہر سے اُنکی فوج اور نازک شاہ فرزند فتح شاہ مقابلہ کو نکلا آخر کار کاجی چک مغلوب ہوکر کہہونکی مکانونکی طرف بھاگ گیا۔

نازک شاہ

عبد الملک فریق غالب نے نازک شاہ کو تخت پر بٹھلایا اور تمام کشمیر چار حصہ ان مین تقسیم ہوا۔ ایک ملک علی کو دوسرا ملک ابدال ماگری تیسرا لوہر ماگری چوتھا بنگہ چک کو ملا نازک شاہ نے ایک برس تک راج کیا۔

محمد شاہ

اور پھر محمد شاہ فرمانرواے کشمیر بنا نازک شاہ نایب ہوگیا بابر شاہ مرگیا ہمایون شاہ کے ہاتھ تخت دہلی آیا سنہ ۹۳۷ ہجری بیچ میں اُسکا دوسرا بیٹا کامران مرزا محمد شاہ کی بدنظمی کا احوال سنکر ۲۰ ہزار سوار لیکر موضع اتھہ وا جن میں مصروف جنگ ہوا لوٹ و غارت کرکے بہت سے گھر جلا دئیے اور بہت آدمی مار دیے آخرالامر کامران ناکام ہوکر یہاں سے بھاگا اسکے عہد میں پھر ابوسعید خان والی کاشغر بارہ ہزار سوارون کے ساتھ نکلا اور تبت میں پہنچکر قیام کیا اور بیٹے سکندر خان کو بہمراہی اپنے بہنوئی میرزا حیدر سپہ سالار کے روانہ کشمیر کیا وے براہ لار موسم بہار میں یہان پہنچے آتے ہی خونریزی آتش زدگی لوٹ مار شروع کی بہت سی رعایا بخوف جان و مال و منال ہاتھ اوٹھا حیران و پریشان پہاڑونکی کھوہ اور غارونمین جا چھپے جب سردیکے موسم گذر چکے اور ایام بہار آئے تو کشمیر کے امیراور کار آزمودہ لوگ چاہ بابل کے جنگل میں جمع ہوکر جنگ کو تیار ہوئے گو لشکر کاشغر نے متواتر شکستین کھائین مگر منہ نہ موڑا جب فتح کی امید نرہی ناچار اس شرط پر صلح کی کہ محمد شاہ اپنی شہزادی کا بیاہ حیدر خان کے ساتھ کردے محمد شاہ نے اس شرط کو قبول کیا اور لڑکی کی شادی حیدر خان ابوسعید کے بیٹے سے کردی آخر چیت میں ترکون کا لشکر کاشغر کو لوٹ گیا لڑائی کی وجہ سے چونکہ فصل نہوئی تھی قحط اُٹھا ماگریون اور چکون نے باہم موافقت کرلی اور اتفاق سے حکومت مشترک رکھی صدارت کا منصب ملک کاجی چک کو دیا سلطان اسمعیل ابن سلطان محمد شاہ ملک کاجی چک کی دامادی کے باعث بے اعتبار ہوگیا یہ انتظام چند سال تک رہا پھر محمد شاہ نے وفات پائی جسکو بعضون نے سنہ ۹۴۴ ہجری لکھا ہے اسوقت اُسنے پانچ سال راج کیا۔

سلطان شمس الدین

سمت ۱۵۹۵ بکرمی مین سلطان شمس الدین ابن محمد شاہ کو بادشاہی کا خلعت پنہایا گیا کاجی سنہ ۱۵۳۸ء
چک ماگری لوگون مین پھر نا اتفاقی ہوئی کاجی چک نے جاڑہ بھر کاجی دارہ مین بسر کیا
بہار کے دنون مین باتفاق امرا ماگریون پر حملہ کر کے کشمیر سے باہر نکالکر خود منتظم بنا
اور شمس الدین بعد حکومت ایکسال مرگیا (سنہ ۹۴۵ ہجری)

سلطان اسمٰعیل

پھر سمت ۱۵۹۶ ب مین سلطان اسمعیل بھائی اُسکا جو ملک کاجی چک کا داماد تھا مسند آرائے سنہ ۱۵۳۹ء
شاہی ہوا اور ملک کاجی چک کو پورے اختیارات حاصل ہوئے اہل تشیعہ کا کامل زور ہو گیا
اور ملک سب مین بٹ گیا ماگری ۔ ڈانگری ۔ چاڈوری ۔ اور ملکون مین جو کہ صاحب اقتدار
تھے سخت فساد اُٹھا محلہ علاءالدین پورہ مین جنگ ہوا دو سال کی حکومت کے بعد سلطان
نے دار ناپایدار سے سفر کیا (سنہ ۹۴۵ھ)

(سلطان ابراہیم)

سمت ۱۵۹۸ بکرمی مین بیٹا اُسکا سلطان ابراہیم ثانی زینت بخش دیہیم شہریاری ہوا اُس سے سنہ ۱۵۴۱ء
سالمین ملک ابدال ماگری و ملک ریگی چک جو کہ سنت جماعت تھے بغرض انتقام ملک
کاجی چک اپنے رشتہ دار مرزا حیدر کے پاس جو کہ شاہ ہمایون کا ملازم تھا اپنے بیٹے بھیجے
اسوقت ہمایون شاہ ایران کو گیا ہوا تھا اور چونکہ خود بسبب غلبہ شیر خان افغان آزردہ خاطر تھا ۔
اُنکی بات پر چندان متوجہ نہوا ۔

مرزا حیدر

مگر میرزا حیدر جو وہان حاضر تھا اُسنے رخصت حاصل کر کے سمت ۹۹۵ اب مین از راہ چیرہ سنہ ۱۵۴۲ء
اوڈر وار دشہر ہو کر دوسرے مرتبہ کشمیر کو فتح کیا کاجی چک تاب مقابلہ نہ لاکر براہ ہیرہ پور
ہندوستان کو بھاگ گیا ابدال ماگری نے وفات پائی اسطرف کاجی چک شیر خان کے
پاس پہنچا اور خطاب خان خانان کا پاکر اُسکے کمک کیلئے کشمیر مین پہنچ مرزا حیدر کے ہاتھ سے
جو اندرکوٹ مین رہتا تھا خوش اساو کی کے باعث سب کا عزیز بنا ہوا تھا مغلوب ہوا اور
ہندوستان کو بھاگتا ہوا انتہہ کی منزل مین مقصودگاہ عدم کو گیا مرزا حیدر نے فتح و نصرت کے
ساتھ شہر مین پہنچکر سکہ و خطبہ بنام نازک شاہ پور سلطان فتح شاہ جاری کیا اور تمام جوانب
کشمیر تبت پہکلی دانگلی وغیرہ کو فتح کر کے عیدی رینہ کو سپہ سالار بنایا خود اہل فضل و
ہنر و صاحبان علم موسیقی و پیشہ وروں کے قدر دانی و جوہر شناسی مین مشغول ہوا ہر کسیکو
اُسکی مراد پر پہنچاتا ہوا دس سال تک حکمرانی کرتا رہا کاشغری لوگون نے زور پاکر خانقاہ
ڈڈی بل کو آگ لگا دی اور اہل تشیعہ کے ساتھ خصومت و عداوت مذہبی پیدا کی جس
سبب سے لوگ تنگ آگئے عیدی رینہ و ناجی چک خواجہ حاجی بانڈی وغیرہ اُسکی اطاعت
مین بدل دجان ساعی اور شیعون کے ساتھ پوری عداوت کرتے رہے آخر کار عیدی
رینہ وغیرہ جماعہ ارباب زمانہ اُس سے بگڑے اور آپسمین عہد و پیمان کر کے مرزا حیدر کو
کہا کہ اطراف پر نظم و نسق کے واسطے لشکر کشی واجب ہے اُسنے اپنے بھتیجے کے ساتھ مردان
کاشغری کو روانہ کیا اپنے پاس بہت تھوڑی فوج رکھی فوج فرستادہ کو کشمیریون نے
ہولناک جال مین ایسا پھنسایا کہ پندرہ سو آدمی اُسکے خاص رفقاء جلسہ کام آگئے باقیماندہ
کا حساب ہی نہین - اسی درمیان مین عیدی رینہ و ناجی چک اُس سے باغی ہوئے

اور قلعہ آدُن پورہ مین آکر قابض ہو گئے اس سے مرزا حیدر کو معلوم ہوا کہ یہ تمام فریب تھا بعد چند روز کے عیال و اطفال کو اندرکوٹ مین چھوڑ کر خود اکیلا ہی قلعۂ آدُن پورہ کے اندر گھس گیا وہان ایک قصاب نے کلھاڑی اٹھا کر اُسکے سر پر ماری ایک ہی ضرب سے عدم کو بھیجا صبح کو جب یہ خبر مشہور ہوئی۔ غازی چک و دولت چک فرزندان ملک کاجی نے اندرکوٹ مین جاکر اُسکے ننگ وناموس مین دست اندازی کرنی چاہی لیکن سلطان نازک شاہ کے منع کرنے سے باز آئے اور وابستگان مرزا کو کاشغر کیطرف بھیجدیا پھر نازک شاہ کی سلطنت مین استحکام نہ رہا۔

احوال چکان

دنیا کا یہی قاعدہ ہے کہ یکے مے آید و دیگرے میرود۔ ہر کہ آمد عمارتِ نو ساخت * رفت و منزل بدیگرے پرداخت۔ وان دگر پخت ہمچنین ہوسے * وین عمارت بسر نبرد کسے۔ جسکو آج کمال اوج و سربلندی ہے اُسکو کل زوال و پستی ہے۔ قبیلہ چکان اول اُن سلطانون کے نوکر رہے پھر رفتہ رفتہ علم دولت و اقتدار کو بلند کیا لنکری چک اہل ہنود کے دور آخیر مین یہان وارد ہوا اور سو قت سے پشت در پشت تا عہد زین العابدین خدمتگاری کرتے رہے پھر سلطان حیدر و حسن شاہ کے عہد مین بسبب فتنہ و فتور ارکان سلطنت کے مرتبہ مصاحبت و امارت پر سرافراز ہوئے سلطان نازک شاہ کے عہد مین درجہ قرابت پا کر اپنی لڑکیان اُنسے منسوب کین پھر مسند حکومت پر قدم رکھکر شیعہ ملت بعض سنیون مین پابند ایمان رہے سمت ۱۵۹۸ بکرمی مین جب میدان خالی پایا۔ سنہ ۱۵۴۱ء
سلاطین سے روگردان ہوکر علم حکومت بلند کی مرزا حیدر کا وہ حال ہوا اور نازک شاہ کی حکومت مین ضعف آیا۔ تو عیدی رینہ نے پسران کاجی چک کو جو کہ باپ کی وفات

کے بعد در بدر پریشان بے سرو سامان پھرتے تھے بخلاف سابق ممتاز کیا اور اُنکے اتفاق سے امور سلطنت کو انجام دیتا رہا کچھ عرصہ کے بعد عہد و پیمان حال کو توڑ کر پہلی عداوت کو یاد کیا بشمول ناجی چک پلہاے دریاے بہت کو خراب کر کے بکینہ جوئی و فتنہ انگیزی مصروفیت کی اور بہت سے چک جو عیدی رینہ سے موافق تھے اس تدبیر کی واسطے خانقاہ ہمدان شاہ مین جمع ہوئے اُسے درمیان مین نیک روز برادر کاجی چک نے مخفی طور سے بام خانقاہ پہ چڑہکر ایک سنگ کلان اُنپہ گرایا جسنے خطا کی اور ستون خانقاہ پر گرا اگر اُنھین کچھ آسیب نہ پہنچا اور نیک روز ایک گولی کے لگنے سے نیچے گر کر مرگیا۔ ناجی چک یہ حال دیکھکر ڈرا اور ہندوستان کو بھاگ گیا جب راولپور مین پہنچا ایک درخت انگور کا اُسکے گلوگیر ہوا جسکے صدمہ سے گھوڑے سے گر پڑا اُسکی ٹاپون سے جانبر نہ ہوسکا کشمیر مین ادہر سلطان اسمٰعیل شاہ کو جو کہ سلاطین کی اولاد مین سے تھا تخت پر بٹھلایا اور حکم رانی چکون نے خود کرنی شروع کی۔

عہد ملک دولت چک

سمت ۱۶۱۱ب مین ملک دولت چک بچہ ملک کاجی کو مسند حکومت ہاتھ لگی اور سنہ ۱۵۵۳ء
بظاہر حبیب خان ولد شمس شاہ خواہرزادہ اپنے کو سلطان قرار دیکر باختیار تمام مہمات ملکرانی کرتا رہا اُسکے وقت مین نہایت سخت اور شدید زلزلہ آیا جس سے آثار قیامت نمودار تھے یہان تک کہ اکثر مکانات تنگنہاے زمین مین دفن ہو گئے دبی ہوئے مکانات کی چھتون سے جو سطح زمین کی برابر ہوگئی تھین دریچہ بنا کر لوگ باہر نکلے اور اثاث البیت نکالا مراج مین پائین موضع بیج بہارہ متصل نندن مرگ نزد حسین پور و حسن پور جو کہ دونون طرف دریا کے آباد تھے نصف شب کو ایسے اختلاف و انقلاب مین پڑے

کہ ادہر کی زمین و باشندے ادوہر اور اودہر کے اسطرف آ گئے چنانچہ اب تک حسین پور کی زمین زمیندار حسن پور کے اور وہان کے زمیندار حسین پور کے بوتے ہین یہ زلزلہ سات روز تک محسوس ہوتا رہا دولت چک کے عہد مین افغانان ہندوستان عظیم خان و مجید خان وغیرہ کشمیر پر چڑہ آئے تھے جو عرصہ تین ماہ مین یک بیک قتل کئے گئے - اُسنے آخیر مین اپنے بچے سے نکاح کر لیا حبیب غازیخان و حسین خان و علیخان عموزاد اُسکے بہت رنجیدہ ہوکر اُسکی تخریب کے در پے ہوئے ایک روز بجہت شکار کشتی پر سوار ہوکر اپنے گھوڑے حسن آباد مین چہوڑ تا لاب ڈل کو گیا غازیخان نے یہ خبر پاکر اُسکے تمام آدمیون کو قتل کر کے حسن آباد کے گہوڑ و نپہ قبضہ کر لیا اگرچہ ملک دولت مردانگی و زور آزمائی و تیر آزمائی مین لاثانی تھا اور ایسا زور آور تھا کہ نندی مرگ مین اسکا تیر دو کوس پر پہنچکر نشانہ پہ لگا ایک مکان بناتے ہوئے ایک شہتیر جو کہ چالیس گز لمبا اور دو گز عریض تھا ناگاہ بام پر چڑہاتے ہوئے نیچے کو گرا اسنے ایک ہاتھ زمین پہ دبا دوسرے ہاتھ سے اُسکو تھام لیا اُسوقت ہاتھ اُسکا زمین مین کہنے تک گڑ گیا جب تک اُس مین رسیان باندھی گئین تب تک اُسکو تھامے ہا بلکہ یہہ بھی کہتے ہین کہ دہلی مین ایک ہاتھی کے دم اُسنے ایسی زور سے پکڑے کہ ہاتھی ہرگز جنبش نہ کر سکا لیکن وقت پر اُنمین سے ایک زور بھی کام نہ آیا جب کشتی سے نکلکر کوہ پرگنہ پھاک کو گیا تو ایک چوپان کے ہاتھ سے گرفتار ہوکر غازی چک کے حکم سے اندہا کر دیا گیا اور صرف ایکسال تک حاکم با اختیار رہا

غازی چک

سنہ ۹۶۷ ۱۵ ۶ سنہ ۹۶۷ مین غازی چک حکمران کشمیر ہوا اُسنے ہر دو سمت کا گشت - وارد -

پھکلی و زانگلی و بھمبر و کشتوار کو فتح کیا اور ملک دولت چک و ملک شمس الدین رینہ ولد
عیدی رینہ اُسکی عداوت سے بحضور شاہ ہمایون گئے اُنکے تقدیر سے اُنہین ایام مین
بادشاہ موصوف بام مکان پر سے گر کر مر گیا جس سبب سے وے میرا ابو العالی سید
کاشغر کو جسے بادشاہ بیٹے کے خطاب سے پکارتا تھا براہ پونچھہ قصبہ پرسپورہ مین لائے۔ غازی
چک مطلع ہو کر لشکر ظفر پیکر کے ساتھ موضع باجی ویرہ مین اُنکے مقابلہ مین مشغول ہوا دونون
جانب سے خونریزی ہوئی اُدہر غازیخان جسطرف پڑتا صدہا لوگون کو مار سر سے سبکدوش
کر دیتا اور اُدہر ملک شمس رینہ بکمال دلاوری و مردانگی دیتا صبح سے شام تک یہی قتال و
جدال کا عالم رہا طرفین سے ایک روز مین چار ہزار آدمی شہید میدان جنگ ہوئے اور
مخالف نے شکست پائی ملک شمس رینہ ایکہزار سات سو ہمراہیونکے ساتھ گرفتار ہوا اور تمام
کے تمام قتل کئے گئے اُنکے سرونکا ایک مینار چنا گیا دو برس کے بعد ملک دولت
چک و ملک محمد بہائی شمس رینہ بہمراہی دیگر امرائے کشمیر میدان ذال ذکر مین مستعد پیکار
و حرب ہوئے۔ اسدفعہ بھی غازیخان منصور ہوا مخالفونمین سے چند امراہ کبطرف جا کر مرزا فرا
بہا در برادرزادہ مرزا حیدر کو بارہ ہزار مغلون کے ساتھ کشمیر پر چڑہالائے غازیخان نے
یہ سنکر بہت سی فوج ساتھ لی لوہر کوٹ مین مقابلہ دشمن کو جا کر اشتہار دیا کہ شخص نیزہ پر
ایک سر مغل کا کٹا ہوا لاویگا وہ ایک اشرفی انعام پاویگا چنانچہ ایک طایفہ نے بطمع طلا
فوراً مغلونکے سات ہزار سر کاٹ کر حاضر کئے اور انعام مقررہ پایا یہ شخص ایسا
منصف تھا کہ اپنے بیٹے حیدر چک کو اُسنے بعلت کہنے اپنے مامون کو کہ مین تجھے
مارونگا جان سے ماردیا اور ایک مچھلی کی چوری پر دو سو اشرفیان جرمانہ لیا جو شخص
کسی باغ مین میوہ چوراتا اُسکا ہاتھہ ہی کٹواتا ایک شخص مفقور کرتا تو تمام محلہ کو سزا ملتی آخر کو
بعد حکومت آٹھ سال کے مرگیا۔

حسین خان

سنہ ۱۵۶۲ء سمت ۱۶۱۹ بکرمی مین چہوٹا بہائی غازی چک کا حسین خان حکومت کشمیر کے سمند دولت
پر سوار ہوکر اور بمشورہ ناجی چک باحسان رعیت پروری بدل وجود امورات ملکی کو انجام
دینے لگا لڑکی اپنے اکبر شاہ کیواسطے بذریعہ مرزا مقیم کے بہیجے ہفتہ کے دنون کو
ان کامونپہ تقسیم کیا۔ جمعہ کو جملہ علماء و داناؤن کی صحبت شنبہ کو پنڈتون اور برہمنون
سے بحث دوشنبہ کو قاضیون اور مفتیون سے مشورہ سہ شنبہ کو سیر و شکار چہارشنبہ
کو شغل تیر اندازی و پرداخت سپاہ پنجشنبہ کو اہل نشاط و محلات کا عیش دیکہنا۔ ہر
ایک طایفہ کو فراخور قابلیت و حیثیت انعام دینا و مدد معاش کرنا شاعری مین بہی اسکو
دستگاہ تہے سنہ ۹۷۰ ہجری مین اسکا چہوٹا بہائی لوشکر خان رنجیدہ ہوکر کوہستان بند
کو بہاگ گیا تہا بعض مکانات و مقامات پر تسلط کر کے ظلم کرنے لگا لوگون نے
تنگ آکر حسین خان کے پاس عرضی ارسال کی جبپر اسکے اسیر کرنے کا حکم صادر
ہوا یہ خبر پاکر لشکر خان جنگ کو تیار ہوا اور حسین چک نے مقابلہ کو بمعہ لشکر جرار
پہونچکہ مین عنان عزیمت کو پہیرا چنانچہ عین جنگ مین لشکر خان زخمی ہوکر کہین کو
چلدیا حسین چک فتح پاکر کشمیر مین واپس آیا اور کسیقدر عرصہ کے بعد اپنے بیٹے ابراہیم خان
کے مر جانے سے نہایت غمناک و رنجیدہ ہوکر پرگنہ زینہ پور مین جاکر آٹھ برس کی
حکومت کے بعد جان اپنی دی۔

علیخان چک

سنہ ۱۵۷۰ء سمت ۱۶۲۷ بکرمی مین علیخان چک چہوٹا بہائی حسین خان کا مالک اورنگ شاہی

ہوا اِسکے عہد مین تین سالہ قحط عظیم اُٹھا یہانتک کہ لوگ مردم خواری کرنے لگے مگر علیخان نے اپنے بہرے ہوے خزانہ اُسکے واسطے غلہ بہم پہنچانیمین خالی کر دیے حاجی حیدرخان وسلیم خان پسران نازک شاہ جو ہندوستان کو گئے ہوئے تھے معہ فوج کثیر اُنہین ایام مین یہان پہنچے بڑی کارزار کے بعد سلیم خان جان بحق تسلیم اور حیدرخان ہندوستانکو روبفرار ہوا پھر علی چک نے سپاہ کو تسخیر کشتوار کے لیئے بھیجا وہان کے راجہ بہادر سنگھ نے تاب مقابلہ نہ لاکر اپنی ہمشیرہ اُسکے لئے ارسال کرکے سال بسال باج وخراج دینا قبول کیا تھوڑے عرصہ کے بعد خراج معمولی بھیجنے مین غفلت کرنے پر علیچک نے اُسکی سرکوبی کو پھر فوج ظفر موج روانہ کی جسپر بہادر سنگھ نے ازراہ نامردی بعذر معافی تقصیر اپنے برادر زادہ کو معہ فتح خاتون معشوقہ علیچک کے روانہ کیا اسی دوران مین قاضی صدرالدین و مولانا عشقی اکبر جلال الدین بادشاہ کیطرف سے بدرخواست دختر علیخان چک بنابر شہزادہ سلیم ہندوستان سے پہنچے انکی خاطر وتواضع فرمان برداری بجالاکر سکہ وخطبہ بنام اکبر بادشاہ جاری کرکے اُسنے اپنی دختر کو معہ تحائف ونفایس کشمیر کے روانہ کیا اور عیدگاہ مین چوگان بازی کھیلتا ہوا ایک روز بیمار ہوکر آٹھ برس کی حکومت کی بعد بازیگاہ جہان سے گذرگیا۔

یوسف خان چک

سمت ۱۶۳۵ بکرمی مین یوسف خان چک بیٹا اُسکا تخت خلافت پر جلوس فرما ہوا یہ نتیجہ سنتے سنہ ۱۸۷۸ع
ہی ابدال ملک برادر علیچک جنگ کو آپہنچا نوشہرہ مین عین کارزار کے درمیان ایک گولی سے راہیٔ عدم ہوا اس معرکہ کے بعد یوسف خان نے باپ کی تجہیز وتکفین کی اور کوئی ہمسر نہ رہنے کے باعث مغرور ہوگیا اور ایک چلہ کی حکومت کے بعد مبارک خان نے

عیدگاہ مین جنگ کے درمیان ہندوستان کی طرف اسکو بھگا دیا۔

سید مبارک خان

سنہ ۱۵۷۸ع سمت ۱۶۳۵ب مین سید مبارک خان والی کشمیر ہوا حکومت اسکی صرف آٹھ ماہ ۱۰ روز رہی اُسی درمیان مین لوگون نے اُس سے تنگ آکر یوسف خان سے نامہ و پیام جاری کیا۔ جبپر وہ پرگنہ دیوہ سر مین آیا تو مبارک خان اُسکے مقابلہ کو نکلا یوسف خان بسبب بے ایمانی و عدم وفا کرنے وعدہ خود اُن لوگون کے جنہون نے اُسے بلایا تھا پھر کوہستان کیطرف بھاگ گیا چونکہ مبارک خان ہمیشہ چکونکو بُرا بھلا کہتا تہا علی چک و نوروز چک وغیرہ نمکخواران چک ہا نے اسبات پر تاب نہ لا کر اُس سے بغاوت کی۔

لوہر خان

سنہ ۱۵۷۸ سمت ۱۶۳۵ب مین لوہر خان نے تاج و افسر کو اپنے سر پر رکہا دادگستری و رعیت پروری سے ہر کسی کے ساتھ سلوک و مدارا کیا ارزانی غلہ اُسکے عہد مین یہانتک ہوئی کہ ایک پیسہ کو خروار شالی فروخت ہونے لگے سب لوگ بڑے فارغ البال ہو کر عیش و عشرت سے بسر کرنے لگے جب یوسف خان کو اُسکے جلوس کی خبر پہنچی تو وہ اکبر بادشاہ کے پاس گیا وہان ناکامیاب رہا تو لاہور سے قرض لیکر آٹھ سو سوار لیکر بہلول پور مین اپنے وزیر سے بہت سے سوا لیکر جو کہ اُسنے پہلے سے تیار کر رکھے تھے بہ جمعیت تین ہزار سوار چیلے سے براہ پونچھ سوپور مین آپہنچا اور پلونکو توڑکر کامراج پر متصرف ہوگیا لوہر خان اس خبر کو پاکر بہمراہی بارہ ہزار سوار اور پچیس ہزار پیادہ رایات شان و شوکت کو سوپور کی طرف لایا ادہر یوسف خان شبا شب مشعلین جلا کر براہ دریا شہر مین آپہنچا اور مخالف کے لشکر

بین پراگندگی ڈالکر

یوسف خان

سنہ ۹۸۷ھ بار دویم سمت ۱۶۳۶ اب مین بے عربدہ وپیکار مسند نشین ہوا لوہر خان کو قاضی موسےٰ کے مکان سے جہان وہ چہپا تھا منگواکر اندہا کرایا سکہ وخطبہ اپنے نام جاری کیا سرکشون کو سزاے کافی دی اُنہین دنون مین حیدر چک سردار لوہر خان کا بہاگ کر بدرگاہ اکبر بادشاہ بہنچا اور راجہ مان سنگہ کے ذریعہ سے عواطف خسروانی حاصل کرکے نوشہرہ وبہمبر پر قابض ہوا یوسف خان اگرچہ دادودہش کرتا لیکن بسبب شغل رقص وسرود وصحبت مطربان طرب افزا وگلگشت آب وہواے گلزمین ہاے دلکشا احوال سپاہ ورعیت کے پرداخت سے بالکل غافل رہا ہے درمیان مین طاہر خان ایک فرمان شاہی لیکر آیا جسکا مضمون یہ تھا کہ جب سے آپ حضور بادولت کی خدمت سے کشمیر کو گئے ہو مزہ سے وہان گذران کرتے ہو کبھی وہان کا حال عرض نکیا۔ مناسب ہے کہ فوراً وہان کا حال لکہو ورنہ تم جانو بمجرد پہنچنے فرمان شاہی کے اُسنے اپنے چہوٹے بیٹے حیدر چک کو تحایف وہدایا لیکر بہیجا وہان بادشاہ نے مہربانی فرمائی اور ایکسال کے بعد کشمیر کو واپس بہیجا۔ دوسرے سال دوسرے بیٹے رشید یعقوب چک کو پیشکش ہاے شایان دیکر روانہ کیا وہ تین سال تک بادشاہ کے ساتھ رہا اور رخصت نہوا بعد اُسکے بادشاہ نے حکیم علی کو حکم دیا کہ یوسف چک کو قدمبوسی کے لئے حاضر کرو بمجرد صدور حکم یعقوب چک نے باپ کو ہو بہو حال لکھ بہیجا اور بادشاہ کابل ولاہور کیطرف نہضت فرما ہوے یعقوب چک موقع پاکر بے اجازت کشمیر کو چلا آیا حکیم علی بہی خانپور مین پہنچا یوسف چک نے اُسکی پیشوائی تعظیم وتکریم کمال فروتنی اور اطاعت سے کرکے کہا کہ اعیان وقت نے میری روانگی مین صلاح

تدبیری تھی حکیم علی نے اُسکے عذرات و بہانونکو بحضور بادشاہ لکھ بھیجا وہان سے راجہ بھگوانداس بہ جمعیت پچاس ہزار سوار براہ اٹک اُسکے حاضر کرنیکو روانہ ہوا جب راجہ مذکور مقام کوارسٹ مین پہنچا یوسف چک نے حکیم علی کو رخصت کر کے بارہ مولا مین پہنچ یعقوب چک کو مقابلہ کی واسطے روانہ کیا بہادران دو دلاوران طرفین نے ایک ماہ تک قرار واقعی داد مردانگی دے اور غلہ کی گرانی اسقدر ہوگی کہ دس روپیے کو بھی ایک سیر دستیاب ہوتا گوشت اسپ و شتر کہانے پر نوبت پہنچی القصہ یوسف چک باوجود جمعیت پندرہ ہزار سوار و ۲۵ ہزار پیادونکی بے اجازت لشکریان و امرا خود بخود راجہ بھگوانداس کے پاس چلا گیا یعقوب چک نے اُسکی بعد ایسی مردانگی کی کہ راجہ بھگوانداس بسبب شدت سرما و نایابی غلہ ناچار صلح کر کر ہندوستان کو چلا گیا اور یوسف چک کو بحضور بادشاہ پہنچایا۔ اسمرتبہ یوسف چک نے ۵ سال حکومت کی۔

یعقوب چک

سنہ ۱۵۸۴ء سمت ۱۶۴۱ب مین یعقوب چک نے بہ نصرت و اقتدار مراجعت فرمائی کشمیر ہو سکہ و خطبہ اپنے نام پر مروج کیا اکابران وقت نے پہ واد خودرو بنگیے ایکدن یعقوب چک کے کسی چشمہ کیطرف جانے پر شمسی چک وغیرہ چند نفر میدان کو خالی پا کر اُس سے روگردان ہو بعزم ہندوستان ہیرہ پور کو گئے اور باہم صلح کر کے براد تسلط سرینگر شہر کیطرف واپس آئے یعقوب چک نے مچھہ بھون مین محمد بٹ محبوس وزیر پدر کو اپنے پاس طلب کر اُسکی صلاح کے مطابق نوہٹہ مین پہنچا شمسی چک وغیرہ نے غربی طرف سے آپہاے شہر کو خراب کر کے مقابلہ کیا اور سات دن رات کے حرب و ضرب کے بعد صلح سے درمیان یہ امر قرار پایا کہ سوپور سے تا حد کامراج تعلق شمسی چک و شہر و حد مراج یعقوب چک

کے قبضہ مین رہے پھر مذہب شیعہ کو رواج دیکر قاضی موسٰے کو گفتگوئے دین پر قتل کیا اس بات پر بہت سے امیر اکبر بادشاہ کے پاس پہنچے اُسنے تسخیر کشمیر کے واسطے قاسم خان میر بحر کو تیس ہزار سوار کی افسری پر بہیجا جب وہ راجوری مین پہنچا یعقوب چک خبردار ہوکر ہیرپور مین مقابلہ کو آیا چونکہ باشندگان شہر صغیر و کبیر اُس سے ناراض تھے وے سب لشکر غنیم کے ساتھ جا ملے جس باعث سے یعقوب چک کشتوار کو بہاگ گیا قاسم خان نے بہرام گلہ مین پہنچ بہت سی فوج آگے کو روانہ کی راستہ مین چکون نے شمسی چک کو سردار بناکر مقابلہ کیا اس ضمن مین فرزند شمسی چک نے بروے تعصب و عناد خانقاہ جڈی بل کو جلا دیا یعقوب چک بجاے جانے کشتوار کے پرگنہ برنگ مین رہا۔

بادشاہان دہلی

چونکہ پیرزال دنیا کسی سے مدام موافقت نہین رکھتی اور ہمیشہ نو بنو رنگ بدلتی ہی بمقتضاے اُسکے یہان فرمانرواے چکون کے بہی خاتمہ کو پہونچے اور تصرف و تعلق کشمیر کا بادشاہان دہلی کے ہاتھ لگا۔

اکبر بادشاہ

اُسکے بعد سمت ۱۶۴۳ ب مین قاسم خان فتح و نصرت کے ساتھ داخل شہر ہوا بعض چکون نی سات آٹھ ہزار سوار لیکر قصبہ سوپور مین علم منازعت بلند کی اور یعقوب چک نے پرگنہ برنگ سے آکر بآہنگ جنگ شہر مین رات کو چہاپا مارکر بہت سے گہرونکو جلا دیا اُس موقع پر اُسکے دشمنون نے اُسکا کام بھی تمام کیا شمسی چک کرنا ڈ کیطرف بہاگ گیا قاسم خان نے ایام زمستان امن و آمان سے شہر مین کاٹے اور بہار مین یعقوب چک بخواہش سنہ ۱۵۸۶

کارزار کشتواڑ سے پرگنہ اولر مین آیا اُدہر شمسی چک کرناو سے براہ سوپور چیرہ اوڑ مین داخل ہوا کچھ دن
کے بعد دونون دلاور اپنے اپنے مقام سے حرکت کرکے یعقوب چک کوہ سلیمان پر اور شمسی
چک قلعہ ناگجب مین فروکش ہوئی قاسم خان نے اپنے لشکر کے دو حصہ کرکے ایک حصہ
دیپاندریٹھین کیطرف سے کچھ اتیہ گنج کیطرف بمقابلہ یعقوب چک روانہ کئے جانبین مین جنگ
وجدل شروع ہوا نزدیک تہا کہ لشکر قاسم خان شکست کہائے ناگاہ نورنگ خان میر فوج
لشکر یعقوب چک کو ایک تیر نے نشانہ کرکے اجل کو پہنچایا جس سبب سے اسکو ہزیمت
ہوئی قاسم خان بہ خان فتح ونصرت شہر کو واپس آیا دوسری دن یعقوب چک شمسی چک
کی ساتھ عہد وپیمان کرکے قلعہ ناگجب مین پہنچا اور باتفاق باہمی لشکر غنیم کو آزار عظیم پہنچایا
اسیطرح سے کتنی مدت تک بازار شر وشور گرم رہا اور اخبار سرکشی طایفہ چکان خدمت مین اکبر
بادشاہ کے پہنچا جسپر بادشاہ نے سمت ۱۶۶۳ ب مین یوسف خان رضوی کو باتفاق وزیر محمد سنہ۱۶۰۶ء
بٹ دستور یوسف چک بہ جمعیت پچیس ۲۵ ہزار سوار اسطرف بہیجا اُدہر سے لوہر چک سد راہ ہونے
کو روانہ ہوا اور ہیر پور مین ٹہرا لیکن یوسف خان برہنمائی بہرام نایک زمیندار شاہراہ بہرام گلہ کی
طرفسے براہ کونسر مل باتفاق محمد بٹ یوسف خان کے پاس حاضر ہوئے یعقوب چک کنارہ ہوا

سمت ۱۶۶۴ ب مطابق ۱۵۸۶ء مین

اکبر بادشاہ نے بذات خاص اسطرف کو عنان عزیمت پہیری اور ۱۸ سال تک یہان
کی حکومت پائی جس زمانہ مین اُسکی طرفسے حاکمان ذیل یہان حکومت کرتے رہے اور
کشمیر جو راجگان ہنود کے وقت خود مختار سلطنت علی الخصوص بعہد بعض راجگان مثل
راجہ للتادت وغیرہ نصف بر اعظم ایشیا وہندوستان کا دار السلطنت رہ چکا تہا
صوبہ دہلی ہوگیا۔ یعقوب چک نے لاچار ہوکر قدمبوسی حاصل کی اور قصورات معاف
کروالے اسمرتبہ پادشاہ نے شہر مین ایک ماہ پانچ روز توقف فرماکر قصبہ پانپور دریچ بہار ماندی

ناندی مرگ وچشمہ اننت ناگ وغیرہ مقامات کی سیر فرماکر متصدی وکارکن انتظام ملک کی
واسطے مقرر فرماکر ازراہ پہکلی معاودت فرمائی ہندوستان ہوئی بارہ مولا سے مظفر آباد کا
راستہ بہت خراب تہا اسلیئے مکان کاورسنگ مین ایک سنگ پر کندہ کرایا کہ آیندہ کو کوئی بادشاہ
اس خطرناک راستے سے نہ گذرے اسکے بعد بہت سے فتنہ انگیز بادشاہ کے پاس گیئے اور
مورد عنایت شاہی ہوئے یوسف خان رضوی ایک سال چند ماہ تک حاکم کشمیر رہا پہر
محمد قلیخان کو اپنا نایب بناکر درگاہ والا مین حاضر ہوا ادہر سے اُسکی دستاویز کے مطابق
نوراللہ وقاضی علی وپنڈت ٹوڈارام دفتری نے تمام حاصلات کشمیر کو خالصہ مین ملادیا۔
اسپر درویش علی ویعقوب ترکمان وغیرہ بہت لوگون نے رنجیدہ ہوکر مرزا یادگار چچا
زاد بہائی مرزا یوسف خان کو صوبہ کشمیر بنایا یہ شخص سوپور مین جاکر مفسدون کو شہر مین
لایا پہر شیخ فرزند بخاری کو آگے بہیجکر اکبر بادشاہ نے عزم کشمیر فرمایا ابہی شیخ راستہ
مین تہا کہ مرزا یادگار نے بہ نظر ایام زمستان وانسداد طریق کوہستان مفسدہ کیا حسن بیگ
نے تمام حال بادشاہ کو لکھ بہیجا بمجرد استماع بادشاہ نے ایک شخص کو براہ پہکلی وصادق
خان کو ازطرف پونچہ اور شیخ فرزند بخش کو ازجانب بہمبر وراجوڑی بہیجا خود منزل بہ منزل
روانہ کشمیر ہوئے مرزا یادگار یہ سنکر مقابلہ کو نکلا باشندگان کشمیر چونکہ اُسکی بداطواری
سے دلگیر تہے اُس سے روگردان ہوکر شیخ فرید کی پیشوائی کو ہیرپور کیطرف گیئے
اور جنگ مین چند آدمیون نے جو اُس سے آزردہ خاطر تہے اُسکا سر کاٹ کر بحضور
بادشاہ ارسال کیا اور بادشاہ دوسری مرتبہ رونق افزاے کشمیر ہوئی مظلومون اور
مجبورون کو آزار وجبر سے بری کیا مقہورون ومغضوبون کو سزاے کردار پہنچایا
اور سیر وشکار مین مصروف رہے زعفران قصبہ پانپور مین بزم نشاط وسرود ومجلس رقص و
سرود آراستہ کی اور راجہ ٹوڈرمل کو جمع بست سالیات کشمیر کی ترتیب کا حکم دیا راجہ

موصوف نے بہ تعمیل حکم قرار واقعی قلمداد پرگنات بقید مواضعات و برآمد مال و حاصل وغیرہ تشخیص کر کے ترتیب دیا اسطرح سے تخمیناً دو ماہ قیام فرما کر دار الخلافت کو معاودت فرما ہوئے اور تیسرے مرتبہ پھر جلوہ بخشا۔ اور لشکر ظفر پیکر تسخیر ہر دو تبت خورد و کلان
سنہ ۱۵۹۷ع کے واسطے مامور کیا چنانچہ سمت ۱۶۵۴ بکرمی مین ابراہیم خان نے تبت کو فتح کیا تب محمد قلیخان کو صوبہ کشمیر بنا کر مرزا یوسف خان کے قلعہ ہاری پربت کے گرد راجہ پرورسین کی طرح پر ایک دیوار سنگین بنوا کر بصرف زرکثیر اسکو آباد کیا پھر قریب چار ماہ معدلت افروزی و ظلم سوزی و سیر و تماشا مین گذار کر ہندوستان کو تشریف لیگئے بادون برس کی عہد
سنہ ۱۶۰۵ع حکومت ہند کے بعد بعمر باسٹھ برس پس رز اٹھارہ سال حکومت کشمیر سمت ۱۶۶۲ بکرمی مین اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو جلوہ بخشا۔ تاریخ اسکی یہ ہے الف کشید ملائک زفوت اکبر شاہ ؛ اسعرصہ مین اسکی طرفسے قاسم خان میر بحر ایک سال و چند ماہ مرزا یوسف خان رضوی قریب پانچ سال و محمد قلیخان چھہ برس و مرزا علی چھہ برس وا ئرو کشمیر مین فرمان پذیر رہے مرزا علی کے عہد مین گرانی غلہ سخت رہی
۱۵۹۶ع سمت ۱۶۵۳ ب مین سخت سیلاب آیا تہا اور سمت ۱۶۵۴ ب مین موے مبارک پیغمبر صاحب
۱۵۹۷ع مسجد حضرت بل مین پہنچے تھے۔

جہانگیر شاہ

۱۶۰۵ع شہزادہ سلیم ملقب بہ جہانگیر شاہ سمت ۱۶۶۲ ب مین مسند نشین حکومت ہند ہوا اور بار ہا کشمیر کو آیا ہر بار تعمیر باغات و مکانات مین مشغول رہا اول بار جلوس پندرہوین کے موافق رونق افروز کشمیر ہوا اور دلاور صوبہ دار کو بجلدوے فتح کشتواڑ کے ایک سال کا خراج کشتواڑ عطا کیا آب ویری ناگ جو جگہ سے نکلتا تہا نیچے سے بند کر کے حوض ہشت

پہلو جسکا حاطہ ۲۴۴ گز اور عمق ۱۴ گز ہے بنا تیار کر اکر عمارت و باغات دلنشین بمعہ جوئے پختہ و آبشار و فواروں کے تیار کرایا دوسرے مرتبہ دو سال بعد تیسرے مرتبہ پانچ سال بعد یہاں تشریف لائے اور مراجعت کے وقت منزل جہانگیر پتی مین دار ناپائدار سے دار القرار کو تشریف لیگئے ان بائیس برس مین مرزا علی اکبر شاہی ایک سال و ہاشم خان دو سال و صفدر خان دو سال و احمد بیگ خان (جسکے عہد مین ۴۰ روز ہوا سے تند نے چلکر یوگونکو مضرت پہنچائی) پانچ سال دلاور خان (جسکے عہد مین بارہ ہزار گہر و مسجد جامع جل گئے تہے) تین سال ارادت خان جو محلہ نادہ پور مین رہتا تہا اور مکان سوتنی ہار مین اسنے بڑی عظیم الشان عمارت بنائی تہی۔ دو سال اور اعتقاد خان سات سال تک ایک دوسرے کے بعد صوبہ کشمیر رہے اعتقاد خان نے کشمیر پر بڑی بدعتین اور رعایا پر لا انتہا ظلم مرعی رکہے اسنے فرقہ چکون کو جو سرکشی و شرارت مین پورے تہے بیخ و بنیاد سے مٹا دیا۔

شاہ جہان

پہر شاہ جہان صاحبقران ثانی سریر آرائے تاج خسروی ہند ہوا اور چار دفعہ کشمیر مین آیا ہر بار تعمیرات مکانہائے عظیم الشان و باغات رشک افزائے روضہ رضوان کرتا رہا باغ چشمہ ویرناگ باغ صاحب آباد تعمیر چشمۂ انت ناگ۔ چشمۂ مارتند و باغ بیجبارہ و باغ شالامار وغیرہ اسنے بنوائی پہلے ہی خواجہ ابو الحسن صوبہ کشمیر تہا دسکے مرنے پر نائب اسکا ظفر خان گیارہ برس تک حکمران رہا اور باغ ظفر آباد بریہ داری کے پاس باغ گلشن بوٹہ کدل کے نزدیک اسنے بنوائی انہین دور دور سے درختہائے میوہ دار و گلہائے رنگارنگ منگوا کر لگوائے آرایش رعایا کے واسطے ہر طرح کی سعی کرکے

ایک فرمان شاہی منگوا کر جامع مسجد کے دروازہ پر سنگ موسے پر خوشخط کندہ کرایا
جو کہ اب تک موجود ہے نقل اسکی یہ ہے فرمان **شاہ جہان** چون ہمگی ہمت والا ہمت
مصروف و معطوف بر رفاہیت خلق است بنابرین بعض امور کہ در خطہ کشمیر دلپذیر
باعث آزار سکنہ آن دیار میشد حکم فرمودیم برطرف باشند از جملہ آن مقدمات یکے آنست
کہ وقت چیدن زعفران مردم را بعنف می برند کہ زعفران بچینند و قلیلے نمک بہ علت اجورہ
آن بآنمردم میدادند ازانجہت بآن جماعت آزار بسیار میرسید حکم فرمودیم کہ تکلیف
چیدن زعفران اصلاً بکسے نکنید آنچہ تعلق بخالصہ شریفہ باشد مزدوران را راضی ساختہ
اجورہ واقعی بدہند و آنچہ تعلق بہ جاگیر داشتہ باشد گل زعفران را بجنس حوالہ جاگیردار
نمایند بہر طریقے کہ بدانند بچینند مقدمہ دیگر آنست کہ در زمان بعض از صوبہاے کشمیر
سر خرِ دار شالی دو دام بعلت ہیزم میگرفتند و در عمل اعتقاد خان چہار دام بآن علت سر
خرداری گرفتہ میشد چون ازینجہت آزار بسیار نیز برعایا میرسید بنابرین حکم فرمودیم کہ
بالکل رعایا را طلب اینوجہ معاف دارند بعلت ہیزم ہیچ چیزے نگیرند۔ مقدمہ دیگر آنست
دہی کہ جمع آن زیادہ از چہار صد خروار شالی نباشد ازان دہ دو گوسفند حکام آنجا ہر سالہ
میگرفتند و اعتقاد خان در ہنگام صاحب صوبگی خود بجاے گوسفند بر سر ہر گوسفندے
شصت و شش دام میگرفت چون ازینجہت برعایا نیز آزار تمام میرسید بالکل حکم
فرمودیم کہ برطرف باشند گوسفند نگیرند نہ نقد۔ دیگر اعتقاد خان در ایام صاحب صوبگی خود
بر سر ہر ملاح خواہ جوان و خواہ پیر خواہ خورد سال ہفتاد و پنج دام میگرفت و معمول
قدیم آن بود کہ بہ سر جوانے شصت دام و بر سر پیرے دوازدہ دام و بر سر خورد سالے
سی و شش دام میگرفتند حکم فرمودیم کہ دستور سابقہ را معمول داشتہ بدعتے کہ اعتقاد
خان کردہ برطرف دانند و بمقتضاے آن عمل نکنند مقدمہ دیگر آنست کہ صاحب

صوبہ ہائے در وقت میوہ در ہر باغ و ہر باغچہ کہ میوہ خوبی گمان داشتہ اند کسان خود را تعین مینمودند کہ آن میوہ را بجہت آنہا محافظت نمایند و نمیگذاشتند کہ صاحبان باغہا و باغچہ ہا متصرف شوند ازین جہت آزار بسیار ے بآن جماعہ میرسید چنانچہ بعض ازان مردم درخت ہائے میوہ را دور ساختند حکم فرمودیم کہ ہیچ صاحب صوبہ قرق میوہ و باغ و باغچہ کسے نکند میباید کہ حکام کرام و دیوانیان کفایت فرجام دعمال حال و استقبال صوبہ کشمیر این احکام جہان مطاع را مستمرابدی دارند و تغیر و تبدل بقواعد این راہ ندہند ہر کسکہ تغیر و تبدل دہد بہ لعنت خدا و غضب انبیا گرفتار خواہد شد فقط آصف خان نے باغ نشاط کی بنیاد ڈالی اسکی تاریخ کو ثمر شاہی ہے ۱۰۴۳ سنہ ہجری مین سیر کیوقت بادشاہ کو یہ باغ بہت پسند آیا اور آصف جاہ کو کہا کہ یہ باغ نشاط انگیز و طرب خیز ہے اس نے سے جواب اسکا بہ تقریر خوش ندیا گیا جبپر بادشاہ نے خفا ہو کر جو شالمار کو اسباغمین آتا تہا اسنے روکا آصف جاہ بہت غمگین ہوا پہر بادشاہ سے حکم اجرائے نہر بدستور ملا۔ پہر علی مردان خان جو ایران کا ایک امیر تہا صوبہ کشمیر مقرر ہوا پانچ سال ربط و ضبط کشمیر مین مشغول رہا پہر اسکی جگہہ تربیت خان ایک سال تک ممتاز ہوا اسکے عہد مین قحط سالی کی باعث بہت لوگ بہوکون مر گئے اور بہت سے اطراف دیگر کو بہاگ گئے بادشاہ نے زر کثیر خرچ کر کے سیالکوٹ لاہور و گجرات وغیرہ سے اناج خرید کر کشمیریون کے واسطے بہیج دیا پہر دو بارہ ظفر خان کو حکومت کشمیر سپرد ہوئی اسنے تین برس تک عدل و انصاف و فیض و کرم سے رعایا کو خوش رکہا پہر اسکی جگہہ ایک سال کے واسطے سلطان مراد بخش حاکم کشمیر تہا اسکے پیچہے حسن بیگ خان ڈیڑہ برس تک کار فرما رہا۔ اور علیمردان خان دوسرے مرتبہ سرافراز ہو کر یہان آیا تیلبل مین باغ علیا آباد بنایا اور بادشاہی فرمان کے بموجب مسافرون کے واسطے پنجاب کے راستے مین بہت سے پختہ سرائین بنائین۔

چنانچہ ہفت چنار ـ رخام پورہ ـ شاجہ مرگ ـ ہیرپورہ ـ علی آباد ـ پوشیانہ ـ بہرام گلہ ـ تھنتہ ـ راجوڑی مین بناکر سات برس گیارہ ماہ تک بعدل و فراست اس سرائے مسافرانہ سے عبور کرکے ملک عدم کو گیا اور لشکری خان اسکی جگہہ ڈیڑہ برس تک حاکم رہا اُسکے وقت مین خوشی و راحت و کشادگی رزق و فراغت افزونئ غلہ لوگون کو بہت نصیب ہوئے اُسنے بہی تیلبل کے نزدیک باغ بنوایا اُسکے وقت مین دریائے بہت و تالاب ڈل چندروز تک یخ بستہ رہے شاہجہان کے چار لڑکے تھے ـ دارا شکوہ ـ شاہ شجاع اورنگ زیب ـ مراد بخش ـ شاہ جہان نے ۱۳ برس بادشاہی کی ـ

عالمگیر

سنہ ۱۶۵۸ء سمت ۱۷۱۵ اب مین اورنگ زیب عالمگیر باپ اور بہائیون کو قید اور قتل کرکے ہند کا بادشاہ بنا اور صرف ایکمرتبہ اپنے جلوس کے چہٹے سال مین یہان آیا علیاباد مین ایک ہاتہی پہسلکر لوٹ گیا اسکے صدمہ سے بہت سے سپاہیون اور اسباب کا نقصان ہوا اس ناخوشی سے بادشاہ تین ماہ سے زیادہ یہان نرہا سنہ ۱۰۶۹ ہجری مین بجائے لشکر خان ابراہیم خان فرزند علیمردانخان کو ڈیڑہ برس تک صوبہ کشمیر رکہا اندنون سنیون اور شیعون مین مسجد آرہ بٹ واقعہ ضلع تاشوان پر جہگڑا اُٹہا ابراہیم خان نے شیعون کی طرفداری کی اسی حالت مین معزول کیا گیا اور اسلام خان دو برس تک ملکدار رہا پہر سیف خان پسر تربیت خان حاکم رہا اُسنے شریرون کو بخوبی سزا دی اور ڈل کے مغرب مین ایک باغ سیف آباد بنوایا مگر بسبب قلت آب کے درخت اسمین نہ ہوئے اندنون مین پنڈت شنکر چودہری مہیش چودہرائی ملک پر مختار امور ملکی و مالے کا متکفل جاگیردار صاحب منصب تہا موضع ایشہ براری مین اُسنے ایک باغ بکمال وسعت و فسحت

فوارہ و آبشارون سے مرتب پُر از درختہاے میوہ دار و گلہاے خوش دیدار با سٹھہ درجہ کا بمجہ عمارت دلاویز بناکر محلہ نایدیار سے جہان وہ رہتا تہا باغ مذکور بفاصلہ ڈہائی کوس سطح تالاب ڈل پر ایک پُشتہ جسے سدآب کہتے ہین بڑی بڑے پتہرون خس و خاشاک سے بنوایا سیف خان کا باغ اُسکے مقابل تہا رشک سے وہ اِسکے باغ کو دیکھ نہ سکا مدام کہتا رہا کہ چودہری ہیبش باغ نکرد دردل سیف خان داغ کرد ۱۰۶۸ ہجری مین بجاے مبارز خان تین برس تک مقرر رہا اگرچہ وہ خود اچہا تہا لیکن قوم اوزبک نے جو اُسکے مصاحب تہی لوگونکو بہت تنگ کیا آخر کار سیف خان بمرتبہ ثانی حاکم بنا فواق آباد و محمد آباد و جسر سیفاکدل بنوایا پہر بجاے اُسکے افتخار خان پانچ برس تک بہ کمال جاہ و جلال حاکم کشمیر رہا اُسکے وقت کا وہ ڈارہ سے جامع مسجد تک بارہ ہزار گہر جلگئے اسلئے جامع مسجد کو از سر نو پانچوین مرتبہ بنوایا پہر قوام الدین ڈیڑہ برس تک اور بجاے اسکے ابراہیم خان دوسری دفعہ آٹھ برس تک حاکم بنا اِسکے عہد مین ایک ماہ تک برابر بارش ہوتی رہی سخت سیلاب آیا زمین و زمان کانپ اٹہا اور لشکر کمک راجہ تبت کیو اسطے بغرض اندفاع افواج قلماق کے مامور ہوا معاملہ بار بیگار مین نقصان سخت پہنچا سنیون نے حسن آباد کو جلادیا اور بباعث مقابلہ کرنے فدای خان بچۂ ابراہیم خان کے بہت سے لوگ مارے گئے اسپر شہر مین آکر لوگون نے ابراہیم خان پر غلبہ کیا پہر اُسکی جگہ حفظ اللہ خان عدل و داد سے پانچ سال تک راج کرتا رہا پہر وہ ابو الفتح خان رشتہ دار کو نیابتاً مقرر کرکے خود بادشاہ کی حضور مین گیا اسکے عہد مین تنگی غلہ و گرانی اسقدر ہوئی کہ مشقت سے بہی فقر و فاقہ پریشانی ظاہر ہوئی بجاے اُسکے ابو النصر خان بہائی اُسکا چار برس تک امور ملکی مین بدعت ہائے ناستودہ کرتا رہا اور پہر بجاے اس کے فاضل خان ساڑہے تین برس بعدل و انصاف اور پہر ابراہیم خان پانچ برس تک

پہر نوازش خان حاکم بنا اورنگ زیب نہایت متعصب اور ظالم بادشاہ تہا کشمیر مین اُسکے عہد مین رشی پیر پنڈت بادشاہ صاف باطن و روشن ضمیر ساڑہے چہ دہ برس تک عبادت خانقاہ مین ایک حجرہ فراگزین تہا خور و نوش سے پرہیزگار و بیزار تہا اسپر بہت لوگ اسکے معتقد ہوئے اور پیر پنڈت بادشاہ کے خطاب سے اُسکو مشہور کیا۔ بادشاہ نے سنکر ایک قاصد کو معہ ایک شقہ کے بہیجا اور اُسکی طلبی کی جب قاصد نے وہ شقہ شاہی اس مردخدا کو دیا باوجود ناطاقتی کے جوکہ بسبب ریاضت و عبادت کے اسپر طاری تہی ۔ اُسنے قاصد سے کہا کہ صبح کو حاضر ہونا ہا تجہے ۔ رسید دیجاویگی یا تیری ہمراہ چلینگے رات کے وقت وہ عارف یگانہ عصر مہیب صورت مین شیر پر سوار اورنگ زیب کی خوابگاہ مین پہنچا اورنگ زیب اُسکو دیکہکر ڈرا اور کانپنے لگا سبب قدم رنجہ کا پوچہا اُس نے جواب مین وہ شقہ دکہایا اور کہا کہ کیا مطلب رکہتا ہے مین آیا ہون گو میرے مرید اخلاص دلی کے باعث مجہے بادشاہ کہتے ہین مگر بادشاہ کے خطاب سے خوش نہین ہون مردان خدا بادشاہی کو گدائے سے بدتر جانتے ہین پہر اورنگ زیب نے عرض کیا کہ مجہکو اب کیا حکم ہے اُسنے جواب دیا کہ تعصب مذہبی کو دل سے دور کر خداکو ایک جان صدائے ناقوس و بانگ کو یکسان مان صلح کل کے لفظ پر عمل کر قیامت کو بادشاہ و گدا برابر ہونگے اورنگ زیب نے اُسیوقت اُس شقہ پر دستخط کیا کہ اب تک لوگ انکو رشی پیر پنڈت بادشاہ کہتے تہے اب اسم شریف انکا بادشاہ ہر دو جہان کہا کرین انگوٹھی اپنی شیر کے مونہہ مین ڈال دی دوسرے روز صبح کو ایلچی کو شقہ اور انگوٹہی انہون نے حوالہ کر دے لوگونکو اعتقاد انکا زیادہ تر بڑہا اس عارف کی ایسے ہی بہت سی باتین مشہور ہین جو طوالت کے باعث نہین لکہی گئین اسیطرح اورنگ زیب کو ہندوستان مین شہری رنے عبرت دلائی تہی۔ عالمگیر ۴۹ برس کی جہانداری کے بعد

عدم پذیر ہوا۔

شاہ عالم

سمت ۱۷۶۴ب مین سلطان محمد ملقب بہ شاہ عالم جنگ کے بعد پانچ دفعہ پادشاہ ہندوستان سنہ ۱۷۰۷ء
بنا اور اُسنے جعفر خان کو حاکم کشمیر بنایا یہ شخص ظالم شرابخوار و جبار ایک سال تین ماہ کے بعد مرگیا اکابران وقت نے عارف خان دیوان کو اُسکا جانشین کیا تا پادشاہ کی حضور سے ابراہیم خان مخاطب بہ علیمردان خان بمرتبہ چہارم نظامت کابل و ٹہٹہ سے معزول ہوکر حاکم کشمیر بنا اور تہوڑے ہی عرصہ کے بعد مرگیا عارف خان کام کرتا رہا پہر نوازشخان دوسرے مرتبہ سرافراز ہوا اُسنے عارف خان کو اُسکی دیانتداری کے باعث امانت خان کا خطاب بخشکر اپنا نایب بنایا اُسکے وقت مین سیلاب نے بہت سے خانون وزراعت وغیرہ کو بہا دیا ہیں محلہ صرافون کے بازار سے محلہ اہلمرتک طوفان آتش زدگی سے ویران و برباد ہوگئے ۶ پارۂ سوخت آتش پارۂ را آب نبرد۔ پہر عنایت اللہخان خانسامان پادشاہ صوبہ کشمیر ہوا شاہ عالم پانچ سال کی حکومت کے بعد راہئے ملک عدم ہوا۔

جہاندار شاہ

سمت ۱۷۶۹ب مین بیٹا اُسکا جہاندار شاہ ذوالفقار خان میر بخشی کی امداد سے بادشاہ سنہ ۱۷۱۲ء
ہند بنا اور عنایت اللہخان کو بدستور صوبہ کشمیر رہنے دیا اُس کے یہان آنی پر ہنوز آٹھہ ۹ ماہ گذرے تھے کہ ہندوستان مین انقلاب ہوگیا جہاندار شاہ قتل کیا گیا۔

عمدہ

سادات خان

سادات خان اُسکا جانشین ہوا اُسنے علی محمد خان کو کشمیر مین بہیجا عنایت اللہ خان نے حج جانے کی مصلحت ٹہانی علی محمد خان نے دو برس تک مخلوق کو آزار عظیم پہنچایا اس سبب سے اعظم خان پانچ چہہ ماہ تک اُسکا جانشین رہا اور پہر علی محمد خان قریب ایک سال پہر اخترام خان ستّرہ روز انو طرف سادات خان مقرر ہوئے عنایت اللہ خان نے پابوسی بادشاہ کی حاصل کر کے نظامت کشمیر کی پائی اور اپنی طرفسے ۲۹ سنہ ہجری مین میر احمد خان کو بہیجا اور سلطان فرخ سیر قریب چہہ برس سلطنت پرداز رہا اور سادات کے ہاتھ سے شہید ہوا - تاریخ ؎ سادات بوے نمکحرامی کردند ٭ بعد اسکے رفیع الدرجات کو پانچ چہہ ماہ سلطان رفیع الدولہ اسکے بہائی کو پانچ چہہ ماہ کی حکومت ملی اور سلطنت بے نام رہے سادات خان نے چہہ سال فرمان روائی کی -

محمد شاہ

پہر سادات نے باتفاق محمد شاہ ابن جہان شاہ کو قید خانہ سے نکال کر زینت بخش دیہیم کشور ستانی کیا ظل رب اسکی تاریخ جلوس ہے - غرض میر احمد خان نایب مناب عنایت اللہ خان تین برس تک صوبہ کشمیر رہا اوایل جلوس محمد شاہ مین محتوی خان معروف بہ عبد الغنی بلا تعصب مذہبی سے طبقۂ ہنود پر طرح طرحکے ظلم و ستم کرتا رہا اور محلہ کلاش پورہ کو اسی واسطے آگ لگائی گئی محلہ ہائے قرب وجوار بہی دم بہر مین خاک ہو گئے تاریخ اُسکی در برگشت ہے - اسلئے عنایت اللہ خان نے عبد اللہ خان دہ بندیکو بہیجا مگر محتوی خان اپنی حرکات سے باز نہ آیا چونکہ عبد اللہ خان سے

اُسکا تدارک نہو سکا اسلیئے مومن خان صوبہ کشمیر نبکر آیا ابھی وہ ہیر پور مین پہونچا تہا۔
کہ اظہر خان دیوان بیوتات وغیرہ منصب داران نے محتوی خان و اکثر شریرونکو قتل
کیا عوام نے جڈی بل کو آگ لگاکر فرقہ شیعہ کو بہت ستایا سخت لوٹ کھسوٹ و
خونریزی کی مومن خان نے کشمیر مین آکر بخوف عوام ملا شرف الدین بچۂ محتوی خان
کو بجاے پدر مقرر کیا اور خود بید خسل رہا شرف الدین باپ سے بڑھکر دست تظلم دراز
کرتا رہا ہنود کے مارنے اور اُنکے تخریب کے واسطے طرح طرح کی روایتین اُسنے نکالین
منجملہ اُنکے ایک یہ بھی ہے کہ اگر ہنود دستار باندہین تو اُسکی سزا بمنزل تبرا ہے اسلیئے
لوگونکی فریاد کرنیسے عبد الصمد خان نے ناظم کشمیر ہوکر عبد اللہ خان کو نایب بنایا مگر
حکم اُسکا بسبب فتنہ آرائی ملا شرف الدین کے مروج نہوا اس سبب سے چار پانچ
ماہ کے بعد عبد الصمد خان نے ۱۱۳۴ ہجری مین براے تدارک گردنکشان یکبارگی ملا
شرف الدین کو توپ کے آگے اڑایا گروہ شریرونکو قید و قتل کر عرصہ چہہ ماہ مین
تمام شور انگیزونکو دفع کرکے ابو البرکات خان کو نیابتًا مسند حکومت پر بٹھلاکہ دار السلطنت
کو کوچ کیا پانچ چہہ ماہ کے بعد نجیب خان حکم دہ کشمیر ہوا ایک سال کے بعد عبد الصمد خان
ایک برس تک اعظم خان صوبہ دار رہا اسکے عہد مین قحط پڑا جس سبب سے عنایت
اللہ خان مرتبہ ثالث کفیل انتظام کشمیر ہوا اور فخر الدین خان کو اپنی طرفسے حاکم
کشمیر بنایا ایک سال چند ماہ کے بعد عنایت اللہ خان مر گیا پھر عقیدت خان مقرر
ہوا اسکے عہد مین ابو البرکات خان تین سال تک نایب رہا اور آخر کار ۱۱۴۱
ہجری مین اعز خان بجاے عقیدت خان کے حاکم بنا اُسنے بے انصافی سے ظلم و ستم
کرکے لوگون کا مال لوٹنا شروع کیا اور بدعت ہاے گوناگون کے کشمیریون نے
اعز خان کو اُسکی حرکات بد کے باعث بڑی ذلت و خرابی سے نکالا۔ اور

امیر خان کو منصب حکومت ملا پہر دو سال کے بعد احترام خان مقرر ہوا اُسنے قست غلہ
کی قلت کے باعث لوگ اُسکے پاس غلہ دارون کی فریاد کو گئے اُسنے ناعاقبت
اندیشی کے باعث حکم دیا کہ جہان کہین غلہ دیکہو جبراً لیلو اُنہون نے حکم پاتے ہی ہنگامہ
فتنہ و فساد کرکے عنایت اللہ داروغہ عدالت اور ملا اشرف مفتی کو تلوار سے مار کر غلہ
دارون کے گہرونمین لوٹ اور تاراج کرکے آگ لگائی شہرونمین شور و شر پیدا ہوا
اس سبب سے احترام خان اور ابوالبرکات خان مین رنج پیدا ہوا جسپر ابوالبرکات
بسبب مقبولیت مردم شہر غالب آیا احترام خان تاب مقاومت نہ لاکر ہندوستان
کو چلا گیا امیر خان نے فرمان نیابت بنام ابوالبرکات خان بہیجا تہوڑے عرصہ کے بعد
دل دلیر خان ناظم کشمیر مقرر ہوا اُسنے بہی سب کچھ ابوالبرکات خان کے اختیار مین رہنے
دیا۔ ۱۰۸۹ہجری مین سیلاب نے بہت سے مکانون اور زراعتون کو نقصان پہنچایا
اور ایک زلزلہ شدید تین مہینے تک محسوس رہا صدہا مکانات شہر و دیہات مین گر
پڑے اُس برس مین جعفر کہنٹہ معہ چند دیگر منصب دارونکے واسطے تدارک فتنہ زمینداران
مظفر آباد کے بہیجا گیا اُسنے وہان پہنچکر بجاے تدارک کے اُنکو اور زیادہ تحریک شورش
دی ابوالبرکات کے ساتھ خود بہی فساد کیا اور پُل دریا کے توڑ ڈالے ہزارون آدمی
مارے اور جلائے گئے آخرکار ابوالبرکات خان راجوڑی کو بہاگ گیا اور خلیل الدین
خان ناظم مقرر ہوکر آیا اور جعفر کہنٹہ کی عداوت و بغاوت و فساد کے باعث معزول
ہوا اور بجاے اُسکے فخر الدولہ بہادر اُسی سال کے آخیر مین ناظم بنکر آیا اور بہت سے
مفسدونکو ہاتہی کے پانو سے کچلوا ڈالا اور قتل کروایا جعفر کہنٹہ کہوے ہا بہ کیطرف
بہاگ گیا اور کچہہ عرصہ کے بعد عطیہ اللہ خان بچہ عنایت اللہ خان صوبہ کشمیر مقرر
ہوا اور وہان نیابت بنام عصام الدین خان بہیجا مگر فخر الدولہ نے اسکو بہ سبب

زوری قید خانہ مین بہیجا اور اپنی طرفسے قاضی خان کو قایمقام بناکر خود ہندوستان کو گیا پہر عصام الدین نے بامداد رئیسان کشمیر قاضی خان کو معزول کیا اور خود اُسکا جا نشین ہوا محمد شاہ نے ۲۳ سال حکومت کی۔

عہد افاغنہ

نادر شاہ دُرانی

انہین دنون مین نادر شاہ بادشاہ ایران بارادہ تسخیر ہندوستان لاہور مین آیا ہوا تہا فخر الدولہ نے لاہور مین پہنچکر پابوسی اسکے حاصل کرکے فرمان ایالت کشمیر حاصل کیا اور چالیس روز تک سکہ وخطبہ بنام نادر شاہ جاری کرکے رنجش سابقہ کے باعث لوگون کو آزار عظیم پہنچایا چونکہ نادر شاہ نے شاہ جہان آباد پر تسلط پاکر محمد شاہ کو پہر سلطنت ہندارزانی کی فخر الدولہ بہی خونخوار وظالم ہوگیا تہا تمام رئیس ومنصب داران کشمیر اُسکے دشمن جان بنگئے تہے فخر الدولہ اُنسے تنگ آکر شہر سے نکل ہفت چنار مین مقیم ہوا اور دو ماہ تک ازراہ کوتاہ بینی ودراز دستی قتل وغارت شہر کرکے ہندوستان کو چلا گیا عنایت اللہ خان نے جو کشمیر مین تہا ابو البرکات خان کو نایب بنایا اور ۱۱۵۲ھ مین خود بہی بہوس تسخیر کشمیر آیا ۲ ماہ کے بعد ابو البرکات خان وعنایت اللہ خان مین فساد اٹہا جنگ کی نوبت پہنچی جسمین عنایت اللہ خان مغلوب ہوکر روپوش ہوگیا اور خلعت اللہ خان بیٹا اُسکا سوپور کو بہاگ گیا پندرہ روز بعد مظفر آباد سے کمک لاکر پہر شہر کیطرف آیا ادہر سے ابو البرکات خان بجمعیت کثیر روانہ ہوا اُمکان بارہ ترٹ مین دونون کا مقابلہ ہوا آخر کار ابو البرکات خان پونچھ کو بہاگ گیا عنایت اللہ خان روپوشی کے جگہہ

سے نکلکر مسند حکومت پر بیٹھا ابھی پورا حاکم بن چکا تھا کہ ابو البرکات خان بامداد حاکم پونچھہ
عود کر آیا تھا اور بعث چار مہین جنگ شروع ہوا عنایت اللہ خان بیچگری آدمان خود
سے تا ہنگ استمداد زمینداران مظفر آباد گیا تین ماہ اسی حدود مین تنگ عیشی و
دشوار گذاری سے اسطرح رہا کہ جو کوئی اُسکو دیکھتا ترحم سے زار زار روتا پھر پونچھہ کے
زمینداروں سے عہد و پیمان کر کے کشمیر کیطرف آیا سنہ ۱۱۵۳ مین مردمان پونچھہ نے بر
خلاف عہد و پیمان اسکو تیغ تیز سے مار ڈالا اس سبب سے اسعد یار خان صوبہ
کشمیر بنا اور ابو البرکات خان کو نایب بنایا مگر مردمان پونچھہ غرور سے مردم آزاری و
کینہ جوئی کے باعث فساد کرتے رہے سنہ ۱۱۵۵ ہجری مین عبد البرکات خان نے ہمت
کر کے راجہ ولی مرزبان پونچھہ کو بمعہ چار سو آدمیون کے تیغ سیاست سے مار
دیا اُسکے عوضمین اُسکو خلعت عطا ہوا منیر اللہ خان جو اُسکے پروردگان مین سے
ایک شخص تعلقات کامراج مین مقرر تھا بعد کچھ عرصہ کے بہمراہی زمینداران مظفر آباد
و پونچھہ بخیرہ سری مقابلہ کو آیا اور ہنگام جنگ پیٹھ دکھا کر گریز کے وقت جڈی بل
کو تاراج کر گیا پھر مرادیاب خان پیشکار کو منیر اللہ کے تعاقب کو روانہ کیا شادی پورہ
ائدہ کوٹ مین مقابلہ ہوا چونکہ لشکریان شہر نے غنیم پر دو ر کے دریا طغیانی پر تھا معاودت
کے وقت بمعہ لشکریون کے مرادیاب خان نامراد ہو کر غرق دریا ہوا زمینداران
کمشتوار اور بہار و ابو البرکات خان نے زبان کاری سے شہر اور پرگنات مین لوٹ
مچائی اُسکی تاریخ عام التشویش ہے منیر اللہ چھہ ماہ تک بغارت گری و ستمگاری
ملک داری کرتا رہا اور سنہ ۱۱۵۸ ہجری مین صفدر جنگ کو حکومت کشمیر ملی اُسنے
اپنی طرفسے نیابت پر شیر جنگ بہادر کو صدر نشین بنایا جو کہ عیدگاہ مین ٹھہرا اور در
پہنچتے ہی ابو البرکات خان کو حاضر کر کے روانہ حضور کیا۔ اور معتمدونکو بانواع

زحمت وخواری گرفتار کرکے سزائین دین ابو البرکات خان وہان پہنچکر دو ماہ کے بعد مرگیا اور بنیر اللہ خان کو بہی کامراج سے منگواکر قتل کیا۔ الحاصل شیر جنگ بہادر انتظام نظم ونسق کشمیر وکوہستان کے بعد چہہ ماہ پیچہے افراسیاب بیگ خان کو نایب بناکر واپس چلاگیا چہہ ماہ تک سخت قحط رہا بعض شرارت اندیشون نے اُسپر ہجوم کیا اسلیئے صوبہ مذکور نے بہت لوگ قتل کیئے اطراف محلہ زینہ کدل کو جلاکر نیک وبد کو دَرطۂ خرابی مین ڈالا۔ ۱۱۶۰ ہجری مین ایک تو غلہ کا قحط موجب جان گزای ہوا دوسرے سیلاب نے ہزارون خانہاے شہر ودیہات وپلہاے دریا بے بہت نیست ونابود کیئے (طغیان ملک) اس بلا کی تاریخ ہے۔

احمد شاہ دورانی

۱۷۵۱ء سمت ۱۸۰۸ ب مین عصمت الدین خان حسب درخواست شور انگیزان ملک پیشگاہ احمد شاہ دورانی سے جوکہ بعد نادر شاہ کے حکمران تہا صوبہ کشمیر بنا اور براہ توسہ میدان یہان پہنچا افراسیاب بیگ خان نے اس سے جنگ کرکے فتح حاصل کی اہالی موالی ملک عدد کو ازراہ دُردَرہامہ اطراف شہر کیطرف رہبری کرکے لائے پاندچہہ مین پہر ہنگامہ حرب وضرب گرم ہوا اُسوقت عصمت الدین خان نے فتح پاکر شہر کیطرف رد کیا۔ لیکن کمین گاہ کی ایک سپاہی کی گولی سے نشانہ تیر قضا ہوا افراسیاب خان باوجود ہزیمت منصور ہوا اور رئیسان مفسد مثل خواجہ ظہیر دیدہ مری وغیرہ کو توپ سے اُڑایا بعضون کو قتل کرکے ساڑہے نو برسکے بعد ایک محرم بے ایمان نے زہر قاتل دیکر اُسکو مار ڈالا پہر احمد علیجان ڈیڑہ مہینے تک حکومت کرتا رہا اُسکی کم سننے کے باعث ملک حسن خان ایک متوسل اُسکا تین ماہ تک حاکم رہا رئیسان

شہر خصوص ناظم بحضور محمد بادشاہ گئے تا پہنچنے دوسرے حاکم کے پانچ مہینے تک میر مقیم کہنٹہ حاکم کشمیر رہا ابو القاسم خان فرزند ابو البرکات خان غرور سے محسود ہو کر طائفہ ادباشون کو اپنے ساتھ ملا کر محلہ دیدہ مر مین میر مقیم کنٹھہ کے ساتھ جنگ آور ہوا میر مقیم تاب مقابلہ نہ لاکر لاہور کو چلدیا اُن دلونمین احمد شاہ دورانی بقصد تسخیر ہند لاہور مین فروکش تہا اُسنے بہ تحریص میر مقیم عبد اللہ خان انشک اقاسی کو حکومت کشمیر پر بھیجا ابو القاسم خان ـ تین مہینے حکمران رہکر بسبب سپاہ اندک و نفاق بسیار دفع غنیم مین قصد مقابلہ نہ کرسکا اور بہاگ کر دشمن کے ہاتھ مین گرفتار ہوا عبد اللہ خان نے مظفر و منصور حاکم کشمیر بن نالہ و فغان جور و ظلم نارسان زمین سے آسمان تک پہنچایا اور چھہ ماہ کے بعد ایک نزدیکی اپنے کو نایب بنا کر راجہ سکھ جیون کو صاحبکاری پر مقرر کر کے خود عبد اللہ خان کو اپنے ساتھ لیکر دار السلطنت افاغنہ کو معاودت کر گیا راجہ سکھ جیون عقل و ہوشیار ہیسے ایک سال کے بعد نائب غائب کر کے ۱۱۶۷ ہجری مین بغاوت کی رو سے امور جہانبانی مین خود مختار و مستقل حاکم بنا اُسکی حکومت کے دوسرے برس مین قحط اٹہا راجہ نے بلحاظ رعیت پروری لوگونکو اپنے ذخیرونسے بہ نرخ ارزان اناج در وزینہ دیا اور زمیندارونکو ایک لاکھ خروار شالی* بصیغہ مدد تخم و تقاوی باقی مین دیا مباشران امور ملکی تا دور جنرل میان سنگھ اُسکے عمل کو پسند کرتے رہے ہمت نے اُسنے اکہنور سیالکوٹ گجرات و بہمبر تک ملک گیری کی ابو الحسن خان بانڈی رئیس وقت نے جبر ہائے دریا خراب کر کے فتنہ آرائی کی راجہ نے اسپر گہر اُسکا جلاکر اُسسے آوارہ کیا احمد شاہ دورانی نے نور الدین خان بامی زائے کو بہت سا لشکر دیکر بہ کمک راجہ رنجیت دیو والی جمون براہ توسہ میدان بھیجا اور اُس کمک کے معاوضہ مین راجہ موصوف کے واسطے عطائی ساٹھ ہزار خروار شالی مقرر کی چنانچہ پیرہ اودر

* شالی دہان کو کہتے ہین

پرگنہ دونسو مین جنگ ہوا آخر کار راجہ نے پس پا ہو کر راہ گریز پکڑی قضا کار ایک آسیا
والیکے ذریعہ راجہ سکھجیون نورالدین خان کے پاس گرفتار ہو کر پہنچا اسنے عین نامردی
سے راجہ موصوف کی آنکھین نکلوا دین مدت حکومت راجہ مذکور آٹھ برس چار ماہ کہتے
ہین بیت دو ہزار و یکصد و ہفتاد و پنج * سکھ جیون شد تباہ با مال و
گنج * بجلدی فتح ہذا کے پیشگاہ بادشاہ افاغنہ سے راجہ رنجیت دیو کو ساٹھ ہزار خر وار شالی
نسلاً بعد نسلاً آمدنی کشمیر سے ملتی رہے جسکا ملنا عہد سکہان سے بند ہو گیا غرض نورالدین
خان بامیزائی دو سال تک عدالت و رحم سے رعایا کو خوش کرتا رہا اور بجائے اسکے
بلند خان بامیزائی ناظم کشمیر ہوا اسکی حکومت کے دوسرے سال مین شدت سرما
سے آب دریا ے بہت و تالاب ڈل کمر تک جم گیا دو سال کی حکومت کے بعد
اسکے نام فرمان حاضری آیا اور بہنگام مراجعت جمون مین مر گیا پہر دوسری مرتبہ نورالدین خان
بامیزائی حاکم کشمیر ہوا از روے اتفاق میر مقیم کنٹھ و مہانند پنڈت جو دیوان ملکی تہا احکام
اسکے خاطر خواہ نہ چلتے تہے اسلیئے بتدبیر شایستہ حکیم میر قانون گو کہوئے ناہ (دشمن میر
مقیم کنٹھ) کو طمانچہ منقش بنام کیلاس پنڈت بچہ مہانند پنڈت در دیگر واسطے مارنے
مقیم کنٹھ کے مقرر کیا اور کہا کہ طمانچہ کو وہین چہوڑ آنا تاکہ ان دونون فرقون مین
نفاق پڑے اسپر حکیم مذکور نے میر مقیم کو مار کر طمانچہ وہین چہوڑا اسکے دیکھنے سے
سب کو یقین ہوا کہ میر مقیم کو کیلاس پنڈت نے مارا ہے پس فقیر کنٹھ بچہ میر
مقیم کہ بمعہ زمینداران مظفر آباد بہاگ کر سلطان محمود کے پاس چلا گیا تہا اور
نورالدین خان نے فساد اندازی سے عنا زدن کو رواج دیا نفاق زرگران
وغیرہ سے روزمرہ باج لبنا رسم پڑ گئی لال خان خٹک نے موضع رد کو پرگنہ بیروہ
کی کمر کوہ پر ایک استوار قلعہ بنوایا پہر کچھ عرصہ بعد نورالدین خان نے جان محمد خان

خواہرزادہ اپنے کو نایب بناکر ہندوستان کی راہ لی اور وہان عتاب شاہی سے کام اُسکا تمام ہوا کشمیر مین لال خان نے بدستور خونریزی و غارت گری و تعصب مذہبی مین دست ظلم وستم وجبر دراز کرکے بہت سے ہنود کو خراب کیا اور قہر ربانی سے گرانی وقحط غلہ بدرجہ غایت ظاہر ہوا لوگ تبہ ہو گئے سنہ ۱۱۹۴ ہجری مین خرم خان صوبہ کشمیر بنا لال خان اپنے قلعہ مین محصور ہوا تین ماہ کے بعد فقیر کنٹھ بہ اعانت سلطان خان عسو پور مین پہنچا اور لال خان قلعہ سے نکلکر اُس سے متفق ہوا دونون ازراہ کہوئے ماہ دو دو ماہ مین غایہ آور ہوئے اُدہر سے خرم خان نے مقابلہ کیا اور کم حوصلگی سے پیٹھ دکہلائی فوج مخالف نے راموتک اُسکا تعاقب کیا۔ مگر وہ زخمی ہوکر ازراہ جمون بہاگ گیا لال خان بہی زخم چشم سے کور ہوگیا قلعہ کی طرف بہاگا فقیر کنٹھ بے جنگ وجدل ملکدار بنا فاضل کنٹھ چہوٹے بہائی کو گرفتاری لال خان کے لئے شتابان کیا مگر اُسنے اپنے قلعہ کو آگ لگاکر خود راہ پونچھ لی اسطرف مردمان بمبہ نے تاخت وتاراج خانہ سوزی و بدآموزی مین کسیطرح کوتاہی نہ کی فقیر کنٹھ گیارہ ماہ تک لوگون کو قرین آہ ونالہ کرتا رہا اور سنہ ۱۱۹۵ ہجری مین نورالدین خان بامیزئی سے بار سوم فرمانزدہ ہوکر از راہ پونچھ و توسہ میدان میدان ذالذکر مین محاربہ آرا ہوا فقیر کنٹھ بہ میدان کارزار سے بہاگ کر زمینداروں مظفرآباد سے پناہ لینے کو گیا پہر نورالدین خان نے سرکشون کو پامال کیا اور دو سال تک مشغول ملکداری رہا سنہ ۱۱۹۷ ہجری مین خرم خان مرتبہ دوم تارک آراے افسر حکومت ہوا یہ شخص زشت راے اور تنگ حوصلہ تہا امیر خان جوانشیر سردار لشکر بعد تہوڑی مدت کے باغی ہوا اسی سبب سے خرم خان مجبور ہوکر ازراہ جمون مراجعت کرگیا اور امیر خان جوان شیر مسند نشین فرمان رواے ہوا اور سنہ ۱۲۰۲ ہجری

مین احمد شاہ درانی مرگیا اور ۲۶ برس تک اُسنے بادشاہی کی

تیمور شاہ درانی

اسی سال بیٹا اُسکا تیمور شاہ درانی بادشاہ سلطنت بنا امیر خان جوانشیر نے آوازۂ انقلاب بادشاہی سُنکر روگردان ہوکر باغات واقعہ تالاب ڈل کو جو ایک سو ستر سال دور حکومت چغتایہ مین بڑے ذوق وشوق سے امراؤن نے بنائی ہوئی تھے خراب کرکے گلزار سے خارزار بنادئی اور ڈل کے درمیان جزیرہ سونہ لنک اور کنارہ پر باغ امیرآباد و شہر مین شیرگڈہے و امیران کدل بنایا اُسکے وقت مین سیلاب نے جبڑے شہر دریای بہت کے تمام منہدم کردئے اُسکی حکومت چھہ سال رہے اور ۱۱۹۰ ہجری مین حاجی کریم دادخان بامیرائے تیمور شاہ کے پتیگاہ سے صوبہ کشمیر بنکر آیا امیر خان نے لشکر فراوان سے حدود بارہ مولہ مین جنگ کیا کشتا کشتی و خونریزی ویرانہ ہوئی دشمن کشتوار کیطرف بہاگا حاجی کریم دادخان بفتح وفیروزی رونق بخش شہر ہوا امیرخان جوانشیر کوہستان کشتوار سے گرفتار ہوکر بعد چند عرصہ کے دارالسلطنت افاغنہ کو روانہ کیا گیا ادہر کریم دادخان ظالم وجابر بنکر مصدر امور ناواجبی وظلم وجبر ہُوا معاملہ مین روپیہ بداعمالی سے لینے لگا اور قوم بمبہ کو مظفرآباد سے اسیر کرکے سخت دلی سے ہزارون کو غرق تالاب ڈل کیا اور بعد چند برس کے خود ہی ایک مرض مہلک مین گرفتار ہوکر ۱۱۹۷ ہجری مین مرگیا اُسکی عہد مین تین ماہ تک زلزلہ ہاے سخت آتے رہے اور زمستان مین آب دریا سے بہت فرط برودت سے یخ بستہ ہوگیا اُسوقت مین دلارام کلی نے صاحب کاری پر ممتاز ہوکر آسودگی رعایا و افزونی محال شالبافی کے لئے شالبافون کو

طرح شالی وزعفران ودیگر تکالیف سے بمعہ تمام پیشہ ورون کے مرفع الحال رکہا اور
تہان پشمینہ پہ سیاہی کی علامت سرکاری جسکو داغ کہتے ہین لگائے فی روپیہ قیمت
مین ایک آنہ باج لیا اور قوانین تزاید شالبافون کے مروج کئے آسایش مزارعان
کے واسطے مزاحمت زرصوبات ورسدات کو ہٹا دیا حصہ چہارتر کی لینا شروع
کیا الحاصل سنہ ۱۱۹۷ ہجری مین آزاد خان بجاے باپ کے مقرر ہوا اور بجہل
جوانی کے باعث ہر روز تیغ بیرحمی آغشتہ خون بیگناہان کرکے اپنی
حکمرانی کو نادرخان ثانی کہتا رہا دیوسیرتی کے باعث اپنے هذیو
سے بہی سرکشی وروگردانی کرتا رہا اور مثل باپ کی قوم بمون کو ہاتہہ پاون
بندہوا کر تالاب ڈل مین غرق کیا ایک رات پہلوان خان وملوک خان
نے جو اوس کے خویش تہے اوسکی زشت عادتون سے تنگ آکر اوس
کے شبستان مین شبخون مارا اگرچہ تیر طمانچہ اوسکی ران پر لگا لیکن زخم
کاری نہ آیا جان سلامت لے بالائی قلعہ سے دریاے بہت کے کنارہ
پر کود کر رات کو خانہ دیوان دلارام کلی مین مامن گزین ہوا اور سات
روز تک دشمنون کو جنگ وپیکار سے گرفتار کرکے ملوک خان وپہلوان
خان کو بمعہ بہت سے دلاوران کے قتل کیا عظمت خان کو زندہ ہی آتش
سوزان مین جلایا اودہر اکثر دن کو ہواے دبا نے ہلاک کیا اور محلہ ٹنکے پورہ
مین بہت سے مکانات جل گئے آزروے دریائے بہت مین جلتے ہوے
بہوج پتر نے ہوا سے اوڑ کر محلہ اہلہ مرسی سد قاضی زاد تک خاک سیاہ
کر دیا آزاد خان نے دو سال وچند ماہ آزار وظلم جان کاہ کیا اور سنہ ۱۲۰۰
ہجری مین مدد خان ساق زائے نے اوسکی تدارک پر دستوری پائی

بیت

در تواریخ یک ہزار دو وصد ظلم آزاد را رسید مدد ؎

آزاد خان باہنگ جنگ بارہ مولہ مین گیا اور مدد خان برمعونی ارکانِ شہر و مرزبانان بعد از راہ کرنا و کہوسے نامہ خوشی پورہ مین پہنچا آزاد خان نے یہ سُن کر کر یوہ خوشی پورہ مین آکر جدال و قتال شروع کیا اور آخرالامر مغلوب ہُوا مدد خان منصور ہوکر ذالہ گر مین اور آزاد خان از راہ فیروزپور پونچہ کو گیا اور خودکشی کی مدد خان نے سر اوسکا نعش سے کٹوا کر بادشاہ کی حضور مین بہیجا پہر سنہ ۱۲۰۱ ہجری مین میر داد خان الکوزائی صوبہ کشمیر ہبنکر آیا اور مدد خان چار و ناچار واپس گیا سات ماہ کے بعد میر داد خان مرگیا بجائے اُس کے تین ماہ تک مُلّا غفار حاکم رہا اور اوایل سنہ ۱۲۰۲ ہجری مین جمہ خان بارکزائی حاکم ہُوا اور چار سال و سات ماہ کے بعد عدم کو گیا پہر بیٹا اُسکا رحمت خان ساڑہے تین ماہ اور پہر سنہ ۱۲۰۷ ہجری مین میر ہزار خان الکوزائی صوبہ کشمیر ہُوا چند ماہ کے بعد تیمور شاہ درانی سفر جاودانی کو گیا اُسنے ستر ہسال بادشاہی کی۔

شاہ زمان

سنہ ۱۲۱۹ ہجری

سمت ۱۸۵۹ ب مین بیٹا اُسکا شاہ زمان بادشاہ بنا میر ہزار* بشورہ خواجہ علیاے رئیس بادشاہ سے باغی و روگردان ہوکر ظلم رسان طبقہ ہنود و فرقہ شیعہ ہُوا خواہ نخواہ تہراکی تہمت لگاکر دو دو ہنود کو ایک تہبلہ مین بمعہ کچہہ سنگ ہاے سنہ ۱۸۰۳ء

* میر ہزار کی بابت روایت ہی کہ پچہلے جنم مین اُسنے ہمشیرہ سے بدکاری کی تہی اُسپر ہنود نے اُسکو جلوادیا تہا جبہی اوس نے اُس صورت مین پیدا ہو کر ہنود کو عذاب بہو پہنچایا ہے

دم نے کے زندہ ہی بند ہوا کر غرق دریا کرتا رہا میرزا خان الکوزی باپ اسکے نے
اسبابت پر پند و نصایح کر کے اسکو محبوس کیا اسی وقت مین پیشگاہ شاہ زمان سے
احمد خان شہنک چی باشی واسطے سرزنش اس بدذات کے آیا اسپر میرزا نے بارہ مولہ
مین سنج پایہ کر بہت سے نامدار ہنود کو جو انہاے کاہ مین باندہ کر کمال بیرحمی سے
پانی مین غرق کر کے ہلاک کیا شہنکچی باشی کی دلاوری و شجاعت سے میرہزار نے
فرصت غنیمت جانکر گوگریز کی راہ پائی مگر گرفتار ہوا مدت حکومت اسکی ایکسال
دو ماہ ہے احمد خان تین ماہ کے بعد میر ہزار خواجہ عیسی خان اور دیوان نندرام
پنڈت ٹکو کو ہمراہ لے کر معاودت کر گیا خواجہ عیسے وہان سے نجات پاکر واپس
آیا دیوان نندرام بموجب کارگذاری و حسن لیاقت کے زمرہ ملازمان وزیر فتح
خان سدوزائی مین نوکر ہوا پھر کفایت خان صوبہ کشمیر بنا تین ماہ کے بعد برطبق
فرمان اختصار مرزا بدرالدین کو نیابت بخشکر دارالحکومت کو چلا گیا اس وقت خواجہ
عیسی کے اشارہ سے عوام نے آقا رحیم ملک التجار فرقہ شیعہ کو بہت تنگ کیا بعد
چندے کفایت خان نے بشمول عواطف سلطانی عود کیا اور کافہ انام کے ساتھ بلطف
و احسان کاربند عدل و الطاف رہا پھر بجاے اسکے ایک سال بعد محمد خان جوانشیر الرای
نے مرتبہ ایالت پایا انہی دنون مین میان خان بلوچ نے چند خوانین شاہی سے متفق
ہو کر سرکشی سے شورانگیزی کی محمد خان تاب مقابلہ نہ لاکر قلعہ شیرگڈہی مین
محصور ہوا یہ فساد چھہ مہینے تک رہا اس لئے شیر محمد خان مختار الدولہ واسطے تدارک
وانسداد سرکشون کے حضور پادشاہی سے رخصت ہو کر یہان پہنچا اور باغیون
کو سزاے قرار واقعی دیکر فتنہ و فساد کو دور کیا بعد آٹھ روز کے رحمت اللہ خان بچہ جمعہ
خان حاکم کشمیر بنا اور محمد خان و میان خان کو شیر محمد خان ہمرکاب لیکر چلا گیا ایک

سال بعد محمد خان کے عبد اللہ خان الکوزائے ناظم کشمیر مقرر ہوا اُس نے قریب
ایک ہزار آدمیون کے جمعیت لشکر کرکے راجوڑی و پونچھہ و مظفر آباد و جھنہ
وکبا درہ کو فتح کیا اور بجائے راجہ خان بہادر مرزبان پونچھہ کے اُس کے وزیر
روح اللہ کو وہان کی راجگی پر سربلند کیا۔ اُس کے وقت مین پنڈت دیدہ
رام مٹو بڑا صاحب اقتدار تہا اُس سے لباس بہا کے لئے بموجب رسم
کے جو صوبہ رئیسون سے لیتا تھا ۱۰ ہزار روپے عبد اللہ خان نے مانگے تو اُس
کی عورت نے اس خیال سے کہ تھوڑے رقم طلب ہونے پر برادری والے
انکی حیثیت کم سمجھینگے ۲ لاکھ روپے دیکر جان بحق تسلیم ہوئی آخرکار پانچ
سال بعد بموجب فرمان شاہی کے عطا محمد خان برادر خورد اپنے کو نایب بنا کر
کابل کے بالاحصار مین محبوس ہوا اور ملا احمد نایب وزیر وفادار خان حکومت
کشمیر پر مقرر ہوکر مظفر آباد مین وارد ہوا عطا محمد خان نے باشارہ عبد اللہ خان بارہ
مولہ مین این روے دریاے مظفر آباد پر واسطے سد راہ ہونے مخالف
کے اپنا لشکر جمایا اور شاہ زمان بعد حکومت ۱۲ سال کے زوال مین آیا۔

محمود شاہ درانی

اُسوقت مین زوال دولت شاہ زمان وکمال تسلط محمود شاہ نے ملک افاغنہ
پر شہرت پائی بہ این کہ فتح خان بمہ نے شاہ احمد کو قید کرکے عطا محمد خان کے حوالہ کیا
اور مال واسباب اُسکا لوٹ لیا عطا محمد خان نے بسرور موفور شہر مین آکر ایام محرم
مین طبقہ شیعہ کو بہت خراب کیا اور ہرج ومرج سلطنت کابل مین عبد اللہ خان قید خانہ

سے رہا ہوکر کشمیر مین پہنچا اس صلہ مین جان نثار خان داروغہ بالاحصار کو ایک
لاکھ روپیہ انعام ملا پھر عبداللہ خان نے بھی محمود شاہ سے بغاوت اختیار کی تین
سال بعد وزیر شیر محمد خان مختار الدولہ بہت سا لشکر لیکر بعزم رزم کابل سے کشمیر
مین آیا اور عبداللہ خان نے مقابلہ کے ارادہ سے مقام سیر مین دریاے بہت
پر پل بنایا فریقین نے داد دلاوری وجوانمردی دے عبداللہ خان آخر
الامر تنگ آکر دریا مین کود کر کنارہ سے نکل کر قلعہ بیردہ کو روانہ ہوا مختار الدولہ
بفتح ونصرت شہر مین آیا عطا محمد خان قلعہ بیردہ مین فرمان پذیر ہوا تھوڑے
عرصہ کے بعد عبداللہ خان نے رہائی پائی اور مختار الدولہ نے بفرخی وفیروزی
دختر دوشیزہ عبداللہ خان وعروس پاکیزہ ملک را انکو ہم آغوش وہمدوش عطا محمد خان
کرکے بسوے کابل معاودت کی وہ چھ برس تک بدادگستری ورعیت پروری ترقی
زراعت کرتا رہا مختار الدولہ بعد چندماہ کے کشمیر سے جاکر معرکہ غلبہ شاہ شجاع
الملک مین (جو اس نے محمود شاہ پر کیا تھا) جان سے گذر گیا سنہ ۱۲۲۴ ہجری
مین اکرم خان بامیراے فوج کثیر کے ساتھ تسخیر کشمیر کے واسطے رخصت پاکر
بارہ مولہ مین ہزیمت نصیب ہوا عطا محمد خان جوانمردی ودور اندیشی سے اُسکے
تمام قیدیان لشکر کو انعام واکرام سے خوش کرکے بے آزار اپنے دیار
کی طرف آیا اور سنہ ۱۲۲۶ ہجری مین ہاری پربت پر اُس نے ایک قلعہ مستحکم بنایا
جو ابھی تک موجود ہے اور سنہ ۱۲۲۷ ہجری مین جہاندار خان برادر خود اور دیوان
نندرام کو بمعہ لشکر فراوان پشاور کی طرف بھیجا اور شاہ شجاع الملک کو بہ
پاس خاطر مختار الدولہ گرفتار کرکے قلعہ کوہ ماران مین محبوس کیا اور سنہ ۱۲۲۸
ہجری مین فتح خان بارکزاے واسطے استمداد تسخیر ولایت کشمیر کے بدرگاہ مہاراجہ

رنجیت سنگھ بادشاہ ممالک پنجاب رجوع لایا اور بعوض فتح کشمیر کے آٹھ لاکھ روپیہ سال بسال خراج دینا قبول کیا اس لئے فوج ظفر موج بہ سپہ سالاری دیوان حکم چند اُس کی امداد کو موسم سرما مین مقرر ہوے عطا محمد خان نے یہ خبر سُن کر تمام ننکوہ گروہ انبوہ کے ساتھ قریہ ملہ پورہ مین رکھکر فوج کو فراز کوہ پیرپنچال پر روانہ کیا متابع اُس کے فوج مخالف کے ساتھ مل گئے اس لئے باندیشہ بدگمانی لشکریان خود لامحالہ واپس آکر باسامان جنگ قلعہ شیرگڈہی مین دشمن سے مامن گزین ہوا اسی زمانہ مین غلام محمد خان بہائی اپنے کو بچند اشخاص کارگذار واسطے حفاظت کوہ ماران کے دوڑایا کینہ جویون نے بظہور حرکت مذکور پائی استقرار ہیچ پل مین محکم کیا بعد چھ روز کے عطا محمد خان فتح خان بارکزائے کو مصلحت سے دونون قلعہ سونپ کر تمام مال و اسباب توابع ولواحقین کے ساتھ پشاور کو روانہ ہوا فتح خان نے دیوان محکم چند کو چند روز بعد ہنڈوی مبلغ آٹھ لاکھ روپیہ کی بخوشی تمام دے کر رخصت کیا اور محمد عظیم خان بارکزائے برادر خورد کو ناظم کشمیر بناکر تین ماہ بعد بمشایعت شجاع الملک اور دیوان نندرام کے پشاور کو معاودت کی محمد عظیم خان نے اپنی حکومت کے دوسرے سال مین لاہور کو خراج معہودہ بھیجنے مین قصور کیا اس لئے سنہ ۱۲۲۹ھ مین مہاراجہ رنجیت سنگھ نے لاہور سے نہضت فرما سنہ ۱۸۱۴ء ہوکر بہت سی لشکر کو از راہ پیرپنچال عبور کرنے کو لوائے دارائے کو قصبہ پونچھہ مین بلند کیا اُس پر محمد عظیم خان نے بشر وشور ہیرہ پور کو کوچ کیا اور انسداد راہ مخالف مین کوشش کی اور جوش سیلاب جیوش خالصہ جی سے چارسان براہ پیرپنچال فرار ہوے دیوان رامدیال و دیگر نامداروں

نے خوب دلیری کی اُس حالت مین راجہ اعز خان مرزبان راجوڑی نے جھوٹے
خبر پہنچائی کہ تمام فوج راہ پیر پنچال کی قید و قتل ہو گئی رنجیت سنگھ نے اس دروغ
بات پر یقین کیا اُدہر سے بعد چند روز کے دیوان رامدیال عظیم خان سے عہد و
پیمان کر کے واپس آیا چونکہ تائیدات سماوی سے محمد عظیم خان منصور ہوا اُسوقت
بہ نا انصافی و تہمت خونریزی اخذ زر جزیہ اور دست درازی بیداد ستم اور جمع کرنے
زر مین سخت بدعت کرنے لگا لوگون پر جور و جفاے نامحدود ہونے لگے تعصب
مذہبی سے خاص کر کے ہنود پر بڑے جبر و ظلم ہوئی اور دیوان ہر داس پنڈت تکو
کو جو کہ بڑا صاحب کار صاحب دولت وقت کا فیاض چشمہ جود و سخا تہا اس
تہمت پر کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے یہ حرکت اُسکی تحریک سے کی اور وہ
رنجیت سنگھ سے سازش رکھتا ہے بذریعہ قربان خدمتگار کے باجازت مخفی
جبکہ پنڈت موصوف ایک خیمہ عظیم الشان مین بہ جاہ و جلال شاہانہ بیٹھا تہا بہ
بہانہ سنانے ایک پیغام کے خنجر سے مروا ڈالا پھر بخوف دیوان نندرام خدمتگار
مذکور کو اُسی جگہہ قتل کروادیا دیوان موصوف کے قتل کے تاریخ جور عظیم ہے
سنہ ۱۸۶۸ و سنہ ۱۸۶۹ ب مین گرانی غلہ اتنی ہوئے کہ لوگ گلی کوچون مین سنہ ۱۸۱۱ء سنہ ۱۸۱۲ء
بہو کے مرتے تھے اُسکی تاریخ قحط عظیم ہے طبقہ ہنود پر یہ شخص سخت ظلم کرتا
رہا اُنکو بضد و عداوت مذہبی انواع انواع کے آزار و بیداد سے خراب کرتا
رہا ہر طرح سے تہمتین لگا کر قید کر دینا اور مال و اسباب اُن کا لوٹ لینا۔
خواجہ نور شاہ نے جو اُس کے وقت مین رئیس با اختیار تہا کہا کہ اے سردار
عہد اسلامیہ مین ہنود کا عہدون پہ رہنا کیا ضرور ہے اگر حکم ہو تین آنکو مرزا پنڈت
و دیگر پنڈتون کو مار کر تین لاکھ روپیے لا دون اُس بدذات نے بظاہر بپاس دوستی

بہیرام انکار و باشارت اجازت دی اُس ظالم خواجہ نے میرزا پنڈت و دیگر
ہنود کو بہ بہانہ دعوت بغرض قتل ایک حمام مین بٹھلایا و درپردہ اُس کے
جلانے کو حمام گرم کرنا شروع کیا اتفاقاً سہجرام ورنی آگاہ ہوکر مرزا پنڈت
کو اطلاع دی جب یہ وہ اپنے اوڑھنے کی فرد وہین چھوڑکر بہ بہانہ حاجت
بشری وہان سے نکلکر بسواری کشتی سہجرام درگہر کو راہ لی اس وقت مخالف
کے تین سو آدمیون نے اُس کا تعاقب کیا مگر کامیاب نہوئے دوسرے
روز سہجرام نے باقرار لادینے اسّی قدر روپے کے خاص خانہ نورشاہ سے
ببر نسنجی کو معہ دستہ خاص کے لیکر نورشاہ کو قید کیا اور عظیم خان.
داوسکے اقربا کے گھرون سے تین لاکھ روپئے لادیے پچھلے دنون مین
پنڈت بیربل دراجارہ دار پرگنہ دیوہ سر کو عظیم خان سے نقصان عظیم پہنچا
جس پر وہ تنگ ہوکر لاہور کو گیا۔ مختصر کیفیت اُس کی یہ ہے کہ جب
دیوان رام دیال واپس گیا عظیم خان نے بخون ریزی و ستم طبقہ ہنود
سے زرخریہ لینے پر روز افزونی کی جس وقت پنڈتون کو بانواع عذاب
وعقوبت مارنا شروع کیا اور پنڈت ہرداس تکو کو جو دفتر ادر مساکین
ویاتریان امرناتھ سوامی کو دو لاکھ روپے سال بسال دنیا تہا تیغ جفا سے
قتل کیا اور صدہا پنڈتون کو بہ تہمت تترہ جان سے مارا حتے کہ ظلم
افغانون سے آہ وزاری آسمان تک پہونچے اول پنڈت بیربل سے چھہ
لاکھ روپے قرض لئے پہر بہ تہمت باقیداری تاراج کیا یہانتک
کہ اُس کے پاس کچھ سرمایہ باقی نہ رہا تو جبراً اُس کو مسلمان کرنا
چاہا اس لیئے اُس نے بخوف جان وایمان پنڈت سہجرام اور میرزا پنڈت

برادران عموزاد سے کہا کہ کل مجھکو خوف مرگ ہے اس لیئے چاہتا ہون کہ
عیال و اطفال اور تم کو حوالہ محافظ حقیقی کے کر کے لاہور کو جاؤن انہون
نے اسکی رای سے اتفاق کر کے اجازت دی اور وہ رات کو سرینگر سے دو
تین سوارون کے ساتھ بہاگ کر صبح کو بنپر گام مین جو اسکا خاص جاگیر
واقعہ پرگنہ دیوہ سر تھا پہنچ کر پنڈت راجہ ور فرزند اپنے کو ساتھ لے کر موضع
دہنوان جاگیر ملکان کھوڑتی مین آیا چون کہ یہ لوگ اس کے احسان مند
تھے بلا پس وپیش اس کے ساتھ ہوئے ملک ذوالفقار و ملک کامگار
نے بہوائے وفاداری و ثابت قدمی سے نور جمال ساکن نندی گڈہ کو ہمراہ
لیا جب یہ سب فراز کوہ گلاب گڈہ پر پہنچے فوج افاغنہ نے دہنوان مین
پہنچ کر خانہای ملکان کو جلا دیا جب یہ خبر عظیم خان کو پہنچی پنڈت سنجرام
و میرزا پنڈت کو بلاکر حقیقت حال دریافت کی انہون نے جواب دیا بیربل
پنجاب کو گیا ہے اگر ہوس دنیاداری اس کو باقی ہوگی دریاے گنگا کے کنارہ
پر خدا کی عبادت مین مصروف ہوگا وگرنہ بحضور مہاراجہ رنجیت سنگھ پہنچ کر
آپ پر لشکر سکہان کو لاوے گا عظیم خان نے کہا کہ اب کیا علاج ہے۔
انہون نے جواب دیا کشتن میرزا پنڈت ۔ اس پر اس ظالم اظلم نے حکم دیا
کہ قبائل پنڈت بیربل کو گرفتار کر کے دربار مین لاؤ جس کی تعمیل کی گئی
لیکن مادر پنڈت راجہ کاک کمال ناموس پرستی سے الماس کھا کر مر گئی
اور زوجہ راجہ کاک جسکو بسبب بے شرمی جان پیاری معلوم ہوئی جبراً
مسلمان کی گئی یہ پنڈت راجہ کے ماتھے ۔ جو کہ پچھلے دنون تک کابل
مین ایک افغان کے پاس تھے ادہر بیربل بحضور مہاراجہ رنجیت سنگھ

بوساطت اعیان دولت حاضر ہوا اور تسخیر کشمیر کی ترغیب دی محمد عظیم خان باستماع
اس خبر وحشت اثر کے اضطراب سے ہواس باختہ ہو کر بہانہ آنے اطلاع مرنے
اپنے بہائی فتح خان کے (جس کو شاید اصل مین بہی دیوان نندرام نے
بمعاوضہ اپنے بہائی ہرداس کے سکہ وضرب اپنے نام کا مروج کر کے مار سنہ ۱۸۱۷ع
ڈالا تہا) جبار خان چہوٹے بھائی کو نیابت پر مقرر کر کے شروع سنہ ۱۸۷۴
ب مین براہ بارہ مولہ تقریباً چھہ سال کی بیدادگری کے بعد کابل چلا
گیا اور جبار خان چار ماہ تک مسند حکومت پر بیٹھا
رہا۔

ذکر فرمان روایان خالصہ

مہاراجہ رنجیت سنگہ

چون کہ افغانون نے کشمیر مین ظلمہاے محدود و ستم ہاے نو بنو
کیئے اس لئے خداوند کریم نے اپنے بندگان کی آہ وزاری پر رحم فرما کر تبدل
سلطنت کیا یعنی یہ خطہ اصل مسکن ہنود جو راجہ اودیان دیو وسہدیو کی نامردی سنہ ۱۸۱۹ع
سے سنہ ۱۲۹۸ ب سے سنہ ۱۸۷۶ بکرمی تک یعنی ۴۷۹ سال تک زیر مشق جور وجفاے

سنہ ۱۸۲۰ع

سنہ ۱۸۲۰ء

اہل خلاف رہکر ویران و برباد ہوگیا تہا سمت ۱۸۷۶ بکرمی مین مہاراجہ رنجیت سنگہ بادشاہ لاہور کے تصرف مین آیا مصر دیوان چند ظفر جنگ بہادر بسرداری لشکر ظفر پیکر و رہبری پنڈت بیربر بہ معہ دوسرے نامداران راجہ گلاب سنگہ و سردار ہری سنگہ و جوالا سنگہ و حکما سنگہ چمنی و سرداران اٹاری والہ و ڈیرہ شاہزادہ کہڑک سنگہ کے واسطے تسخیر کشمیر کی رخصت ہوئی اور بہنبر مین چند روز واسطے جمعیت کے اقامت کر کے بہت سات لشکر پوشیانہ کو روانہ کیا سردار جبار خان و ولی محمد اللہ میر آخور باشی و عبد الرحمان خان پتی زائی جو کہ سرداران لشکر افاغنہ تہے اوسیوقت کہ یوہ دی پور مین پہونچکر حملہ آور ہوئے چنانچہ عین جنگ مین نواب جبار خان بہت زخم کہاکر بہاگا اور عبد الرحمان خان قتل کیا گیا اس سبب سے عساکر افاغنہ بہاگے اور لشکر لاہو مظفر و منصور ہوا دو روز کے بعد آٹہوین ہاڑ قصبہ شوپیان سو داخل شہر ہوا تاریخ اس فتح کی یہہ ہے

بولو جی واہگورو جی کا خالصہ بولو جی واہگورو جی کی فتح

پہر مصر صاحب بعد چند روز کے حسب الطلب لاہور کو چلے گئے اور دیوان موتی رام ناظم کشمیر مقرر ہوکر ایک سال تک مہمات ملکی انجام دیتے رہے اسکی وقت مین وبا کے باعث بہت لوگ مر گئے پہر بجائے اوسکے سردار ہری سنگہ ناظم کشمیر بنا اور بیربل پنڈت و رو جاعہ پنڈتان نام آور بامید استحصال الطاف بادشاہی لاہور کو گئے دولت انگر مین بلائے مرگ ناگہانی سے بہت چہوٹے بڑے پنڈت مر گئے بیربل بحصول خلعت فاخرہ بدستور صاحبکاری پر نامدار ہوکر آیا غلام علی کہکہ زمیندار وچینہ وکہاوہ باغی ہوگیا اسپر سردار ہری سنگہ نے بڑی دلاوری سے بارہ مولا مین جاکر اوسکو گرفتار کیا۔ ادہر بیربل پنڈت الطاف بادشاہی پر مغرور ہوکر سردار

موصوف کی نافرمانی کرنے لگا جسکے اثبات بہ تہمت مراسلت مرزبانان بمبہ سے
عہدہ صاحبکاری سے معزول کیا گیا بعد دوسال کے بجاے سردار موصوف دیوان
موتی رام بمرتبہ ثانی صوبہ کشمیر بنا سب کے ساتہہ خلق وتہذیب سے پیش آیا اور
سمت ۱۸۸۰ بکرمی مین دیوان چونی لعل صوبہ دار کشمیر بنا اور گورمکہہ سنگہ تحصیلدار سنہ ۱۸۲۳ع
دخل در معقولات کرتا رہا اِس سبب سے انتظام مین خلل واقع ہوا اور دیوان کرپارام
صوبہ کشمیر بنا دیوان چونی لعل نے بخوف بازپرس زیان مالیہ ملک راستہ مین زہر
کہالیا اور مرگیا سمت ۱۸۸۴ ب مین بسال دوم حکومت کرپارام ساون بدی دسمی کو سنہ ۱۸۲۷ع
رات کے وقت ایسے سخت زلزلہ آئے کہ زمین وزمان کانپ اوٹہا شہر ودیہات
ہزارون مکانات منہدم ہوگئے اگرچہ مدت تک یہہ بلا جاری رہی لیکن ایک ماہ
تک شور محشر اوٹہا لوگ خیمون مین صحرا نشین ہوئے آسوج کے آخر مین وبا سے
مرگ ناگہانی بہی ظاہر ہوئی اسلامیہ کے دور فرمانروائی کے بعد عمل کرپارام مین
برہمنیان محبت حقیقی شوہران سے پروانہ وار جلکر ستی ہوگئین اور زبردخان
نے فساد اوٹہایا دیوان موصوف نے بڑی دلاوری سے بارہ مولا مین پہونچکر
سرحد مظفرآباد تک تمام فتنہ گرون اور شریرونکو مطیع کرکے شیخ غلام محی الدین
کو صاحب کار بنایا اور جنس شالی کو علی العموم تشخیص کرکے پرگنہ بندی کی اور بہ توزک
وتجمل مشغول رہا اور چار سال کے بعد مہان سنگہ حسب الحکم عالی کارگذار بنایا ہوا
کرپارام بڑا فہیم دانا عالی دماغ عدیم المثال تہا کہتے ہین کہ جس وقت پروانہ طلبی اسکے
پاس پہونچا وہ تالاب ڈلمین مصروف سیر وتماشاے رقص وسرود وملاحظہ چراغان
کشتی ہا تہا یہہ ہمیشہ خوشی وخوشحالی مین رہتا تہا اپنی سواری کی کشتی مین خوب
صورت ہانجنون کو ہاتہون مین رنگین گہونگرو لگے ہوئے چپے دیکر ہٹلا تا سیر دریا

کرتا لاہور مین پہونچکر جب اسکی ہتک ہوئی تو دبنا بردون سے ہاتھ اوٹھا کر ہردوار
سنہ ۱۸۲۰ع گنگا کو چلا گیا اور آخر سنہ ۱۲۳۵ ب مین بہان سنگہ اردلی حکومت کشمیر پر آیا ماہ
محرم مین فرقہ شیعہ نے تابوت آئمہ عظیم برخلاف رسم قدیم کے نکالنے کا اشتہار
دیا سُستی حاکم بہان سنگہ سے سُنیون نے اسبات کو گناہ خیال کرکے
بلوا کیا اور محلہ جڈہی بل و حسن آباد و مکانات اہل تشیعہ کو جلا دیا اور اثاث البیت
سنہ ۱۸۳۱ع اونکا لوٹ کر عورتون کو ہتک و ناموس سے بی شرم کیا - سنہ ۱۲۴۷ ب مین شدت
برودت ہوئی اور شہزادہ شیر سنگہ صاحب ۲ ماگہہ مین واسطے حکمرانی کے قصبہ
بارہ مولا مین پہونچا آب بہت و تالاب اولر کرتک جما ہوا تہا اوسوقت پرندہ* شہزادہ
صاحب و دیگر کشتیون کے واسطے انجماد پانی کو توڑ کر راستہ بنایا گیا شہزادہ صاحب
نے بسا کہا سنگہ کو مختار کیا خود سیر و شکار و عیش و طرب کا شغل رکہا اوسوقت
سنہ ۱۸۳۲ع گنیش پنڈت درکار تسخیر تبت خورد پر نامور ہوا سنہ ۱۲۴۸ ب مین برف نے موسم برسی
اور شالی خراب ہوگئی اور مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب نے خرگاہ جاہ و حشم کو
کوٹلی نواح پونچھ مین بہیجا اور اس شہرت سے غلہ کی قیمت بڑہ گئی اور قحط پڑا
اوسحالت مین جمعدار خوشحال سنگہ صاحب واسطے تفحص ملک و شیخ غلام محی الدین
صاحبکاری کے لئے بجار بسا کہا سنگہ لاہور سے مقرر ہوئے جمعدار خوشحال سنگہ صاحب
نے ظلم و ستم کیا اور ہر ایک گذر کر پہ شالی کی ضبطی کی چنانچہ نابرسانی اور ظلم
کمال اوسکے سے قحط عظیم اوٹہا اور نہ پانے غلہ سے بجائے غذا کے لوگ خون جگر
کہاتے تہے ہر کوچہ و بازار مین نعشہاے مُردگان دکہائی دیتی ہتین اور بلاد بعیدہ
و اشہار و اطراف پنجاب و ہند کو بہت لوگ بہاگ گئے اور راستے مین مر گئے
شہر و دیہات رعایا برایا سے خالی اور بلاد قریب و بعید پر پریشان حال کشمیریون سے

* پرندہ شاہی کشتی کا نام ہے

سنہ ۱۸۳۴ع

پذیر ہوگئے اِس لئے ماہ بیساکہہ سنہ ۱۸۹۱ بکرمی مین احوال خستہ حالی اس سرزمین کاگوشزد مہاراجہ صاحب ہوا اور جنرل میان سنگہ ناظم کشمیر مقرر ہُوا عہد کرپارام مین بائیس ہزار دوکانین شالبافون کی ہتین اور اوسکے وقت مین دو ہزار دوسو دوکانین بنگئین اور تمام لوگون کو روزگار ملا اور تخم ریزی کے واسطے ایک خروار شالی بہ قیمت سولہ روپے ہری سنگئے معہ کرایہ اخراجات پونچہہ وراجوڑی و مظفرآباد وغیرہ مقامات سے منگواکر تین روپلے خروار کے حساب سے تمام دیہات مین بہم پہونچادیئے اور خود ہر پرگنہ مین جاکر زراعت کرائی چونکہ لوگ تہیدست تہے واسطے تولد و تناسل کے محصول نکاح معاف کیا اور رعایا کو افزایش مرغان کے واسطے تخم مرغ پنجاب وغیرہ ممالک سے منگواکر دیئے اور چورون اور گلہ بانون (گلوانون) کو بیخ و بُن سے دور کیا اور واسطے دادرسی و تفتیش احوالات کے کُل پرگنات مین فی چند چند پرگنات ناظمان بالاستقلال تہانہ داری پر مقرر کیئے اور عدالت و فریاد کا سُننا دوسرون پرنہ چہوڑکر بذات خاص بہ کمال عقل و دانش و جذب فکر رسا خود فیصل کرتا رہا مقدمات کو امروز و فردا مین طوالت ندیتا جلد فیصل کرتا بعض پرگنات تعلقات امانی[۲] پر دیئے اور تخم و تقاوی باقی عہد سکہیون کی بابت جو کُچہہ کُچہہ سیر خروار شالی و ونزک و فی روپیہ آنہ لیا جاتا تہا وہ سب معاف کردی بعض تحویلدارون کو کموزنی شالی و خاک آمیزی سے باز رکہنے کو سزلسے قرار واقعی دی اور کرایہ مرکبانون کا مقرر کردیا باٹ آہنی بنواکر سربمہر کرکے رایج کیئے تاکہ کمی و بیشی نہونے پاوے سپاہیون کو ایک آنہ سے زیادہ طلبانہ لینے کی اجازت نہتی سیاست اوسکی مثل شیر نرکی لوگون کے دلونپر چہائی ہوئی ہتی خلاف ضابطگی بالکل نہونے پاتی ہتی تہان ہاے پشمینہ کو تارپود اجرت شاگرد و نفع اوستاد و بجاسے

[۲] اور بعض ملحقات اجارہ

اخراجات دیگر رائج بازار کے ساتھہ مقابل کر کے محصول واجبی مقرر کیا ایسی ہی
سب انتظام کئے جنسے تجارت شال روز بروز ترقی پکڑتی گئی اوسکی
حکومت کے دوسرے سال مین فراخی روزگار و تیسرے برس مین ارزانی
غلہ ظاہر ہوئی جسکی خبر پاکر اکثر گریختہ اشخاص واپس آئے سات برس تک
سنہ ۱۸۳۶ع بعدل و رافت انتظام ملکی و مالی کرتا رہا اور سنہ ۱۸۹۳ بکرمی کے زمستان مین
سنہ ۱۸۳۹ع آب دریا سے بہت و دیگر تالاب جمکر مثل بلور ہو گیا سنہ ۱۸۹۶ بکرمی مین مہاراجہ
رنجیت سنگہ صاحب سرگباش ہو گئے اور شہزادہ کہرک سنگہ صاحب
اونکا جانشین ہوا ابیات چون شہ پنجاب شد بے سر شدند ؎ ملک و دولت
افسر تخت و علم ؎ از جلوس شاہزادہ یافت زیب ؎ سکہ و سیم و سپہ
تیغ و قلم ؎ بعد سوا برس کے شہزادہ کہرک سنگہ صاحب بہی مر گئے اور
شہزادہ نونہال سنگہ صاحب بعد سنکار پدر لخت سقف بارگاہ دولت کے
نیچے دبکر مر گیا اور نوبت جہانداری چند کور منکوحہ شہزادہ کہرک سنگہ
سنہ ۱۸۴۱ع صاحب پر پہونچی - تین ماہ کے بعد سنہ ۱۸۹۸ ب مین مہاراجہ شیر سنگہ صاحب
بزور شمشیر وارث تاج و تخت ہوا اور لشکریون کو انقلاب متواتر سے کچہہ خوف نہ رہا
سنہ ۱۸۴۱ع ہوا سے بغاوت سب کے سر مین سمائی ۶ بساکہہ سمت ۱۸۹۸ ب مین سپاہیان
پلاٹن نے آغاز شب مین جرنیل میان سنگہ صاحب کو نمک حرامی سے مار ڈالا اسیر
پیشگاہ مہاراجہ شیر سنگہ صاحب سے تادیب و تدارک اون بدمعاشون کیواسطے
شہزادہ کنور پرتاب سنگہ صاحب اور راجہ گلاب سنگہ اور رواسطے نظم و نسق
ملک کے شیخ غلام محی الدین صاحب مامور ہوئے سپاہیان غدار اگرچہ
یہان کے لوگون سے معترض نہوئے مگر آپسمین روز خونریزی کرنے لگے کا پنجان

گولہ اندازنے ہاری پربت سے واسطے سرزنش اون سیاہ درونون کے شیرگڈہی پر
گولہ باری کی اور آخیر حصہ سنہ روان مین شہزادہ کنور پرتاب سنگہ نے رونق بخشی
اور راجہ گلاب سنگہ صاحب نے باغیون کو جو کہ ایکہزار ہتے بہت سی کارزار کے
بعد باداش کو پہونچایا بعد چند روز کے کنور موصوف کے ساتہہ بہ فتح والنصرت واپس
چلاگیا اور شیخ غلام محی الدین صاحب نے مسند ایالت پر پاے حکومت رکہا ننشی
تیلک چند صاحب کاری پر مقرر ہوا بعد چند روز کے سیلاب سے سد قاضی
زادہ و ناوہ پورہ ورعنا وراری وخانیار و کنار نالہ مار وچہچپل مالک صاحب
وغیرہ پلہا سے بہت کہنہ پل سے سوپور تک بہگئے لوگونکا بہت سا اسباب و بہت
سے بچے ڈوب گئے اور ماہ اسوج سمت ۱۹ بکرمی مین مہاراجہ شیر سنگہ میدان بلا دل مین سنہ ۱۲۵۳ ہ
ہنگام لینے حاضری لشکر کے اور شہزادہ کنور پرتاب سنگہ لڑکا اوسکا باوجود صغر سنی
باغ جمعدار خوشحال سنگہ مین تقسیم صدقہ وخیرات کے وقت اجیت سنگہ و لہنا سنگہ
سندہانوالیہ کے ہاتہہ سے مارے گئے - نیز راجہ ہیرا سنگہ خلف
راجہ دہیان سنگہ مہاراجہ رنجیت سنگہ نے تمام سرکشون کو ہتہ پہونچایا شہزادہ دلیب سنگہ سنہ ۱۲۵۴
جو ہنوز دس برس کا تہا دیہیم سلطنت سے تاجور ہوا سمت ۱۹ مین سلطان خان مرزبان
مظفرآباد کو قلعدار مکان مذکور نے جو کہ کشمیر کی طرف سے مقرر تہا گرفتار کرکے
اسطرف بہیجا شیخ غلام محی الدین نے اوسکو قید رکہا اسلئے زمینداران مظفرآباد و
سلطان نجف خان کہوری نے فتنہ و فسا د اوٹہایا جسپر فوج کشمیر اونکی تادیب
کو روانہ ہوئی باغیون نے فوج کشمیر پر غالب آکر بارہ مولہ تک پہونچ اور شیر احمد نے اطراف
کا مراج کو خوب لوٹا سوپور مین بہت سے گہر جلا دئے اسلئے بیتیگاہ راجہ ہیرا سنگہ
سے شیخ امام الدین فرزند شیخ غلام محی الدین بہ جمعیت سات ہزار جوانان جرار کے

[illegible]

کے بہمراہی چند سرداران نامدار ازراہ پونچھ اور جرنیل گلاب سنگھ ازراہ ہزارہ واسطے
سرزنش اونکی کے روانہ ہوئے اور سخت جنگ کے بعد سلطان زبردست خان فتنہ انگیز
کو مظفرآباد کی طرف بھیجکر فوج شاہی وسرداران لشکر راہی لاہور ہوئے اور شیخ
امام الدین بہ بہانہ بیمارداری شیخ محی الدین (جو بیمار رہتا) کشمیر مین رہا ماہ ساون مین
وبا پڑی اور دو ماہ تک مخلوق کثیر عدم مین ملی دروازہ جامع مسجد کا جو بخوف
اژدحام آغاز حکومت دیوان موتی رام سے مقفل تھا شیخ موصوف نے کھولدیا
اور ترمیم سقف کی اور بڑی کوشش سے جوی لچھمی کول کو واسطے طہارت نماز
کے موضع پاندچھہ سے کھود کر لایا نزدیک جامع مسجد کے باولی قدیم کو جو سنگ وخار سے
پرہتی صاف کیا اور گلگت کو مضافات تبت خورد سے تسخیر کیا چونکہ راجہ ہیراسنگھ
نے جلھا پنڈت کو امور جہانداری مین اپنا مشیر بنایا ہوا تھا اسلئے ملک مین فساد اوٹھا
اور ہیراسنگھ نوین پوہ کو معہ میان سوہن سنگھ پور مہاراجہ گلاب سنگھ وپنڈت جلھا
بہ بہانہ شکار جمون مین آئے لشکر نے اونکا تعاقب کرکے بضرب توپ وتفنگ و
آلات جنگ ایک دم مین سب کا کام تمام کیا پھر بسبب صغرسنی مہاراجہ دلیپ سنگھ
کے اوسکی مارانی جی دریوگی نے جواہر سنگھ برادر خورد کو زبردستی وزارت پر ممتاز
کرکے شیخ امام الدین کے نام فرمان حاضری اصدار کیا مگر بجاے اوسکے ۵ ۔ ماہ
اسوج سنہ روان کو شیخ غلام محی الدین لاہور کی طرف روانہ ہوا اور ہیرہ پور مین
سناکہ جواہر سنگھ مارا گیا اور سلطنت لاہور مین ہرج مرج واقع ہوا یہہ سنکر وہ واپس
سنہ ۱۸۴۶ء آیا اور چودہوین چیت سمت ۱۹۰۲ مین مرگیا ۔ اور شیخ امام الدین ناظم کشمیر بنا اوسوقت
سنہ ۱۸۴۶ء لاہور مین تیغ رانی ہو رہی تہی ۔ ۵ ۔ بہاگن سمت ۱۹۰۳ بکرمی کو مہاراجہ دلیپ سنگھ
بدستور جہاندار رہا ۔ سکہونکا عہد حکومت کشمیر ۲۶ سال ہے ؂

شیخ امام الدین

عہد راجگان جموّن

مہاراجہ گلاب سنگھ صاحب بہادر

گو اصل مین مشیت ایزدی سے سب کچھہ دنیا مین ہوتا ہے اور باغبان قضا و قدر گلشن دہر مین گلزار و خارزار امور نیک و بد کو بوتا ہے صرف آدمیکا بہانہ درمیان مین رہتا ہے مگر بظاہر تدبیر سے جملہ امور بظہور آتے ہین شاہ و گدا شہی و گدائی پاتے ہین خداوند کریم ہر ایک موقع و زمانہ کے مطابق بحکمت انتظام جہان فرماتا ہے - لایق وقت فرمانروایان شایان کو مسند حکومت پر بٹھلاتا ہے ایک کو تخت دلاتا ہے دوسریکو حکومت سے گراتا ہے و خاک عدم مین ملاتا ہے - نتایج افعال فرمانروایان مذکورہ بالا کشمیر سے معلوم ہوتا ہے کہ اسباب ذیل کے باعث حکومت سلاطین مذکورین فرق آیا سلطنت نے ضعف و زوال پایا - اوّل جبنے اپنے و اپنے مخالف کے ضعف و طاقت پر نظر نہ کی و بلاپس و پیش انتقام لینے کی فکر کی اُسنے راحت موجودہ کو بھی کہو یا جس طرح راجہ دامودر نے انتقام پدر کے خیال خام سے سری کشن کے ہاتھہ سے جان دی **بیت** ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد ساعد سیمین خود را رنجہ کرد ؎ دوم بعض اوقات مسکینون کی عرض نہ سُننی محتاجون کی حاجت روائی نہ چلانے سے اسلئے کہ فرمانروا جو کچھہ محصول و معاملہ لیتے ہین وہ محض رعایا پروری و عدل گستری و حفاظت بندگان الہی کے لیئے ہوتا ہے تاکہ وقت پر کام آوے جب اونہین کی حاجت روائی و حفاظت مین تامل کیا تو بعض اوقات دعاے مساکین بادشاہ حقیقی کی بارگاہ مین قبول پڑتی ہے اور ایسے شخص کی سلطنت مین ضعف آتا ہے جسطرح راجہ دامودر کا بد دعاے برہمن زادگان سے

حال ہوا - اسلیئے بادشاہان و فرمانروایان کو لازم ہے کہ راجہ تونجین کے اس قول کو درست جانین کہ "جہانبانی نہ واسطے خراج لینے و تن پروری وعیش و عشرت کے ہے بلکہ واسطے اوٹھانے بار رنج و پریشانی و تدارک تکالیف رعایا کے ہے" اور شلوک عمل کردہ راجہ اونتی ورما پہ عمل کرنا ضرور ہے کہ جاہ و حشم ناپائدار رہے آج اگر دست قدرت رکھتا ہے بہتر ہے کہ بیدست و پاؤن کی دستگیری کر کیا معلوم کہ کل کو تیرے ہاتھ سے رشتہ اختیار جاتا رہے پھر تجھکو ندامت اور پریشانی ہوا و سوقت نیکی کیا کر سکیگا" بلکہ چاہیئے کہ راجہ درلب وردن کی طرح عفو تقصیرات گنہگاران کر کر کمند مہر سے اونکو اسیر احسان کرنا جس سے استحکام سلطنت ہوتا ہے - سوم راجگان کو اپنے محکوم کی عورتون پر نظر کرنا زیبا نہین کیونکہ ماتحت کی عورتین سلاطین کو مثل اولاد کے ہوتی ہین جو حاکم بخلاف اصول شہی اونپر نگاہ بد دیکہتا ہے اوسکا حال راجہ راون و پرورہ گپت و راجہ بک سا ہوتا ہے جیسا کہ راجہ کنر کی حکومت و آبادی دار السلطنت سمو شروا نام برہمن کے ناگنے کے عشق کے باعث بیخ و بن سے برباد و ویران ہوئے - چہارم غرور سلطنت سے مثل راجہ اندہ جدہشٹر کے ظلم روا رکہنے سے زوال ہوتا ہے پنجم اکثر حاسد لوگ جو مقبولون کے حاسد ہی اونپر جہوٹے اتہام لگاتے ہین سعدی شور بختان بآرزو خواہند * مقبلان را زوال نعمت و جاہ * اون حاسدون کے افعال و اقوال پر بلا پس و پیش اعتبار کرنا اور اپنے بنائے ہوئے اشخاص کو خراب کرنا جسطرح راجہ جی اندر نے سندہ منتری وزیر کو خراب کیا - ششم بہائیون کی قدر نہ جاننا مثل راجہ ہرن کی جنے اپنے بہائی تورمان کو ذرا سی بات پر قید کیا - ہفتم دشمن ناچیز کو حقیر جاننا سعدی نے دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد * اوسکی عداوت کے رفع کرنے کی تدبیر سے غافل رہنا

اور پرواہ نہ کرنا جیسے کہ راجہ بالاوت کا حال ہُوا - کہ خاندان اوسکے کا ہی خاتمہ ہُوا - ہشتم وزرا کو حکم عدولی کی خو ہو نیدینا مثل راجہ کولسیا پیڈہ کے جسکو اس علت سے فقیر ہونا پڑا - نہم محلات مین بہُت عورات کا رکہنا اور ظلم کرنا مثل راجہ بجرادت و پرتہوا پیڈہ کی دہم غیر ملکی لوگون کے فریب آمیز خوشامدی باتو پنہ اعتبار کرنا ملکی لوگون کو نظر سے گرانا جس طرح ویو شرما وزیر جیا پیڈہ کی خوشامدی باتون سے ارمڈی راجہ نیپال برباد ہُوا یازدہم وعدہ خلافی وکسیکی پردہ دری سے ہی نقصان ہوتا ہے جسطور پدم ناگ کی پردہ دری سے جیا پیڈ کا نقصان ہُوا دوازدہم کہیل کود مین مصروف ہونے عقلا و سپاہ کو اپنے سے ناراض رکہنا حکم کا سُست ہونے دینا مثل راجہ للتا پیڈ کی سیزدہم ناتجربہ کاری و عدم ریاضت کیشی و غفلت و برادری کا حد سے زیادہ شہزور کردینا مثل چپٹ جیا پیڈ کی - چہاردہم کارداروں کے خودسر ہوجانے سے جسطرح کارکوٹ بنسی راجاؤن کا اخیر ہُوا پانزدہم مستحقون کی معاش ضبط کرنا عبادت گاہون کا چڑہاوا لینا امیرون کو فقیر بنانا سفر مین بار برداری کے واسطے رعیت کو بیگار پکڑنا رشوت لینا - خراج ایزاد کرنا - بٹے گز وغیرہ آلات پیمایش و سکہ وغیرہ کا مقدار معینہ سے بغرض بڑہانے قیمت کے گہٹانا کمینون کو شریف رتبون پہ پہونچانا شرفا و عقلا کی جگہہ نالایقون کو پسند کرنا تہوڑے سے کام مین بہت سے گماشتے بہرتی کرنا مثل راجہ شنکر ورما کی شانزدہم سرداران ملک مین نزع و فساد باہمی رہنا مثل عہد سنکٹ ورما و سوگندارانی کی ہفتدہم اہلکارون کو رشوت ستانیکا خوگر ہونے دینا جیسیکہ فرقہ تانتر نے وایک آنگی پارتہہ وغیرہ کی حکومت بر شوت کے باعث نر ہنے دیتے تہے ہژدہم خوشامدیون کی خوشامد سنکر خزانہ فضول خرچی سے

خالی کرنا رقص و سرود مین مشغول رہنا و یون وغیرہ کی صحبت رکہنا مثل راجہ
کہیمہ گپت کی نوزدہم کیکو ولیعہد بنا کر پہر اوس سے بدگمان ہونا فتنہ اندازون
کے فعل پر اعتبار کرکے اوس سے بگڑنا - منافقون کے کہنے سے پند و نصایح والدین
و بزرگان کو نہ ماننا و باپ کے بدخواہ بننا مثل تنازع انت دیو و راجہ کلش دیو
کی بستم فضول خرچی - فتنہ انگیزی - زیادہ ستانی - نقض عہد - دلشکنی رعایا و فوج
ظلم بہ بندگان خدا - حق تلفی - عیاشی - نارسائی - اختیار فروشی - ناپرہیزگاری
عدم ثابت قدمی - عدم ہونا سیاست کا - وزیر بددیانت کا ہونا - وزیر نیک کی بے
قدری کرنا - فریاد کا نہ سننا - ماتحتون کو بے خوف رکہنا - خودغرضون کی گفتگو
سچ ماننا بجاے دانا و خاندان کے نادان و رزیل کا رکہنا راز کا کہلے رہنے دینا
درست خبر کا نہ آنا جو صفتین اوت کرش و راجہ ہرش دیو مین تہین بست و یکم
ابلہ فریب باتین سننا اتفاقی خانگی و بے قدری اہل ہنر مثل راجہ سوسل کی
بست و دوم عیاشی مین رہنا و امور سلطنت کا وزرا پر چہوڑ دینا مثل راجہ بکہا چر
کی اور راجہ پرمانو کی جسکو قدسی و روحانی شکلین دکہانے کو اسطے لوگ ٹہگتے تہے بست و سوم
غیر ملکی لوگون کو واقف راز کرنا اور اختیارات دینا جیسا کہ راجہ سہدیو کے عہد مین
رینچن شاہ و لشکری چک نے آکر اوسکی سلطنت کو برباد کرکے خود حکومت حاصل کی
بست و چہارم شراب نوشی مین مست ہو کر راست خبر نہ پانا اور غافل رہنا اور تعصب
مذہبی کرنا جسکے باعث حیدر شاہ کا ملک برباد ہوا اور خود بام سے گر کر مرا بست و پنجم
تعصب مذہبی و شرارت و غرورت حکومت مین آنا جسنے محمد شاہ کو کوہستان
مین آوارہ کیا اور عدم دلجوئی دلاوران و قدردانی ہنرمندان بست و ششم لوگون کی
صلاح پر چلنا مثل مرزا حیدر کاشغری کی تباہی لاتا ہے بست و ہفتم ناراض رکہنا

رعایا کو جیسے کہ یعقوب چک کے سب لوگ غنیم سے ملگئے بست و ہشتم بموقع جنگ فتح
بغرت کا ایک شخص پر مدار رکہنا یا مختار کل کا ہمراہ رہنا جس طرح نورنگ خان
میر فوج یعقوب چک کے مرجانے سے باوجود مغلوب ہوجانے فوج مخالف کے فتح مخالف
کے ہمعنان ہوئے - یہہ باعث ظاہری انقلاب حکومت فرمانروایان سابقہ کا
ہوا و باطن مین مرضی خدا کی ایسی ہی تہی کہ اول دفعہ بودہون نے زیادتیان کین پہر
عہد اسلامیہ مین پانچسو برس تک وہ ظلم وستم ہوئے کہ ہر فرد بشر کے منہ پر سوائے
کلمہ الامان کے اور نہ رہا صرف بادشاہان دہلی بذات خاص رعایا پرور وعدل گستر رہی
مگر اونکے بعض صوبہ بہی مثل اعتقاد خان کے افاغنہ کے ظالمون سے کم نہ تہے - ۲
عجیب وغریب بدعت ومصیبت رعایا پہ رہی جسکے کہنے سُننے سے بدن پر رونگٹے کہڑے
ہوجاتے ہین کشمیر بعض راجگان کے وقت مین کسی ملک سے کسی بات مین کم نہ تہا
لیکن حیف کہ مسلمانون نے اوسکو بالکل خراب کردیا - ہندوستان - سندہ - ایران
توران - افغانستان - وغیرہ مین جہان مسلمان گئے وہی حال ہُوا - دانایان فرنگ نے کیا
گانا بجانا گیا اور کام سب مین سے آدمی کی آزادی کو مقدم سمجہا اور جدید تحقیقاتون اور نو
ایجادون کو داخل بہتری سمجہا اور درجہ وحشت سے رتبہ دانائی ودارائی پایا مسلمانون نے
مطالب مندرجہ کتب مذہبی کے بغیر سب کچہہ عیب وگناہ جانکر تحقیقات کو بُرا مانا لونڈی غلام
بنانا بت شکنی کرنا غیر مذہب والون کو عذاب شدید پہونچانا اونکو کفار کے خطاب سے مخاطب
کرنا داخل بہتری دینا وصواب عقبیٰ سمجہا جو حال محمد بن قاسم نے سنہ ۷۱۱ء مین
سندہ پور پاٹن مین سنہ ۱۰۱۸ء مین محمود غزنوی نے سومنات ومتہرا وقنوج
وغیرہ مین ذوالقدر خان کا عہد سہدیو مین پہر علیشاہ وسکندر بت
شکن وغیرہ افغانون عظیم خان وغیرہ نے کشمیر مین کیا تعجب ہے کہ مسلمان مورخون

۲ ہندو فرمانروایان کے وقتون مین بہی انقلاب ہوئی ہے تاہم وہ ... لیکن مسلمانون کے عہد مین

نے بہی یا بخواہش انعام یا بخوف جہوٹ آلائش اور تعریفین ایسی لکہین کہ اونکی کوئی بات
بہی قرین اعتبار نہین ہے - اونکا خیال شاید یہ تہا کہ تواریخ خاص بادشاہون کے یا اونکی تعریف
کے لئے ہوتی ہے اور دنیا بہی اونہین کے واسطے بنی ہے سچ بہی تو ہے کہ رعایا ہندو تہی
جو کہ اونکے نزدیک آدمی یا مخلوق خدا نہ تہی بہ قول امیر خسرو جو دانا و یگانہ عصر تہا -
کہ ہنود زاغ روز زاغ چہرہ زاغ صفت ہین پس زاغون کا مارنا کیا عجب تہا کافر تو
ہندؤن کا نام تہا جس فارسی مسلمانون کی تاریخ مین دیکہو اسی سبب سے سوا سے
عیش و عشرت و خلعت و خطاب امرا و تعریف شہان لوگون سے تحایف و نفایس
و اخذ نذرانہ - ہنود کا لوٹنا اونکی بہو بیٹیون عورتون کا لونڈی غلام بنانا -
مندر و مورتیون کا توڑنا - قتل عام کرنا - لوٹنا - برہمنون کو خراب کرنا - زبردستی
مسلمان کرنا شراب پینا رقص و سرود مین رہنا شکار بادشاہان وغیرہ کے بغیر
اور کچہہ نظر نہین آتا - جہان یہہ حال ہو وہان عدل و انصاف و رحم کا کیا ذکر
بہروسہ - انتظام ملک حدود عملداری عہدہ و اونکے فرایض و خدمات کا اونمین ذکر ہی نہین
دیوانی - فوجداری - وغیرہ صیغہ اوسمین موجود نہ تہے تمام معاملات و مقدمات ہر فرقہ و
ومذہب کے قاضیون کے فتوے پر (جو بموجب شرع مسلمانون کے ملتے تہے) منحصر تہے
اور قاضیونکا حال ناگفتہ بہ ہے - رشوت اونکو حلال تہی - بقولیکہ قاضی کو مفت کی
شراب حلال چنانچہ تاریخ سندہ مصنفہ محمد معصوم قاضی متغیہ ٹہٹہ عہد جام
سنجر پندرہوین صدی کو دیکہو خود معلوم ہوگا - افغانون کے وقت حکم تہا کہ ہندو
اچہا کپڑا نہ پہنا کرین دستار نہ باندہین - سوار نہ ہوین - سب سے زیادہ سخت
محصول جزیہ تہا جسکے نام سے سب برباد ہوتے تہے - کتب خانہ جلائے گئے عظیم خان
کے عہد مین تمام ہندو کس ظلم و جبر سے مسلمان کئے گئے سو کہہ رام پنڈت

سپیرور ریئس وقت جو دو برس بعد پھر ہندو بنا اور صدہا پنڈتون کو ہندو کیا کس جور و جفا سے مسلمان کیا گیا ہتا۔ عبداللہ خان کے وقت مین پنڈت ویدہ رام مٹو رئیس اعظم سکنہ رعنا واری کسطرح برباد کیا گیا۔ ذوالقدر خان نے زن و مرد صغیر و کبیر خطائیون کے ہاتہہ کسطرح فروخت کیے۔ یعنی شاہ نے کوٹہ رانی کو جو حرم راجہ اودیان دیو تہی کسطرح اپنی بیگم بنا لیا۔ دیوان ہرداس کا کیا حال ہوا۔ چودہری ہیمیش کے باغ کا کیا حد ہوا کہ سیف خان کے دلپر داغ لگا۔ اعتقاد خان کے وقت کیا کیا بدعت ہوئی اگر کسیکے گہر مین گلاب کا بوٹا ہوتا تہا تو اونکی حفاظت کو دو پہرے مقرر رہتے تہے جنکو صاحب خانہ کی طرف سے رسد وغیرہ ضروریات دینی پڑتی ہتین جس سبب سے لوگون نے بوٹے و درخت میوہ دار بہی جلا دیے۔ ممکن نہ تہا کہ کوئی تیرتہہ یا رسوم مذہبی کر سکتا کہلکہ وہ مہہ کے خوف سے سوپور کے آگے بڑہنا قضا کے پنجہ مین جانا ہتا۔ علیخان چاک نے سمت ١٦٣٢ ب مین راجہ بہادر سنگہ والی کشتوار کی ہمشیرہ ١٥٧٥ء
کو کسطرح منگوایا۔ الامان الامان ایسے وقت سے مسلمانون مین صرف اکبر بادشاہ معہ وزرا کے متعصب نہ تہا پس اون سے مسلمان لوگ ناراض تہے۔ ایران کے بادشاہ کے خط کے جواب مین جو اکبر نے جواب لکہا اوس سے صاف ثابت ہے کہ شاہ ایران اکبر کے لاتعصب ہونے سے ناراض ہتا۔ فیضی کی تاریخ وفات دیکہو ع سگے از جہان رفت بحالِ قبیح خو سال تاریخ خالداً فے النار۔ زین العابدین کو اسی واسطے بت شکن کہا گیا اور مندر مین دفن کیا گیا۔ ان ہی جور و جفا پانصد سالہ نے کشمیر کو بزدل و ہوا مین و بے علم و جاہل کر دیا۔ مغلون کو صرف کسیقدر انتظام ملک کی فرصت ملی ورنہ اورون نے یا بخواہش دولت و مال جہاد و حملات تعصبانہ مذہبی کئے یا آپسمین ہی لڑتے مرتے اور مذہب اسلام پہیلاتے رہے جسنے دین قبول نہ کیا اوسکو قتل کیا

میر ہزار کے عہد کو دیکھو۔ مندرون کی جگہہ مسجدین و زیارتین بنوائین۔ ایسی بد امنی
مین بندگان خدا کی فریاد قبول ہوئی کہ سر مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب کے ہاتہہ
سنہ ۱۶۰۸ء مین یہہ ملک آیا جسکی مختصر کیفیت یہہ ہے۔ کہ سمت ۱۶۶۵ب مین انگریزون نے دخل
سنہ ۱۷۵۶ء ہندوستان مین پاکر سمت ۱۸۱۳ تک ترقی حاصل کی اس درمیان مین فرانسیسی
بخواہش تسلط فساد کرتے رہے مگر اونکی کچھہ پیش نہ گئی ادہر فرمانروایان اسلامیان
کے باہمی نفاق و غفلت و فتنہ انگیز باتون و عیاشیون و دیسی ریئسون کی
ناتوانی کے باعث روز بروز اونکی حکومت کو ترقی و وسعت ہوتی گئی۔ برٹن کلان
سنہ ۱۸۲۷ء مین انگریزون کی بنیاد سلطنت سمت ۱۸۸۴ بکرمی مین ہوئے اور سمت ۱۶۵۷ بکرمی مین ہندوستان
سنہ ۱۶۰۰ء اونہین ملا۔ یعنی شاہان مغلیہ کے عہد مین انگریزون نے اوّل تجارت ہند شروع
سنہ ۱۶۳۹ء کی اور بسرعت و حکمت ہندوستان پر قابض ہوئے سمت ۱۶۹۶ب مین راجہ شری
رنگ رایل والی وجی نگر واقعہ حاطہ مندراج نے انگریزون کی سرکار کمپنی کو
سنہ ۱۶۶۱ء تعمیر قلعہ کی اجازت دی تہی۔ سمت ۱۷۱۸ب مین پرتگیزون نے جزیرہ مبئی بموقعہ بشادی
دختر خود بادشاہ انگلستان کو جہیز مین دیا شہر کالی کٹ ضلع ملیبار واقع
سنہ ۱۸۷۴ء حاطہ مندراج مین اول دفعہ جہاز انگریزون کا لنگر انداز ہوا سمت ۱۹۳۱ب مین
سنہ ۱۶۸۹ء ٹیپو سلطان سے انگریزونکا عہد نامہ ہوا سمت ۱۷۴۶ب مین کلکتہ کو انگریزون نے
سنہ ۱۸۴۹ء مستحکم کیا ۸ مارچ سمت ۱۹۰۶ب مین تمام ملک پنجاب رنجیت سنگہ کا قبضہ صاحبان
انگریز مین آیا۔ ×

سر مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب

مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب ذات کے سورج بنسی چہتری تہے عرباً اس قوم کے راجپوت
بہی کہلاتے ہین۔ گلاب نامہ مین انکا شجرہ نسب اکچہواکو تک اور اوس سے پہلے
برہما تک ملایا گیا ہے اور یہہ بات دراصل درست ہے کیونکہ ہر ایک شخص یا قوم برہما

کی اولاد ہے۔ مصنف کتاب مذکور نے لکھا ہے کہ راجہ اگنی برن والی اجودہیا کا بہائی اوسکی گرم مزاجی سے جلکر نو سو برس اور بقول بعضے ۸۱ سو برس قبل از وجود کلجگ فقیر ہوکر اجمیر مین دریاے گنگ کے کنارے آرہا وہان سے نگرکوٹ کے راستہ کوہستان ہذا مین آرہا اور ملک پر قبضہ کرلیا۔ بیٹا اوسکا بایو شرب اوسکا قایمقام ہوا اوسکی چہٹی پشت مین جامبو لوچن ہوا اوسنے راجہ چپند کرہاس والی پنجاب کو لڑکر مارا ایک دن شکار کہیلتے ہوئے (جہان اب جمون آباد ہے) جنگل کے تالاب پر دیکھا کہ شیر و آہو باتفاق پانی پی رہے ہین۔ اوسی جگہہ جمون اپنے نام پر آباد کیا پہر اوسکا بیٹا پورن کرن بنام راجہ جمبو مشہور ہوا اوسکے دو بیٹے ہوئے دہرم کرن راجہ جمبو اور دیا کرن جکو حسب درخواست اعیان کشمیر کا راج ملا اور ۵۵ پشت مین اوسکی حکومت کشمیر رہی اسکی پانچوین پشت مین راجہ شب پر کاش ہوا اوسنے قندہار تک حکومت کی پہر سنہ ۸۴۸ کلجگی مین جوتی پر کاش ہوا سنہ ۱۳۵ کلجگی مین اوسکا بیٹا رتن پر کاش ہوا سمت ۱۵۶۲ کلجگی مین) اوسکی اکیسوین پشت مین راجہ بلبُ اوسکی ۲۷ وین پشت مین ۲۹۷ برس بعد راجہ سرمہہ لادہر ہوا مبکا بیٹا کرت دہر تہا اسیکے عہد مین روشن شاہ فقیر جسکی قبر گمٹ مین ہے جمون مین پہونچا۔ اِس کرت دہر نے سمت ۲۷۴ ب مین راجہ بکرم پال دہلوی کو مارا۔ ۹۵۳ برس بعد اِسکی چہٹی پشت مین بہوج دیو ہوا اوسکے وقت سمت ۱۰۳۲ بکرمی مطابق ۳۶۵ ہجری کو سلطان ناصرالدین سبکتگین پنجاب مین آیا راجہ بہوج دیو راجہ جیپال کی مدد کو ہمراہ گیا اور مارا گیا اور بیٹے اوتار دیو کو راج تلک دیا۔ اوس نے ۲۸ برس راج کیا ۳۳ برس راجہ جسدیو نے حکومت کی۔ جسروٹہ اِسیکا آباد کیا ہوا

۱۰۹۴ء

ہے ۱۴ برس سنگرام دیو نے سمت ۱۱۵۱ بکرمی مین ۷۰ برس جگدیو نے پہر راجہ
برج دیو نے سنہ ۱۲۲۱ بکرمی مین تخت نشین ہو کر ۱۵ برس راج کیا ۴۴ برس بعد
چوہتی پشت مین مالدیو پسر جو ہدردیو ہوا یہہ مالدیو بڑا طاقت ور اور زبردست ہوا
پرانی منڈی اوسی نے بنائی ہتی اسکے عہد مین سنہ ۸۰۱ ہجری مین امیر تیمور گورگان
ترکستان سے ہندوستان کو آیا جس نے ہنود پر سخت ظلم کئے جب جمون مین پہونچا
مالدیو نے شبخون مار کر اوسکی سپاہ کو تباہ کیا۔ ۴۰ برس اوس نے راج کیا اور اوسکی چوہتی
پشت مین ۱۰۲ سال بعد کہوکردیو ہوا اسکے عہد مین ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ
دریاے سندہ سے اس پار آیا اُسنے ۲۹ برس حکومت کی اِسکی ساتوین پشت
مین ۲۰۲ سال بعد گبجی سنگہ کا بیٹا دہرب دیو براور اندر دیو ۲۲ برس
تک حکمران رہا سمت ۱۷۰۳ بکرمی مین مسند نشین ہوا تہا اوسکے چار بیٹے تہے رنجیت دیو ۔ سنہ ۱۷۰۳ء
کہنار دیو۔ صورت سنگہ۔ بلونت سنگہ۔ رنجیت دیو اول کوہ
ترکٹ مین رہا پہر لاہور کے صوبہ دار سے ملنے کو گیا تو وہان ۱۲ سال تک نظر بند
رہا۔ میان کہنار دیو اس عرصہ تک جمون مین حکم کرتا رہا پہر رنجیت دیو لاہور سے
نجات پا کر آیا اور جمون کو بزور اپنے تصرف مین لایا اسکے عہد مین بیگم محمد شاہ
کی (جو بسبب غلبہ سکہان شاہ جہان آباد کو بسبب دوراندیشی نہ جا سکے) جمون مین
آئے اوسنے اپنے رہنے کو مکان بنایا جو اب تک بیگم کی حویلی کہلاتی ہے اور اب اوسمین
ایک طرف توپخانہ و دوسری طرف طویلہ ہے۔ رنجیت دیو منصف و عادل تہا او
راجگان قرب وجوار مثل راجہ اکہنور۔ ولیت پور۔ کرمچی جسروٹہ۔
بہندرال۔ بہدروال۔ سانبہ۔ منکوٹ وغیرہ اپنے زیر کر لیا وہی لوگ
سنہ ۱۷۷۱ء جمون مین آکر جنگی خدمتین دیتے رہے سمت ۱۸۲۸ بکرمی مین رنجیت دیو احمد شاہ

دورانی کے ساتہہ بغرض گرفتاری رجب... بہیجو ن گیا تہا جبہر اوسکو کشمیر مین
ساٹہہ ہزار خروار شالی کی جاگیر ہی ملی تہے جو کہ عہد سکہون مین بند ہوئی - ۷۵ سال
کی عہد حکومت کے بعد رنجیت دیو مرگیا اور پیچہے اوسکے خانہ جنگی و نفاق سے جمون بالکل
کمزور ہوگیا - پنجاب مین سکہونکا بہت زور بڑہ گیا رنجیت دیو کے تین بہائی اور تہے
جنکا شجرہ نسب ضمیمہ مین درج ہوگا - بلونت سنگہ - گہناَ دیو - صورت سنگہ صورت سنگہ کے
چار بیٹے تہے موٹا زور آور سنگہ وہو لا ہوپا - زور آور سنگہ کا بیٹا
کشور سنگہ تہا اور کشور سنگہ کے تین بیٹے تہے - گلاب سنگہ - دہیان سنگہ
سوچیت سنگہ سمت ۱۸۴۹ بکرمی مین گلاب سنگہ پیدا ہوا - جب باہمی نفاق سنہ ۱۷۹۲ع
و روزمرہ کے مفسدون اور تنگدستی و زوال حکومت سے تنگ آیا - اور سُنا کہ شاہ
شجاع جدید فوج بہرتی کر رہا ہے تو نوکری کرنے کو روانہ کابل ہوا اثناء راہ مین
دیوان خوشوقت رائے ملازم سردار نہال سنگہ اٹاری والہ کے پاس
نوکر رہا دو سو روپے معہ ہمراہیون کے اوسکا مشاہرہ مقرر ہوا - پرگنہ نسوکہر مین اوسنے
بہادری کی تو حکما سنگہ چمنی نے اوسکے تذکرات دلاوری مہاراجہ رنجیت سنگہ
کو سنائی مہاراجہ نے معرفت میان موٹا کی اوسکو طلب کیا سمت ۱۸۶۶ ب مین وہ اوسکی سنہ ۱۸۱۰ع
حضور مین ہمراہی میان موٹا حاضر ہوا سمت ۱۸۶۹ ب مین دہیان سنگہ ہی وہین پہونچا اور سنہ ۱۸۱۲ع
ساٹہہ روپیہ ماہوار کا نوکر ہوا سمت ۱۸۶۸ ب مین سردار فتح محمد [2] خان بارکزائی نے سنہ ۱۸۱۱ع
بامداد مہاراجہ رنجیت سنگہ باقرار دینے آٹہہ لاکہہ روپیہ سالانہ کشمیر فتح کی سمت ۱۸۷۲ سنہ ۱۸۱۵ع
ب مین اول دفعہ مہاراجہ رنجیت سنگہ نے کشمیر پر یورش کی اور گلاب سنگہ کو
بیول جاگیر مین دیا - امیر چند اوسکا دیوان بنا - پہر قلعہ گہرو عالہ مین اوسکی
بہادری دیکہہ کر رام گڈہ جاگیر مین دیا پہر یورش ملتان پر حسب ارشاد مورخہ سمت ۱۸۷۴ سنہ ۱۸۱۷ع

بکرمی مقام ریاسی جاگیر دیوان سنگھ کو اوسنے تسخیر کیا اور اپنے وزیر زورآور سنگھ
کی سپرد کیا اوسکے بعد دہیان سنگھ کو ڈیوڑہی ملی سمت ۱۸۷۶ ب مین مہاراجہ سنہ ۱۸۵۹ء
رنجیت سنگھ سے رپورٹ ہوئی کہ جمون والے سوائے واقف واہل برادری
کے کسیکو معاملہ نہین دیتے - اسپر جمون گلاب سنگھ کو اجارہ پر ملا اِس ہودتہ گلاب سنگھ سنہ ۱۸۲۰ء
نے سات سو سوار نوکر رکہہ لئے سمت ۱۸۷۷ ب مین گلاب سنگھ نے معرفت
لکہپت وزیر کشتوار کے راجہ تیغ سنگھ سے کشتوار لیا - چونکہ وزیر مذکور
اپنے راجہ سے ناراض تہا اوس نے گلاب سنگھ کو ترغیب دی جو ہین فوج
اوسکی قلعہ ڈوڈے پر پہونچی وہ بہاگ گیا - پہر حسب الحکم منکبرہ وڈویژنما زیجاز
کو فتح کیا - اور میان ڈیدو ترکٹا پہ مارا گیا - اور راجہ اغـر خان نزربان
راجوڑہی کو گرفتار کیا - اِس بہانہ سے کہ وہ تخت لاہور کا مخالف تہا -
جب اغرخان اسیر ہوا اور مہاراجہ صاحب اکہنور مین لب دریائے چناب مین نقد
بخشش دیتے تو گلاب سنگھ کو جمون معہ خطاب راجگی دیکر راج تلک دیا -
سوچیت سنگھ کو بہ خطاب راجگی رامنگر اور دہیان سنگھ کو خطاب راجہ
راجگان

نقل سند یہہ ہے

درین وقت فرخندہ رخت ازراہ تفقدات وتلطفات راج تلک چکلہ
جمون کہ از آبا و اجداد ملک موروثی وملکیت بزرگان او جلدیدار نزیل
بُدہ مقرب بارگاہ سلطانی خیرخواہ بلا اشتباہ راجہ گلاب سنگھ واو جلدیدار
نزیل بُدہ مقرب بارگاہ سُلطانی میان دہیان سنگھ و راجہ سوچیت سنگھ
بود و از خورد سالگی کہ قریب دوازدہ سال عمر مشارٌ الیہان بود کہ در جناب خیفمآب
خیرفیاب بسر گردیدہ اند زہم آباواجداد موسی الیہان از قدیم الایام پشت در پشت وریجا

آوری حسن خدمات سنگہ صاحب فیاض سرگباشی ابو یصاحب ام میان سنگہ جیو از صدق دل حاضر ماندہ بودند و ہم ہر سہ او جلد یداران غاشیہ عبودیت و فرمانبرداری و خیر خواہی و خیر اندیشی و حاضر باشی بردوش جان کشیدہ دقیقہ از دقایق نمک حلالی و جانفشانی و نوکری فروگذاشت نکردہ در ہر جنگ و معرکہ مثل افتتاح ملتان و کشمیر و اقتال مفسدان بد اندیش آنروی آب دریاے سندہ و افواج آمد کابل و پشاور وغیرہ از سرگذشتگی و جان نثاری و مردانگی فرق و تفاوت درمیان نیاوردہ لہذا ملک چکلہ مذکور در وجہ راجہ موصوف نسلاً بعد نسلاً عطا و مرحمت شدہ و قشقہ راج مذکور از دست مبارک بہ او جلد یدار نزل بدہ مقرب بارگاہ خیر خواہ بلا اشتباہ راجہ گلاب سنگہ مبرہن فرمودہ و از راہ کمال توجہات و مہربانی و بجا آوری حسن خدمات سرکار والا قشقہ راج ملک بندر الٰہہ در وجہ او جلد یدار نزل بدہ راجہ سوچیت سنگہ جیو از حضور فیض گنجور عطا و مرحمت شدہ کہ حاصلات آنرا در ما یحتاج خود آوردہ نسلاً بعد نسلاً میخوردہ باشند و بخدمات و خیر خواہی و نمک حلالی سرکار والا سرگرم باشند کہ بفضل سری اکال پورکھہ جیو ہر کس کہ از خاندان عالیشان سرکار فیض آثار خواہد بود۔ بموجب ہمین پروانہ حضور انور بعمل آوردہ فرقے و تفاوت نخواہد ساخت و ہر کسیکہ از پشت راجہاے و میان موصوف بودہ باشد کمر ہمت بستہ در نوکری و خیر خواہی و فرمانبرداری و نمک حلالی سرکار فیض آثار حاضر و رجوع باشند لہذا پروانہ والا بصیح و پنجہ زعفرانی بدست مبارک مزین فرمودہ عطا شد۔ تحریر بتاریخ چہارم ماہ مارچ سنہ ۱۸۱۸ع سنہ ۱۸۷۵

پروانگی حضور

سنہ ۱۸۲۴ع سمت ۱۸۸۱ بمین زیر حکم دیوان امیر چند قلعہ سمرتہ علاقہ بہڈواد واقع کوہستان رام نگر

فتح ہوا پہر سمت ۱۸۸۲ ب کو راجہ گلاب سنگہ جنگ سیدو مین شامل ہوئے اور کان سنہ ۱۸۲۵ع
نمک پنڈ دادنخان اونکے تفویض ہوئی سمت ۱۸۹۱ ب کو امیر دوست محمد خان والی کابل سنہ ۱۸۳۴ع
پشاور پر چڑہ آیا سردار ہری سنگہ پہلے ہی سے ادسطرف حاکم خود مختار رہتا تہا
اُسوقت ہمراہ راجہ گلاب سنگہ بہی گیا سردار ہری سنگہ نے اس معرکہ مین کار رستم کیا
اور آخر کار وفات پائی - پہر مہاراجہ صاحب جمون مین رونق افروز ہوئے سمت ۱۸۹۶ سنہ ۱۸۳۹ع
ب مین مہاراجہ صاحب سرگباش ہوئے اور کہڑک سنگہ تخت پر بیٹہے اور چیت سنگہ
مارا گیا - باہمی نفاق وخانہ جنگی لاہور مین شروع ہوئی سمت ۱۸۹۶ ب کی ماگہہ مین بدستوری سنہ ۱۸۳۹ع
کنور نونہال سنگہ راجہ صاحب گیا جی کے درشنون کو گئے اور سخت تنازعہ باہمی
بوقوع آیا ماہ ماگہہ سنہ ۱۸۹۷ ب مین بحکم بی بی صاحبہ تعلقہ منا ور کا راجہ صاحب کو سنہ ۱۸۴۰ع
جاگیر مین ملا سمت ۱۸۹۸ ب راجہ صاحب نے قلعہ منگلا مائی فتح کیا - اودہر لاہور مین اسطرح سنہ ۱۸۴۱ع
نفاق وخانہ جنگیون وحق تلفیون وغرور وتکبر وغریب کشی سے زوال سلطنت ہو رہا تہا
اودہر راجہ گلاب سنگہ اپنی ریاست کا انتظام وطریقہ وقت کو غنیمت جانکر بناتے رہے
اور تینون بہائیون نے اپنے اپنے سپاہی بہی رکہنے شروع کیئے گلاب سنگہ زیادہ تر
جمون مین رہتے اکثر اوقات شامل خروج سکہان ہوتے تہے اِن دنون مین جمون مین
لوٹ کہسوٹ کی اسقدر نوبت تہی کہ راہرو کی پگڑی وٹوپی تک چور لوٹ لیتے تہے - مگر
گلاب سنگہ نے اُسکا تدارک ایسا کیا کہ ملک مین امن ہوگیا اور تمام بدمعاش معدوم ہوگئے
جمون ایک مضبوط ومربوط ریاست بن گئی ڈریو صاحب نے جو اونکو طامع ہونیکا
الزام لگایا ہے گو یہہ درست ہے کہ ایک ہری سنگے روپے کو وہ دیکہہ کر اسطرح
جہپٹ پڑتے تہے جیسیکہ چیتا آہو پہ مگر اصل مین بسبب خود کمائے ہوئے کے اونکو
زر کی بہت قدر تہی وہ روپیہ لیکر عرض ومعروض اونکے اشخاص کی بہی بخلاف

بخلاف زمانہ حال بڑی غور و پرداخت سے سُنتے تہے - اور خزانون کو مدفون کراتے
تہے چنانچہ قلعہ سلال دریا سے ورام نگر مین خوب دولت مدفون کرادی ہتی -
بے رحمیان اونکی ہی زیر دستون و ظالمون پہ ہوتی تہین بلکہ اون بیرحمیون کا نتیجہ یہ
تہا کہ میان لوگ وغیرہ راجپوت چوراہزنی وچوری و بغاوت و دختر کشی وغیرہ کے خوگر
تہے راہ راست پر آتے چلے ہتے - آپ ہمیشہ داد و فریاد رعایا کو بذات خاص سُنتے
اون کو زمینداروں یا غربا کی لباس سے بو نہ آتی ہتی اور طبیعت نہ گبہراتی ہتے نہ وہ
انصاف یا اختیار اپنا کسی ہاتہ فروخت کرتے تہے - مقدمات خود بڑی غور سے سوائے
عبرالبفہات و ترتیب امثلہ وکارروائی کاغذی کے سُنتے و فیصل کرتے تہے چونکہ
بڑے تجربہ کار مدبر اور فن سپہ گری مین ہوشیار و آزمودہ کار تہے جنگی معاملات مین ہمیشہ
کامیاب و اقبال مند رہے ہمسایون اور ہمعصرون کی بہ نسبت اصول حکمرانی و زمانہ بینی
و تجربہ کاری مین واقف تہے جب لاہور مین سکہا شاہی ہوگئی اور سب کے سر مین ہوائے
خودسری پہر گئی تو اونہوں نے و اونکے بہائیون نے عرصہ پندرہ برس مین کوہستان اندرونی
و بیرونی سر کرلئے اوسوقت اون کے پاس فوج کشادہ کسیقدر رہتی جوکہ بیگم کی حویلی
مین رہتی ہتی اور راجہ دہیان سنگہ نے سات آدمی دیلیئے واسطے سکہلانے قواعد
کے باجازت مہاراجہ صاحب جمون مین بہیجے تہے چونکہ ان سپاہیون نے جو متعدد
یا پچاس سے زیادہ آئینی سپاہی نہ تہے ہمراہ کشادہ نکے فتح پر فتح کی تو مناور کی
حضرت پر انکا نام فتح پلٹن رکہا گیا پہر اونہین مین سے دیوی وغیرہ اور پلاٹن بنتی گئین
چنانچہ اس فتح پلٹن نے ۳۵ جنگ کئے ہوئے ہین اول دفعہ دیوان کہیا کے ماتحت
اونہون نے مناور کو جو اوسوقت سکہون کے تصرف مین تہا پہر زیر کمان وزیر رتنو -
قادر آباد - پہر دیوان ہری چند کے ماتحت گجرات پہر ہمراہ رتنو متصل

سیالکوٹ سودہرہ کوپڑہ کوپہرلنکا جادہ پہر سہروہی کٹوئی جانب کوہاٹ پہر ڈنگا متصل ہون میانی پھر ہمراہ میان **اربیل سنگہ** منادر مین مرتبہ ثانی ودیوان **ہری چند** کے ساتہہ منگلا مائی مین فتح میں کی اِس فتح مین اون کو کہنہ ٹ بہی انعام مین ملے تہے۔ پھر ہمراہ راجہ گلاب سنگہ لاہور مین فوج شہزادہ شیر سنگہ سے لڑے۔ پھر بہ ہمراہی موصوف الیہ برائے تادیب باغیان قاتلان جنرل میان سنگہ کشمیر مین لڑے چلاس مین ہمراہ میان ٹہو و دیوان ہر چند پہر ہمراہ وزیر زور آور دمان تالاب کو گئے۔ یہہ وزیر زور آور دکہاور کا باشندہ تہا اور ریاسی کا وزیر تہا بہ کمال جرأت جب اوسنے کوہستان کو زیر کرلیا تو براہ کشتوار وپانگا پاڈر وغیرہ فتوحات کرتا ہُوا ہزار ہا سپاہیان کشادہ جمع قریب بارہ ہزار کے تہے اور صرف انہین پچاس آئینی سپاہیون کو ہمراہ لیکر بعد قتل میان سنگہ لداخ مین پہونچا۔ اُسنے چردائون سے سُنا تہا کہ کشتوار سے آگے اور ملک ہے چونکہ کشمیر سکہون کی پاس تہی اِسلئے براہ زنسکار۔ لداخ کو روانہ ہُوا۔ اِسپر راجہ **لداخ** کو معلوم ہُوا کہ کوئی غنیم چڑہ آیا اوس نے اپنی فوج کی جمعیت بدین خیال کہ دشمن کشمیر کی طرف سے آتا ہے درہ کہلسی مین کی اور لداخ خالی رہا وزیر زور آور و بلا مزاحمت کسی کے اِسطرف سے لداخ مین داخل ہُوا جب لداخیون کو یہہ خبر ہوئی تو مصلحتاً متابعت وزیر کی قبول کی ذرہ جنگ نہوا مگر لداخیون نے وزیر کو کہا کہ اسکردو بہی فتح کرو اوسپر وزیر مذکور روانہ اسکردو ہُوا۔ اثناء راہ مین ایک دیہہ کے زمینداردن نے مقابلہ کیا۔ ایک آدمی ڈوگرون کا مارا گیا۔ اِسپر دیہہ مذکور قتل عام کرکے ویران کیا گیا اسوقت اسکردو مین **احمد شاہ** راجہ تہا اوس نے اوسکی آمد سُنتے ہی قلعہ کو مضبوط کرلیا۔ وزیر

رات کے وقت دریا کو عبور کر کے قلعہ کے نیچے جا پہونچا راجہ خوف سے اوسکے پاس حاضر ہوگیا اوسوقت وزیر نے گرفتار کر لیا اور جرمانہ مانگا مگر اوسنے جرمانہ ندیا اور کہا کہ مین راجہ ہوکر وزیر کو جو ایک راجہ کا نوکر ہے ہرگز جرمانہ ندونگا - اِسپر اوسکی رہائی عمل مین آئی اور ملک فتح ہُوا - احمد شاہ وزیر کا مصاحب بنگیا - پھر وزیر نے حصورہ پر حملہ کیا وزیر نے بعد حرب وپیکار کے راجہ حصورہ کو قید کر لیا اور قلعہ کو جلا دیا اوسوقت حصورہ مین سکہون کا راج تہا - اسپر مہاراجہ رنجیت سنگہ کی ناراضگی سے بموجب ارشاد اپنے مالک راجہ گلاب سنگہ کے وزیر وہان سے واپس پہرا - اور راجہ حصورہ کو چہوڑ دیا کچہہ سال وزیر زورآور اسکردو مین رہا لداخیون نے بغاوت کی وہان سے جا کر لداخیون کو دوبارہ زیروزبر کر کے اوسنے راجہ لداخ کو قید کیا بعد چار پانچ سال کے ایک کمپنی سپاہیان آئینی دو، تین توپین اوسکی پاس جمون سے پہونچین پہر تمام ملکیہ لوگون کو لیکر وہ بجمعیت پندرہ ہزار سوار و پیادون کے روانہ آیندہ ہُوا اور ۲۰ منازل پر روتک نامی ایک جگہہ پہونچا جوکہ والی لاسہ کی سرحد تہی وہان کا تہانہ دار سات سو خچر لیکر بہاگ گیا - زمیندارون نے عندالمقابلہ خفیف شکست پائی اوسی قلعہ سے خیمہ جات قرص - نقرہ و پشمینہ بکثرت ہاتہہ لگا پہر آگے مان تالاب کی طرف گیا - جہان سرحد نیپال و انگریزی بہی آملی ہے اوہنون نے اونکو دہوکے مین رکہکر لاسہ کو اونکی خبر بہیجی بعد ایک ماہہ وعدہ ہاے خلاف کے لاسہ سے قریب دس ہزار سوار وہان آئے اور اوہنون نے اون تمام کو مار ڈالا صرف ۲۵ آدمی جو بہاگ آئے تہے بچے وزیر زورآور بہی وہین مارا گیا -

جب لداخ مین یہہ خبر پہونچی تو راجہ لداخ کو کہ یدان موجودہ نے مخلصی دی اوسنے پہر بغاوت کی اودہر لاسہ والون نے وہین پہونچکر سخت یورش وشورش کی

سنہ ۱۸۴۲ ع راجہ لداخ کو قید کر کے لیگئے اور پلٹن پہلوان سنگہ والی گہیر سے آگئی بین سمت ۱۸۹۹
بکرمی مین دیوان ہرچند سپہ سالار و راجہ گلاب سنگہ خود باطلاع لاہور کشمیر مین پہونچے
دیوان ہری چند و وزیر رتنو ن روانہ لداخ ہوئے راجہ گلاب سنگہ کشمیر کے نسیم
باغ مین مخیم ہوئے چہہ ہزار جوان مرد روانہ لداخ کئے - شیخ غلام محی الدین صوبہ کشمیر نے
پندرہ روز تک فوج کے واسطے اسباب مطلوبہ مہیا کر کے قریب دس ہزار کے مزدور
ہمراہ دیئے پہر مہاراجہ صاحب نے چار ہزار آدمی واسطے مدد و کمک کے اور مقرر کئے اودہر لداخ سے
آگے مقام اچہر کنڈ مین طرفین کا مقابلہ ہوا دشمن نے درمیان میدان کے
لب آب مورچہ بندی کر لی تہی اول دفعہ بارود لیکر دشمن نے اوسمین آگ لگا کر اودہر
کا بہت نقصان کیا - پہر ایک سپاہی کی مفید رای نے باوری کی پانی آگے سی
بند کیا گیا جب پانی مورچون کے برابر پہونچا دشمن گہبرا گئے اور پیغام صلح کا دیا کچہہ
لوگ اون کے مارے گئے کچہہ گرفتار ہوئے راجہ لداخ کا چہوڑا گیا جسکے لداخ
مین پہونچتے ہی لداخیون نے نہایت خوش ہو کر بہ تقریب مبارکبادی چراغان
کیا اور قبل از پہونچنے کمک مذکورہ بالا کے دیوان ہرچند نے منصور ہو کر بخشی
جہنجوٹ و کرن شاہ سرداران لشکر چین کو چار سو آدمیون کے ساتہہ قید
کر کے نسیم باغ مین بہیجا اون سب کو راجہ صاحب نے شاد ہو کے آزاد کر دیا اور ماہ
سنہ ۱۸۴۲ ع مگہر سمت ۱۸۹۹ ب مین رونق بخش جمون ہوئے اس غنیمت مین سے فوج چین کا ایک
نشان بہی ہاتہہ لگا تہا جو کہ تبرکاً اب تک فتح پلٹن مین بہ معہ نشان دستیاب شدہ کشمیر
کے موجود ہے اس موقعہ پر جو عہد نامہ لداخ کا ہوا تہا نقل اوسکی یہہ ہے

نقل عہد نامہ لداخ

سنہ ۱۸۹۹ ع چون درین زمان فرخندہ عنوان بتاریخ دوم ماہ اسوج سمت ۱۸۹۹ بکرمی مابان فرمان

لاسہ - یکے کاون - سوکان والا - دوم بخشی میجو افسر افواج خاقان چین و از طرف سری مہاراجہ صاحب راجہ راجگان و راجہ صاحب بہادر گلاب سنگھ جی دو افسر یکے صاحب مختار الدولہ دیوان ہری چند دوم وزارت پناہ وزیر رتنو در مجلس صلح عہد پیمان باتفاق ہمدیگر نشستہ و طریق سررشتہ دوستی و واحد خانگی بصفائی باطنی جابنین و اقسام قسمہائے تونخق صاحب یاد کردہ چنین قرارداد مقرر شدہ کہ رابطہ صلح و صلاح و احد خانگی سیر مہاراجہ صاحب بہادر گلاب سنگھ جی و خاقان چین و لاسہ گورو صاحب لاسہ والا از روی صفائی باطنی ابتدا سے حال تا ابد الدہر مستحکم و مربوط خواہد بود بحضور تونخق صاحب بوجہ من الوجوہ عدول و فرق و قصور نخواہد شد و آنچہ کہ حد و حدود ملک لداخ بہ معہ اطراف قدیم الایام مقرر ہست ہمراہ آن گاہے واسطہ و غرض اصلا مطلقاً بہنت و نخواہیم کرد اجراے پشمن شال و چاء بموجب آئین قدیم سال بسال از راہ لداخ خواہم ساخت و اگر کسے از مخالفان مذکورہ سری راجہ صاحب بہادر در اطراف ملک ہاے ما یان وارد شود سخن ہاے مخالفان را پذیرا نمی کنم و مشار الیہ را در ملک خود جاے نمیدہیم - آنکہ سوداگران لداخ در اطراف ہاے ما مے آیند آنہا را مزاحمت نخواہد شد و اینکہ در صدر قرارداد محکمی و دوستی و واحد خانگی و مقرر حد و ملک لداخ و جاری گزاشتن راہ پشم و شال و چاء نوشتہ دادہ ایم سر مو خلاف نمی سازم برایں عہد و قول تونخق صاحب و قاطری دلپسی و چوہ و میان خوشحال چوہ گواہ اند - تحریر عہد نامہ دویم ماہ اسوج سمت ۱۸۹۹ سنہ ۱۸۴۲ء

اودھر سکھوں میں وہ تنازعہ باہمی ہوتا رہا ادھر یہہ انتظام شایان و طریق سلطنت بن گیا - سوچیت سنگھ کے مرنے سے رام نگر بھی جموں سے ملگیا - سلطان خان والی راجوڑی بھی قید کر کے اندھا کیا گیا صرف کشمیر باقی رہ گیا - اور زمستان

سنہ ۱۸۳۵ء سمت ۱۸۹۲ب اوسکے حصول کے فکر مین گذر گیا - پہر یورش فوج سنگہان جمون پر ہوئی اُسوقت سے راجہ گلاب سنگہ نے سر ہنری لارنس صاحب بہادر سے خط وکتابت شروع کردی اور دولت انگلشیہ سے ملگئے - سر ہنری لارنس صاحب بہادر نے پنجاب کی سرحد کو مضبوط کرنے اور وسط الیشیا کے درمیان استحکام رہنے کے خیال اور پنجاب مین نئی حکومت ہونے اور کشمیر کی خوبیون سے ناواقف ہونے کے باعث کشمیر کا راجہ صاحب کو دیدینا مصلحت مُلکی سمجہا انگریزون وسکہون مین جنکی سرحد اوسوقت دریاے ستلج ہتی جنگ ہُوا - اوسوقت راجہ گلاب سنگہ سکہون سے علیحدہ ہوگیا اور سکہون کو اپنی فوج سے امداد نہ دی جیساکہ وہ اپنے ولینعمت کی زندگانی مین کرتا بلکہ اپنا زور بڑہاتا گیا - مہاراجہ رنجیت سنگہ کے مرگباش ہوئے کو اوسوقت ٦ برس گذر گئے ہتے اور میان سوہن سنگہ وغیرہ کام آچکے ہتے جنگ سوبراوان کی فتح کے بعد ثالث بالخیر بنکر درمیان آگیا نتیجہ یہہ نکلا کہ کشمیر جو سمت ۱۸۷۷ بکرمی مین سکہون نے افغانون سے لی ہتی راجہ گلاب سنگہ کو بازدیا و خطاب مہاراجہ سمت ۱۹۰۳ بکرمی مین انگریزون کی طرف سے فتح لاہور کے باعث باخذ نذرانہ ۷۵ لاکہہ روپیہ کے بموجب عہد نامہ ذیل دیا گیا - سنہ ۱۸۲۰ء سنہ ۱۸۴۶ء

نقل عہد نامہ کشمیر

عہد نامہ ہذا فیمابین سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر و سرکار مہاراجہ گلاب سنگہ رئیس جمون بواسطہ سر فریڈرک کری بارنٹ صاحب بہادر و میجر لارنس صاحب بہادر کہ سفارتاً بصاحبان ممدوح اختیار کُل در ینباب از طرف نواب مستطاب معلے القاب آنریبل سر ہنری ہارڈنگ صاحب بہادر جی سی بی گورنر جنرل کہ یکے از مشیران خاص حضور فیض معمور ملکہ

معظمہ رفیع الدرجہ انگلستان خلد اللہ ملکہ واز طرف سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر
بنا بر انتظام و سرانجام تمامی امور جزو کل ہندوستان مامور اند حاصل شد
واصالتاً مہاراجہ گلاب سنگہ بدفعات تکمیل یافتہ

دفعہ اوّل سرکار انگلشیہ دیار کشمیر و ہزارہ و جمیع ملک کوہستانی کہ جانبین دریائے
راوی و سندہ و جانب ہزارہ واقعہ اند بمعہ متعلق آن کوہستان واقعہ جانب
مشرق دریاے سندہ و جانب مغرب دریاے راوی معہ علاقہ چمبہ سوائے
لاحل منجملہ سرکار لاہور کہ بہ سرکار انگلشیہ از روے دفعہ چہارم عہدنامہ مرقوم
نہم ماہ مارچ ۱۸۴۶ء تفویض و تسلیم ساختہ اند بہ مہاراجہ گلاب سنگہ نسلاً
بعد نسلاً و بطناً بعد بطناً برائے اولاد ذکور صلبی نشان برائے دوام باختیار مستقل
عطا نمودند

دفعہ دوم۔ حدود مشرقی علاقجات کہ بموجب دفعہ اول این عہدنامہ بمہاراجہ
گلاب سنگہ مفوض شدہ بہ تجویز اینہائے کہ از طرف سرکار انگلشیہ بمہاراجہ گلاب سنگہ
مقرر خواہد شد تعین و تشخیص خواہد یافت و بعد ملاحظہ مندرجہ اقرار نامہ علیحدہ خواہد شد

دفعہ سوم مہاراجہ گلاب سنگہ بعوض عطا شدن ملک مندرجہ دفعات مذکور العقد
بہ مہاراجہ موصوف مبلغ ہفتاد و پنج لکھہ روپیہ سکہ نانک شاہی بسرکار انگلشیہ یک
مرتبہ خواہد داد یعنی پنجاہ لکھہ روپیہ بوقت حسن انعقاد یافتن عہدنامہ ہذا و بست و پنج
لکھہ روپیہ اندرون ششماہ از تاریخ ہذا

دفعہ چہارم حدود ملک مہاراجہ گلاب سنگہ بلا استرضاء سرکار انگلشیہ
گاہے تبدیل و تغیر نخواہد یافت

دفعہ پنجم احیاناً اگر فیما بین مہاراجہ گلاب سنگہ و سرکار لاہور یا دیگر کدام

سرکار قرب و جوار علاقۂ مہاراجہ صاحب موصوف نزع و تکرار رو دہد۔ مہاراجہ صاحب موصوف اقرار مے نمایند کہ نزع مذکورہ را پیش اہالی سرکار کمپنی انگریز بہادر رجوع خواہد ساخت و اہالی ممدوح ہر چہ از روے ثالثی رفع و انفصال خواہد نمود۔ مہاراجہ صاحب موصوف آنرا بالطوع و رغبت قبول و منظور خواہد داشت

دفعہ ششم مہاراجہ گلاب سنگھ خود و از طرف اولاد خود اقرار مے نمایند کہ ہرگاہ فوج ظفر موج انگریزیہ در ملک کوہستانی دریا ملکیکہ ملحق علاقجات مہاراجہ صاحب موصوف باشد مامور و متعین گردد۔ مہاراجہ صاحب معہ کل فوج خود عند المطلب شامل فوج انگریزی خواہد شد

دفعہ ہفتم مہاراجہ صاحب اقرار مے نمایند کہ بدون استرضاء و استجازت اہالی سرکار کمپنی بہادر کسے از مردمان ولایت انگلستان را یا دیگر مردم فرنگ و اہل متوطنان امریکہ ملازم و نوکر نخواہد داشت

دفعہ ہشتم مہاراجہ گلاب سنگھ اقرار مینمایند کہ شرائط دفعات پنجم و ششم و ہفتم اقرار نامہ فیمابین کہ سرکار انگلشیہ و دربار لاہور مورخہ یازدہم ماہ مارچ سنہ ۱۸۴۶ء زیب توشیق یافتہ درباره ملکیکہ مفوض مہاراجہ موصوف شدہ ملحوظ خواہد داشت سنہ ۱۹۰۳ ب

دفعہ نہم سرکار انگلشیہ اعتراف مینمایند کہ امداد مہاراجہ گلاب سنگھ در حفاظت لواخ و ملک مہاراجہ موصوف از دشمنان بیرونی خواہند کرد

دفعہ دہم مہاراجہ گلاب سنگھ اقرار مے نمایند کہ بنظر بر علو و عظمت و اقتدار سرکار انگریزی سال بسال یکراس اسپ و دوازدہ شاخ بز پشمین قسم اعلےٰ شش نر و شش مادہ باشد و زوج دو شالہ کشمیر بطریق نذرانہ بسرکار انگلشیہ خواہد رسانید

این عہد نامہ مشتملبر دہ دفعہ بمہر و دستخط فریڈرک کری صاحب بہادر و میجر لارنس صاحب
بہادر سفارتاً از جناب نواب مستطاب معلےٰ القاب رابرٹ آنریبل سر ہنری ہارڈنگ
جی سی۔ بی۔ گورنر جنرل بہادر و اصالتاً از جانب مہاراجہ گلاب سنگہ بعد
بتکمیل مزین گردید۔ فقط آخر ماہ بیساکہ سمت ۱۹۰۳ ب مین مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب نے سنہ ۱۸۴۶ء
وزیر لکہپت کو دستوری کشمیر دی اور ۲۶ ساون کو رتتو بہی کسیقدر لشکر لیکر پہونچا
اور میدان مائیسمہ مین اقامت ڈالی۔ شیخ امام الدین نے خالی کرنے قلعہ
شیر گڈہی مین درنگی کی۔ ۵ بہادون کو ڈوگرون کی فوج مین شبخون مار کر گولہ باری
کی تمام رات جنگ ہوتا رہا بہت لوگ مارے گئے وزیر لکہپت بہی کام آیا وزیر رتنو
بہ بہانہ حفاظت کوہ ماران قلعہ ہاری پربت کو گیا فوج امام الدین نے چالیس
روز تک قلعہ کا محاصرہ کر کے معرکہ آرائی کی رعایا پر از بجور و جفاے لشکریان بہت
تنگ ہوئے فرقہ بمبہ و کہکہ خصوصاً رحمت اللہ خان بچہ زبردست خان
وغیرہ نے حسب عادت طبقہ ہنود کو لوٹا اور مارا حتے کہ اونکے ظلم سے بہت
لوگ جلا وطن ہوئے۔ بمبہ و کہکاون نے پرگنہ کروہن دکہوئی نامہ و کامراج
کا محصول ربیعہ لوٹ لیا باشندون کو سخت رنج و الم پہونچا یا بعدہ بحکم
کرنیل لارنس صاحب بہادر تمام فتنہ گر لوگ گرفتار ہوئے۔ وکلاء و فوج خالصہ
لبر کردگی شیر سنگہ جہلم کی راہ سے روانہ ہوئے شیخ امام الدین لاہور کو چلا گیا
اور مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب سمت ۱۹۰۴ ب مین رونق افروز کشمیر ہوئے اور سنہ ۱۸۴۷ء
کرنل لارنس صاحب لاہور سے مین ۲ لگہر کو پہونچے۔ قوم بمبہ جو اپنے کردار ناہنجار
لرزان ہو رہی ہتی مہاراجہ صاحب نے قصور اونکا معاف کیا فراست ذکیہ سے
سے امور ملکی و مالی کو سرانجام دیتے رہے۔ صاحبان سیاحان کی نسبت گردن اعلم

۱۸۴۷ء بہی بخوبی کی لب دریا شیر گڈہی مین مندر گدادہر جی ہوا یا سمت ۱۹ اب مین ہتی شاہ
تہانہ دار گلگت سے بہی (جو مہاراجہ رنجیت سنگہ کا ملازم تہا) مہاراجہ گلاب سنگہ
۱۸۴۹ء کی نوکری کرکے گلگت لینے کو گیا تہا - ماہ کاتک سمت ۱۹ ب مین بعزم ملاقات نواب گورنر
جنرل صاحب بہادر جمون کی طرف معاودت کر گئے اونہین دنو ںمین شہزادہ دلیپ سنگہ
بعمر نابالغی بہمراہی چیت فتنہ انگیزون کے لاہور سے ہندوستان کو روانہ کیئے گئے
اور دیوان سنت رام جسنے قلعہ منگلا دیوی مین برعایت راجہ جواہر سنگہ (جسکا
وہ ملازم تہا) مقابلہ کیا تہا قید کیا گیا اور مغضوب پردازان کوہ جمون نکالے گئے
۱۸۴۸ء سمت ۱۹ ب مین جب مہاراجہ صاحب کو اسطرحسے کشمیر مل چکی تہی جب ترغیب وڈو
چہنور وخسرانو دہقان وغیرہ راجہ جواہر سنگہ جسروٹہ وغیرہ ملک کا دعویدار
ہوا اور مولوی مظہر علی بذریعہ عبداللہ خان افغان بہی اوس سے ملا - اور
اقرار کیا کہ نصف ملک انگریزون سے اوسکو دلادیگا - اسپر جواہر سنگہ نے اوسکا
ایک ہزار روپیہ ماہوار مقرر کیا - پہر سوات کی طرف سے وہ فوج لانے لگا جس
سبب سے بحکم صاحبان انگریزیہ اسیر ہوا - جواہر سنگہ ہمراہ سردار نہال سنگہ
چہاچہی ہرسلہ لارنس صاحب بہادر لاہور کو گیا انہین دنو ںمین مہاراجہ صاحب نے
جہیال پر لشکرکشی کی ہوئی تہی - ہرچند قلعہ تہردجی و تہر و کہناہ و کرنیل
بجی سنگہ قلعہ منگلا کو گیا ہوا تہا جسکو اونہون نے فتح کیا - لارنس صاحب نے
جواہر سنگہ کو جواب دیدیا وہ گجرات کو گیا اور حکومت اوسکی برطرف ہوئی - اسیطرح
پہر وہ جابجا پہرتا رہا اور آخر بہت مدت کی سعی کے بعد انبالہ مین داغ حسرت لیکر راہی ملک
بقا ہوا اور دیوان سنت رام جسنے قلعہ منگلا مائی مین بپاس ملازمت راجہ جواہر سنگہ
مقابلہ کیا تہا اور معتمد پردازان کوہستان جمون نکالے گئے -

۲۵ جیٹھ سمت ۱۹۰۷ب مین میان رنبیر سنگھ ولیعہد سلطنت یہان تشریف لائے سنہ ۱۸۵۰ء
انہون نے امیرا کدل سے منشی باغ تک لب دریا صاحبان سیاحان کے واسطے
بہت سی کوٹھیان بنوائین اور ماہ کتک مین جمون کی دستوری پائی
سمت ۱۹۰۷ب مین چلاس والون نے غارت گری شروع کی - یہہ چلاسی یا دُرد لوگ جو سنہ ۱۸۵۰ء
دریا میر یا ننگا پربت کے مغرب مین رہتے ہین درہ استوا مین لوٹ کھسوٹ
کرتے رہے باشندونکو غلام بنا کر بیچاتے رہے - بسبب سرما سرزنش اونکی بہار
پر ملتوی رکھی گئی - آغاز سنہ ۱۹۰۸ب مین بسرکردگی دیوان ہری چند وزیر زادہ اور دیوان سنہ ۱۸۵۱ء
ٹھٹو و کرنل بجی سنگھ و کرنل جواہر و بوجن سنگھ و دیوان ٹھاکر داس فوج بہیجی جب
یہہ مہم چلاس مین پہونچی چلاسیون نے اس معرکہ مین بڑی بہادری کی رات کو مرد اور
دن کو اونکی عورتین لڑتی رہین اور بندوقین چلاتی رہین - فوج بسبب کمیابی غلہ
وحی اعرہ و قلت آزوقہ سے تنگ آگئی - فوج دیوی سنگھ والی کا جو مقام منگل سنگھ
مین بند ہوگئی تہی دشمنون نے شبخون مار کر کام تمام کر دیا - دیوی سنگھ جانڈی
والا بصد مشکل بچا ۱۵۰ آدمی اس معرکہ مین مارے گئے - کیدان گیگرا بہی مارا
گیا دبجی سنگھ مجروح ہوا اور حملہ لشکر ٹوٹ گیا سمت ۱۹۰۸ب
مین مہاراجہ صاحب پہر رونق افروز کشمیر ہوئے - قدیمی راجہ گلگت کے آخر مین
ترکی کہلانے لگے - اول ہی سلیمان شاہ فرمانروائے یاسین نے محمد خان سے
گلگت کو فتح کیا پہر آزاد خان فرمانروائے پونیال نے سلیمان شاہ کو مار کر خود راج کیا پہر
طاہر شاہ فرمانروائے نگری نے آزاد خان کو مار کر راہ عدم لی اور بیٹا اوسکا شاہ سکندر
تخت نشین ہوا اوسکے بعد گور رحمان یاسین والی نے گلگت کو فتح کیا اور سکندر کو
مارا پہر کریم خان برادر شاہ سکندر مقتول نے بامداد فوج سکہان گور رحمان کو گلگت سے

۱۸۴۲ع نکالا سمت ۱۸۹۹ب سے گلگت کشمیر کی تابع ہوگیا۔ گور رحمان ملک امام فرمانروائے یاسین
کا فرزند اکبر تہا یہہ شخص بڑا ظالم اظلم اور بہادر تہا۔ ملک امان اور میر ولی۔ پہلوان بہادر
۱۸۴۲ع و میر غازی اِسکے چار بیٹے تہے۔ سمت ۱۸۹۹ مین کرنیل نتہو شاہ نے گور رحمان کو
شکست دی گور رحمان پونیال کو بہاگا۔ پہر متہرا داس حاکم کشمیر کو جو نتہے شاہ کی مدد کو
گیا تہا اوس نے بہ نقصان عظیم پس پا کیا جبپر متہرا داس کشمیر کو چلا آیا مگر نتہو شاہ
بہادر وہین رہا اور یہہ قرار پایا کہ گلگت سکہون کے پاس ہے اور گور رحمان نے اپنی بیٹی
نتہے شاہ کو دی۔ اِسیطرح سے گور رحمان اور راجہ عزخان والی ہوترا اور راجہ نگر نے اپنی اپنی
لڑکی نتہے شاہ کو دی اور باہم صلح ہوگئی۔ پہر نتہے شاہ ایک تہانہ دار کو بہ معہ کریم خان کے
۱۸۴۷ع گلگت مین چہوڑکر براہ سرینگر پنجاب کو گیا سمت ۱۹۰۴ب مین بوقت تنزل سکہان نتہو شاہ
نے مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب کی نوکری کرلی اور مہاراجہ موصوف کی طرف سے گلگت
لینے کو بہیجا گیا اسی سال مین راجہ ہونزا نے سرحد گلگت پر یورش کی اور ۵ دیہات کو
لوٹ لیا سبب اوسکا یہ قرار دیا کہ نتہو شاہ دو فرنگیون کو گلگت مین کیون لایا اس
موقع پر نتہے شاہ اور کریم خان دونو مارے گئے گور رحمان جو اوس وقت پونیال اور یاسین کا
حاکم تہا بہ معہ باشندگان دلیل گلگت پہ قابض ہوا۔ مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب نے
دو کالم فوج ایک حصورہ سے دوسری بلتستان سے بہیجی تہوڑے سے جنگ مین امن
ہوکر سابق دستور عمل ہوگیا چند برس کے بعد پہر جہگڑا اوٹہا سمت ۱۹۰۸ب مین سنت سنگہ
۱۸۵۱ع قلعہ گلگت کا تہانہ دار تہا اور بہوپ سنگہ کمانیر استورہ بہمراہی بارہ سو آدمیون کے
جو نیلاو مار پہ گذرا تو کیا دیکہتا ہے کہ داردون نے حسب ترغیب اکبر خان والی کابل
تمام راستے مسدود اور بند کردئے ہین اور گلگت دریا کی دوسری طرف ہونزہ والی
گولہ باری کرتے ہین داردون نے بہوپ سنگہ کو چند روز تک بہ فریب پی آب و دانہ

رکہکر آخر اوسکا گیارہ سو آدمی مار دیا اور دو سو غلام بنا لئے صرف ایک عورت گور رکہا پلٹن سنہ ۱۸۵۲ء
مین سے دریا مین کودکر بذریعہ ایک گاوکے بوانجی مین پہونچے اوسوقت مین سمت ۱۹۰۹
ہوگیا تہا اس موقع پر گور رحمان وہان نہ تہا اوسکے بیٹے اور بہائی تہے۔ ناوپورہ کی
فوج کا بہی یہی حال ہُوا۔ غرض وہنے کنارہ سندہ کا داردستان اوسوقت مہاراجہ
صاحب کے ہاتہ سے نکل گیا اور فوج بوانجی مین رہی۔ پہر مہاراجہ رنبیر سنگہ صاحب سنہ ۱۸۵۶ء
نے سمت ۱۹۱۳ب مین جنرل دیوی سنگہ کے ماتحت فوج بہیجی اوسوقت گور رحمان مرگیا اور
اوسکے آدمیون نے تہوڑی سے مقابلہ کے بعد شکست پائی اور گلگت پہر شامل جمون وکشمیر
ہوگیا۔ جنرل دیوی سنگہ یاسین تک گیا اور آخر واپس آیا یاسین مین عظمت شاہ فرزند
سلیمان شاہ کو تخت پر بہٹلایا۔ آخر ملک امان یاسین مین مسندنشین ہُوا۔ راجہ
جیسی باگڈر پیال معروف بہ پوبیل اور اشکومن پر قابض ہوکر مہاراجہ صاحب کے
ماتحت رہا۔ ۹ ساون سمت ۱۹۱ب مین ڈیرہ برس کے بعد مہاراجہ صاحب پہر جلوہ افروز سنہ ۱۸۶۳ء
کشمیر ہوئے سوا برس تک انتظام ملک کرکے ۹ مگہر سمت ۱۹۱ب کو براہ میرپور جمون کو سنہ ۱۸۶۴ء
تشریف لے گئے اور راجہ موتی سنگہ صاحب کو مسندنشین حکومت کشمیر اور وزیر
پنون کو فرش نیابت پر بہٹلایا اس مہینے مین بارش برف وہولے سرد سے
شالی مین خامی رہی۔ اور ۱۴ ماہ پوہ کو رات کے وقت ناگہان شیرگڈہی مین آگ
لگی بہت مال واسباب توشہ خانہ اور اکثر عمارات سرکاری اور محاسبات معاملات دفتر
جل گئے جسپر تحقیق کرنے اشیار ضایع شدہ کے واسطے دیوان کرپارام صاحب جمون سے
مقرر ہوکر ماہ ماگہہ مین آئے اور دریافت ہُوا کہ ۲۶ لاکہہ روپیہ جسکو آگ نے گلادیا تہا
اوسمین سے صرف پانسو روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔ پہر دیوان موصوف ۲۰ ماہ ماگہہ کو
واپس چلے گئے۔ آٹہوین ماہ پہاگن کو جمون مین میان رنبیر سنگہ صاحب ولیعہد کو

راج تلک دیا گیا- اور دیوان کرپارام صاحب کو عہدہ جلیلہ دیوانی اور وزیر شب برن
سنہ ۱۸۵۶ع وزیر تہا- ۲ ماہ جیٹھ سمبت ۱۹۱۳ اونکی طرف ملکہ معظمہ کوین وکٹوریا بادشاہ انگلستان
جان انگلس صاحب بہادر بندی مرصع بجواہر بوبوے شاہوار و طمانچہ و شمشیر و
زین طلا و خلعت گران بہا لیکر تہنیت کے واسطے جمون مین آئے- ۱۲ ماہ ہاڑ کو
براہ کہوی ناموہ گلگت کو فوج روانہ کی گئی ۱۹ ماہ ساون کو وہان پہونچ گئے-
گوہر امان نے یہہ سنکر قلعہ مین پناہ لی مگر فوج نے اوس قلعہ کو گرا کر مکانات کو جلا
دیا اسکے بعد شیر گڈہی تعمیر ہوئی اور مندر رگہناتھ جی طلائی کیا گیا- نوروز سے
سنہ ۱۸۵۷ع پانچ روز بعد سمبت ۱۹۱۴ ب مین مہاراجہ صاحب بہادر سات روز بیمار رہکر کشمیر مین گیارہ
برس کی عہد حکومت کشمیر کے بعد سرگباش ہوئے- یہہ والئی شیر دل نہایت کفایت
شعار عاقبت اندیش ظلم کاہ و ظالم کش تہے جمون کے پاس پرمنڈل اونہون نے بنوایا
دیوان جوالا سہائے صاحب انکی دستور اعظم مدار المہام جزو کل و حاکم اعلی جمون تہے- عہد
ملازمت سے اول انکا باپ اور پہر یہہ برابر اونکے خدمت مین رہے اونہون نے انکی
بڑی خدمتین کی ہین- پنڈت راجہ کاک در جو افسر داغ شال تہا اکثر مغرور رہتا
سنہ ۱۸۵۳ع تہا اوسکا تکبر توڑنے کو حضور ممدوح نے سمبت ۱۹۱۰ ب مین اسی ہزار روپیہ جرمانہ لیا
چاہ کن را چاہ درپیش اس شخص نے بہ غرض اظہار خیر خواہی لوگون کے جاگیرات و دہرم
ارتہ ضبط کرادی تہے- تاہم مہاراجہ صاحب چونکہ بڑے دور اندیش تہے ساتہہ ہی اوسکے
جاگیر بہی تقریباً بحکمت عملی ضبط کی- اور پہر عزت بخشی- اسکے وقت مین تیرہ
لاکہہ روپیہ داغ شال کا صرف داخل خزانہ عامرہ ہوتا تہا- اور اس سے زیادہ اسکی گہر
و ملک مین پہیلتا تہا- یہہ شخص نام آور ہونے کے لئے پردیسیون اور سادہون و
سپاہیون کے ساتہہ بہ فیاضی پیش آتا تہا اور کسیکو نہ مانتا تہا اور اہل وطن کی جاگیرین

سنبھالکر لانے سے اونہین بدنام ہتا یہہ اقتدار اوسکو بت سے حاصل ہُوا۔ جب سے اوسنے
مہاراجہ رنجیت سنگہ کو متصرف کشمیر ہونیکی ترغیب دی ہتی۔ انتقال مہاراجہ صاحب
کیوقت سری مہاراجہ رنبیر سنگہ صاحب جمون مین ہتے۔ وہان سے ڈاک کے وزریعہ
چار روز مین یہان ہوپنچے اور مہاراجہ صاحب کے سنسکار مین مشغول ہوئے
ارتہی اوٹہنے کے وقت قریب ایک لاکہہ مرد وزن ہمراہ ہتے اور ایک سخت زلزلہ محسوس ہُوا
مہاراجہ گلاب سنگہ نے حکم محکم سے امور جہانبانی کو مستحکم کیا۔ سچ ہے جسکا حکم سُست
ہُوا اوسکا بندوبست درست نہین ہر ایک دلونمین انکی مہابت وخوف طاری ہتا غرور
وقار وتحمل اونکی مزاج مین ہتا رہزن وچورون کا زہرہ اونکی شمشیر حفاظت سے پانی ہوگیا
ہتا چرا پناجی چراتے پہرتے ہتے۔ اور رسم ستی ودختر کُشی اُنہون نے اپنے کوہستان
جمون سے دور کردی ہے

سری مہاراجہ رنبیر سنگہ صاحب بہادر

چودہ روز بعد وفات مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب بہادر سمت ۱۹۱۴ بکرمی مین سری مہاراجہ
رنبیر سنگہ صاحب بہادر اونہین کے سوم فرزند ارجمند زینت بخش مسند شاہی کشمیر
ہوئے۔ یہہ مہاراجہ صاحب خوردسالی مین ہی بزرگ حوصلہ اور اقبالمند ہتے انکے
چہرہ نورانی سے شہادت شاہی ٹپکتے ہتے۔ کہتے ہین کہ جب مہاراجہ رنجیت سنگہ
جمون مین آئے اور مہاراجہ آنجہانی نے اونکو پیش کیا تو مہاراجہ موصوف نے اونکو
پہلوے خاص مین بٹہلاکر فرمایا کہ یہہ بڑے صاحب اقبال ہونگے۔ چنانچہ ایسا ہی
ہُوا کہ انکے بڑے دونون بہائی میان سوہن سنگہ ومیان اودہم سنگہ کارزار
سکہان مین کام آئے اور نوبت ولیعہدی کی اونپر پہونچی۔ اور بتدریج ان کی ہمت تیز انا

واقبال خسروانہ وعقل رسا کو دیکہہ کر مہاراجہ سرگباشی نے اپنی زندگانی مین ہی ان کو راج تابک دیگر امور جہانداری اونکو سپرد کئے ہتے جنکو اونہون نے بڑی معدلت پروری ودقیقہ سنجی سے انجام دیا۔ علوم جہانبانی تمام وکمال اینمین موجود ہتے۔ سب سے اول اونہون نے اپنے محسن صاحبان انگریزیہ کی متابعت وعقیدہ مین اپنا فرض اعظم سمجہا۔ نہ مرعزم وعبادت وعدالت مین اونکی خیراندیشی کا خیال رکہا جو صاحب اونکی قلمرو مین آیا اوسکے لئے سامان مہمان نوازی بہم پہونچایا اور اونکی خاطر وتواضع کو اپنا فخر واعزاز سمجہا گو کسی صاحب نے کسیطرح کا سلوک کیا ہو۔ کشمیر مین اون کی مدارات کے لئے ایک افسر خاص اسی کام کو مقرر فرمایا۔ ایک معتمد اعلےٰ حاضرباش بحضور نواب گورنر جنرل ایک وکیل حاضرباش آفسر آن سپیشل ڈیوٹی کشمیر مقرر کیا جہان جہان سرحد انگریزی سے ملک ملا ہوا ہے اونکے تمام اضلاع مین وکیل مامور کئے۔ وکیل انگریزی حاضرباش دربار جمون کی خاطر ہر طرح ہوتی ہے۔ ہر ایک صاحب بہادر کے ساتہ اوسکی مرتبے کے موافق تواضع دوستانہ عمل مین آتی ہے حضور قیصر ہند داونکے ممبران خاندان شاہی وگورنران ومعتبران کو اونہین کے مطابق سمجہا جاتا ہے۔ کشمیر وگلگت ولداخ وجمون وغیرہ مقامات خاص مین اون کی فرودگاہ کے لئے عالیشان کوٹہیان وبارکین وباغات وراستون مین ڈاک بنگلہ مخصوص اونہین کے لئے بنوائی ہین ہر ایک اہلکار صغیر وکبیر کے نام تاکیدی احکامات اون کی حفاظت جان ومال وخاطر وتواضع کے لئے برابر جاری رہتے ہین۔ گورنمنٹ کے سود وفواید مین اپنا بہلا ونقصان مین اپنا نقصان مانا جاتا ہے جسکے ساتہ اونکی فوج جنگ آزما ہو انکی سپاہ جلادت پناہ شراکت مین جدم رہتی ہے۔ دہلی کے غدر وکاغان کے کارزار مین فوج انکی نے وہ جانفشانی کی جسکے معاوضہ مین اونکو تمغہ عطا ہوئے۔ کابل کے فساد سمت ۱۹۳۶ و ۳۷ ومصر کے ہنگامہ سمت ۱۹۳۷ و ۳۶ مین حضور ممدوح نے اپنی فوج ۷۹ و ۱۸۸۰ء ۱۸۸۲ء

ظفر موج کو تیار کیا جسکے عوض حضور انور کا شکریہ ادا ہوا - ہر ایک دربار منعقدہ علاقجات انگریزی
مین بہ عقیدت دلی و ارادت قلبی شریک ہوئے و اعزاز پایا سمت ۱۹۲۶ ب کے مشن ۱۸۶۹ء
فورسایتہ صاحب کو جو یارقند کو گیا تہا اونکی باربرداری و رسدرسانی مین امداد کافی
دی - حضور شہزادہ پرنس آف ویلز ولیعہد انگلستان و ہندوستان کی تقریب سے
جمون مین خاص اونکی فرودگاہ کے لئے ایوان عظیم الشان بصرف زرکثیر عرصہ قلیل
مین موسوم بہ عجایب گہر بنواکر اوسکو بشان و شوکت شاہانہ و جاہ و حشم خسروانہ آراستہ
و پیراستہ کیا سمت ۱۹۳۲ ب مین اونکی ملاقات کے واسطے بخلوص جلوس دارالسلطنت ۱۸۷۵ء
کلکتہ مین رونق افروز ہوئے اور دربار دہلی مین شراکت فرمائی - اور بہ موقع رونق
افروزی شہزادہ موصوف خاص جمون مین معہ اعیان دولت و ارکان سلطنت جان و
مال سے خاطر و تواضع تعظیم و تکریم مین حاضر رہے - و تحایف و نفایس و عجایبات کُل قلمرو
پیش کش کئے اور ہر ایک ملک کا آدمی و حیوانات و پیدایش و صنعت کا ملاحظہ کرایا -
اور دوسرے سال بحصول ملاقات نواب گورنر جنرل صاحب بہادر تشریف لے گئے -
سمت ۱۹۳۳ ب مین یعقوب خان سفیر یارقند کی خاطر اون کی ایما کے موافق عمل مین آئی - ۱۸۷۶ء
ہر سال صاحبان سیاحان کشمیر کی ضیافت عمل مین آتی ہے - جمون مین جو صاحب جلیل القدر
تشریف لاتے ہین اونکی سلامی اتواپ و استقبال و دکہلانا فوج علیحدہ و تواضع تکریم و مشایعت
و چراغان و نمایش آتشبازی و دکہلانا سکار کا اونکے مراتب کے موافق بہ مصروفیت
تمام عمل مین آتا ہے - بلکہ مہمان نوازی کی عادت تو حضور ممدوح کی مزاج مین خمیر ہے
اکثر نوابان و رئیسان و معتبران رئیسان جو کسی تقریب سے یا سیاحت کے لئے ریاست
مین آتے ہین - سب کے سب حضور ممدوح کی دریا دلی مہمان نوازی سے مشکور و ممنون
ہو کر جاتے ہین - جیسا کہ راجہ صاحب کپورتہلہ سمت ۱۹۲۰ ب مین و نواب صاحب دالی بہادر ٹپو و ۱۸۶۳ء

مہاراجہ صاحب دربہنگہ سمت ۱۹۳۲ب مین و مہاراجہ صاحب والی الور سمت ۱۹۳۸ب و راجہ صاحب سنہ ۱۸۷۵ء
فرید کوٹ سمت ۱۹۳۹ب مین سیر جون و کشمیر کو تشریف لائی اور سیاحت ملک و مہمان نوازی سنہ ۱۸۸۱ء سنہ ۱۸۸۲ء
حضور ممدوح سے محظوظ و مشکور ہوکر مراجعت فرمائی وطن ہائے خود بدولت ہوئے۔ موقع
شادی و غمی مین اہلکاران و وکیلان کے ذریعہ مہاراجگان ہندوستان و پنجاب مثل کشن
گڈھ و جیپور وغیرہ و مہاراجہ صاحب پٹیالہ و نابھہ و جیند وغیرہ سے برادرانہ برتاو ہوتا ہی
اسیطرح سے صاحبان انگریزیہ کی طرف سے حضور ممدوح کے اعزاز و وقار مین روز افزونی ہوتی
رہی ہے۔ سمت ۱۹۱۶ب مین پیشگاہ سرکار انگریزی سے خطاب۔ جی۔ ایس۔ آئی ملا سمت ۱۹۲۱ سنہ ۱۸۵۹ء سنہ ۱۸۶۴ء
بکرمی مین جب حضور انور دربار لاہور مین شریک ہوئے تو حضور ممدوح کو نمبر اول ملا
سمت ۱۹۳۲ب مین از طرف ملکہ معظمہ قیصر ہند بہ صلہ اعانت مشن فورسایتھ صاحب بہادر
جہاز دودی عنایت ہوا جو دریا سے بہت مین موجود ہے اسکے روانگی تالاب ڈلمین روز
اول سری مہاراجہ صاحب نے جلسہ عظیم و دربار برپا فرمایا تھا۔ اس قسم کی دخانی کشتی
دریاے کشمیر مین سواے اسوقت کے پہلے کبھی نہ پڑی تھی۔ اسی سال مین جب حضور ممدوح
بہ تقریب ملاقات شہزادہ صاحب کلکتہ کو نہضت فرما ہوئے تو نہضت و مراجعت فرمائی
کے وقت لاہور۔ دہلی۔ انبالہ۔ الہ آباد گیا۔ بنارس۔ لکھنو۔ اجودھیا۔ کلکتہ وغیرہ
مین سرکار انگریزی کی طرف سے اعزاز و اکرام و سلامی تعلیمہ سپاہ و ضیافت شاہانہ
جابجا حضور ممدوح کے عمل مین آئے۔ سمت ۱۹۳۳ب مین بہ موقعہ ملاقات مادہو پور حضور ممدوح سنہ ۱۸۷۶ء
کو از طرف گورنمنٹ برطانیہ پانچہزار بندوق ین رفل انگریزی و ایک توپخانہ قاطر
باطری کوہی دوستانہ ملا۔ اور سمت ۱۹۳۴ب جلسہ قبول خطاب قیصر ہند حضور ملکہ معظمہ کوین سنہ ۱۸۷۷ء
وکٹوریہ بادشاہ انگلستان واقعہ دہلی مین حضور ممدوح کو یہہ خطاب عطا ہوا
اندر مہندر سپر السلطنت انگریزی جنرل عساکر انگلشیہ مشیر قیصر ہند

اور بجاے ۱۹ ضرب اتواپ سلامی کے ۲۱ ضرب توپ کی سلامی مقرر ہوئی - اور اونکے
جنرل کل
مدار المہام دیوان جوالا سہاے صاحب کو سی - ایس آئی خطاب ملا - سمت ۱۹۳۵ بہ بیز ۱۸۷۸ء
بہ تقریب یادگار رونق افروزی شہزادہ پرنس آف ویلز مقام جمون مین حضور ممدوح ا
حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند کی گورنمنٹ سے عطا ہوئی جسکے جمون مین پہونچنے پر ۱۰
جنوری کو دربار منعقد ہوا - صاحبان انگریز کو ضیافت دی گئی اور ۱۰۱ ضرب کی سلامی
توپ لتصویر موصوفہ کی ہوئی اور سمت ۱۹۳۶ ب مین فوج موجودہ جمون کو از طرف نواب لفٹنٹ ۱۸۷۹ء
گورنر صاحب بہادر پنجاب جو جلوہ افروز جمون ہوئے تہے انعام ملا - القصہ جسقدر اتحاد
حضور انور کو گورنمنٹ سے ہی - اوسیقدر ارتباط و عنایات گورنمنٹ کے اونپر ہین
چال وچلن حضور ممدوح کا یہ حال ہے کہ روز اول سے آجتک اپنے مذہب ہندو مین نہایت
پکے ثابت قدم و راسخ الاعتقاد ہین - علی الصباح اشنان دہیان سے فارغ ہوکر
پوجا پاٹھ نت نیم دہرم کرم کرکے کہتا سنتے ہین اور برہمنان بیدخوان وشاستردان کے
ساتھہ گفت گو فرماکر حل دقایق و نکات شاستر کے فرماتے ہین - ایسا کوئی پوران
وشاستر ہنوگا جسکے مطالب سے واقف ہنونگے ایسا کوئی ہی علم ہوگا جسکی ماہیت
سے حضور والا ماہر نہین بیدانتی توانکا گوردہنا وشنو پوجن انکا مت ہے اور
سب دیوتاؤن وتینون کارنون وشکتی کو بہی بہ اعتقاد واثق مانتے ہین - کشمیر و
خاص جمون وپرمنڈل وکوہستان جمون مین بلکہ جہان کہین کوئی سادہو بیٹہہ
گیا وہین مندر و دہرم ارتہہ بنوادیے بموقع سرگباش ہونے مہاراجہ صاحب آنجہانی
زیورات وپوشاک ہا سے پشمینہ وکمخواب ہاتہی وگہوڑے وغیرہ دان وپن کرکے رام
باغ مین جہان سمادہ مہاراجہ صاحب سرگباشی کی بنائی گئی تہی ایک مندر بنوا کر چہہ
ہزار روپئے سالانہ نقد وجنس واسطے طعام محتاجون اور یاتریان امرناتہہ سواجی کے بطور

سدابرت جاگیرمین دیئے اور مچہلیون کے مارنیکی ممانعت کلی کردی - مندر رگھناتہ جی کا جمون مین بناکر او سکے گرد اور مندر بنواکر اونمین سوا لاکہہ سالگرام کا استہاپن کرایا اور ایک شوالہ بنوایا - ڈیوڑہی پر سمادہ مہاراجہ صاحب بیکنٹہ مرابت کی طلائی بنوائی اور سدابرت جاری فرمایا - ہر سال رام نومی وجنم اشٹمی کو برہم ہیوج وسلوہنگو جگ اونمین عطا فرماتے ہین - سال بسال بتقریب جگ رام نومی کے سو دو سو اطفال ہنود غربا ولاوارثون کی زناربندی کراتے ہین - ہردوار - گیا - کاشی جی وغیرہ مین سداورت اجراے فرمائے - تیرتہہ ہردوار - اجودہیا - متہرا - بندرابن - پریاگ راج - مٹن - امرناتہہ - کاشی جی کے فرمائے اور ہر تیرتہہ پر بفراخ حوصلگی ودریادلی دان وپن وقدردانی صاحبان علم وہنر کی فرمائی
کشمیر مین ہرسال ان کوٹ ہوتا ہے - جنم اشٹمی کو پہلہار کل فوج کو ملتا ہے دسہرہ کو پوجن وہتیار برابر ہوتا ہے - ہرگرہن پر لاکہون روپیہ کا دان وپن فرماتے ہین لوہری کو نقد پیسہ تمام فوج کو ملتے ہین ہولی مین پوشاک بنوانی وہولیان کہیلنے کو ایک ماہ سب سپاہیون کو عطا ہوتا ہے - برہمنان محترم کی قدرافزائی وغربا کی دستگیری فرماکر اونکو شاستر آموزی کے اشغال کی توجہہ مثل راجہ یدہشٹر کے دلاتے ہین - طائفہ برہمنان شاستری خوان انکی جود وبخشش سے حاتم وقت بنرہے ہین برہمنان جمون کے پاڑہ پر بیٹہے فوراً اونکی منت وسماجت کرکے اونکی حاجات رفع فرماتے ہین خواہ اوسمین نقصان سرکاری ہی ہو - شارکا بہگوتی - دکہیر بہوانی و مندر رگھناتہ جی ومندر واقع مندر پنڈتان جمون مین بارہ مہینے پر جوگ اور جپ مین برہمن لگے رہتے ہین - سادہو سنتون کے پاس خود بدولت مثل غریبون کی حاضر ہوتے ہین اور اونکی تواضع فرماتے ہین - لاتعصب ایسے کہ تمام فقرائے اسلامیہ

کے پاس حاضر ہوکر اونکے احکام کی تعمیل فرماتے ہین اور اوراد کتب مذہبی کراتے وختم دلاتے ہین مسجدون درزیارتون مین چڑہاوا چڑہاتے ہین معابد اسلامیہ کی جاگیرین اجرا ہین اونکی مرمتین برابر ہوتی ہین - جامع مسجد جو عہد سکہو مین بند ہتی اسکو کہلوا کر وہانتک وضو وطہارت کے لئے نہر پہونچادی جو کسی فرمانروائے اسلامیہ نے بہی کیا تہا - تین چار دفعہ مسجد مذکورہ کو مرمت کرایا - عہدہ وجاگیرین برابر مسلمانون کو عطا ہین کوئی ناقوس بجائے کوئی بانگ دے کوئی پاٹہہ کرے - کوئی قرآن پڑہے - کوئی ہندو رہے کوئی مسلمان ہو ذرہ مزاحمت نہین - دریا پہ اگر نیچے بیٹہ کر ہندو سندہیا کرے تو مسلمان غسل وغیرہ - میان لعل دین وغیرہ کی اقتدار کو دیکہو - عیدہائے کو سپاہیان مسلمان کو مشاہرہ ایک ماہ عطا ہوتا ہے اور فقرا وسادات کو ختم واوراد کے لئے صدہا روپیہ ملتا ہے کشمیر مین نقل پڑہایا جاتا ہے

عیاشی کی طرف سے حضور ممدوح کو بالکل نفرت ہے - رعایا کو مثل اپنی اولاد کی جانتے ہین اونکی بہتری کا فکر حضور کو شب وروز رہتا ہے - غرور سلطنت بہی ایئن ذرہ بہر نہین ہے برادری کی قدر دانی مین ہردم مصروف رہتے ہین - سب سے اول قوم میان کو جو آئینی نوکری پسند نہ رکہتے ہتے بہ پند ونصایح اصلاح پر لاکر اچہے اچہے اعلے اجنگی عہدہ وپنہ ممتاز فرمایا ایک روپیہ انکی تنخواہ مین اور قومون سے ایزاد رہتا ہے - گہرون پہ اونکے سپاہی جانیکا حکم نہین خون کرین تو اونکے لئے سزائے پہانسی نہین - ہر موقعہ شادی پہ اونکے ساتہہ برادرانہ سلوک ہوتا ہے اونکو اپنے برابر بہٹلاکر کہانا دیا جاتا ہے - مستورات اونکے محلون مین شرف نیاز مہارانی صاحبان حاصل کرتی ہین - جاگیرین اونکی پرانی واگذار ہین جدید ملتے جاتی ہین جیسیکہ کشمیر مین اس قوم فاتحہ کو عطا ہوئے ہین قواین انکے لئے خاص ہین - مسافر نوازی وفیاضی مین کوئی دقیقہ نہین اوٹہا

رکہا جو کوئی شخص کسیقدر رتبہ کا یا صاحب علم و ہنر و دستکار کسی ملک پنجاب و
افغانستان و بنگال و کلکتہ و اودہ و دہلی کا یہان آیا آدمی بنگیا اختر سیاہ اوسکا درخشان
ہوا - بخت خفتہ بیدار ہوا - بابو نیلمبر و شیخ وہاب دین - و پنڈت سورج بل صاحب و
چوبی گنیش پرشاد صاحب - وارمنس صاحب و راداہاکشن صاحب و جالنسن صاحب
وغیرہ کو دیکھو - ایسا کوئی غیر ملکی نہین جو اِس دربار سے محروم گیا - قدیمی وزرا کی
دلجوئی و قدردانی مین بہی دریغ نہین - سیاست حضور ممدوح کی بہی پوری ہے
گردہین باامداد صاحبان انگریز بسر کرو گی جنرل وہرم سنگہ فوج کشی
کرکے فتح کی جسکے عوض مین سپاہیان ریاست کو تمغہ عطا ہوئے - چونکہ یاسین والی
پہر بہی شرارتین کرتی رہی - اسلئے حضور والا نے جنرل ہوشیارا کو بمعہ کسیقدر فوج
کے سمت ۱۹۱۶ ب مین بہیجا مقابلہ کے بعد یاسین والون کو شکست ملی ملک امان بمعہ ہمراہیون سنہ ۱۸۵۹ع
کے بہاگا - آخر راجہ یاسین نے پیغام صلح کا بہیجکر باج دینا اور یرغمال کشمیر مین رکہنا منظور
کیا اور پہر صلح ہوگئی - پہر سمت ۱۹۱۹ ب مین ہونزہ او الو پہ فوج کشی کی گئی - نیز وزیر زورآور سنہ ۱۸۶۲ع
کرنیل بجی سنگہ نے ایک اور مہم کرکے دیلیل بہی فتح کیا سمت ۱۹۲۰ ب مین یاسین والون نے سنہ ۱۸۶۳ع
پونیال پر حملہ کیا اونکو بخشی راداہاکشن نے گلگت سے نکالا - نگر والے بہی سمت ۱۹۲۰ ب سنہ ۱۸۶۳ع
سے باج دیتے ہین اور خلعت پاتے ہین - ہونزہ والے نی سمت ۱۹۲۳ ب کو اپنا معتبر سرینگر سنہ ۱۸۶۶ع
مین بہیجکر مہاراجہ صاحب سے اتحاد پیدا کیا گور والے بہی باجدیتے ہین - سمت ۱۹۲۰ سنہ ۱۸۶۶ع
مین جنرل ہوشیارا نے ملوری کوٹ کو جو یاسین سے پانچ کوس آگے ہے بڑی بہادری
سے فتح کیا - چنانچہ اوس فتح کے تمغہ حضور والا نے سپاہیان کو بخشے - بعد فتح کے وہ
واپس آیا - سمت ۱۹۲۲ ب مین شیر احمد خان مرزبان کرناؤ کو جو اکثر سرکشی کرتا تہا کشمیر سنہ ۱۸۶۸ع
مین لاکر جاگیر بخشی اور گوہرامان کے بیٹو نکا فساد گلگت ہوا - جس مین مستورات اوسکی

۱۸۶۷ء قید کر کے کشمیر مین پہونچائی گئین جو کہ اب تک محبوس ہین کہتے ہین سمت ۱۹۲۴ب مین رحمت
وزیر یاسین کا جمون مین بخاطر تمام آیا اور حضور پر والا سے اقرار کیا کہ وہ ہونزا
داخل ممالک مقبوضہ کرادیگا - چنانچہ جنرل دیوی سنگہ اوسکے ساتھہ گیا مگر شکست پاکر
بہاگ آیا رحمت وزیر پھر اپنے ملکیون اور پہلوان بہادر فرزند گوہر رحمان کو لیکر چڑھہ
آیا - گلگت تک قبضہ کر کے قلعہ گلگت کو گھیر لیا اِس معرکہ مین ادہر کا بڑا نقصان ہوا
پہر کشمیر سے وزیر زورآور دو جنرل ہوشیارا و کرنیل بجی سنگہ گیا اور تمام ملک کو بحال
کرلیا - شہزاد خان راجہ قلعہ شیر برادر عیسے بہادر جو دشمن سے ملگیا تہا بہ اعانت عیسے
بہادر پکڑا گیا اور کشمیر مین قید رہ کر مرگیا اِن دنونین دلیل دبوانجی وغیرہ سب مقامات
۱۸۸۰ء والے بگڑ گئے تہے جو کہ راہ راست پر لائے گئے - پھر سمت ۱۹۳۷ب مین ایک ہنگامہ ہُوا -
۱۸۸۰ء جسکی مختصر کیفیت یہہ ہے کہ سمت ۱۹۳۷ب مین باشندگان گلگت رسد رسانی وغیرہ سے بہ تنگ
آکر کپتان بڈلف صاحب و لالہ رام کشن سے ناراض ہو گئے و لمین اونکے بغض
بڑہتا گیا حتےٰ کہ شرارتاً وہی منتظر اسبات کے رہی کہ جب یہان فوج کم ہوگی تب ہی فساد
کرینگے جب تبدیلی فوج کی ہوئی اور پاہ کا تک گلگت مین صرف ایک فتح پلٹن باقی
رہ گئی اور نئی فوج اوسکی بدلی ہنوز وہان نہ پہونچے تہے اوس موقع تک سکنا سے
گلگت و دلیل و یاسین وغیرہ در پے آمادہ شر ہو کر متفق ہو چکے تہے - مفسد لوگ
پہلوان بہادر والی یاسین کو اشتعال دیکر چڑہا لائے اوسنے یاسین سے چلکر یکبارگی
سرحد قلعہ روشن سے قدم آگے بڑہایا اور بہ جمعیت تخمیناً دس ہزار ہمراہیان پیدل و سوار
کے قلعہ ہبر وغیرہ پر قبضہ کرلیا - خبرداروں نے گلگت مین صرف اسیقدر خبر
پہونچائی کہ پہلوان بہادر اپنی سرحد پہ جمعیت کر رہا ہے راجہ جیپر وٹ و اکبر خان راجہ
قلعہ شیر گلگت مین طلب ہوئے ایک سوار نے قلعہ شیر مین خبر پہونچائی کہ دشمن نزدیک

آگیا ہے وہان سے دوسری سوار نے گلگت مین خبر پہونچائی راجہ اکبر خان و راجہ سکاہکوچ و سنگل دونون گلگت سے بہ عجلت تمام بعوب قلعہ شیر روانہ ہوئے وہان سے راجہ اکبر خان کا بہائی راجہ گاہکوچ آگے چلا تو معلوم ہوا کہ دشمن شیر مین آگیا ہے یہہ خبر اوسکے مارے جانے کو پوشیدہ رکہی گئی ہتی - اسپر وہ قلعہ شیر مین بہائی کے پاس واپس آگیا اور قلعہ شیر کو مضبوط کرلیا اُسوقت قلعہ مذکور مین فوج جنگی مین سے صرف ایک کمپنی ہتی اور باقی بہوٹ لوگ وہین کے ہتے - انہین مین چارسو آدمیون سے راجہ اکبر خان نے مورچہ بندی کرلی اودہر گلگت سے جب فوج موجودہ حسب الصلاح کپتان بڈلف صاحب قلعہ شیر کو روانہ ہوئے تو معلوم ہوا کہ سکناسے گلگت سرکش ہوکر پیچہے سے قلعہ گلگت پر بہی قبضہ کرلین گے اودہر دشمن قلعہ شیر تک پہونچگیا اوسوقت کپتان بڈلف صاحب بہادر بالکل بے حوصلہ ہوکر گہبراگیا اور جنرل ہوشیارا نے دس بجے رات تک فوج کو قلعہ گلگت مین واپس پہونچادیا - قلعہ گلگت پر بدستور قبضہ ہوگیا - اودہر اکبر خان نے بڑی بیداری مغزی و جوانمردی سے دشمن کے ایک آدمی کو قلعہ شیر کے نزدیک نہ آنے دیا - دشمن نے قلعہ کو ہر چہار طرف سے اتنے فاصلہ پر مورچہ بندی کرکے گہیر لیا کہ اندر سے گولی نہ پہونچ سکے یہہ محاصرہ ۱۸ روز تک رہا مگر قلعہ کے اندر کوئی نہ جاسکا - سواران دشمن نے ادہر اودہر کے دو تین قلعہ جات خورد مثل قلعہ شردٹ کو جلا دیا - جبون کشمیر سے فوج نہایت جلدی کے ساتہہ بہیجی گئی اور سخت تشویش بہیلی - آخر راجہ اکبر خان نے ولیلیون کو جو ایک طرف سے گہیرے ہوئے ہتے سُنایا کہ تم سمجہتے ہوگے کہ ہمیسے بہادر مر گیا ہی اور اب لڑکون سے کام ہے مگر خبردار رہنا اسباب پر دلیلئے اون سے ملگئے اور اقرار کیا کہ ہم آج پتہر خالی بندوق اونکے دکہلانے کو سر کرینگے اور کل پہلوان بہادر کا سر کاٹ کر لادینگے اسبات کی خبر پہلوان بہادر کو پہونچی کہ دیلیئے اکبر خان سے ملگئے اور ہتہیار اسکا نکر دینے کا عہد کرچکے ہین تو سُنتے ہی وہ گہبرا کر بہ معہ ہمراہیان کے اپنے

ملک کو بھاگ گیا۔ اِس ہنگامہ مین کہتے ہین کہ نگروالے شریک نہ تھے اور فوج کشمیر کی ابہی تک
وہان نہ پہونچی تہی۔ مگر حضور والا کے اقبال عدومال سے راجہ اکبر خان نے فتح کا جامہ پہنا اور
سرکار والا سے انعام شایان پایا مگر جنرل ہشیار اکے دل پر اسبات کا داغ ہوگیا کہ وہ آگے
کیون نہ بڑہ سکا اسی غم مین اوسکو مرض سدہ وغیرہ پیدا ہوا اور مرگیا۔ اور کپتان ٹڈلف صاحب
بموجب حکم گورنمنٹ کے حسب درخواست ریاست وہان سے بُلا لیا گیا۔ کہتے ہین کہ کپتان
موصوف اعلےٰ درجہ کا بزدل ہوگیا تہا اور نہایت ڈر تا رہا اور ڈاکٹر مکانٹ صاحب نے
جو وہان تہے فوج کے سپاہیون بلکہ افسرون تک کی سخت بے عزتی کی۔ راجہ چترال بہی اس
معرکہ مین نہ تہا بلکہ اوسنے یاسین مین فساد ڈالدیا تہا۔ ادہر ۱۹۱۴ سمت ب مین دیوا وٹالہ نے ازراہ ١٨٥٧ع
بغاوت شرارتین کی تہین فوراً وہ سزاے اعمال کو پہونچائے گئے اونکے گہر جلائے گئے
تب سے وہ بہی سیدہے ہوگئے۔ راجہ جواہر سنگہ جو دعویدار حصۂ نصف ملک وخزانہ کا بنتا
تہا خود بخود بعد عرصہ کے جب اوسکی پیش کہین نہ گئی مقام انبالہ مین مرگیا اوسکی ترغیب
سے چند نمک حرامون نے حضور ممدوح کے اعداکو مارنے کی لئے صلاح کی تہی۔ جتے کہ بندوق بہی ١٨٥٨ع
شکار کہیلنے کے موقعہ پہ سر کی گئی جسنے آگ ہی نہ دی تہی۔ بافشاء راز گرفتار ہو کر ۱۹۱۵ سمت ب اپنے
کردار ناہنجار سے سزایاب ہوئے۔ گلابو لنگہے کمیدان وغیرہ پہانسی دیئے گئے اونکے گہر گرائے
گئے۔ میان ہتو ملتوہ وڈوے مین قید کیا گیا۔ بجر دیو ایک درہ کوہ مین لایا گیا ایک
میان کاہنے چک کا اسکردو مین قید ہوا کہکہہ ببہ زیرہ کئے گئے گاؤن کشمیر کے جلاوطن
کرکے بونجی مین لائے گئے اِیہران ومُغذان یاسین وگلگت چندر کوٹ مین جو دربیان
رام بن ٹہوتی کے متصل دریا کے لبائے گئے ۱۹۲۹ سمت ب کے بلوائیان سنت جماعت کو پوری ١٨٧٢ع
سزا ملی جسکی مختصر کیفیت یہ ہے کہ مسلمانان کشمیر ہمیشہ سے تعصب مذہبی پہ فساد کرتے رہتے
ہین۔ بنام مدین صاحب نوشہرہ مین ایک زیارت ہے اوسکو سنی اپنا اور شیعہ

اپنا بناتے ہین عرس کی کچھہ دن پہلے وہار کے موقعہ پر اہل تشیعہ نے ایک دیوار وہان بنائی اوسکو سنیون نے گرادیا اور رات کو ایک نقاش کا مکان جلاکر شیعون کا اسباب لوٹ لیا پہر عرس کی روز مخدوم صاحب کی زیارت پر جمع ہوکر نقارہ لوٹ وغارت فساد و آتش زوگی کا بجا دیا۔ اور تہوڑی سی دیر مین جابجا شیعہ لوگون کے گہر جلاکر مال واسباب لوٹ ننگ وناموس کے آئینہ کو توڑ دیا وزیر پنون نے جو اسوقت صوبہ کشمیر تہا انکا تعاقب کیا اونکے اجتماع واپنی تنہائی دیکہہ کر مصلحت وقت سے کہدیا کہ ہان پہونک دو کیونکہ اُسوقت فوج بسبب وبا کے منتشر ہوکر دور دور گئی ہوئی تہی جب تک باہر سے فوج آئی بلوائیون نے خانہا برباد کردئے۔ اہل تشیعہ کے گہر جلاکر قصد کیا کہ پنڈتون کا بہی وہی حال کیا جاوے پکارنا شروع کیا کہ برافزن پتہ چہووہ کافرن نار یعنے رافضیون کے بعد کافرونکو جلاؤ۔ چنانچہ پنڈت مہانند جیو ور کے مکانات جلائے اسلئے کہ اونہون نے چند اہل تشیعہ کو پناہ دی تہی اور وزیر صاحب کو اطلاع دیکر انتظام کے لئے رای دی۔ فوج کے پہونچنے پر وزیر صاحب نے جکو جہان دیکہا وہان باندہ لیا اور قید کیا کہتے ہین کہ دیوان بدری ناتہہ صاحب نے اور مہانند جیو نے اِس موقع پر دلاوری وجرات کی تہی مدعا بہ مشکل ان فتنہ گرون اور سرکشون کو قید کرکے ملک مین امن کیا۔

چونکہ مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب کو بسبب دار وگیر ملک کے اسقدر فرصت نہین ملی کہ وہ انتظام ملک بہمہ وجوہ کرسکتے اسواسطے حضور والا نے سب سے اول یہہ بندوبست فرمایا کہ اپنی قلمرو مین جابجا سرحدین مقرر فرماکر ایک مدار المہام جز وکل ومشیر اعظم کے ماتحت وزیران وزارت یعنے ناظمان واونکے نایب وتحصیلدار وپیشکار وتہانہ دار وچکلہ دار مقرر کرکے ہر ایک کی معقول تنخواہین ومشاہرہ مقرر کئے۔ لداخ وگلگت واسکردو

یین ماتحت مدار المہام کے مستقل ناظم یعنے وزیران وزارت بنا کر سب کی خدمتون کی حدین
واختیارات وآئین بنا کر اونکا پابند کیا محاسبہ کے لئے فنانشل ودفاتر دیوانی ودیوان خرچ
وجمع تنخواہات ومحکمہ باقیات دفتر تجارت مقرر کئے اور خبر پہونچنے کو ڈپٹی وکشمیر مین صیغہ
ہرکارہ باشی مقرر کر کے ضلعدار وہرکارہ وگذر بان واخبار نویس وپرچہ نویس وخفیہ نویس
نوکر رکہے۔ بگہی خانہ واصطبل وفیل خانہ ومویشی خانہ وتوشخانہ وتیاری اسلح کو مستری
خانہ وغیرہ تمام صیغہ بنائے اور بندوبست ملک کر کے کوہستان اندرونی وبیرونی وتبت
خورد وبلتستان مین ٹہیکہ زمینداری کیا اور کشمیر مین موقع ومقام ومرضی زمینداران وآسایش
ودلجوئی رعایا کے لئے کبہی حصص جنسی وکبہی نقدی وکبہی بنظر دید ومستاجری جو
جسوقت مناسب ہوا وہی اُسوقت عمل مین آیا اور معدلت گستری وانصاف پژوہی
کے لئے صیغہ عدالت ہائے صدر وماتحت کل قلمرو مین جاری فرما کر اونکے لئے قانون
رنبیر ڈنڈ وسمت ۱۹۲۲ب مین کاغذ اسٹامپ ودفتر اسناد مثل راجہ ترانذر آوت کی اجرا کئے ۱۸۶۵ء
اور واسطے حفاظت جان ومال رعایا کے صیغہ پولیس بنایا اور واسطے تندرستی عوام کے
شفاخانجات انگریزی ویونانی وہندی جابجا بنائے جہان سے ہرایک عام خاص کو ادویہ
قیمتی معہ ضروریات کے مفت ملتے ہین اور حکما افلاطون صفت دور دور سے منگوا کر
بمشاہرہ ہائے معقول اونمین مامور کئے بلکہ خود بدولت بہی حکمار کی صحبت فرماتے ہین او
اس صیغہ کا دفتر ہی علیحدہ بنایا۔ وسعت تہذیب وافتتاح اخلاق ابواب علم وہنر کے لئے
جمون مین مدرسہ جاری کیا اونمین طلبار کو وظایف وکُتب بہی سرکار سے ہی عطا ہوتے
ہین حرفت کاریان وصنعتین بہی سکہلائی جاتی ہین بصرف کثیر ترجمہ کُتب شاستری انگریزی
وہندی وعربی وطبابت برابر ہوتے رہتے ہین مدرسے قانونی علیحدہ مقرر ہین۔ مطبع بدیابلاس
جاری کیا اخبار بدیابلاس وتحفہ کشمیر وسمت ۱۹۳۹ب مین سرکاری گزٹ جاری کیا۔ ۱۸۸۲ء

بدیار رہتیون یعنی طلبہ کے لئے وظائف عطا ہوتے ہین کاشی جی مین مدرسہ ستسکرت اور اپنی قلمرو مین ناگری
حروف جاری فرمائے اور سررشتون تعلیم کی اعانت و دستگیری فرماتے ہین - اہل علم و فضل
کی قدر فرماتے ہین اوصاف حمیدہ راجگان چندر آپیڈ وللتادت وجیا پیڈ و اونتی ورما
و یوشنس کر و ہرشدیو کے سب حضور ممدوح مین موجود ہین - ترقی تجارت و آسایش سفر
و خبر رسانی کے لئے تمام قلمرو مین سیالکوٹ سے جمون تک وہان سے کشمیر تک وہان
سے کوہ مری و لداخ و اسکردو و گلگت تک سڑکین تیار کرائین دریا و نہر جو درمیان
رستون کے آ گئے ہین اونپر عمدہ و مضبوط و پختہ پل بنوا دئے ہین - میر بحری حضرت رام بن
دگوہالن و تو ہی کے پاو نیر مقرر ہے جا بجا راستے مین پڑاو اور مسافرخانہ و کوٹھیان سے
رسدرسانی و مزدوران باربرداری و یابوان سواری و پالکیان سب پڑاؤ مین مہیا ہین
ممکن نہین کہ کسی منزل مین مسافرون کو تکلیف یا اونکے اسباب نقد و جنس مین دست
اندازی و نقصان ہو جائے - سررشتۂ ڈاک جاری ہے آدہ آنہ کے ہیبہ خرچ مین جس
مقام کی خبر چاہو بلا درنگ و پردہ سے منگواؤ نہ یہہ کہ قاصد صدہا روپیہ لیکر جائے پہر
تو بہہ مہینون و برسون مین ورنہ واپس ہے نہ آئی صرف شوروم رمانے سررشتہ ڈاک جاری
۱۸۷۷ع کیا تہا وہ بہی غیر مستقل اگر بہت جلدی ہو تو تار برقی لگی ہے جو کہ سمت ۱۹۳۴ ب مین کشمیر سے
۱۸۸۲ع جمون و سیالکوٹ اور سمت ۱۹۳۹ ب مین کشمیر سے گلگت و جھورہ سے اسکردو تک لگائی
گئی ہے - سرائین ہر شہر و قصبون مین بنوا دی ہین رفاہ عام و آسایش غربا کے لئی
۱۸۷۱ع لنگرات تمام قلمرو مین جاری ہین سمت ۱۹۲۸ ب مین سیالکوٹ و جمون کے درمیان رنبیر سنگہ
پورہ بنوایا - جمون جسکے لئے روایت ہے کہ کسی زمانہ مین پلو ہری تک آباد ہے راقم کی
دیکہتے ہوئے ایک ویران قصبہ تہا - اردو بازار و بیگم کی حویلی و گمٹ مین ونکہ پہرتے
ہوئے ڈر آتا تہا سور و بندر و جنگلی جانور پہرتے ہتے اپنے عہد معدلت عہد مین حضور انور نے

گمٹ سے شیر انوالہ دروازہ تک وجوگی دروازہ سے بیگم کی حویلی تک بازارون ومحلاون و
مندرون وکارخانون ومسجدون سے ایسا آباد کرادیا کہ قابل دید ہے ہر طرف باغات
عمدہ عمدہ بنوادیئے - علاوہ مندرہائے روگناتھ جی مندرہائے میان صاحبان واحاطہ ہائے
میان صاحبان وتالاب وکلہائے آب رسانی وسمت ۱۹۳۸ ب مین مندر گدادہر جی بیرون منڈی ۱۸۸۱ سنہ ع
ودفاتر منڈی مبارک وتارگھر وغیرہ بنوائے گئے - دیوان صاحبان نے بہی مندر ومکانات
بنوائے - کشمیر مین سمت ۱۹۳۰ ب مین امو کی گذر پر بازار مندر وویری ناگ مین اوس سے ۱۸۷۳ ع
نیچے مکانات وباغ واچہہ بل مین باغ ومکانات واننت ناگ مین مکانات وباغ وبیج بہارہ
مین مندر ومکانات وپانپور مین مکانات ومندر شہر مین شیر گڈہی سراے کوٹھی ہائے
صاحبان سیاحان شفاخانہ کارخانہ ابریشم حضوری باغ سمندر باغ چہاونی ہاے پریڈ کوٹھی
تجارت مہاراج بازار مہاراج گنج لال منڈی مندر رنبیر السوامی بنوائے لداخ واسکردو
مظفر آباد وگلگت مین کوٹھیان ودفاتر باغات بنوائے باغات ومکانات سلف کی مرمت کروائی
مندر میان صاحب واقعہ رعناواری ولیعہد صاحب نے بنوایا - انگور باغ سمت ۱۹۳۳ ب مین بمعہ ۱۸۷۶ سنہ ع
کارخانہ شراب کشی وباغات ہاپس دوابہ گاو چہتہ بل وامیران کدل مین بنوائے باغات
مین درختان میوہ دار وگلہائے گوناگون وسبزی ہائے بوقلمون ولایات دور دست سے
منگواکر تمام قلمرو مین پہیلائے - کشمیر مین دیوان کرپا رام صاحب نے ایک مندر - جناب
دیوان اننت رام صاحب بہادر نے امیران کدل مین ایک مندر سمت ۱۹۳۶ ب مین بنوایا - ۱۸۷۹ سنہ ع
شان وشوکت بادشاہی وجلوس شاہانہ اقبال واونکے ہودج طلائی ونقرئی واسپ
ہائے صبا رفتار ترکی وتازی وبارقندی زین وچارجامہاے مرصع کار وزرنگار وبگہی ہائے
دواسپہ وچہار اسپہ یک رنگ بسامان خسروانہ بہم پہونچائے یہہ تمام انتظام ملکی ومالی زیر
اہتمام جناب دیوان اننت رام صاحب بہادر مدار المہام جز وکل ومشیر اعظم کے ہے چونکہ امیران

امیر عربی سنا سہری وانگریزی علوم کے عالم امور مملکت مین رسا و دقیقہ سنج نہایت متحمل خلیق
سلیم الطبع خندہ پیشانی مصلحت دان فیاض جفاکش و محنتی ہین۔ مگر نازک بدن وضعیف
الدماغ ہین۔ اور اکثر ضعیف و ناتوان رہتے ہین چنانچہ سمت ۱۹ ب کے ۲ بساکھہ کو دشمنان ۱۸۸۳ء
جناب ممدوح گھوڑے پر سے گر پڑے۔ جس سے دل خیر اندیشان جناب ممدوح زلیست سے
تنگ ہو کر گر پڑے تہے۔ مگر باوجود اسکے تمام کاروبار ریاست ذات مبارک کے ہاتھہ ہی سے
نکلتے ہین۔ جناب کے دربار فیض بار سے کوئی متنفس محروم نہین جاتا جو نقد مراد یکفت نہو جو
سفید پوش یا اہل علم و ہنر یا مسافر اس ریاست مین ہے آپ کے اور آپ کے ہی خاندان کا
سبز کردہ و پروردہ ہے صاحب تصنیف و اہل سخن بہی ہین پوجا پاٹ مین بہی لاثانی ہین
دیوان امرناتہہ صاحب انکے برادر خوردانہین کے متبنہ ہین۔ حضور مہاراجہ صاحب اگر
جسم ہین تو یہہ جان ہین وہ سکندر ہین تو یہ ارسطو زمان ہین وہ اوبنتی درما ہین تو یہہ سوییہ
صفت ہین وہ اکبر ہین تو یہہ بیربر یا فیضی ہین وہ کوئی نیک صفت انسانی نہین جو انکی مزاج
سے باہر ہے۔ ہر دلعزیزی و فیاضی و قدر شناسی و غریب پروری انکی خاص صفتین ہین
خیر اندیش ہر کار و فیض رسان رعایا برایا و اہل دیار ہین گورنمنٹ انگریزی مین بہی ان
کی قدر و منزلت واقتدار بدرجہ غایت ہے۔ امین آباد آپ کا وطن ہے۔ دیوان
بدری ناتہہ حاکم اعلے کشمیر بہی متحمل و آہستہ رو و خاندانی ہین۔ وزیر شب سرن صاحب
حاکم اعلے جمون بلاشبہ رحمدل صاف باطن متحمل نیک ذات ہین زمیندار و غریب لوگون کے
حق مین بہت اچھے حاکم ہین۔ انکی نیک نامی بہی اسوقت بہت ہو رہی ہے اگر کسیکی نیکی
نہو سکے تو بدی کسیکے نہین کرتے۔ سعدی ہر کہ شاہ آن کند کہ او گوید ؛ حیف باشد
کہ جز نکو گوید ؛ پنڈت سورج بل صاحب حاکم اعلے عدالت کشمیر کی تعریف بہت ہو رہی ہے
پولیس جمون و کشمیر کی نسبت اسیقدر مکتفی ہے کہ دیوان ہیرانند کا عہد اچھا تہا۔

گلگت لداخ کے حکام مین بخشی راد ناکشن کی جس قدر کوئی تعریف کرے تہوڑی ہے کیونکہ حاکم
وہی نیک نام ہے جسکی رعایا کی زبان پر تعریف و توصیف اور شکریہ ہو جتے کہ بعد چلے جانے
کے بہی اور اوسکے عہد مین ملک آباد ہو - یہ تو سب ملکی انتظام ہین جنکے اہتمام زیر انتظام
میان رام سنگہ صاحب بہادر فرزند دوم حضور والا بہ شراکت و اعانت وزیر جنگی دیوان
لچہمنداس صاحب کے ہے - دیوان لچہمنداس صاحب دیوان جوالاسہاے صاحب
سی - ایس - آئی کے فرزند دویم ہین - یہہ صاحب علم انگریزی و فارسی و قوانین جنگی
مین مہارت کامل رکہتے ہین - فیاض و تیز مزاج عیاش و زود فہم و جوانمرد و بہادر ہین
- سری میان صاحب موصوف بہی بذات خاص نہایت ہوشیار نوجوان شیردل دانا و
منصف مزاج فراخ دست و جفاکش ہین - اِنکے ماتحت دفتر جنگی و مصاحبان جنگی بہی ہین
مستری خانہ جنگی و کوٹہی جات رسد رسانی سپاہیان بہی ہین - فوج جنگی تمام چار کالمون
مین منقسم ہی - فوج گشادہ و متعینہ و پلٹن ہاے رگہوپرتاب و باڈی گارڈ و بندوقچی اردل
حضور والا کے علاوہ برین ہین ہر ایک کالم پر ایک ایک جرنیل ہے اونکے ماتحت دو دو کرنیل
ہین - ہر ایک پلٹن مین ایک کمیدان ایک اجیٹن و میجر ایک منشی و چند چند صوبہ دار و
حوالدار و نایک سرجن ہین - ہر کالم مین ایک ایک سفر مینا پلٹن ہے - ہر ایک کالم مین ایک
ایک کوارٹر ماسٹر ہے - کالم اول مین شو پلٹن - فتح پلٹن - شونابہہ - بشیشر - ایک رسالہ
اسپی توپخانہ - اسپی پیدل - ایک ایک کہار باٹری - وشیر بچہ - یہہ سب ڈوگری ہین
سفر مینا پلٹن مین جاگیردار بہت ہین - سو ہنو کوارٹر ماسٹر فہیم و رسا آدمی ہین علم کا شایق
اور دوستون کا دوست ہے - کالم دوم مین نو رپلٹن پوربیون کی دہنی مین ڈوگری
و سکہہ - بجراج مین ڈوگری - ہنومان مین گورکہے - رگہوپرتاب و بادی گارڈ بہی اسی
کالم کے ساتہہ قواعد مین کہڑی ہوتی ہے - باڈی گارڈ مین ممبرداروں کے بیٹے ہین - ایک

رسالہ ایک توپخانہ کہار باطری - ایک جنسی اول - ایک توپخانہ نمبر ۹ - خچر باطری توپخانہ
توپخانہ باڈی گارڈ سفرمینا - کالم سوم مین یہہ ہین - سورج - روگناتھہ - بلبہدر
رام گول نرسنگہ - دیوی - گجادہر - ایک رسالہ - سفرمینا - ڈیرہ شیر بچہ - توپخانہ نمبر ۵
توپخانہ نمبر ۱۳ - توپخانہ نمبر ۶ - توپخانہ نمبر ۱۴ - کالم چہارم مین سفرمینا - بجلی گوپال
جاگیردار لچہمن - نراین - پرتاب - رنبیر پلٹن - ایک رسالہ - توپخانہ نمبر ۱۱ - نمبر ۱
نمبر ۱۲ - ڈیرہ شیر بچہ - ہین - گہگر پلٹن بلتستانی - تحصیلی پلٹنین - شتر سوار علاوہ انکی
ہین - دو کالم جمون مین ایک کشمیر مین ایک بلتستان وگلگت ولداخ مین رہتے ہین -
رسالہ واسپہی توپخانہ سفر کو نہین جاتے اگر رسالہ کبہی گیا بہی تو کشمیر تک - باقی تمام فوج
کی بدلی دو سالہ ہوتی ہے - جنرل کی طلب پانسو - کرنیل کی دوسو - کمیدان کی ایک سو
میجر وجیمٹ کی پچاس - منشی وصوبہ دار کی پچیس - جمعدار کی ۱۸ - حوالدار کی ۱۴ نایک کی
۱۲ روپیہ - سرجن کی للوعہ - سپاہی کے نو روپیہ ماہوار ہین - بتن رسد کے وضع ہوجاتے
ہین - باقی کاٹین حسب ضرورت کسی پلٹن مین اسوقت پانسو سے زیادہ ڈہائی سو سے
کم و توپخانہ مین چار توپون سے زیادہ اوسط درجہ پانسو درجہ کی نفری و مقدار نہین ہے
وردی و ساز و یراق و اسلحہ سب درست ہین سامان جنگ ہر جگہہ موجود و مہیا ہے
قواعد شاستری کے جو مہاراجہ صاحب نے اب دوار کا ناتہہ کرنیل پنڈت سوہنو صاحب
کے ذریعہ تیار کرائی ہے یہ فوج کرتی ہے - مدارس جنگی جابجا موجود ہین - کوہستان اندرونی
و بیرونی و بلتستان وگلگت کے سب لوگ جنگی و جفاکش ہین - کشمیری ہتیار اوٹہانی
کے لایق نہین ہین - افسریان اور عہدہ ہر ایک قوم کے آدمیون کو برابر ملتے ہین -
گورکہیون کی تنخواہ مین ایک روپیہ اورون سے ایزاد ہے - وقت ضرورت پر پچاس ہزار
تک سرکار والا فوج تیار کرسکتے ہین مگر جنگی و آئینی اسیقدر ہے جسکا اوپر ذکر ہوا -

ہر یکشنبہ کو حضور والا فوج کا علیحدہ ملاحظہ فرماتے ہین جس طرح سے منگل کو نوشیروانی دربار عدالت ہوتا ہے سال بسال ہر تبدیلی کے موقعہ پر سب کی حاضری ہو کر ترقیان و تنزل و عطائے انعام و ادخال سپاہیان ضعیف العمر قلعجات مین ہوتا ہے ہر روز سوائے شنبہ کے ایک دو گھنٹہ قواعد فوج ہوتی ہے جو سپاہی مفروری یا بغیر حاضر ہون اونکے لئے کانجی ہوس یا قیدخانہ علیحدہ بنا ہے جو لوگ عدالتون سے قید قانونی کی سزا پاوین اونکا جیلخانہ جمون و اودہم پور و کشمیر وغیرہ مقامات عدالت مین علیحدہ ہین - اون سبکو روٹیان ملتی ہین - اور پوشاک قیدیان با مشقت سے کام لیا جاتا ہے - پولیٹیکل قیدی و قیدیان مال بلٹنون و توپخانون مین قید رہتے ہین - اون سب سے زیادہ تر سخت بلوائے و مفسدہ پرداز قلعجات مین قید ہوتے ہین - بجائے کہنہ حروف ڈوگری حروف جدید خود تیار فرما کر اوس زبان مین ہر علوم کی کتابین چھپوا دین - بلکہ اخبار جمون گزٹ بہی اونہین حروف مین شایع ہوتا ہے

ڈوگری حروف جدید

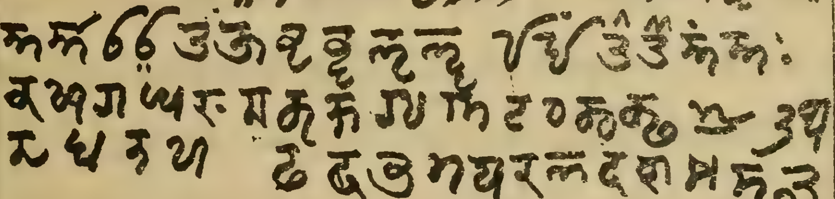

انتظام خانگی مہاراجہ صاحب نے بوجہ احسن یون کر رکہا ہے کہ بڑے میان صاحب بہادر میان پرتاب سنگہ صاحب بہادر ولیعہد تو وارث مسند شاہی ہین - اور فرزند دوم سری میان صاحب میان رام سنگہ جی صاحب بہادر سپہ سالار افواج کو رام نگر بطور جاگیر دیا ہوا ہے جسکا انتظام اونہون نے بطور خود بدولت کیا ہوا ہے اور فرزند سوم میان امر سنگہ صاحب بہادر نگران معاملات ملکی کو اول بہدرواہ جاگیر مین دی ہوئی ہتی - چنانچہ سمت ۱۹۳۸ب مین باشندگان بہدرواہ نے کچہہ ناراضگی ظاہر کی جسپر وہی قید سنہ ۱۸۸۱ع

بہی رہے اُنکے بجاے بہدرواہ میان صاحب کو بسولی جاگیر مین ملی - راجہ موتی سنگہ صاحب بہادر کو مہاراجہ صاحب کلان نے پونچہ دے رکہا ہی - شہزادی صاحبہ کو رام کوٹ دیرکہا ہے تاکہ تنازعہ آیندہ نہو ماسواے اِسکی جاگیرداران ذیل ہین - کوہستان جمون مین واجب چنینی - میان لوگان سمرو ہین - سولہ - جندراہ - بہارک - کانگڑہی - دیوکا - بسجوال - بہرایو - دال - سایر - جاگیرداران خورد - علاقہ چہبال - ضلع مظفر آباد مین بونیار - کہتائی - دوپٹہ - کہوڑے - اوڑی - یہہ سلطان کہلاتے ہین - گلگت مین اکبر خان راجہ اسکردو مین راجہ اسکردو - حضور والا کی قلمرو مین قلعجات ذیل مشہور ہین جہان سپاہی ہین اور کلانترین ہین توپین بہی ہین - علاقہ کوہستان جمون رام گڈہ - سوچیت گڈہ - جبروٹہ - سمیر گڈہ - گج پت - دیوی گڈہ - کوٹلی - چہنگانو رام نگر - سمرتہ - کانہو - باڈی گڈہ - بہڈوہ - بسنت پور - چنجلو - متصل - بسولی - کشتوار بہدرواہ - اکہنور - دیوی گڈہ - قلندری - ونتی - امر گڈہ - بیتلی - ببل - گلاب گڈہ کہمباہ - جمون مین - باہو - ریاسی - سلال - منگلا مائی - منگلا دیوی - بہرن گلہ - ڈڈوہ ڈنہ - راجوری مناور وغیرہ - کشمیر مین ہاری پربت - شنکر گڈہ - بارہ مولہ - مظفر آباد مین - مظفر آباد - اوڑی - دوپٹہ - چکار - ونہ - شاردا - کیرن - کرنا - تبت خورد بلتستان مین - لداخ اسکردو تک - ہرا موش - بوانجی - ولیل وراس - سنگل چہبروٹ شروٹ - گلگت - بارگو - دیور - شیر - گاہ کوچ - گل پورہ - نمبل - بکروٹ - مناور حضورہ - بہر - وغیرہ

۱۸۵۷ء سمت ۱۹۱۴ب مین دیوان ہریچند و جنرل دہرم سنگہ کو غدر کے موقع پر بغرض اعانت صاحبان انگریز حضور انور نے بہیجا دیوان ہریچند وہین مرگیا اسی سال مین حضور انور رونق افروز کشمیر ہوئے اور تمام ذخیرہ ہاے شالی کہنہ کو نیلام کیا - وزیر پنون کو حاکم بناکر مرا جعت فرمائی

جمون ہوئے - سمت ۱۹۱۷ ب مین امساک بارش کے باعث لوگ قحط سے تنگ ہوئے اور بعد ۱۸۶۰ء
صاحب کی شادی مبارک ریاست چمبہ مین بتبرک و احتشام شاہی ہوئی - یہہ رانی صاحبہ
میان صاحب کی سمت ۱۹۱۸ ب مین سرگباشن ہوئی - پہر سمت ۱۹۱۹ ب مین رونق افروز ہوئے ۱۸۶۱ء
سمت ۱۹۲۰ ب مین دیوان کرپارام صاحب کشمیر مین تشریف لائے اس سال مین ایک ماہ ۱۸۶۲ء ۱۸۶۳ء
تک صدمات زلزلہ محسوس ہوتے رہے اور وزیر پنون کی نسبت علت زیادہ ستانی
چہار ترک فی خروار ثابت ہوئی - بعد اوسکے دیوان صاحب موصوف معہ مہانند جیو در افسر
کوٹہی انتظام جمون کو تشریف لے گئے اور اسلئے سمت ۱۹۲۱ ب مین بجاسے وزیر پنون دیوان ۱۸۶۴ء
کرپارام صاحب صدر نشین مسند حکومت کشمیر ہوئے - مہانند جیو کو ڈول جنس ملا - لیکن
سودی ستئی کو شالبافون نے راجہ کاک پر بلوا کیا - ۲۷ نفر شالباف بہاگتے ہوئے دریاے
کٹہ کول و سونر کول مین ڈوب کر مر گئے - ایک ماہ کے بعد راجہ کاک بہی مر گیا چونکہ
سواے ایک دختر کے یہہ لاولد تہا - اسلئے ناتہہ جیو خرپورہ کے بیٹے راجو کو اپنا
متبنہ کیا تہا راجہ کاک کا مرنا تہا کہ نرخ شال کو تنزل ہوتا گیا - اسی سال مین قحط عظیم
اوٹہا - دیوان صاحب نے پنجاب سے بہ صرف کثیر کنک منگوا کر ارزان فروخت
کی اور سات آٹہہ ہزار خروار شالی محتاجون کو بطور خیرات دی اور کشمیر کو چار حصون
مین تقسیم کیا اوسمین ایک ایک افسر خاندان دیوان صاحبان مین سے مقرر ہوا سمت ۱۹۲۲ ۱۸۶۵ء
ب مین خود حضور والا رونق افروز ہوئے اور ۶ ماہ کے بعد دیوان صاحب کو ہمراہ لیکر
مراجعت فرماے جمون ہوئے - اور دیوان ٹہاکر داس ناظم کشمیر ہوا سمت ۱۹۲۴ ب ۱۸۶۷ء
مین وبا ہیضہ نے بہت نقصان کیا - سرکار والا نے محکمہ ہاے عدالت قانون انگریزی
کے موافق اجرا کئے اور صیغہ اسٹامپ اجرا ہوا - سمت ۱۹۲۶ ب مین سرکار والا پہر ۱۸۶۹ء
جلوہ فرما ہوئے ایک سال کے بعد مشن یارکند واپس آیا - اور سمت ۱۹۲۵ ب مین فتح گکہر کردی گئی ۱۸۶۸ء

جنرل دہرم سنگہ بہ اعانت صاحبان انگریز گیا اور کو گئے جسکے صلہ فتح بین اونکو سرکار
انگریزی سے تمغہ عطا ہوئے۔ سمت ۱۹۲۷ ب بین حضور والا پہر رونق بخش ہوئے۔ اور وزیر سنہ ۱۸۷۰ع
پنون ناظم کشمیر مقرر ہوا تو دیوان ٹہاکر داس پرتشی و عیاش تہا۔ اسکا انتظام اچہا نرہا اسی
سال بین بجاے چار روپہ کے چہہ تواریتن بنین۔ سمت ۱۹۲۸ ب بین مہاراج گنج اور لال سنہ ۱۸۷۱ع
منڈی کی بنیا درکہی گئی۔ سمت ۱۹۲۹ ب بین ہنگامہ مسلمانان سنت جماعت و اہل تشیعہ سنہ ۱۸۷۲ع
ہوا اور ہیفنہ نے ہزار ہا خانہ برباد کئے اور سکہ بدلا گیا۔ بجاے خام روپہ کہنہ کے چلکی
روپیہ سوج ہوئے اور پنڈت صاحب رام آفتاب عالم سنسکرت جان بحق تسلیم ہوا اور
حضور والا نے اہل تشیعہ کو بعوض نقصان کے (جوکہ سنیون کے دست غارت سے
اونکو پہونچا تہا) تین لاکہہ روپیہ بہ نظر رعایا پروری کے عطا کئے۔ اور سمت ۱۹۳۱ ب سنہ ۱۸۷۴ع
بین حضور والا زینت بخش ہوئے اور ملک کا انتظام فرمایا۔ پہر سمت ۱۹۳۲ ب بین تشریف لائے سنہ ۱۸۷۵ع
تب ہی مطبع تحفہ کشمیر کا اجرا ہوا اٹنکی پورہ مین آتش زدگی عظیم واقع ہوئی۔ زمینداروں
کو حضور انور نے تخمیناً سات لاکہہ روپیہ باقیات سے معاف کئے اور شالبافون کے باج
مین تخفیف کی اسی سال بین شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر تین روز تک
رونق افروز جمون رہے۔ سمت ۱۹۳۳ ب کو حضور انور بہ غرض ملاقات نواب گورنر جنرل سنہ ۱۸۷۶ع
صاحب بہادر شملہ کو تشریف لیگئے۔ سمت ۱۹۳۳ ب اور ملک بین پہر وبا آئی ہزارون لوگ مر گئے ریاست سنہ ۱۸۷۹ع
کو یہہ سخت صدمہ پہونچا کہ دیوان کرپا رام صاحب بہادر مدار المہام و مشیر اعظم چشمہ
فیض و کرم ہر دلعزیز مصنف گلاب نامہ و گلزار کشمیر وغیرہ کتب نے انتقال
فرمایا سبکو اپنے فراق سے دکہایا اور بجاے اون کے اونکے نعم البدل جناب دیوان
اننت رام صاحب بہادر نے خلعت دستوری پایا جس سے خالق نے اونکا غم
بہلایا کوہ بخی نامہ بین ظہور گرگئی آتش سویم جی ہوا۔ سمت ۱۹۳۴ ب بین حضور والا پہر سنہ ۱۸۷۷ع

رونق افزاے کشمیر ہوسے چشمۂ اچھہ بل مین طبع مبارک قدرے حد اعتدال صحت سے
باہر ہوئے انتظام ملک وکہیوٹ کرنے مین معروف ہوئے زمینداروں کو نسبت افسرون
کی سرکشی کا خیال ہوگیا وزیر پنون کو اون سے ملال پیدا ہوا سمت ۱۹۳۲ مین نواب ۱۸۷۵ء
صاحب بہاولپور اور مہاراجہ دربہنگہ یہان تشریف لاے تخمیناً دو ہفتہ ماہ کی
سیر وسیاحت کے بعد واپس تشریف لے گئے۔ سمت ۱۹۳۴ مین اول دفعہ تار لگایا ۱۸۷۶ء
گیا۔ اسی سال مین راجہ موتی سنگہ صاحب والی ریاست پونچھ بمراد دعوت حضور والا
بتقریب زنار بندی اپنے ولیعہد صاحب کے تشریف لاے اور پرتشٹہا رنبیر السوامی
و پرتاب السوامی کے ہوی اس سال تک تخمیناً اونیس لاکہہ روپے کے تعمیرات کشمیر مین
ہوچکی ہین سمت ۱۹۳۲ مین ڈاکٹر بہولر صاحب متوطن جرمنی یہان آکر بہت پستکین ۱۸۷۵ء
سنسکرت کی پرانی جو بہوج پتر پر لکہی ہتین لیگئے۔ انکی تعداد قریب آٹہہ سو کے
ہتی۔ اسی سال مین بہ تجویز راقم جلسہ ست کرم سبہا مندر دیوان کرپا رام صاحب
مین اجرا ہوا جسکا منشا یہہ تہا کہ رسوم قبیح دور ہوون اور سرکار والا کا شکریہ ادا ہوا
کرے مگر اوسکو پنڈت رامجوڈنی جسکی نالایقی سے جلسہ دہرم سبہا مجوزہ سرکار والا
ناکامیاب ہوا۔ ہکما حسد بند ہوا۔ سمت ۱۹۳۴ کے ماہ ستمبر کو میان لچھمن سنگہ صاحب فرزند ۱۸۷۷ء
اصغر حضور والا نے بہ درد گلو انتقال کیا جسسے حضور انور کو سخت رنج ہوا۔ اور شہر مین
ہڑتال رہی۔ اسی ماہ وسال مین کپتان ٹبڈلف صاحب افسر آن سپیشل ڈیوٹی
گلگت مقرر ہوا نرخ شالی مین ۲ رایزاد ہوئے پنڈت مہانند جیو دفتر سے معزول
ہوا۔ افسرونی بارش باران وبرف کے باعث زراعت شالی کو بسبب غفلت
وزیر پنون صاحب بڑا نقصان پہونچا۔ اول شالی مین بو ہوگئی اور تمام سڑ گئی
چار روپے فی خروار مقرر ہوا۔ بجاے کوٹہیون کے گماٹ فروخت شالی کو مقرر
ہوئے پہر قحط سمت ۱۹۳۳ اور سمت ۱۹۳۶ اب تک رہی راہداری بہی موقوف ہوگئے ۱۸۷۷ء

جو عہد اسلامیہ سے چلی آتی ہے بشرط زیست اس قحط کی کیفیت ایک علیحدہ رسالہ مین
لکہی جائیگی - اصل مین سمت ۱۹۳۴ب مین جو زمینداروں نے نسبت وزیر پنون کے شکوے ۱۸۷۷ء
کرکے حضور والا مین فریادین پہونچائین - اس ناراضگی سے بعد مراجعت فرمائی سرکار والا
کے وزیر مذکور نے زمینداروں پہ سخت تشدد کیا اونہون نے بیدل ہوکر شالی
کو نہ سنبہالا - قدرت الٰہی سے بارش برف نے اوسکو جلادیا قحط کا ظہور ہوا دوسرے
فصل مین بارش ہی نہ ہوئی باوجود موجود ہونے کے بہی وزیر نے تمام شالی ضبط کرلی
گذر بند کر دئے نرخ قیمت کا بڑہ گیا اودہر کاراج مین کرشنہ مہان تا بے لئے بموجب
مرضی وزیر مذکور کے زمینداروں کا بیج تک چہین لیا خانہ تلاشیون سے بربادیان کین
اناج عنقا صفت ہوگیا جسکے ہاتہ جہان غلہ آیا وہین اوسنے غائب کرلیا زمینداران
نے تحصیلداروں سے ملکر خرمنون کے خرمن چرا لئے زمین کے نیچے چاہات مین چہپائے
زمین و آسمان سے بہوکہون کے آہ و نالہ کی صدا بلند ہوئی - جون سے جو اہلکار انتظام
کو بہیجا گیا اوسنے مزید بران بندوبست کیا بابو نیلامبر صاحب نے ایک روپیہ کے دو سیر چاول
لگا دئے رہے سہے ہوش لوگون کے مارے گئے - افسران ضلع کی نسبت واصلاحین پہونچنے
لگین - بابو صاحب نے قانون خاص قحط جاری کئے - شہر مین بہی خانہ تلاشیان
کین - رائے رادہا کشن افسر پولیس نے خانہ تلاشیون مین خوب خانہ بربادیان
کین سب بندگان خدا غربا و مساکین نے مرنا و بیقرار ہونا چلانا شروع کیا - صبر لوگون کے
دلون سے جاتا رہا کہا کہ ہی ہائے وائے کرتے رہے - اسیر لیا کہ سمت ۱۹۳۵ب جناب دیوان ۱۸۷۸ء
اننت رام صاحب بہادر تشریف لائے مقدم شریف کی برکت سے ایسا عمدہ انتظام
ہوگیا کہ دو دن کے عرصہ مین گلی کوچہ و بازار مین خوشہ مکائی و سنگہاڑہ و شالی
ہی شالی ہوگئی غربا دست بدعا و فارغ البال ہوئے - کوہٹی داروں و قحط سازون کو

سرائین ملیین - خیرات خانہ جابجا کہل گئے مسافرخانہ اجرا ہوئے یتیمون وبیکسون کی دستگیری خوراک وپارچات وضروریات سے ہوئی اجڑے ہوئے ملک مین آبادی کا رنگ آگیا - مگر خداوند کریم کو اور کچہہ منظور رہتا - جناب دیوان صاحب ممدوح دورہ مین تہے کہ یکایک خبر وحشت اثر انتقال ہونے جناب دیوان جوالاسہائے صاحب بہادر سی ایس آئی کی پہونچی جس سبب سے دیوان بدری ناتہہ دن کو حاکم اعلےٰ بنا کر جناب موصوف جمون کو تشریف لے گئے اور وزیر پنون موقوف کیا گیا - یہہ شخص بے شک بڑا جفاکش منتظم تجربہ کار ہے مگر مغرور وکینہ جو وخودستا ہے وعیاش وبیرحم وبخیل ناواقف قانون زشت خط سرکش ہے رعایاے کشمیر اس سے بہت تنگ ہوگئی بلکہ اب کوہستان جمون مین بہی جسکے منہہ سے سنو یہی کہتا ہے کہ کشمیر کو سبز باغ بنا کر اب کوہستان کے لئے سنگ جفا پہینک رہا ہے - اودہر سری حضور والا نے ازراہ رعایا پروری وغریب نوازی کشمیر کے بہرے ہوئے خزانے خالی کردئے پنجاب وکوہستان سے غلہ گران قیمت خرید کر بمصرفیت تمام کشمیر مین بہیدیا - تمام اچہے اچہے افسر اس کام مین لگا دئے جنہنے ہوشیاری کی اوسکی ترقی کردی بانہال وشوپیان وپونچہہ وبارہ مولا کی راستے گندم پنجابی وغلہ پہونچایا بجز غلہ پہونچانے کے حضور ممدوح کو اور کوئی کام اچہا معلوم نہ ہوا اور رعایا کے ساتہہ طرح طرح کی رعایتین کی گئیں اودہر یا تو آتش زدگی کا زور بہی ہوگیا - اور ڈاکٹر ڈون صاحب نے جناب مدار المہام کو لکہہ بہیجا کہ اونکو اطلاع ملی ہے کہ کشتیان قحط زدگان کی غرق تالاب اولر کی گئی ہین جسپر دیوان بدری ناتہہ صاحب ومسٹر سہوئی صاحب کا تنازعہ مقدمہ ہوا اور تردید وہ بلتسنیخ کرتے رہے - آخر کار جب دونون قایل ومعقول ہوئے تو صلح وگریز کے اصول ہوئے فاعل مفعول ہوئے مجہول قربانی مین مقبول ہوسکے

سنہ ۱۸۷۹ع

اسکی کیفیت بہی علیحدہ تحریر ہوگی سمت ۱۹۳۶ بابین حضور والاجہر رونق افروز کشمیر ہوئے ہنوئی صاحب کی مہربانی سے چند بے قصور اسیر ہوئے - صورت و وجہ فی اوسکی یہہ ہے کہ جب کوآدارائے حضور انور کے ویرناگ مین بلند ہوئے تو راقم سے اس لئے کہ راقم عہدہ نازک اخبارنویسی پر ممتاز تہا - جناب مدارالمہام صاحب بہادر نے فرد تغلب شامل وچال وچلن اہلکاران موجودہ کشمیر کا مانگا جو کہ راقم نے بموجب فرض منصبی وحکم ولیعہد کے بمعہ وجہ ثبوت پیش کیا - چونکہ اوسکے اظہار سے بہت اشخاص کی گرفتاری وخرابی بسبب اونکی بداعمالی کے متصور تہی - اور حضور ممدوح نے اُس رپوٹ کو پیشی مین رکہکر حکم دیا کہ سری نگر مین پہونچکر اوسکی تحقیقات ہوگی تمام بد اعمال اپنے کردار ناہنجار کے خوف سے بذریعہ ایک معتبر حضور ممدوح سے واقف ہوکر گہبرائے اور سب نے متفق اللفظ وباتفاق مشورہ کیا کہ جس طرح ہوسکے قبل از ورود دایرۂ دولت بندگان حضور انور رہر **گوپال** کا کام تمام ہو اور سرکار والا کے دلمین اُسکے طرف سے غبار بیٹہلایا جاوے تو آبرو ہے ورنہ خاک مذلت آتش غضب حضور والا سے اونکے سر پر ہوا کی طرح چلیگی - بدین خیال ایک بدمعاش کو (جسنے مقدمہ کشتی مین مسٹر ہنوئی صاحب کے پاس مُخبری کی تہی) خوف ورجا سے ترغیب دی کہ وہ بحضور عرض کرے کہ اوسنے راقم کے سکہلانے سے وہ کام کیا تہا - اودہر پنڈت سالگ رام برادر راقم نے ناتجربہ کاری سے ملازمت صاحب مذکور کی اختیار خود اون بدبازون نے اوسکے حوالہ سے حضور انور کے دلمین اشتباہ سازش راقم ڈالدیا - ایک طرف نے ترغیب ہشت مُخبران تہایا دوسری طرف نے اخفا کنندہ جتایا حضور والا کی نظرون سے گرایا اور زیست مین ہی بمعہ تمام خاندان و وابستگان کے ویران ویرباد کرکے گور مین پہونچایا اون سے جو جو ہوسکا وہ جور وجفا کرایا باوجود اسکے

حضور والا نے و مدار المہام صاحب نے ہر طور راقم پر رحم ہی فرمایا مگر نوشت ازلی کے بحریر
نمک حلالی سے پیشانی کا لکھا پیش آیا زہی یاوری بخت جو میرا جان و مال اہل و عیال بہ
ولی نعمت کے کام آیا اسمین کیا کم فخر ہے حافظ خون میخورم و لیک نہ جائے شکایت است
۱۸۸۰ع روزی ما ز خوان کرم این نوالہ بود و بس اس قحط سالی مین بہت بہت خرابیان ہوئین
تخم ابریشم جو ترقی پہ تہا عدم کے ساتھہ مل گیا پہر سمت ۱۹۳۷ ب مین حضور انور نے قدوم میمنت
لزوم سے اُس گلزمین کو سرسبزی بخشی بجاے چہہ وزارتون کے چار ہی مقرر فرمائین
صیغہ پولیس بیرونجات مین بہی قایم ہُوا تمام معاملہ سرکاری کا ٹہیکہ ہوگیا - لچہمی کول
۱۸۸۱ع جامع مسجد مین پہونچائے گئے - سمت ۱۹۳۸ ب مین اول مہاراجہ صاحب انور بعدہٗ ماہ ہاڑ مین
حضور انور رونق بخش ہوئے اس سالمین علامات باقی ماندہ قحط دور ہوئین اور طبع
مبارک حضور والا مرض ذیابیطس سے ناساز ہوئی ہر چند اسکا معالجہ ہر ایک پہلو سے
کیا گیا - مگر اسکی صورت گاہے چنین گاہے چنان ہے - قیدی خونی تک جنکی قسمت
ہتی رہا کئے گئے - باب خیرات و کرم وا ہوئے - عام و خاص تندرستی کے لئے دعاگو ہین
۱۸۸۲ع کہ حضور کا سایہ ہما پایہ رعایا برایا و نمک خواران کے سرپر مدام سایہ افگن رہے سمت ۱۹۳۹
ب مین کشتوار سے آٹھہ منزل آگے سرحد لداخ سے ایک منزل ورے جہان سے لداخ چار
منزل ہے اتصال دریاے پہاگا و چندرا سے ۲ منزل پر کوہ پالنگا پاڈر مین کان
نیلم دستیاب ہوئی جس مین چند ماہ تک سنگ جواہر نیلم ملتا رہا - اسی سالمین بماہ
پہاگن بجاے مسٹر ہنوی صاحب کرنیل سینٹ جان صاحب تشریف لائے - ماہ پہاگن
کو حضور والا نے جمون مین شادی میان بلدیو سنگہ صاحب ولیعہد راجہ موتی سنگہ صاحب
والی پونچہ راجہ ناہن کے کنور کی صاحبزادی سے بصرف خزانہ عامرہ فرمائی اور راجہ
جسوال جاگیردار رام کوٹ کی صاحبزادی کی شادی راجہ صاحب چنبہ سے ہوئی - نواب

لفٹنٹ گورنر سر ایچنسن صاحب بہادر جمون کو تشریف لائے اور بہ تقریب فتح مصر ۲۱
توپ کی سلامی سر ہوئی۔ راجہ صاحب فرید کوٹ تشریف لائے۔ کشمیر مین سب سے
اول سمت ۱۹۱۶ ب مین میجر جی بیکر صاحب ڈپٹی کمشنر ہزارہ آفسر آن سپیشل ڈیوٹی ہو کر آئے ۱۸۵۹ء
دوم سمت ۱۹۱۷ ب مین ڈبلیو فورڈ صاحب ڈپٹی کمشنر گورگانوان ۱۸۶۰ء

نمبر	سمت بکرمی	نام	عہدہ	مقام عہدہ	نمبر	سمت	نام	عہدہ	مقام عہدہ	
۳	۱۹۱۸	جنرل وان کاٹلینڈ	ڈپٹی کمشنر	ملتان	۱۱	۱۹۲۷	سمائیلی صاحب		گوجرانوالہ	۱۸۶۱ء
۴	۱۹۱۹	میجر فارنگٹن صاحب سی منی	″	امرتسر	۱۲	۱۹۲۸	گرڈل سٹون	انڈر سکرٹری		۱۸۶۲ء
۵	۱۹۲۰	سمائیلی صاحب	″	بنون	۱۳	۱۹۲۹	مکسویل صاحب	ڈپٹی کمشنر	فیروزپور	۱۸۶۳ء
۶	۱۹۲۱	کوپر صاحب	″	کانگڑہ	۱۴	۱۹۳۰	واین صاحب	انڈر سکرٹری		۱۸۶۴ء
۷	۱۹۲۲	جنکن صاحب			۱۵	۱۹۳۱	لفٹنٹ کرنل ارمسٹون	ڈپٹی کمشنر	راولپنڈی	
۸	۱۹۲۲	کوپر صاحب	ڈپٹی کمشنر	لاہور	۱۶	۱۹۳۲	میجر بی ٹی وی ہنڈرسن	سی۔ ایس آئی		
۹	۱۹۲۴	کروکرافٹ صاحب	″	راولپنڈی	۱۷	۱۹۳۳	الیف ہنوی صاحب	رزیڈنٹ	نیپال	
۱۰	۱۹۲۶	ہرسٹو صاحب	″	جہلم	۱۸	۱۹۳۹	کرنل سنیٹ جان صاحب			

کرنل یور جان سنیٹ جان صاحب کے وقت سمت ۱۹۳۸ ب مطابق ۱۸۸۲ء مین دو باتین
قابل اندراج تاریخ یہہ ہوئین کہ اول دیوان بدری ناتھ صاحب حاکم اعلیٰ کے مکان جلکر خاک
سیاہ ہو گئے اور تخمیناً کئی لاکھ روپیہ کا نقصان ہو گیا اور اونکے تمام ہمسایون کا بہی یہی
حال ہوا۔ دوئم ماہ نومبر ۱۸۸۲ء مین حضور لارڈ مارکوئیس آف رپن صاحب
بہادر رائٹ آنریبل ڈ گورنر جنرل کشور ہند معہ لیڈی رپن صاحبہ براہ
جمون بطور سیر و تفریح طبع رونق افروز کشمیر ہوکر ایک ہفتہ کے بعد براہ بارہ مولا و کوہ مری
مراجعت فرماے لاہور ہوئے۔ یہہ اول ہی دفعہ تہی کہ ایک نیک نیت و نیک نام رفاہ جو

عام و انام معدلت گستر غریب پرور وایسرائے نے جریدہ طور سیر کشمیر فرمائی اُنہون نے
مہاراجہ صاحب بہادر کی ایک ضیافت جمون مین اور دوسری سری نگر مین قبول فرمائی
باقی سب جگہہ انتظام اپنا رکہا - میان پرتاب سنگہ صاحب ولیعہد و دیوان
اننت رام صاحب مدارالمہام جزوکل حضور ممدوح کی ہمرکاب اس دورہ کشمیر مین ہی اور قریب تین
ہزار قلی باربرداری وغیرہ مین مصروف ہوئے - چونکہ طبع مبارک حضور مہاراجہ صاحب بہادر کی بدقسمتی
رعایا براے سے ناسازگار ہو اسلئے اکثر بدانتظامیون اور بعض ناعاقبت اندیش کارداران کی زیادتیون نے
کسیقدر نقص اس ریاست مین پیدا کر دیا ہے - مگر بیدارمغزی و جانفشانی شب و روزہ دیوان
اننت رام صاحب بہادر سے پہر ہی صورت امن ہی اور تمام بوجہ امورات جزوکل کا دیوان صاحب ممدوح کی ذات
خاص پر منحصر ہے اور اونہین سے انجام پاتا ہے

راجہ کاک کے مرنے کے بعد فرانس کی شکست کے باعث داغ شال مین یہانتک کسادبازاری ہو گئی کہ جہان
۱۷ - لاکہہ روپیہ اس تجارت کا ملک مین پہیلتا تہا اور ۱۳ لاکہہ خزانہ عامرہ مین آتا تہا وہان اب صرف
زکوٰۃ کے کچہہ روپیہ کی آمدنی باقی رہ گئی ہے - شاستری تعلیم کو بہی ازبس تنزل ہو رہا ہے صرف پنڈت
دامودر نغم البدل صاحب رام پنڈت فاضل اجل علماے سنسکرت مین یگانہ عصر ہے - فارسی
و شاعری مین مرزا احد متخلص بہ مقبل لایق تعریف ہے

سیاحون کے آنے سے تخمیناً ۹ لاکہہ روپیہ ملک کے ملاحون و شکاریون واہل نشاط
طوایفون - دستکارون - نقاشون و زرگرون وغیرہ کو سالیانہ ملتا ہے جو کہ تمام ملک مین پہیلتا
ہے - اور سیاحان کشمیر تمام معاملات اہنین سے متعلق رکہتے مین - یہہ بہی قابل ذکر
ہے کہ سمت ۱۹۳۸ ب کو جمون کی ایک دیوی دوارہ مین ایک پنجابی برہمن نے زبان کاٹکر چڑہادی تہی جو نہ پانچوین روز بقدرت حق بدستور لگ گئی - فقط ۱۸۸۱ء

تمام شد حصہ دوم گلدستۂ کشمیر

حصہ سوم

ضمیمہ تواریخ گلدستۂ کشمیر

متضمن بہ نقشہ جات

نقشہ منادر و تعمیرات قدیم واقع کشمیر

نمبر	نام	مقام	نام تعمیر کنندہ	کب تعمیر ہوا	کیفیت
۱	مندر ستی رشی	موضع لولی شاہ آباد	۔	۔	صرف اسکا چبوترہ باقی رہگیا ہے
۲	مندر لونہ گنگ گونڈ	کوہ شاہ آباد ویرن	راجہ سندیمان	۴۴ بکرمی	یہ مندر تیہروں کا بنا ہوا ایک پہاڑی پر ہے ٭
۳	مندر بجے بجی گونڈ	موضع نارو	بجی	۳۰۴۳ کلجگی	یہ مندر نالہ پر ہے ٭
۴	مندر اریگام	چشمہ اریگام پورہ	سندیمان	۴۴ ب	یہ چشمہ ایک کوہ پر ہے ٭
۵	غار منڈا	کوہ سلیمان	گوپادت	۴۳۷۴ ک	ابھی تک ثابت ہوا اسکو پہلے
۶					

نمبر	نام	مقام	نام تعمیر کنندہ	سنہ یا سمت	کیفیت	
۶	جشٹی شور				للتادت نے راجہ گوپادت نے پہر سندیمان نے بنایا اشوک نے بہی اسکو بنوایا تہا ؞	
۷	بٹی شور	زینہ کدل	راون	۳۴۰۰ ک	اسمیں زین العابدین دفن کیا گیا تہا اسلئے بڈشاہ کے نام سے مشہور ہے ؞	
۸	مندر	متصل جامع مسجد	تاراپیڈ	۳۷۲ ب ۲۵۵ عیسوی	صرف کہنڈرات باقی ہیں اسکا اوّل نام تاراپیڈ تہا پہر اسکو گراکر جامع مسجد بنی ؞	
۹	مسجد اخون ملا شاہ	ہاری پربت	اخون ملا شاہ	۳۶۶۱ ب	شکستہ ہے ؞	۱۱۰۵ عیسوی
۱۰	مندر	متصل زینہ کدل	زیادت	۸۷۷ ب ۷۲۱ عیسوی	بازار محمد حاجی میں اب تک کسقدر موجود ہے اسکو اگنی ہنن بہی کہتے ہیں ؞	
۱۱	مندر	البتہ براری	سندیمان	۴۴ ب	چہوٹی ڈل پر سرینگر کے شمال میں ۲میل پرگنہ پہاک میں ویران سندیمان نے گوپادت دیو کے نام پر بنایا تہا ؞	
۱۲	مسجد بہاء الدین	ہاری پربت کے پاس	بہاء الدین	.	ایک پرانے مندر کو گراکر اسکو بہا[illegible]	
۱۳	مندر	بہاء الدین کے تکیہ پر	پیرورسین	۹۱۸ ب	بڈشاہ کے عہد میں منہدم کیا گیا [illegible]	سنہ ۱۳۲ ع

نمبر	نام	مقام	نام تعمیر کنندہ	کب بنا	کیفیت
۱۴	مندر ٹھگ بابا	سری نگر		•	ویران ہی اسکو آستان ٹھگ بابک کے نام سے مسلمانون نے مشہور کیا ہے
۱۵	مندر	متصل نینہ کدل	راجہ زیادت	۸۷۷ ب ۶۲۱ ع	محلہ محمد حاجی مین اسمین اب ایک فقیر کی قبر ہے ٭
۱۶	مندر	امیرا کدل	راجہ للتادتہ	۷۷۶ ب ۶۱۹ ع	اب ویران ہے پہلے اسمین بڑی بڑی پتھر لگے تھے ٭
۱۷	مسجد و خانقاہ	صراف کدل	بڈشاہ	۱۴۹۹ ب	ایک پرانی مندر کے پتھرونسے تیار ہوئی ہے ٭
۱۸	مندر	لب ڈل	سندیماز	۴۴ ب	سرینگر سے ۴ میل پر ویران ہے ٭
۱۹	″	زینہ کدل	زیادت	۸۷۷ ب	بڈشاہ کے عہد مین گر گیا ٭
۲۰	″	پاندریٹھن	اشوک	درمیان سنہ ۲۶۶۹ و ۶۵۳	سرینگر کے جنوب مشرق مین ۳ میل پر ایک تالاب کے درمیان ہے ٭
۲۱	مقبرہ نورالدین	چرار	زین العابدین	۱۴۹۹ ب	سرینگر کے جنوب مغرب مین ۱۶ میل ہے
۲۲	مندر	پانپور	اجتاپیڈ	۸۰۹ ب	دامن کوہ مین پانپور سے ۲ میل ویران ہے ٭
۲۳	مندر	بالاہامہ	شیر ورما	۹۳۶ ب	دامن کوہ مین پانپور سے ۲ میل پرگنہ وہیو مین ٭
۲۴	″	زیون	کوروما وزیر اونتی ورما	۹۳۶ ب	پانپور کے شمال مشرق مین ۳ میل ویران ہے ٭
۲۵	″	بارسو	میگ واہن	۹۱ ب	پانپور سے ۲ میل جنوب و مشرق مین ویران ہے

نمبر	نام	مقام	نام تعمیر کنندہ		کیفیت
۲۶	مندر	لتہ پور	للتادت	۷۷۶ ب	پانپور کے جنوب مین دریا کے پر ۴ میل ویران ٭
۲۷	״	جادہ باری	شیروربابرد اونتی درما	۹۳۶ ب	اونتی پور کے شمال مغرب مین ایک میل صرف دروازہ اسکا باقی ہے
۲۸	״	غارنارستان	زیادت	۷۷۸ ب	جنوب مشرق مین سرینگر کے ۳ میل پرگنہ اولر مین ٭
۲۹	״	مارہامہ	اونتی درما	۹۳۴	بیج بہارہ کے شمال مغرب مین پرگنہ وچہن پارہ مین ویران دریا کے پر ہے ٭
۳۰	״	بیج بہارہ	جلوک	۳۴۳ ک	اسکو راجہ اشوک نے بنایا جلوک کی رانی نے مرمت کیا۔ ویران ہے
۳۱	بلنگ یارا	اونتی ورما	-	۹۳۶ ب	اونتی پور کے جنوب مین ۵ میل اس کوہ مین ولر پرگنہ مین ٭
۳۲	مندر	لدہو	لدہو پنڈت	۲۴۶۷ ک	لدہو راجہ بک کا وزیر تہا پانپور سے ۴ میل جنوب مشرق مین بنیاد باقی ہے ٭
۳۳	״	برابر پرگنہ کہاول پارہ	میگوہن	۹۱ ب	اسلام آباد سے ۹ میل شرق مین ویران ہے ٭
۳۴	باغ مارتنڈ	مارتنڈ	شاہ جہان	۴۴۶۱ ب	اسلام آباد سے ۳ میل مشرق مین ٭

کیفیت	کب بنا	نام تعمیر کنندہ	مقام	نام	نمبر
سرینگر سے ۲۳ میل جنوب مشرق مین اننت ناگ سے ۵ امیل ٭	۱۸۶۶ اب	عبداللہ خان	کہاوربارہ	خانقاہ زین العابدین	۳۵
اننت ناگ سے ۳ میل۔ کہتے ہین شاہ ہمدان نے یہان آکر ہاروت ماروت کو پتھر رکھکر قید کیا تہا جو پتھر ابھی موجود ہے ٭	۹۴۲ ہجری	٠	بٹن	خانقاہ	۳۶
اننت ناگ سے ۴ میل مشرق مین ابھی لایق دید ہے ٭	۴۲ ب	سندیمان	بومزو	مندر	۳۷
اننت ناگ سے ۳ میل مشرق مین ویران اسکو خگند نے جلایا تھا ٭	۷۷۶ ب	للتادت	بٹن	″	۳۸
ایک نالہ پر اننت ناگ کے مشرق مین ویران یہان شیو جی کا گذر ہوا تہا ٭	۹۹۱ ب	٠	گنیش بل	″	۳۹
سرینگر سے ۳۰ میل جنوب مشرق کیطرف ایک غار مین ویران ہے ٭	۱۰۳۸ ب	راجہ ابھی منیو	مامل شور	″	۴۰
اننت ناگ سے ۶ میل کے جنوب مین ویران ہے	۱۶۶۲ ب	جہانگیر	لوکہ بہون	باغ	۴۱
ویران ٭	۱۶۶۲ ب	جہانگیر	ویرناگ	باغ	۴۲
ویران ایک ہندو کے مصالحہ سے بنی تہی ٭	۱۷۲۳ ب	سیف الدین	نوشہرہ	مسجد سیف الدین	۴۳

نمبر	نام	مقام	نام تعمیر کنندہ	کب بنا	کیفیت
۴۴	مسجد	نوشہرہ	بڈشاہ	۹۹۴ اب	عہد بڈشاہ مین مسلمانون نے مصالحہ مندر سے بنائی تھی
۴۵	مندر	بیجارناگ	زیادت	۸۷۷ ب	ویران ہے
۴۶	مندر و تالاب	״	پرورسین	۱۸۹ ب	پرگنہ بہاک مین
۴۷	مندر	بینز گام	״	۱۸۹ ب	پرگنہ بہاک مین ویران ہی
۴۸	باغ و بارہ دری	سر حد بہاک و لعل	اخون ملّا شاہ	۱۶۶۴ ب	عہد شاہ جہان مین
۴۹	پل دریاے سندہ	دودر ہامہ	نور جہان بیگم	۱۶۶۷ ب	پرگنہ لعل مین ویران
۵۰	مندر	وانگت	بالادت	۶۴۳ ب	ویران ہے
۵۱	״	کلن	شنکر درما	۹۶۴ ب	پرگنہ لعل مین
۵۲	باغ	داس کرُ	ایک پنڈت	۱۶۰۵ ب	سرینگر سے ۹ میل شمال مین مانسبل کے پاس عہد جہانگیر مین
۵۴	مندر	پرگنہ لعل	للتادت	۷۷۶	لعل مین ویران تین مندر ہین ایک راجہ للتادت کا ہے دوسرا سنگرام راج تیسرا اننت دیو کا ہے
۵۴	مندر تین	اندرکوٹ سنبل	جے اننت	۱۲۷ ب	سرینگر سے شمال و مغرب مین ۱۲ میل ویران ہے
۵۵	مندر	کپچہ ہامہ	متر شرما وزیر للتادت	۶۷۷ ب	بارہ مولا سے جنوب مغرب مین ۳ میل صرف دروازہ باقی ہے
۵۶	״	پرگنہ بانگل	ہشک و زشک	۶۸۱ ک	سرینگر سے ۱۵ میل شمال و مغرب مین

نمبر	نام	مقام	نام تعمیر کنندہ	کب بنا	کیفیت
۵۷	مندر	ہارہ ترٹ	للتادت	۷۷۶ ب	پرگنہ پرسپور مین سرینگر سے ۸ میل مغرب کیطرف۔
۵۸	مندر و قلعہ	فتح گڈہ	//	۷۷۶ ب	پرگنہ ناروا مین بارہ مولا سے ۳ میل جنوب مغرب مین۔
۵۹	مندر	بیسرنو	راجہ بہنک	۶۸۱ ک	بارہ مولا کے مغرب مین ۵ میل یہان دو مندر ہین۔
۶۰	//	بونیار	//	۶۸۱ ک	بارہ مولہ سے ۷ میل مغرب مین درمیان نوشہرہ کے بہنک رنک کنشک تینون نے مندر بنوائے تہے راجہ للتادت نے مرمت کرائی۔

مندر ہائے جدید

نمبر	نام	مقام	نام تعمیر کنندہ	کب بنا	کیفیت
۶۱	مندر گدادہرجی	شیرگڈہی سرینگر	مہاراجہ گلاب سنگھ	۱۹۰۵ ب	اسپر طلائی پانی چڑہا ہے۔
۶۲	مندر	گنپت یار	پنڈون	۱۹۱۱ ب	بلاگت سرکاری معرفت پنڈون وزیر بنا ہے۔
۶۳	//	حبہ کدل	//	//	

نمبر	نام	مقام	نام تعمیر کنندہ	کب بنا	کیفیت
۶۴	مندر	فتح کدل	دیوان اکبر رام صاحب	۱۹۲۷ب	
۶۵	رنبہیر سوامی	؍؍	مہاراجہ رنبہیر سنگہ صاحب بہادر	۱۹۳۱ب	۱۹۳۲ بکرمی مین تمام مندرون سے اونچا مندر بنا ہے۔
۶۶	مندر	نوکدل و صفاکدل کے درمیان	راجہ کاک	۱۹۲۱ب	ہنوز یہ مندر نا تیار تہا کہ راجہ کاک مرگیا سمت ۱۹۳۰ بکرمی مین راجو نے تیار کیا۔
۶۷	؍؍	رعنا واری	میان تاپر لبنگہ صاحب	۱۹۳۳ب	ولیعہد نے محلہ جوگی لنکر میں
۶۸	پُل	دریائے کرشنہ گنگا	مہاراج رنبہیر سنگہ صاحب بہادر	۱۹۳۳ب	منظفرآباد مین جہان دریائے بہت و کرشنہ گنگا ملے ہین آہنی پُل بنایا گیا ہے۔
۶۹	؍؍	گوہلن	؍؍	؍؍	
۷۰	مندر	امیراکدل	دیوان ہنتام صاحب	۱۹۳۶ب	
۷۱	؍؍	رامو	گنہ در	۱۸۹۷ب	
۷۲	مندر و سمادہ	رام باغ	مہاراج رنبہیر سنگہ صاحب بہادر	۱۹۱۴ب	یہ سمادہ مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب کی ہے۔

کہتے ہین کہ کشمیر مین مندر بیشمار و بکثرت تہے جنکو بودہون نے بہی خراب کیا - پہر مسلمانون نے ۔ اب تک بہت سے کہنڈرات و ویرانجات اُن کے موجود ہین بلکہ تمام مساجد و معابد ہائے اسلامیہ ہین اور بہت سی تعمیرات و دیوارونین جو کہ دریا کے کنارہ پر ہین مصالحہ اُنکے لگے ہوئے صاف دکہلائی دیتے ہین یہ منادر نہایت عجیب

ودرستی سی بنائے گئے تہی سنگہائے تراشیدہ آیسے ایسے چسپان کئے گئے تہی کہ اُنکا نشان تک معلوم نہوتا تہا کہ وہ کہان سے جوڑے گئے ہین یہ پتہر ۳ گز سے ۴ گز تک لمبے جنکا حجم ایک گز اور عرض ۳۰ گز سے ۵ گز تک ہوگا اُنکا لانا و عمارت پہ لگانا قیاس مین نہین آتا۔ راقم نے صرف اُنہین مندرون کے نام لکہے ہین جنکا نشان کچہہ نہ کچہہ ابہی موجود ہے۔

راستہائے کشمیر

راستے کشمیر کے بہت ہین لیکن اُنہین سے خاص یہ ہین۔

(۱) بارہ مولا یہ سال بہر کہلا رہتا ہے۔ (۲) پونچہہ۔ (۳) گلمرگ و فیروزپور یہ ۳½ مہینے بند رہتا ہے۔ (۴) توسہ میدان۔ ۵ ماہ تک بند رہتا ہے۔ (۵) سنگ سفید چہہ ماہ بند رہتا ہے۔ (۶) پیرپنجال۔ (۷) نندن سر۔ (۸) سیدو۔ (۹) کورہی پول ہوکر۔ (۱۰) کہواتار واہ یا کولہ گام۔ (۱۱) بانہال بارہ ماہ کہلا رہتا ہے۔ (۱۲) سربل یا کشتواڑ۔ (۱۳) لبرتل۔ (۱۴) نوبوگ نی۔ (۱۵) پہلگام یا امرناتہہ۔ (۱۶) دراس۔ (۱۷) کوہ ہامون۔ (۱۸) سندرپور براہ گوریس و اسکردو۔ (۱۹) تولاب گوریس کو۔ (۲۰) کرناؤ یا مظفرآباد۔

انہین سے بہی چار راستے خاص ہین۔ پہلا سب سے آسان راولپنڈی اور کوہ مری کا۔ دوسرا اس سے کچہہ خراب گجرات پیرپنجال کا۔ تیسرا گجرات اور پونچہہ کا۔ چوتہا راولپنڈی وایبٹ آباد کا گرم رستہ ہے۔

(۱) جموں سے سرینگر براہ بانہال۔

(۲) جموں سے سرینگر براہ بادہل۔

(۳) جموں سی سرینگر کو براہ راجوڑی ٭

(۴) بہمبر سی براہ راجوڑی ٭

(۵) راجوڑی سی پونچھہ ٭

(۶) جہلم سی براہ پونچھہ سرینگر کو ٭

(۷) کوہ مری سی سرینگر کو ٭

(۸) ایبٹ آباد سی براہ مظفر آباد ٭

(۹) سرینگر سی گلگت وغیرہ ٭

(۱۰) ایضاً براہ دیوسائی اسکردو کو ٭

(۱۱) " براہ درہس ایضاً

(۱۲) " لیہ کو ٭

(۱۳) " کشتواڑ کو ٭

(۱۴) جموں سی براہ چہنئی کشتواڑ کو ٭

(۱۵) ایضاً ایضاً بہدروا کو ٭

(۱۶) مادہو پور سی براہ بہدروا کشتواڑ کو

(۱۷) چمبہ سے ایضاً ایضاً

(۱۸) کشتواڑ سی براہ گرگل لیہ کو ٭

(۱۹) کشتواڑ سی براہ زنسکار لیہ کو ٭

(۲۰) پالم پور واقع کانگڑہ سے لیہ کو ٭

(۲۱) شملہ سے براہ ونگتو اور سپیتی کے لیہ کو ٭

(۲۲) لیہ سی براہ جوربات اسکردو کو ٭

(۲۳) " کاراکورم یارقند کو بموسم گرما ٭

(۲۴) لیہ سی براہ کاراکورم یارقند کو بموسم سرما ٭

(۲۵) لیہ سی براہ جنگ جمنو یارقند کو مغربی رستہ ٭

(۲۶) لیہ سی براہ جنگ جمنو یارقند کو وسطی رستہ ٭

(۲۷) لیہ سی براہ جنگ جمنو یارقند کو مشرقی رستہ ٭

(۲۸) لیہ سی گہر تلک ٭

(۲۹) پالم پور سی براہ جنگ جمنو یارقند کو لیہ علیحدہ چہوڑ کر ٭

اوّل جمون سے براہ بانہال سرینگر کو ۱۳ منازل۔ جمون لاہور سے ۹۰ میل۔ امرتسر سے ۸۰ میل جہان ہر طرح کی سواری مل سکتی ہی۔

نمبر	نام منزل	بلندی سطح سمندر سے بحساب فٹ	فاصلہ میل	کیفیت
۱	جمون	۱۳۰۰	۰	چوتھی اور پانچوین منزل کے درمیان لارولارنگا
۲	دہنسال	۱۸۴۰	۱۷	رستہ جوکہ ۸۲۰۰ فٹ بلند ہی آٹھوین اور نوین منزل
۳	کرمچی	۲۵۰۰	۱۶	کے درمیان بانہال ۹۲۰۰ فٹ بلند گذرنا پڑتا
۴	میر	۴۸۰۰	۱۳	ہے پانچوین وچھٹی منزل مین رام بن کے پاس دریائے
۵	لاندر	۴۷۰۰	۱۱	چناب بذریعہ چوبی پُل کے گذرہوتا ہو بجائے اِس
۶	بلادت	۵۱۵۰	۱۴	پُل کے ذرہ نیچے کو ایک نیا آہنی پُل بن رہا ہی
۷	رام بن	۲۵۳۵	۱۰	اِس پُل پر میر بحری دینی پڑتی ہی اور زکات
۸	رامسو	۴۰۷۰	۱۹	کے اسباب کی تلاشی ہوتی ہی بجائے ۳ و ۴ و ۵
۹	دیوگول	۵۵۸۰	۱۴	و ۶ منزل کے اب دو ہم پورہ ورم تہل ۳
۱۰	ورناگ	۶۰۰۰	۱۵	ہٹولی مقرر ہوگئی ہی وہ منزلین چھوٹ گئی ہین
۱۱	اسلام آباد	۵۶۰۰	۱۵	یہ رستہ سال بھر کھلا رہتا ہی۔ برسات مین
۱۲	اونتی پور	۵۳۵۰	۱۶	مرمت طلب اور ٹٹو چلنے کے ناقابل اور
۱۳	سری نگر	۵۲۳۵	۱۷	دو تین روز کیواسطی شدت برف سے کبھی بند بھی ہوجاتا ہی

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۷۷

دوم جمون سے براہ بُدل سرینگر ۱۲ منازل ۱۲۹ میل لمبا ہے۔

نمبر	نام منزل	بلندی سطح سمندر سے بحساب فٹ	میل	کیفیت
۱	جمون	۱۲۰۰	۰	یہ رستہ صرف پیدل چلنے کا ہے بارگیر ٹٹو اسپر
۲	اکھنور	۱۱۴۲	۱۸	بالکل نہین چلسکتے جمون کی بہ نسبت اکھنور
۳	کیہانگی باولی	۰	۸	سے سفر کرنا بہتر ہے۔ آٹھوین اور نوین منزلمین
۴	چیل	۰	۸	گذر بودل بہت بلند ہے یہ رستہ صرف ۷
۵	نار	۰	۱۲	مہینے کہلا رہتا ہے۔
۶	بھگولی	۰	۸	
۷	بُدھل	۰	۵	
۸	دھیلی	۰	۱۱	
۹	ناظم گڈھی	۰	۱۴	
۱۰	شوپیان	۶۷۱۵	۱۱	
۱۱	کہان پور	۰	۵	
۱۲	سری نگر	۵۲۳۵	۱۲	

میزان کل - - - - - ۱۲۹

سوم جمون سے راجوڑی ۶ منازل ۷۷ میل ہے۔

نمبر	نام منزل	بلندی سطح سمندر سے بحساب فٹ	میل	کیفیت
۱	جمون	۱۲۰۰	۰	اکھنور کے پاس چناب کا عبور کشتی پر سے ہوتا
۲	اکھنور	۱۱۴۲	۱۸	ہے جو کہ بائین کنارہ پر ہے اس سڑک پر بڑی لدے ہوے

نمبر	نام منزل	بلندی سطح سمندر سے بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۳	چوکی چوڑا	۲۱۵۰	۱۳ ۱/۲	ٹٹو چل سکتے ہین راجوڑی مین منزل نمبر ۱
۴	ٹھنڈا پانی	۰	۱۳	رستہ پر پہنچاتی ہے دونون رستونکو ملا دئیے
۵	دہرم سالا	۰	۹ ۱/۲	سے جمون سے براہ راجوڑی و پیر پنجال سرینگر
۶	سیال سوئی	۰	۹	۱۴ منزلین اکہنور ۱۶۹ میل ہے۔
۷	راجوڑی	۳۰۹۴	۱۴	

میزان کل ۷۷

چہارم بھمبر براہ راجوڑی اور پیر پنجال سے سرینگر کو ۱۲ منازل ۱۴۸ میل۔ بھمبر سے گجرات ۳۰ میل۔ گجرات سے لاہور ۷۱ میل ہے۔

نمبر	نام منزل	بلندی سطح سمندر سے بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۱	بھمبر	۰	۰	
۲	سید آباد	۰	۱۵	
۳	نوشہرہ	۰	۱۴ ۱/۲	
۴	چنگس سرائے	۰	۱۳ ۱/۲	
۵	راجوڑی	۳۰۹۴	۱۵	
۶	تہانہ	۰	۱۴	پانچوین اور چھٹی منزل مین رتن گلی ۸۲۰۰ فٹ
۷	بھرام گلہ	۰	۱۵	بلند آٹھ اور سات کے درمیان پیر پنجال
۸	پوشیانہ	۰	۱۰	۱۱۴۰۰ فٹ اونچا پڑتا ہے۔ یہانتک یہ رستہ
۹	سرائے الیاباد	۰	۱۱	کہہار رستا ہے پہاڑی ٹٹو اسپر چلسکتے ہین۔
۱۰	ہیر پور	۰	۱۴	
۱۱	شوپیان	۶۷۱۵	۹	

نمبر	نام منزل	بلندی سطح سمندر سے بحساب فٹ	فاصلہ میل	کیفیت
۱۳	خانپور	۰	۱۵	
۱۴	سری نگر	۵۲۳۵	۱۲	

میزان کل ... ۱۴۸

پنجم راجوڑی سے پونچھ ۳ منزلین ۴۴ میل ہے۔

نمبر	نام منزل	بلندی سطح سمندر سے بحساب فٹ	فاصلہ میل	کیفیت
۱	راجوڑی	۳۰۹۴	۰	پہلی اور دوسری منزل مین رتن پہار ۸۰۰۰ فٹ
۲	تھنہ	۰	۱۴	بلند۔ لہذا ٹٹو اپر بھی چل سکتا ہے بہمبر
۳	سوران	۰	۱۶	براہ راجوڑی پونچھ سرینگر تک ۱۴ منازل ۱۸۸ میل
۴	پونچھ	۳۲۰۰	۱۴	ہین۔

میزان کل ... ۴۴

ششم جہلم سے براہ پونچھ سری نگر ۱۵ منازل ۱۸۶ میل ہے۔ جہلم لاہور سے ۱۰۰ میل۔

نمبر	نام منزل	بلندی سطح سمندر سے بحساب فٹ	فاصلہ میل	کیفیت
۱	جہلم	۸۲۷	۰	یہ سڑک بوجھہ والے ٹٹوون کیواسطے خاص
۲	چیچیا	۰	۱۱	کر کے سفر ہے۔ دسوین و گیارہوین منزل
۳	میرپور	۱۲۸۶	۰	مین گذر حاجی ۸۵۰۰ فٹ بلند ہے صرف
۴	چونک	۰	۱۰	سرما مین کسیقدر برف پڑنے کے باعث
۵	بیاری	۰	۷	تکلیف ہوتی ہے بارہ مولا سے سرینگر تک
۶	سنسار	۰	۱۴	کشتی بھی ملسکتی ہے۔
۷	کوٹلی	۰	۱۵	
۸	سیہرا	۰	۱۴	
۹	پونچھ	۳۳۰۰	۱۶	

نمبر	نام منزل	بلندی سطح سمندر سے بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۱۰	کہوٹا	۰	۹	
۱۱	الیاباد	۰	۸	
۱۲	اوڑہی	۰	۱۷	
۱۳	نوشہرہ	۰	۱۴	
۱۴	بارہ مولا	۰	۹	
۱۵	پٹن	۰	۱۴	
۱۶	سری نگر	۵۲۳۵	۱۷	

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۸۶

ہفتم کوہ مری سے سری نگر ۱۳۵ میل ۱۲ منازل ہے

۱	کوہ مری	۷۴۵۷	۰	کوہ مری راولپنڈی سے ۴۰ میل ہے منزل دوم وسوم مین دریاء جہلم ملتا ہے اِس سٹرک پر ٹٹو بخوبی چل سکتے ہین ۔ بارہ مہینے جاری رہتی ہے بجائے نوشہرہ کے رام پور مقرر کیا گیا ہے جو کہ ۱۲ میل ہے
۲	دیول	۰	۱۲	
۳	کوہالہ	۰	۹	
۴	چتر کلاس	۰	۹	
۵	راڑا	۰	۱۲	
۶	تنالی	۰	۱۳	
۷	گہڑہی	۰	۱۳	
۸	ٹہیان	۰	۱۵	
۹	جگوٹہی	۰	۱۵	
۱۰	اوڑہی	۰	۱۶	

کیفیت	فاصلہ بحساب میل	بلندی سطح سمندر سے بحساب فٹ	نام منزل	نمبر
	۱۴	.	نوشہرہ	۱۱
	۹	.	بارہ مولا	۱۲
	۱۴	.	پٹن	۱۳
	۱۷	۵۲۳۵	سری نگر	۱۴

میزان کل ۱۶۳

ہشتم ایبٹ آباد سے براہ مظفر آباد سرینگر ۱۲ منازل ۱۵۶ ۱/۲ میل لمبا ہے۔

کیفیت	فاصلہ بحساب میل	بلندی سطح سمندر سے بحساب فٹ	نام منزل	نمبر
ایبٹ آباد ضلع ہزارہ مین ایک انگریزی	.	۴۲۰۰	ایبٹ آباد	۱
چہاونی ہے راولپنڈی سے ایبٹ آباد براہ	۱۲ ۱/۲	.	مان سرا	۲
ہریپور ۱۶ میل ہے یہ رستہ پنجاب سے کشمیر کو	۱۹	.	گڑہی	۳
بہت آسان ہے ٹٹو بار شدہ اسپر بلا دقت	۱۹	.	مظفر آباد	۴
چلتے ہین برف بہی اس رستے پر کبہی نہین	۱۷	.	ہٹیان	۵
ٹہیرتی بارہ مولا سے دو منزلین آگے تک	۱۱	.	کنڈا	۶
یکہ بہی آسکتا ہے آخیر کی دو منزلین	۱۲	.	کٹہائی	۷
آبی بذریعہ کشتی کے بہی طے ہوسکتی ہین۔	۱۲	.	شاہدرہ	۸
	۱۴	.	جنگل	۹
	۱۸	.	بارہ مولا	۱۰
	۱۴		پٹن	۱۱
	۱۷		سری نگر	۱۲

میزان کل ۱۵۶ ۱/۲

نہم - سری نگر سے گلگت ۲۲ منازل ۲۳۱½ میل ہے

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
٠	سری نگر	۵۲۳۵	٠	
۱	اسٹمبیل	۵۲۰۰	۱۷	
۲	بنڈہ پور	۵۳۰۰	۱۸	
۳	تراگ بل	۹۱۶۰	۹	
۴	جٹکسو	٠	۹	
۵	کنجلی بن	٠	۶	
۶	گوریز	۷۸۰۰	۱۱	
۷	گورکوٹ	۹۳۷۰	۱۱	
۸	موہوداٹر	٠	۱۲	
۹	مقام	٠	۱۱	
۱۰	پوکرکوٹ	۹۰۰۰	۱۱	
۱۱	چانگام	۸۵۶۰	۱۲	
۱۲	گوریکوٹ	۸۰۵۸	۱۳	
۱۳	حصورہ	۸۸۵۳	۷	
۱۴	ہرچو	۶۷۰۰	۱۱	
۱۵	مشکن	٠	۸	
۱۶	ڈوہی آن	۸۷۲۰	۸½	
۱۷	رام گھاٹ	٠	۱۲	
۱۸	بونجی	۴۶۴۵	۹	
۱۹	جگروٹ	۶۲۶۰	۱۲	
۲۰	مقام	٠	۷	
۲۱	مناور	٠	۸	
۲۲	گلگت	۴۸۰۰	۱۱	

میزان کل ۲۳۳½

افواج مہاراجہ صاحب اس رستہ کو پسند کرتی ہیں اول دو منزلیں بذریعہ دریا کے ایک شب و روز میں طے ہو سکتی ہیں قریب چھہ ماہ یہ سڑک برف سے مستور رہتی ہے وسط نومبر سے وسط مئی تک نمبر ۳ - اور ۴ مین راج دی آنگن گذر ۱۱۸۰۰ فٹ بلند اور نمبر ۷ و ۸ مین گذر کمری ۱۳۱۶۰ فٹ بلند ہے ہٹو پیر نمبر ۱۶ و ۱۷ کے درمیان ہے یہ کوہ گوریز کا ہے قریب دس ہزار فٹ کی بلندی ہے

اسکی ابتدائی رام گہاٹ کی سخت ہی وسط نومبر سے وسط مئی تک یعنی ۶ ماہ تک یہ سڑک بند رہتی ہی۔ مقام سے مراد ہے اُسجگہہ کی جہان میدان مین قیام کیا جاوے

دہم۔ سری نگر سے گلگت دوسرے رستہ ۲۳ منازل ۲۳۸½ میل نمبر ۹ و ۱۰ مین دوری کن گذر ۱۳۵۰۰ فٹ اونچا ملتا ہی یہ سخت راستہ پانچ ماہ تک بند رہتا ہے برف پڑتی ہین جو کہ ۸۰ میل ہے۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	سرینگر	۵۲۳۵	۰	
۶	گوریز	۰	۷۰	
۷	بنگلہ	۸۷۲۵	۱۱	
۸	ماہناپادل	۱۰۱۳۰	۹	
۹	برزل	۱۲۴۰۰	۹	
۱۰	مقام	۰	۱۲	
۱۱	دراس	۱۰۵۰۰	۹	
۱۲	گڈہی	۰	۱۲	
۱۳	نوگام	۰	۸	
۱۴	حصورہ	۷۸۵۲	۱۲	
۲۳	گلگت	۴۸۰۰	۸½	

میزان کل ۱۲۰½

یازدہم۔ گلگت سی یاسین تک پانچ منزلین

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	گلگت	۴۸۰۰	۰	
۱	شاکیاٹ	۵۵۶۰	۱۸	
۲	سنگل	۵۷۷۰	۱۵	
۳	گاہکوچ	۶۹۲۰	۸	
۴	روشن	۰	۱۹½	
۵	یاسین	۷۷۶۵	۱۹½	

میزان کل ۸۰

دوازدہم۔ سری نگر سے براہ دیوسائی اسکردو کو ۱۴ منازل ۱۵۸ میل۔ اسپر گہوڑے چل سکتی ہین اکتوبر سی نومبر تک بند رہتا ہے۔

۰	سری نگر	۵۲۳۵	۰	

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۱	سمبل	۵۲۰۰	۱۷	
۲	بنڈہ پور	۵۲۰۰	۱۸	
۳	تراگ بل	۹۱۶۰	۹	
۴	جب کشو	۰۰	۹	
۵	گجلی بن	۰	۶	
۶	گوریز	۷۸۰۰	۱۱	
۷	بنگلہ	۸۷۲۵	۱۱	
۸	باپ نون	·۱۶۳۰	۹	
۹	بہرج	۱۰۷۴۰	۹	
۱۰	سکھنج	۱۳۱۶۰	۱۵	
۱۱	لال پانی	۱۲۵۰۰	۱۳	
۱۲	اوسرمرہ	۱۲۹۷۰	۱۲	
۱۳	اکارنیور	۷۶۳۶	۱۶	
۱۴	اسکردو	۷۴۴۰	۳	

میزان کل ---- ۱۵۸

سیزدہم - سری نگر سے براہ دراس سکردو ۱۹ منازل ۲۴۴ میل۔ یہ رستہ بالکل

خراب ہے۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	سری نگر	۰	۰	
۹	تاشگام	۰	۱۱۵	
۱۰	کرکجو	۰	۱۴	
۱۱	گنگنی	۰	۱۰	
۱۲	اوسک تہنگ	۰	۱۲	
۱۳	ترکوٹی	۰	۱۴	
۱۴	کرتاک شو	۰	۱۷	
۱۵	ٹولٹی	۰	۲۲	
۱۶	یارکوٹا	۰	۱۴	
۱۷	گول	۰	۱۳	
۱۸	کیپچنگ	۰	۷	
۱۹	اسکردو	۷۴۴۰	۴	

میزان کل ---- ۲۴۲

چہاردہم - سری نگر سے تیہ کو ۱۹ منزلیں ۲۵۹ میل۔ اول منزل بذریعہ کشتی کے طے ہو سکتی ہے چھٹی اور ساتویں منزل میں

دراس یا گذر زوجہ بال ۱۱۳۰۰ فٹ بلند نمبر ۱۴- اور ۱۵ کے درمیان دریای سندھ پر ایک چوبی پل ہے نمبر ۱۲ و ۱۳ این گذر ہانیکا ۱۳۰۰۰ فٹ اونچا ۱۲ و ۱۴ کے درمیان گذر فوتو ۱۳۴۰۰ فٹ اونچا تھا ہے بوجہ ڈالا ٹٹو موسم گرما مین اسپر چلسکتا ہے لیکن دسمبر سے دراس مین برف باری ہوتی ہے تو پیدل جاسکتے ہین ؞

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	سری نگر	۰	۰	
۱	گاندربل	۵۲۳۰	۱۴	
۲	کنگن	۰	۱۲	
۳	گوند	۰	۱۴	
۴	گگن گیر	۰	۹	
۵	سونہ مرغ	۸۶۵۰	۱۰	
۶	بالتل	۰	۱۰	
۷	متاین	۰	۱۶	
۸	دراس	۹۸۲۵	۱۵	
۹	تشگام	۹۳۹۶	۱۵	
۱۰	چانی گوند	۸۶۷۵	۱۸	
۱۱	قلعہ کرگل	۸۷۸۷	۶	
۱۲	شرگول	۱۰۲۹۰	۲۰	
۱۳	کھربو	۱۱۸۹۰	۱۸	
۱۴	لامہ یورو	۱۱۵۲۰	۱۶	
۱۵	نرلد	۰	۱۸	
۱۶	ساس پول	۰	۱۷	
۱۷	نمو	۰	۱۳	
۱۸	ٹیک	۰	۱۳	
۱۹	لیہ	۱۱۵۰۰	۵	

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۲۵۹

یا نمبر وہم- سری نگر سے کشتواڑ ۷ منازل ۱۰۲ میل ۱۴- اور ۱۵ منزلین گذر ہاربل ۱۱۵۷۰-۶- اور ۷ کے درمیان دو دریا وردوان اور چناب ملتے ہین انپر سے ہوا کے چہینکے ہین- یہ رستہ سرما مین بند رہتا ہے ؞

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	سرینگر	۰	۰	
۱	اونتی پور	۵۳۵۰	۱۷	
۲	اننت ناگ	۵۶۰۰	۱۶	
۳	دان گام	۰	۱۲	
۴	وکر بچی	۰	۹	
۵	سنگ کور	۰	۱۶	
۶	فعل میدان	۴۱۴۴۰	۱۶	
	کشتواڑ	۵۴۵۰	۱۱	

میزان کل ۱۰۲

شاہراہ ہشتم - جموں سے براہ چینہنی کشتواڑ کو ۱۱ منازل ۱۳۹ میل یہ راستہ سال بھر کھلا رہتا ہے چند جگہہ خراب ہے۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	جموں	۱۲۰۰	۰	
۱	دہنسال	۱۸۴۰	۱۷	
۲	اودہم پور	۲۵۰۰	۱۴	
۳	بلی درم نہار	۰	۷	
۴	چینہنی	۰	۱۴	
۵	بٹوتی	۰	۱۲	
۶	استن	۰	۱۶	
۷	کلمن	۰	۱۵	
۸	بہیلا	۰	۱۰	
۹	جنگل وار	۴۱۰۰	۱۴	
۱۰	کتائی	۸۶۸۵	۱۰	
۱۱	کشتواڑ	۵۴۵۰	۱۰	

میزان کل ۱۳۹

ہفتدہم - جموں سے براہ بہدرواہ کشتواڑ کو گیارہ منازل ۱۲۹½ میل ۵-اور ۶ نمبر کے درمیان ایک پہاڑ آٹھ ہزار فٹ بلند ۔۷-اور ۸ مین گذر شیوجی دس ہزار فٹ بلند پڑتا ہے یہ راستہ بھی برف کے باعث ۳ ماہ تک بند رہتا ہے۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	جموں	۰	۰	
۱	توتا نولی گھی	۰	۹	
۲	ہتروین سر	۱۸۲۵	۸	

نمبر شمار	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۳	چبان	۰	۱۰	
۴	رام نگر	۴۷۰۰	۱۵	
۵	کوٹھا	۰	۱۳	
۶	ڈودور	۰	۱۴	
۷	آسن ہس	۹۵۰۰	۱۰	
۸	بھدرواہ	۵۵۰۰	۱۳	
۹	جنگل وار	۴۱۰۰	۲۱½	
۱۰	کنشی	۳۶۸۵	۱۰	
۱۱	کشتواڑ	۵۴۵۰	۱۰	

میزان کل - - - ۱۲۹½

ہژدہم - مادہوپور سے براہ بھدرواہ کشتواڑ ۱۰ منازل ۱۲۹½ میل مادہوپور دریاے راوی کے کنارہ پر ہے - باری دوآب کی نہر کے پاس امرتسر سے ۴۷ میل کے فاصلہ پر - نمبر ۶ مین چتر دہار گذر پڑتا ہے جو کہ ۱۰۱۰۰ فٹ اونچا ہے اس راستہ پر ٹٹو بخوبی چل سکتا ہے ؛

نمبر شمار	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	مادہوپور	۰	۰	
۱	تہین	۰	۱۵	
۲	بسولی	۰	۱۲	
۳	بدو	۰	۱۳	
۴	ہرتلی	۰	۱۴	
۵	لوہانگ	۰	۸	
۶	مقام	۰	۱۶	مقام سے مراد ہے جہان بستی نہو اور میدان مین قیام کرنا ہو ؛
۷	بھدروا	۵۵۰۰	۱۴	
۸	کشتواڑ	۵۴۵۰	۳۷½	

میزان کل - - - - ۱۳۹½

نوزدہم - کشتواڑ سے براہ کرگل لیہ ۲۳ منازل ۳۰۶ میل - نمبر ۱۰ اور ۱۱ مین گذر بہوٹ کل ۱۴۳۷۰ فٹ بلندی ہے اسپر بوجہ ورلے جانور نہین چل سکتے بہوٹ کول پر بسبب برف پڑنے کے ۶ ماہ تک یہ راستہ بند رہتا ہے ؛

نمبر شمار	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	کشتواڑ	۴۵۵۰	۰	

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۱	پہلگام	۰	٦	
۲	اگلی	۰	۱۴	
۳	سنگرہ	۰	۱٦	
۴	ہنجا	۰	۱۵	
۵	بیٹھہ گام	۰	۱۳	
٦	مقام	۰	۱۱	
۷	انیش	۰	۹	
۸	سُوکنسر	۰	۱۵	
۹	دوموہی	۰	۹	
۱۰	موس کوہلو	۰	۱۲	
۱۱	مقام	۰	۱۲	
۱۲	سورو	۰	۱۰	
۱۳	سانکھو	۰	۱۸	
۱۴	مقام	۰	۱۳	
۱۵	کرگل	۸۷۸۷	۱۳	
۲۸	لیہ*	۱۱۵۰۰	۱۲۰	

میزان کل ------ ۳۰٦

بستم - چمبہ سے براہ بہدرواہ کشتواڑ کو ۹۲½ میل ہے ۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	چمبہ	۰	۰	
۱	نیچر	۰	۱۴	
۲	ڈگی باکرا	۰	۱۰	
۳	یرسلکل	۰	۱۰	
۴	مقام	۰	۹	
۵	بہدروا	۰	۱۲	
٦	کشتواڑ	۰	۳۷½	

میزان کل ------ ۹۲½

بست ویکم - کشتواڑ سے براہ زانسکار لیہ تک ۲۷ منازل ۲۹۸ میل ۔ اسی راستہ وزیر زور آور لداخ کو گیا تھا ۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	کشتواڑ	۵۴۵۰	۰	
۱	بگلی	٦۱۵۰	۱۳	
۲	پیاس	٦۳۲۰	۱۱	
۳	شتری	۸۷۰۰	۹½	

* نمبر ۱۲ دیکھو

نمبر شمار	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۴	الہوتی	۶۳۶۰	۱۴	راستہ ۱۲ دیکھو۔ لدے ہوی جانور اس رستہ پر نہین چلسکتے گہوڑا بھی بدقت چلسکتا ہی اور صرف ۴ یا ۵ مہینے کہلا
۵	کنڈہل	۷۶۶۰	۱۱	
۶	مجیل	۹۷۰۰	۱۱	
۷	بجواس	۱۱۵۸۰	۸½	
۸	بجحان بروان	۱۵۵۰۰	۷	
۹	گورا	۰	۱۳	
۱۰	اٹہنگ	۱۲۰۲۰	۱۰	
۱۱	سنی	۱۱۵۶۰	۹	
۱۲	پدم *	۱۱۳۷۰	۹	
۱۳	تہونده	۰	۹	
۱۴	انگلا	۰	۱۲	
۱۵	تملتسی	۱۳۰۵۰	۱۳	
۱۶	پانگاچ	۰	۱۰	
۱۷	ترا	۱۱۸۵۰	۱۰	
۱۸	جنگ	۱۲۷۲۰	۶	
۱۹	پہوٹاکسا	۱۳۹۰۰	۱۶	
۲۰	ہونوپتا	۱۳۴۰۰	۱۲	
۲۱	ونلا	۱۰۹۰۰	۱۲	

نمبر شمار	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۲۷	لامارو	۱۱۵۲۰	۶	رہتا ہے۔
۲۸	لیہ	۱۱۵۰۰	۶۶	

میزان کل۔۔۔ ۲۹۸

بست و دوم۔ پالم پور سے براہ کلو لیہ کو ۲۸ منزلین ۳۵۷ میل پالم پور ایک نوآباد شہر جالندہر سے ۹۶ میل ۴۰۰۰ فٹ سطح سمندر سے اونچا ہی۔ کرم کلو کا خاص شہر ہے ۱۱۔ اور ۱۵ نمبر مین دریای چناب پر پل * ۲۷ و ۲۸ مین دریای سندھ ملتا ہے۔ یہ رستہ قریب ۷ ماہ تک بند رہتا ہے۔ اونٹ اسپر چلسکتا ہی۔ نمبر ۳ مین سڑک علاقہ مہاراجہ صاحب مین آتی ہی*

نمبر شمار	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	پالم پور	۰	۰	
۱	بنجناتھ	۰	۱۰	
۲	دلو	۰	۱۳	
۳	جبانگری	۰	۱۴	
۴	بدونی	۰	۱۵	

* پدم خاص شہر زنسکار ہی*

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۵	کرم	۰	۱۵	
۶	سلطانپور	۰	۱۵	
۷	نگر	۰	۱۴	
۸	جگت تساب	۰	۸	
۹	ٹمنچین		۱۰	
۱۰	رُہالا		۱۲	
۱۱	کوک سر	۱۰۲۶۱	۱۶	
۱۲	سلو	۰	۱۱	
۱۳	گندلا	۰	۱۰	
۱۴	کروفنگ	۰	۱۲	
۱۵	گلنگ	۰	۱۳	
۱۶	ورجا	۰	۱۰	
۱۷	بٹ لشنو	۰	۹	
۱۸	زنگ زنگ بر	۰	۹	
۱۹	کلونوکلنگ	۰	۱۷	
۲۰	سُرچو	۰	۱۱	
۲۱	ہمدو	۰	۱۸	
۲۲	سنگمین	۰	۱۵	
۲۳	رکپچین	۱۵۰۰۰	۱۸	
۲۴	ویرنگ	۰	۱۲	
۲۵	گہیا	۱۳۵۰۰	۱۶	
۲۶	مجلانانگ		۲۳	
۲۷	چوموت	۱۰۵۰۰	۱۲	
۲۸	لیہ	۱۱۵۰۰	۱۰	

میزان کل ... ۳۷۵

بست وسوم شملہ سے براہ وانگتو اور سپتی کے لیہ کو اوّل پہلی ۲۰ منزلین علاقہ انگریزی پہر علاقہ والی کشمیر بین ہین۔ گہوڑے کا چلنا اسپر بہت مشکل ہے یہ راستہ بہی صرف چند ہی ماہ کہلتا ہے۔

۱	شملہ	۰	۰	
۱۷	وانگتو	۰	۱۲۱	
۱۸	ذکمرہ سپتی والا	۱۲۷۷۴	۱۱	
۱۹	کچی	۰	۱۶	
۲۰	کوزرر	۱۳۴۰۰	۱۲	

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۲۱	جگھٹا	۱۶۰۰۰	۱۰	
۲۲	ڈونتاگ	۱۶۰۰۰	۱۰	
۲۳	اُلم ڈونک	•	۱۷	
۲۴	نرپوسمدو	۱۵۴۰۰	۲۰	
۲۵	کیناگ ڈُم	۱۴۹۰۰	۱۳	
۲۶	کھرزوک	۱۴۹۰۰	۱۳	
۲۷	پوگا	•	۱۷	
۲۸	متقام	•	۱۳	
۲۹	ٹھنگچی	۱۴۹۰۰	۱۲	
۳۰	ڈیبیزنگ	•	۱۴	
۳۱	رگیا	۱۳۵۰۰	۱۶	
۳۲	ناجہ ٹونگ	•	۲۳	
۳۳	چوشوٹ	•	۱۲	
۳۴	لیہ	۱۱۵۰۰	۱۰	

میزان کل ۴۳۰

بست و چہارم - لیہ سے براہ چوربٹ اسکردو کو ۱۶ منازل ۲۰۹½ میل -

چوربٹ گذر ۱۶۷۰۰ فٹ اونچا ۷ و ۸ منزل بین پڑتا ہے ۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
-	لیہ	۱۱۵۰۰	•	
۱	نمو	•	۱۸	
۲	تابروچ	•	۱۰	
۳	نمس گام	•	۱۷	
۴	کھلسی	•	۱۰	
۵	سکربچن	•	۱۶	
۶	گوٹھانو	•	۱۷	
۷	متقام	•	۱۰	
۸	پیون	•	۲۱	
۹	داؤ	•	۹	
۱۰	سرمو	•	۱۰	
۱۱	لہیلو	•	۷½	
۱۲	کھرکونہ	•	۸	
۱۳	کھرو	•	۱۶	
۱۴	گرس	•	۹	
۱۵	نرہ	•	۱۴	

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۱۶	اسکردو	۷۴۴۰	۱۷	

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۲۰۹ ½

بست و پنجم - لیہ سے براہ کاراکورم یارقند کو ۳۵ منازل ۵۱۵ میل نمبر ۳ اور اہمین دریاسے شایاک ملتا ہے یہ رستہ چار پانچ ماہ تک کہلا رہتا ہے - ۱۱ منازل مین کچہ گہاس دکہائی دیتا ہے ورنہ اور مکانات پر ہیزم سوختنی بہی نہین ملتین یابو باربشدہ اسپر بخوبی چل سکتا ہے۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	لیہ	۰	۰	
۱	مقام	۱۵۵۰۰	۱۲	
۲	کہورنگ	۱۳۵۰۰	۱۵	
۳	کہرسچو	۱۰۴۳۰	۱۴	
۴	نگر	۱۰۰۳۰	۱۳	
۵	یانی سکمہ	-	۱۴	
۶	چونگ تونگ	۱۱۵۰۰	۱۳	
۷	توٹیلک	۱۳۰۰۰	۱۳	
۸	سرحوض خواجہ	۱۵۵۰۰	۱۳	
۹	برنگ سمبہا	۱۵۴۰۰	۹	
۱۰	ہملکہ مرگہٹی	۱۵۱۰۰	۲۲	
۱۱	برجہ جی	۱۶۰۰۰	۱۲	
۱۲	قزل انگور	۱۶۶۰۰	۱۱	
۱۳	دولت بیگ ایلی	۱۷۴۰۰	۱۸	
۱۴	برزنگ سا	۱۶۵۰۰	۲۳	
۱۵	واہ جلگاہ	۱۶۰۰۰	۱۹	
۱۶	ملک شاہ	۱۵۳۰۰	۱۵	
۱۷	چبرا	۱۶۴۸۰	۱۲	
۱۸	سوگیت	۱۳۰۰۰	۱۸	
۱۹	شاہ دولا	۱۱۵۰۰	۱۳	
۳۵	یارقند	۴۰۰۰	۲۴۰	

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۵۱۵

بست و ششم - لیہ سے براہ چنگ چمنو یارقند کو ۴۵ منازل ۶۱۰ میل سمت ۱۹ مین فورسایتہہ صاحب اس رستہ سے ایسر سنہ ۱۸۷ء

آیا تہا تمام رستون مین سے یارقند کو یہ رستہ آسان ہے اسپر اونٹ بہی چل سکتا ہے۔ گہاس لکڑی اسطرف دو تین منزل مین نہین ملتے مگر سرما مین یہ رستہ بہی بند ہوجاتا ہے ؎

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	لیہ	۱۱۵۰۰	۰	
۱	ٹکسی	۰	۱۳	
۲	حمرہی	۰	۱۶	
۳	زنگزال	۰	۱۱	
۴	چول تک	۰	۱۳	
۵	درہ گو	۰	۱۹	
۶	ٹانگیجی	۱۲۸۰۰	۷	
۷	مقام	۰	۱۱	
۸	ٹوگنگ	۱۴۰۸۶	۱۱	
۹	چارگنگ	۱۶۷۰۰	۱۴	
۱۰	گہنلی	۱۶۱۴۰	۱۲	
۱۱	چولونبرال	۱۴۷۶۰	۱۲	
۱۲	گوگرا	۱۵۵۰۰	۱۴	
۱۳	مقام	۱۶۵۰۰	۲۱	
۱۴	ایضاً	۱۷۰۰۰	۲۰	
۱۵	سمسمبہ	۱۷۰۰۰	۲۵	
۱۶	قشنگ لونگ	۱۶۷۰۰	۱۱	
۱۷	قزل جلگا	۰	۱۴	
۱۸	خشک بیلدان	۱۵۶۰۰	۱۸	
۱۹	شور جلگاہ	۱۵۹۰۰	۱۸	
۲۰	جہیل کرتاگہ	۱۶۹۰۰	۱۴	
۲۱	ملک شاہ	۱۵۳۰۰	۲۵	
۲۴	شاہ دولا	۱۱۵۰۰	۱۴	
۲۵	یارقند	۴۰۰۰	۲۴۰	

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۔ ۶۱۰

بست وہفتم۔ سرکا رستہ لیہ سے براہ کاراکورم یارقند کو ۳۶ منازل ؎

یہ رستہ بوجہہ والے ٹٹوون کے قابل ہے نومبر سے فروری تک کہلا رہتا ہے ؎

لیہ ۔ سبو ۔ دگر ۔ اکیام ۔ یکرٹا

چھچاک - لاہہ کینت یاشا یکُ - جنگ جنگل - ویگ یلاق مندرلک کُنگ لک سلطان چُشکم - دہنہ مرغی بلکہ سُمرغ - بُرچ - قزل الگور - دولت بگُلدی - ہہر بلگسا - وہاب جلگاہ ملک شاہ - کفلو ناگ - جنید بلگہن تجزلدی - کرکد جنگل - یارقند ؞

بست و ہشتم - لیہ سے براہ چنگ چمنو یارقند کو مسٹر ہورڈ صاحب نے اوّل دفعہ شروع کیا تھا ؞ ۳۶ منازل ۵۴۶½ میل ؞

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	لیہ	۱۱۵۰۰	۰	
۱۲	گوگرا	۱۵۵۰۰	۱۵۱	
۱۳	چونگ تونگ	۰	۱۷	
۱۴	نش چو	۰	۱۵	
۱۵	لنگرہ تھنگ	۰	۲۱	
۱۶	برچی	۰	۱۰½	
۱۷	کارہ سو	۰	۱۰	
۱۸	قرہ لجیلگاہ	۰	۱۴½	
۱۹	خشاک میدان	۰	۱۶	
۲۰	شورجلگاہ	۰	۱۰	
۲۱	ادگ توگ	۰	۲۱	
۲۲	وہاب جلگاہ	۰	۱۰	
۲۳	اکتہاگ	۰	۱۵½	
۳۶	یارقند		۲۳۵	
	میزان کل ۔۔۔۔۔		۵۴۶½	

بست و نہم - لیہ سے براہ چنگ چمنو یارقند کو مشرقی رستہ ۳۴ منازل ۶۲۸ میل ہے ؞

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	لیہ	۱۱۵۰۰	۰	
۱۲	گوگرا	۱۵۵۰۰	۱۵۱	
۱۳	چونگ تونگ	[illegible]	۱۷	
۱۴	نش چو	۱۷۷۰۰	۱۵	
۱۵	ریی تھنگ تہنگ	۱۷۳۰۰	۲۱	
۱۶	جو تہنگ	۱۷۱۰۰	۱۸	
۱۷	نوکرہ تہنگ	۱۷۲۰۰	۱۶	

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۱۸	تھلاٹ	۱۶۴۰۰	۱۵	
۱۹	نیگیا	۱۶۲۰۰	۳۰	
۲۰	درہ کاراکاش	۲۵۰۰۰	۲۴	
۲۱	شاہ دولا	۱۱۵۰۰	۱۸	
۲۳	یارقند	۴۰۰۰	۲۴۰	

میزان کل۔۔۔۔ ۶۲۸

سی ام۔ لیہ سے گر کو ۲۰ منازل۔ ۴۲۵ میل ہے۔

۰	لیہ	۱۱۵۰۰		
۱	بجشوٹ	۰	۱۰	
۲	خواجہ لنگ	۰	۱۲	
۳	گیا	۱۳۵۰۰	۱۳	
۴	دیبرنگ	۰	۱۶	
۵	تھوگنجی	۱۴۹۰۰	۱۴	
۶	قیام	۰	۱۲	
۷	یوگا	۰	۱۳	
۸	نے یا	۰	۱۳	

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۹	نمو	۰	۱۲	
۱۰	مقام	۰	۱۷	
۱۱	مقام	۰	۱۷	
۱۲	ڈورا	۱۳۸۰۰	۱۰	
۱۷	تشی گونگ	۰	۵۵	
۱۸	گر	۰	۳۰	

میزان کل ۲۵۴

سی ویکم۔ پالم پور سے براہ چنگ چینو یارقند لیہ چھوڑ کر ۶۵ منازل ۹۲۳ میل

۰	پالم پور	۰	۰	
۰	ماجہ لونگ	۰	۳۳۵	
۰	جمری	۰	۷	
۴۹	شاہ دولا	۰	۳۴۱	
۶۵	یارقند	۰	۲۴۰	

میزان کل۔۔۔ ۹۲۳

سی ودوم۔ پالم پور سے براہ کاراکورم

یارقند کو ۶۲ منازل ۸۷۰ میل ہے

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	پالم پور	۰	۰	
۲۶	بجنہ لونگ	۰	۳۳۵	
۲۷	جیمرہی	۰	۷	
۲۸	تگھنگ	۰	۱۰½	
۲۹	تین یار	۰	۲۰	
۳۰	چاڑی	۰	۲۰	
۳۱	تکمر	۰	۱۵	
۴۶	شاہ دولا	۰	۲۲۳	
۶۲	یارقند		۲۴۰	

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۸۷۰

سڑک سوم ۔ راولپنڈی سے سری نگر تک براہ ایبٹ آباد یہ راستہ مغلوں کو بہت پسند تھا۔ مظفر آباد سے بارہ مولا تک اسمیں گرمی رہتی ہے۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	راولپنڈی سے	۰	۰	
۱	کوہمری	۰	۴۰	
۲	گھوڑا گلی	۰	۹	
۳	ڈونگا گلی	۰	۱۱	
۴	باراگلی	۰	۸	
۵	ایبٹ آباد	۰	۱۴	
۶	مانسہرا	۰	۱۲½	
۷	گڑھی	۰	۱۹	
۸	مظفر آباد	۰	۹	
۹	ہٹیان	۰	۱۷	
۱۰	کنڈہ	۰	۱۱	
۱۱	کہٹائی	۰	۱۲	
۱۲	شاہ درہ	۰	۱۲	
۱۳	جنگل	۰	۱۴	
۱۴	بارہ مولا	۰	۱۸	
۱۵	پٹن	۰	۱۴	
۱۶	سری نگر	۰	۱۷	

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۔ ۲۳۷½

سڑک چہارم فاصلہ مقامات شرقی کشمیر

			گہنٹہ
سری نگر	سے	کہنہ بل	۲۵
اننت ناگ	سے	لوکہ بہون	۵
ایضاً	سے	اچہہ بل	۶
اچہہ بل	سے	نوبوگ	۸
نوبوگ	سے	کوکرناگ	۱۲
کوکرناگ	سے	ورناگ	½۷
ورناگ	سے	روزلو	۸
روزلو	سے	بندوسر	½۱۰
بندوسر	سے	نومان	½۱۰

شی ویجبم- فاصلہ مقامات غربی کشمیر؛

نمبر	نام	عرصہ گہنٹہ
	سری نگر	۰
۱	شادی پور	۴
۲	گاندربل	۸
۳	پٹن	۸
۴	پلہالن	½۸
۵	سنبل	½۵
۶	ہانسبل	۷
۷	ہاجن	۸
۸	جزیرہ لنکا	۱۰
۹	بنڈہ پور	۱۲
۱۰	ایشو	۱۴
۱۱	کیوناس	۱۴
۱۲	سوپور	۱۰
۱۳	اوت کولا	۲۰
۱۴	بارہ مولا	½۱۴

وانگت کے کہنڈراتین جو درہ سندہ مین دلچسپ ہین سنہ مرغ بہی جہان ہے- وہان کا راستہ یہ ہے- امیرا کدل- نوشہرہ- ۲ میل؛ سودرہ- ۲ میل؛ دہلشہ باغ ۴ میل؛ گاندربل ۲ میل؛ نونر ۴ میل؛ کچوٹل باغ ۴ میل؛ پل ½۱ میل؛ وروگون ½۱ میل؛ کچ ہمبل ۳ میل؛ وانگ ½۲ میل؛ کہنڈرات کل سرینگر سے ۱۸ میل ہین راستہ صاف سیدہا عمدہ ہے نوشہرہ مین کارخانہ ½ میل کاغذ اور بہت سے کہنڈرات دیکھنے مین آتے ہین- براج دین ؟ ان کہنڈرات کی بہت نزدیک وانگت کی کہنڈرات مارتنڈ واونتی پور کے مشابہ ہین؛

نقشہ مردم شماری قصبہ جات خاص و کلان قلمرو کشمیر

نام قصبہ جات	ہندو			مسلمان			جینی			میزان کل			کیفیت
	مرد	عورت	میزان	مرد	عورت	میزان	مرد	عورت	میزان	مرد	عورت	میزان	
شہر سرینگر	۱۴۱۴۲	۱۲۵۹۵	۲۶۷۳۷	۴۸۳۵۹	۴۴۳۱۰	۹۲۶۶۹	۹۰	۸۸	۱۷۸	۶۲۵۹۱	۵۶۹۹۳	۱۱۹۵۸۴	معہ فوج سرکاری
پانپور	۴۹	۵۲	۱۰۱	۱۰۵۲	۹۳۹	۱۹۹۱	۰	۰	۰	۱۱۰۱	۹۹۱	۲۰۹۲	
بیج بہارہ	۱۷۸	۱۱۸	۲۹۶	۱۰۲۰	۹۰۴	۱۹۲۴	۲۶	۱۶	۴۲	۱۲۲۴	۱۰۳۸	۲۲۶۲	
اننت ناگ	۴۴۱	۴۹۲	۹۳۳	۲۴۴۰	۲۲۵۰	۴۶۹۰	۱۹	۱۴	۳۳	۲۹۰۰	۲۷۵۶	۵۶۵۶	
شوپیان	۲۴۳	۵۷	۳۰۰	۱۰۰۸	۱۰۴۵	۲۰۵۳	۰	۰	۰	۱۲۵۱	۱۱۰۲	۲۳۵۳	
سوپور	۲۸۸	۲۳۴	۵۲۲	۱۷۵۸	۱۶۹۰	۳۴۴۸	۲	۱	۳	۲۰۴۸	۱۹۲۵	۳۹۷۳	
بارہ مولا	۴۰	۱۹۶	۲۳۶	۱۸۵۹	۱۸۵۷	۳۷۱۶	۱۴۹	۱۴۳	۲۹۲	۲۰۴۸	۲۱۹۶	۴۲۴۴	

نقشه مردم شماری کل قلمرو جموں و کشمیر و دیگر علاقجات سری مہاراجه صاحب بہادر

نام ملک	ہندو			مسلمان			جلبشی			بودہ			میزان کل
	مرد	عورت	میزان	مرد	عورت	میزان	مرد	عورت	میزان	مرد	عورت	میزان	
قلمرو جموں	۲۲۱۲۲۲	۲۱۱۱۵۲	۴۳۲۳۷۴	۱۶۴۲۷۱	۱۴۳۲۸۴	۳۴۴۵۴۴	۴۳۸۴۲	۴۱۷۱۴	۸۵۵۵۶	۰	۰	۰	۸۶۱۰۶۸
کشمیر	۳۸۶۱۹	۲۲۵۱۳	۶۱۱۳۲	۴۱۹۲۵۲	۳۸۰۰۳۴	۷۹۹۲۸۶	۱۶۵۴	۱۲۷۲	۲۹۲۶	۰	۰	۰	۸۹۱۸۴۶
لداخ گلگت اسکردو	۲۵۶۶	۳	۲۵۶۹	۴۱۹۴۴	۳۹۷۱۵	۸۱۶۶۲	۰	۰	۰	۱۰۶۸۴	۹۵۷۰	۲۰۲۵۴	۱۰۴۴۸۵
پونچهه	۳۰۱۱	۲۴۱۳	۵۴۲۴	۳۶۳۲۴	۳۵۸۱۸	۷۲۱۴۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۷۵۶۶
میزان کل	۲۶۲۲۱۸	۲۳۹۲۸۱	۵۰۱۴۹۹	۸۷۱۲۹۶	۷۴۷۲۴۰	۱۶۱۸۵۳۶	۴۵۴۹۶	۴۲۹۸۶	۸۸۴۸۲	۱۰۶۸۴	۹۵۷۰	۲۰۲۵۴	۲۵۴۳۹۵۲

فہرست فرمانروایان کشمیر بقید عہد حکومت و مدت

نمبر شمار	نمبر خاندان	نام فرمانروا	عہد حکومت			سمت جلوس کلجگی	سمت بکرمی	سنہ عیسوی	سنہ ہجری	کیفیت
			برس	ماہ	روز					
ترنگ اول ۱	۱	گونند سوم	۳۵	۰	۰	۱۹۱۹				گونند اول جو
۲	۲	ویبشن	۵۳	۶	۰	۱۹۵۴				کورو پانڈو کا
۳	۳	اندرجیت	۳۵	۰	۰	۲۰۰۷				ہمعصر تھا سمت ۶۵۳ کلجگی
۴	۴	راون	۳۵	۰	۰	۲۰۴۲				میں تھا - راجگان
۵	۵	ویبشن	۳۵	۶	۰	۲۰۷۲				گمشدہ کا عہد حکومت
۶	۶	کنر	۴۰	۹	۰	۲۱۰۸				۱۲۶۶ سال ہے
۷	۷	سِدہ	۶۰	۰	۰	۲۱۴۸				
۸	۸	اوت پلاکھہ	۳۰	۶	۰	۲۲۰۸				
۹	۹	ہرینا کھہ	۳۷	۷	۰	۲۲۳۹				
۱۰	۱۰	ہرنیہ کول	۶۰	۰	۰	۲۲۷۷				
۱۱	۱۱	وسہ کول	۶۰	۰	۰	۲۳۳۷				
۱۲	۱۲	مہرہ کول	۷۰	۰	۰	۲۳۹۷				
۱۳	۱۳	بک	۶۳	۰	۰	۲۴۶۷				
۱۴	۱۴	کھتہ نند	۳۰	۰	۰	۲۵۳۰				
۱۵	۱۵	وسہ نند	۵۲	۲	۰	۲۵۶۰				
۱۶	۱۶	نر	۶۰	۰	۰	۲۶۱۲				
۱۷	۱۷	اکھہ	۶۰	۰	۰	۲۶۷۲				

نمبر شمار	نمبر خاندان	نام فرمانروائے	عہد حکومت: سال	ماہ	روز	سن کلجگی	سمت بکرمی	سن ہجری	سن عیسوی	کیفیت	
۱۸	۱۸	گوبادت	۶۰	۶	۰	۲۷۳۲				ان ۲۱ راجاؤنکا مدت	
۱۹	۱۹	گوکرن	۵۷	۱۰	۰	۲۷۹۲				سال حکومت ۱۰۲۴	
۲۰	۲۰	نراندرادت	۳۶	۳	۰	۲۸۵۰				ہے یہ راج ترنگنی کے اول	
۲۱	۲۱	اندہ جدہشٹر	۵۶	۵	۰	۲۸۸۶				ترنگ کے راجہ ہین*	
۲۲	۱	پرتاپادت	۳۲	۰	۰	۲۹۴۳				ان ۶ راجاؤنکا	دوسرا ترنگ
۲۳	۲	جلوک	۳۲	۰	۰	۲۹۷۵				مدت حکومت	
۲۴	۳	تونجنین	۳۶	۰	۰	۳۰۰۷				۱۹۲ برس ہے*	
۲۵	۴	بجی	۸	۰	۰	۳۰۴۳					
۲۶	۵	جے اندر	۳۷	۰	۰	۳۰۵۱					
۲۷	۶	سنبدیمارن ہی※	۴۷	۰	۰	۳۰۳۳۸	۴۴				
۲۸	۱	میگواہن	۳۴	۰	۰	۳۱۳۵	۹۱		۳۴	ان ۱۰ راجاؤن	تیسرا ترنگ
۲۹	۲	سرشٹ سیو	۳۰	۰	۰	۳۱۶۹	۱۲۵		۶۸	کا عہد حکومت	
۳۰	۳	ہرن	۳۰	۰	۰	۳۱۹۹	۱۵۵		۹۸	۵۸۷ برس ہے*	
۳۱	۴	ماترگپت	۴	۹	۰	۳۲۲۹	۱۸۵		۱۲۸		
۳۲	۵	پرورسین	۶۰	۰	۰	۳۲۳۳	۱۹۸		۱۳۲		
۳۳	۶	جدہشٹر	۳۸	۳	۰	۳۲۹۳	۲۴۹		۱۹۲		
۳۴	۷	نراندرآدت	۱۳	۰	۰	۳۳۳۶	۲۸۸		۲۳۱		
۳۵	۸	رنادت	۳۰۰	۰	۰	۳۳۴۵	۳۰۱		۲۴۴		

※ اسکے عہد مین بکرمی سمت شروع ہوا*

نمبر مسلسل	نمبر خاندان	نام فرمانروا	عہد حکومت برس	ماہ	یوم	سنہ کلجگی	سنہ بکرمی	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	کیفیت
۳۶	۹	بکرماوت	۴۲	۰	۰	۳۶۴۵	۶۰۱		۵۴۴	
۳۷	۱۰	بالاوت	۳۵	۰	۰	۳۶۸۷	۶۴۳	۳	۵۸۶	
چوتھا ترنگ ۳۸	۱	دُرلب سوَرن	۳۶	۰	۰	۳۷۲۲	۶۷۸	۳۸	۶۲۱	
۳۹	۲	دُرلبک	۵۰	۰	۰	۳۷۵۸	۷۱۴	۷۴	۶۵۷	
۴۰	۳	چندرآپیڈ	۸	۸	۸	۳۸۰۸	۷۶۴	۱۲۴	۷۰۷	
۴۱	۴	تاراپیڈ	۴	۰	۰	۳۸۱۶	۷۷۲	۱۳۲	۷۱۵	
۴۲	۵	للتاوت	۳۶	۴	۰	۳۸۲۰	۷۷۶	۱۳۶	۷۱۹	
۴۳	۶	کولیاپیڈ	۱	۰	۰	۳۸۵۷	۸۱۳	۱۷۳	۷۵۶	
۴۴	۷	بجرادت	۷	۰	۰	۳۸۵۸	۸۱۴	۱۷۴	۷۵۷	
۴۵	۸	پرتھواپیڈ	۴	۰	۰	۳۸۶۵	۸۲۱	۱۸۱	۷۶۴	
۴۶	۹	سنگراماپیڈ	۰	۰	۰	۳۸۶۹	۸۲۵	۱۸۵	۷۶۸	
۴۷	۱۰	ججّ	۳	۰	۰	۳۸۶۹	۸۲۵	۱۸۵	۷۶۸	
۴۸	۱۱	جیاپیڈ	۳۰	۰	۰	۳۸۷۲	۸۲۸	۱۸۸	۸۷۱	
۴۹	۱۲	للتاپیڈ	۱۲	۰	۰	۳۹۰۲	۸۵۸	۲۱۸	۸۰۱	
۵۰	۱۳	سنگراماپیڈ	۷	۰	۰	۳۹۱۴	۸۷۰	۲۳۰	۸۱۳	
۵۱	۱۴	چھپٹ جیاپیڈ	۱۲	۰	۰	۳۹۲۱	۸۷۷	۲۳۷	۸۲۰	
۵۲	۱۵	اجتاپیڈ	۳۶	۰	۰	۳۹۲۳	۸۸۹	۳۱۹	۸۳۲	
۵۳	۱۶	اننگاپیڈ	۵	۰	۰	۳۹۶۹	۹۲۵	۳۵۵	۸۶۸	

نمبر سلسلہ	نمبر شمار راجگان	نام فرمانروایے	عہد حکومت			سمت کلجگی	سمت بکرماجیتی	سن بانہی	سن عیسوی	کیفیت
			برس	ماہ	یوم					
سہولت	۱۷	اوپتلاپیڈ	۶	۰	۰	۳۹۷۴	۹۳۰	۳۶۰	۸۷۳	
۵۵	۱	اونتی ورما	۲۸	۰	۰	۳۹۸۰	۹۳۶	۲۹۶	۸۷۹	پانچوین ترنگ
۵۶	۲	شنکرورما	۱۸	۰	۰	۴۰۰۸	۹۶۴	۳۲۴	۹۰۷	کے ان ۱۱
۵۷	۳	گوپال ورما	۲	۰	۰	۴۰۲۶	۹۸۲	۳۴۳	۹۲۵	راجاؤن نے
۵۸	۴	سنکٹ ورما	۰	۰	۱۰	۴۰۲۸	۹۸۴	۳۴۴	۹۲۷	۴۸ برس
۵۹	۵	سوگندا رانی	۲	۰	۰	۴۰۲۸	۹۸۴	۳۴۴	۹۲۷	راج کیا۔
۶۰	۶	پنگو	۱۰	۰	۰	۴۰۳۰	۹۸۶	۳۴۶	۹۲۹	
۶۱	۷	چکرورما	۱۱	۰	۰	۴۰۴۰	۹۹۶	۳۵۶	۹۳۹	
۶۲	۸	شیرورما	۱	۰	۰	۴۰۵۱	۱۰۰۷	۳۶۷	۹۵۰	
۶۳	۹	پارتھہ	۸	۰	۰	۴۰۵۲	۱۰۰۸	۳۶۸	۹۵۱	
۶۴	۱۰	چکرورما	۲	۰	۰	۴۰۶۰	۱۰۱۶	۳۷۶	۹۵۹	
۶۵	۱۱	اونمتا ورما و شورورما	۲	۰	۰	۴۰۶۲	۱۰۱۸	۳۷۸	۹۶۱	
۶۶	۱	یوشس کر	۸	۵	۲۴	۴۰۶۴	۱۰۲۰	۳۸۰	۹۶۳	
۶۷	۲	ورنٹ		۰	۶	۴۰۷۲	۱۰۲۸	۳۸۸	۹۷۱	
۶۸	۳	سنگرام	۰	۶	۰	۴۰۷۳	۱۰۲۹	۳۸۹	۹۷۲	
۶۹	۴	پردوگپت	۱	۴	۰	۴۰۷۳	۱۰۲۹	۳۸۹	۹۷۲	
۷۰	۵	کھیمگپت	۸	۶	۰	۴۰۷۴	۱۰۳۰	۳۹۰	۹۷۳	
۷۱	۶	ابھی منیو	۱۳	۱۰	۰	۴۰۸۲	۱۰۳۸	۳۹۸	۹۸۱	

پانچوان ترنگ

چھٹا ترنگ

	نمبر عمومی	نمبر خاندانی	نام فرمانروا	عہد حکومت برس	ماہ	یوم	سن کلجگی	سمبت بکرماجیت	سن ہجری	سن عیسوی	کیفیت
	۷۲	۷	نندگپت	۱	۱	۰	۴۰۹۶	۱۰۵۲	۴۱۲	۹۹۵	اِن چھٹے ترنگ کے ۱۰ راجاؤں نے برس ۴۴ راج کیا
	۷۳	۸	گرگپت تربھون	۱	۱۱	۰	۴۰۹۷	۱۰۵۳	۴۱۳	۹۹۶	
	۷۴	۹	بہیمہ گپت	۵	۴	۰	۴۰۹۸	۱۰۵	۴۱۴	۹۹۷	
	۷۵	۱۰	دیدارانی	۲۳	۰	۰	۴۱۰۵	۱۰۶۱	۴۲۱	۱۰۰۴	
ساتوان ترنگ	۷۶	۱	سنگرام دیو	۲۴	۹	۲۲	۴۱۲۸	۱۰۸۴	۴۴۴	۱۰۲۷	ساتویں ترنگ کے اِن ۶ راجاؤں نے ۹۶ برس راج کیا
	۷۷	۲	ہریراج	۰	۰	۲۰	۴۱۵۲	۱۱۰۸	۴۶۸	۱۰۵۱	
	۷۸	۳	اننت دیو	۵۲	۰	۰	۴۱۵۲	۱۱۰۸	۴۶۸	۱۰۵۱	
	۷۹	۴	کلش دیو	۸	۰	۰	۴۲۰۴	۱۱۶۰	۵۲۰	۱۱۰۳	
	۸۰	۵	اوت کرشر	۰	۰	۲۲	۴۲۱۲	۱۱۶۸	۵۲۸	۱۱۱۱	
	۸۱	۶	ہرشدیو	۱۱	۰	۲۶	۴۲۱۳	۱۱۶۹	۵۲۹	۱۱۱۲	
آٹھوان ترنگ	۸۲	۱	اوسچل	۱۰	۴	۱	۴۲۲۴	۱۱۸۰	۵۴۰	۱۱۲۳	[illegible]
	۸۳	۲	رڈ	۰	۰	½	۴۲۳۴	۱۱۹۰	۵۵۰	۱۱۳۳	
	۸۴	۳	سلہن	۰	۳	۲۷	۴۲۳۴	۱۱۹۰	۵۵۰	۱۱۳۳	
	۸۵	۴	سوسل	۸	۰	۱۰	۴۲۳۴	۱۱۹۰	۵۵۰	۱۱۳۳	
	۸۶	۵	بکہاچر	۰	۶	۱۲	۴۲۴۲	۱۱۹۸	۵۵۸	۱۱۴۱	
	۸۷	۶	سوسل مرتبہ ثانی	۶	۰	۲۷	۴۲۴۳	۱۱۹۹	۵۵۹	۱۱۴۲	
	۸۸	۷	جے سنگہ	۲۶	۱۱	۲۷	۴۲۴۹	۱۲۰۵	۵۶۵	۱۱۴۸	
	۸۹	۸	پرمانو	۹	۶	۰	۴۲۷۵	۱۲۳۱	۵۹۱	۱۱۷۴	

نمبر	نمبر	نام فرمانروا	مدت حکومت سال	ماہ	روز	سنہ کلجگ	سنہ بکرمی	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	کیفیت
۹۰	۹	ورتی دیو	۷	۰	۰	۴۲۸۵	۱۱۴۱	۶۰۱	۱۱۸۴	آٹھوین ترنگ کے
۹۱	۱۰	اوپیہ دیو	۹	۴	۱۷	۴۲۹۲	۱۲۴۸	۶۰۸	۱۱۹۱	ان ۱۸ فرمانرواؤن
۹۲	۱۱	جسہ دیو	۱۸	۰	۱۳	۴۳۰۲	۱۲۵۸	۶۱۸	۱۲۰۱	نے ۲۱۸ برس راج
۹۳	۱۲	جگ دیو	۱۴	۳	۳	۴۳۲۱	۱۲۷۷	۶۳۷	۱۲۲۰	کیا عہد اسلامیہ
۹۴	۱۳	راجدیو	۲۳	۳	۲۷	۴۳۳۵	۱۲۹۱	۶۵۱	۱۲۳۴	مسلمان شدہ
۹۵	۱۴	سنگرام دیو	۱۶	۰	۰	۴۳۵۸	۱۳۱۴	۶۷۴	۱۲۵۷	ہندو کشمیر کے
۹۶	۱۵	رام دیو	۲۱	۱	۱۲	۴۳۷۴	۱۳۳۰	۶۹۰	۱۲۷۳	سلاطین کا
۹۷	۱۶	لچھمن دیو	۱۳	۳	۱۲	۴۳۹۶	۱۳۵۲	۷۱۱	۱۲۹۴	۱۳ برس سے ہے
۹۸	۱۷	سیہہ دیو	۱۴	۵	۲۷	۴۴۰۹	۱۳۶۵	۷۲۴	۱۳۰۷	
۹۹	۱۸	سہدیو	۱۹	۳	۲۵	۴۴۲۳	۱۳۷۹	۷۳۸	۱۳۱۱	
۱۰۰	۱	رینچن شاہ	۳	۰	۰	۴۴۴۲	۱۳۹۸	۷۵۸	۱۳۴۱	
۱۰۱	۲	اودیا دیو	۱۵	۰	۰	۴۴۴۵	۱۴۰۱	۷۶۱	۱۳۴۴	
۱۰۲	۳	کوٹہ رانی	۰	۵	۰	۴۴۶۰	۱۴۱۶	۷۷۶	۱۳۵۹	
۱۰۳	۴	شمس الدین	۳	۰	۵	۴۴۶۰	۱۴۱۶	۷۷۶	۱۳۵۹	
۱۰۴	۵	سلطان جمشید	۱	۱۰	۰	۴۴۶۳	۱۴۱۹	۷۷۹	۱۳۶۲	
۱۰۵	۶	علاؤالدین	۱۲	۰	۱	۴۴۶۵	۱۴۲۱	۷۸۱	۱۳۶۴	
۱۰۶	۷	شہاب الدین	۱۹	۰	۰	۴۴۷۷	۱۴۳۳	۷۹۳	۱۳۷۶	
۱۰۷	۸	قطب الدین	۱۶	۰	۰	۴۴۹۶	۱۴۵۲	۸۱۲	۱۳۹۵	

نمبر عام	نمبر خاندان	نام فرمانروا	مدت حکومت سال	ماہ	روز	سنہ کلجگی	سنہ بکرمی	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	کیفیت
۱۰۸	۹	سکندر بت شکن	۲۴	۰	۰	۴۵۱۲	۱۴۶۸	۸۲۸	۱۴۱۱	
۱۰۹	۱۰	علی شاہ	۷	۰	۰	۴۵۳۶	۱۴۹۲	۸۵۲	۱۴۳۵	
۱۱۰	۱۱	زین العابدین	۵۰	۰	۰	۴۵۴۳	۱۴۹۹	۸۹۹	۱۴۴۲	
۱۱۱	۱۲	حیدر شاہ	۱	۲	۰	۴۵۹۳	۱۵۴۹	۹۰۹	۱۴۹۲	
۱۱۲	۱۳	حسن شاہ	۱۱	۰	۰	۴۵۹۴	۱۵۵۰	۹۱۰	۱۴۹۳	
۱۱۳	۱۴	محمد شاہ				۴۶۰۵	۱۵۶۱	۹۲۱	۱۵۰۴	تنازعہ محمد شاہ
۱۱۴	۱۵	فتح شاہ								فتح شاہ
۱۱۵	۱۶	محمد شاہ								ابراہیم شاہ
۱۱۶	۱۷	فتح شاہ								و نازک شاہ
۱۱۷	۱۸	محمد شاہ								
۱۱۸	۱۹	فتح شاہ	۳۴	۰	۰	۴۶۰۵	۱۵۶۱	۹۲۱	۱۵۰۴	
۱۱۹	۲۰	محمد شاہ								
۱۲۰	۲۱	ابراہیم شاہ								
۱۲۱	۲۲	نازک شاہ								
۱۲۲	۲۳	محمد شاہ								
۱۲۳	۲۴	شمس الدین	۱	۰	۰	۴۶۳۹	۱۵۹۵	۹۵۵	۱۵۳۸	
۱۲۴	۲۵	اسمعیل	۲	۰	۰	۴۶۴۰	۱۵۹۶	۹۵۶	۱۵۳۹	
۱۲۵	۲۶	ابراہیم ثانی	۱	۰	۰	۴۶۴۲	۱۵۹۸	۹۵۸	۱۵۴۱	

نمبر شمار عام	نمبر شمار خاندان	نام فرمانروا	مدت حکومت سال	ماہ	یوم	سنہ کلجگ	سنہ بکرمی	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	کیفیت
۱۲۶	۲۷	مرزا حیدر کاشغری	۱۰	۰	۰	۴۶۴۳	۱۵۹۹	۹۵۹	۱۵۴۲	
۱۲۷	۲۸	اسمعیل شاہ و تنازعہ	۱	۰	۰	۴۶۵۳	۱۶۰۹	۹۶۹	۱۵۵۲	
۱۲۸	۱	ماک دولت چک	۱	۰	۰	۴۶۵۴	۱۶۱۰	۹۷۰	۱۵۵۳	یہاں سے
۱۲۹	۲	غازی چک	۸	۰	۰	۴۶۵۵	۱۶۱۱	۹۷۱	۱۵۵۴	عہد چکان ہے۔
۱۳۰	۳	حسین خان	۸	۰	۰	۴۶۶۳	۱۶۱۹	۹۷۹	۱۵۶۲	ان دس چکون
۱۳۱	۴	علی خان چک	۸	۰	۰	۴۶۷۱	۱۶۲۷	۹۸۷	۱۵۷۰	کا عہد حکومت
۱۳۲	۵	یوسف خان	۰	۱	۱۰	۴۶۷۹	۱۶۳۵	۹۹۵	۱۵۷۸	۳۴ برس ہے۔
۱۳۳	۶	سید مبارک خان	۰	۸	۱۰	۴۶۷۹	۱۶۳۵	۹۹۵	۱۵۷۸	
۱۳۴	۷	لوہر خان	۱	۰	۰	۴۶۷۹	۱۶۳۵	۹۹۵	۱۵۷۸	
۱۳۵	۸	یوسف خان	۵	۰	۰	۴۶۸۰	۱۶۳۶	۹۹۶	۱۵۷۹	
۱۳۶	۹	یعقوب بیگ	۳	۰	۰	۴۶۸۵	۱۶۴۱	۱۰۰۱	۱۵۸۴	
۱۳۷	۱۰	شمسی چک								

عہد مغلان ہندوستان دہلی

	۱	اکبر شاہ	۱۸	۰	۰	۴۶۸۸	۱۶۴۴	۱۰۰۴	۱۵۸۷	پانچ حکام۔

(۱) قاسم خان میر بحر (۲) یوسف خان ۵ سال (۳) محمد قلیچ خان ۶ سال (۴) مرزا یادگار ۵ سال۔ اکبر کے صوبجات کشمیر رہے۔

نمبر شمار	[illegible]	نام فرمانروا	مدت حکومت سال	ماہ	یوم	سنہ کلجگی	سنہ بکرمی	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	کیفیت
	۲	جہانگیر شاہ	۲۲	۰	۰	۴۷۰۶	۱۶۶۲	۱۰۲۲	۱۶۰۵	اسکے حکام ہوئے
		(۱) مرزا علی ۱ سال (۲) ہاشم خان ۲ سال (۳) صفدر خان ۲ سال (۴) احمد بیگ ۵ سال (۵) دلاور خان ۳ سال (۶) ارادت خان ۲ سال (۷) اعتقاد خان ۷ سال ۔ صوبجات رہے ۔								
	۳	شاہ جہان	۳۱	۰	۰	۴۷۲۸	۱۶۸۴	۱۰۴۴	۱۶۲۷	
		(۱) خواجہ انور بخش ۱ سال (۲) مظفر خان ۱ سال (۳) آصف جاہ خان (۴) علیمردان خان ۵ سال (۵) تربیت خان ۱ سال (۶) ظفر خان ۴ سال (۷) مراد بخش ۱ سال (۸) حسن بیگ خان ۱ سال (۹) علیمردان خان ۷ سال (۱۰) لشکری خان ۱ سال ۔ صوبجات کشمیر متعینہ شاہجہان رہے ۔								
	۴	اورنگزیب عالمگیر	۴۹	۰	۰	۴۷۵۹	۱۷۱۵	۱۰۷۵	۱۶۵۸	
		(۱) ابراہیم خان ۱ سال (۲) اسلام خان ۲ سال (۳) سیف خان ۵ سال (۴) بہادر خان ۵ سال (۵) افتخار خان (۶) قوام الدین ۱ سال (۷) ابراہیم خان ۸ سال (۸) صفدر اللہ خان ۵ سال (۹) ابوالفتح خان (۱۰) ابوالمظفر خان ۴ سال (۱۱) ابراہیم خان ۵ سال (۱۲) نوازش خان ۔ اسکی طرف سے حکام رہے ۔								
	۵	شاہ عالم	۵	۰	۰	۴۸۰۸	۱۷۶۴	۱۱۲۴	۱۷۰۷	
		(۱) جعفر خان ۱ سال (۲) ابراہیم خان (۳) نوازش خان (۴) عنایت اللہ ۔ شاہ عالم کے صوبجات کشمیر رہے ۔								

نمبر شمار	نمبر شمار	نام فرمانروا	مدت حکومت سال	ماہ	یوم	سنہ کلجگ	سنہ بکرمی	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	کیفیت
	٦	جہاندار شاہ	۰	۹	۰	۴۸۱۳	۱۷۶۹	۱۱۲۹	۱۷۱۲	
		عنایت اللہ اسکا حاکم کشمیر رہا۔								
	۷	سادات شاہ	٦	۰	۰	۴۸۱۴	۱۷۷۰	۱۱۳۰	۱۷۱۳	
		(۱) علی محمد خان ۲ سال (۲) اعظم خان (۳) علی محمد خان ۱ سال (۴) احترام خان ۷ روز (۵) عنایت اللہ خان ۳ سال۔								اسکے صوبجات ہے ۵
	۸	محمد شاہ	۳۲	۰	۰	۴۸۲۰	۱۷۷۶	۱۱۳۶	۱۷۱۹	
		(۱) میر احمد خان (۲) عنایت اللہ خان (۳) مومن خان (۴) عبد الصمد خان (۵) ابو البرکات خان (۶) نجیب خان ۱ سال (۷) اعظم خان ایک سال (۸) فخر الدین خان ایک سال (۹) عقیدت خان ۳ سال (۱۰) اغر خان ایکسال (۱۱) امیر خان ۲ سال (۱۲) احترام خان (۱۳) دلدلیر خان (۱۴) جلال الدین (۱۵) فخر الدولہ بہادر (۱۶) عطیہ اللہ خان (۱۷) قاضی چاک (۱۸) عصام الدین (۱۹) اسفندیار خان (۲۰) صفدر خان (۲۱) افراسیاب بیگ (۲۲) احمد علیخان (۲۳) ملا اشرف خان (۲۴) میر مقیم کنٹھ۔ اسکے صوبجات کشمیر رہے۔								ان سب مغلوں کا عہد حکومت جو تعداد میں ۸ ہوئے ۱۶۳ سال رہے۔

افغانان کابل

نمبر شمار	نمبر شمار	نام فرمانروا	مدت حکومت سال	ماہ	یوم	سنہ کلجگ	سنہ بکرمی	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	کیفیت
	۱	احمد شاہ درانی	۲۴	۰	۰	۴۸۵۲	۱۸۰۸	۱۱۶۸	۱۷۵۱	

[illegible]	[illegible]	نام فرمانروا	مدت حکومت سال	ماہ	یوم	سنہ [illegible]	سنہ [illegible]	سنہ [illegible]	سنہ [illegible]	کیفیت
		(۱) عبداللہ خان ۳ سال (۲) راجہ سکھجیون ۸ سال (۳) نورالدین خان ۲ سال (۴) بلند خان (۵) نورالدین (۶) جان محمد (۷) نورالدین (۸) خرم خان (۹) امیر خان جوانشیر حکام تھے۔								
۲		تیمور شاہ	۱۷	۰	۰	۴۸۸۶	۸۶۲	۱۲۰۲	۱۷۸۵	ان تینوں [illegible] ۲۹ سال حکومت کی
		(۱) کریم داد خان ۷ سال (۲) آزاد خان ۲ سال (۳) مدد خان ایکسال (۴) میرداد خان ۷ ماہ (۵) ملا غفار ۳ ماہ (۶) جمعہ خان ۷ ماہ (۷) رحمت اللہ خان ۳ ماہ (۸) میر ہزار بحکام تیمور یہ تھے۔								
۳		شاہ زمان / محمود شاہ	۱۸	۰	۰	۴۹۰۳	۱۸۵۹	۱۲۱۹	۱۸۰۲	
		(۱) احمد خان ۱ سال (۲) کفایت خان ۱ سال (۳) محمد خان جوانشیر (۴) رحمت اللہ (۵) عبداللہ خان ۸ سال (۶) عطا محمد خان (۷) ملا احمد (۸) شیر احمد (۹) فتح خان (۱۰) محمد عطا خان (۱۱) جبار خان حکام تھے۔								

عہد سکھان

۱		مہاراجہ رنجیت سنگھ	۲۶	۰	۰	۴۹۲۱	۱۸۷۷	۱۲۳۷	۱۸۲۰	
		(۱) مصر دیوان چند چند ماہ (۲) دیوان موتی رام چند ماہ (۳) سردار ہری سنگھ ۲ سال (۴) دیوان موتی رام ایکسال (۵) دیوان چنی لعل								
		۱۸۷۷ ب ۱۸۲۰ ع					۱۸۷۹ ب ۱۸۲۲ ع		۱۸۸۰ ب ۱۸۲۳ ع	

نمبر شمار	نمبر شمار خاندان	نام فرمانروا	مدت حکومت سال	ماہ	یوم	سنہ جلوس کلجگ	سنہ جلوس بکرمی	سنہ جلوس ہجری	سنہ جلوس عیسوی	کیفیت
		(۶) دیوان کرپا رام ۵ سال (۷) بہمان سنگھ ایک سال ۱۸۸۲ب ۱۸۲۵ع — ۱۸۸۷ب ۱۸۲۰ع (۸) شہزادہ شیر سنگھ ۲ سال (۹) جرنیل میان سنگھ ۲ سال ۱۸۸۸ب ۱۸۳۱ع — ۱۸۹۰ب ۱۸۳۳ع (۱۰) غلام محی الدین ۳ سال (۱۱) شیخ امام الدین ایکسال ۱۸۹۹ب ۱۸۴۲ع — ۱۹۰۲ب ۱۸۴۵ع								[illegible]
		عہد راجگان جموں								
۱		مہاراجہ گلاب سنگھ	۱۱	۰	۰	۴۹۴۷	۱۹۰۳	۱۲۶۳	۱۸۴۶	[illegible]
۲		مہاراجہ رنبیر سنگھ صاحب بہادر	۲۷	۰	۰	۴۹۵۸	۱۹۱۴	۱۲۷۴	۱۸۵۷	
						۴۹۸۴	۱۹۴۰	۱۳۰۰	۱۸۸۳	

مہاراجہ رنبیر سنگھ کے عہد میں ہندوستان میں سوامی دیانند سرستی نے ویدک دہرم کو ترو تازگی دی اور نومبر ۱۸۸۳ء میں بمقام اجمیر انتقال کیا۔ سوامی موصوف سمت ۱۸۸۱ بکرمی میں ملک کاٹھیاوار میں پیدا ہوئے تہے۔

مختصر تاریخ ہند و تفصیل فرمانروایان

واضح رہے کہ ہندوستان مین سورج بنسی و چندر بنسی دو ہندو راجاؤن کا راج ہمیشہ رہا جو ابتک بعض جگہہ چلا آتا ہے سورج بنسیون مین ببست منی کا بیٹا اوّل راجہ اکہچواکو ہوا جسکو بیدک مت کے بموجب ابتک ۹۴ لاکہہ برس سے کچہہ کم عرصہ اور بحساب صاحبان انگریز چار ہزار برس گذرے - اُسسے ۵۶ پشت کے بعد رامچندر ہوئے جنکو بیدک مت کے بموجب ساڑہے آٹہہ لاکہہ برس گذرے اور انکے ۵۶ پیڑہیون کے بعد اُسکے سمتر ہوا جو بموجب تحریر ٹاڈ صاحب بکرماجیت کا ہمعصر تہا اکہچواکو کی دختر الاچندر کے بیٹے بدہ کو بیاہی گئی تہی اسکا بیٹا پرورا پرتشٹانپور مین جو متصل پراگ کے تہا اور اب بہوسہو کہلاتا ہے فرمانروا بنا یہ پہلا چندر بنسی راجہ ہوا جہابہارت کا اخیر راجہ جدہشٹر ۵۴ پشت بعد پرورا کی اولاد مین سے تہا یہ سری کرشن کے عہد مین ہوا - بموجب بیدک دہرم والون کے کرشن دیو کو پانچہزار برس گذرے یہ حساب بہت درست ہی کیونکہ اسوقت سی ابتک کشمیر کے فرمانرواؤن کی تاریخ سالوار کلہن پنڈت کی موجود ہے جو کہ راجترنگنی کی تاریخ سے بہی واضح ہی - جب جدہشٹر ہمالہ کو گلنے گیا تہا تو ارجن کا پوتا پرچہیت راج پر بیٹہا - پرچہیت سے لیکر ۲۶ پیڑہی تک اُسکی اولاد مین راج رہا - چہبیسوین پیڑہی مین چہمک کو اُسکے وزیر نے مارکر جدہشٹر کی گدی لی اُسکے خاندان مین ۱۴ برس راج رہا - پہر اور خاندان مین حکومت آئی ۱۶ پشت بعد اُسکے تیسرے کل مین راج گیا اُسکی نوین پشت راج پال کو کمایون کے راجہ سوکہہ ونت نے مارا اُسکو بکرم نے مارکر ملک پر قبضہ کیا ادہر یہ حال رہا ادہر مگدہ دیش مین جرا سندہ کی اولاد مین

اولاد مین (جسکو بہیم برادر جدہشٹر نے کرشن دیو کی مدد سے مارا تہا) ۲۲ پشت تک راج
کرتے رہے اُن کے آخری راجہ رپنجی کو اُسکے سونک وزیر نے مارڈالا ۲۷ ۴ سال قبل
از سنہ بکرمی یونان کے سکندر اعظم نے بعد مارنے دارا شکوہ ایران کے براہ پشاور پنجاب
پر حملہ کیا اُسوقت مگدہ دیش کی حکومت سونک کی اولاد مین چار پشت تک رہکر ناگ بنسیون
مین آگئی تہی اُنہون نے دس پشت تک راج کیا آخر راجہ اس کل کا مہانند تہا اُسوقت
ہندوستان مین بودہ مت ہو گیا تہا فارسی والون نے غلط لکہا ہے کہ سکندر قنوج
تک گیا بلکہ خاص اُسی کے ہمراہیون نے یونانی کتابون مین لکہا ہے کہ وہ ستلج تک گیا
تہا - ایک لاکہہ ۲۰ ہزار فوج کے ساتہہ اُسنے دریاے سندہ پر پُل باندہا اور عبور کیا لیکن
جہلم کے اس پار کل ۱۱ ہزار سوار ہمراہ لایا تہا رئیسان کوہستان و دوابہ نے اُس کی
اطاعت قبول کی لیکن پنجاب کے پورہ بنسی نے اُسکا دلاورانہ مقابلہ کیا - ۳۰ ہزار سوار
بہت سے ہاتہی ساتہہ لیکر اِن روئے جہلم پر اُسنے لڑائی کی شکست کے بعد سکندر نے
اُسکو اُسکا راج بہ ایزاد اور ملک کے دیدیا - پہر سکندر موسم برسات مین ستلج کے کنارہ
پر پہنچا - فوج اُسکی تہک گئی تہی اُسوقت مگدہ دیش کے ناگ بنسی راجہ مہابلی کے
پاس ۶ لاکہہ فوج پیدل ۲۰ ہزار سوار ۹ ہزار ہاتہی تہے اُسکے رعب سے سکندر دریا سے
پہرا اور مہانند وزیر کے ہاتہہ سے مارا گیا پہر اُسکے آٹہہ بیٹون نے باتفاق ۱۲ برس
راج کیا تب نوین چندر گپت نے (جو نائن کے شکم سے تہا) بامداد چانک برہمن
آٹہون بہائیون کو مار کر قبضہ کر لیا اُسنے بابل کے مسلمان بادشاہ سکندر کے سپہ سالار
کی بیٹی سے شادی کی دس پشت تک راج اُسکے خاندان مین رہا بودہ مت کے
پہیلنے کے باعث برہمنون نے کوہ آبو پر اگنی کنڈ رچا اُس سے بقدرت الٰہی اگنی کل
کے چار چہتری بنے پرمار - چوہان - سولنکی - پڑہار - پرمر گوتر والے

پوار کہلاتے ہین یہ تمام ہندوستان کے راجہ ہوگئے بودھون کو بہی انہون نے مار کر نکالنا شروع کیا اسی بنش مین ۵۷ برس سنہ عیسوی سے پہلے جب کلجگ کے دور کو ۳۰۴۴ برس گذر چکے تہے راجہ بکرماجیت* کیوقت سے لیکر پہلے حملہ اسلامیہ تک بہی بہت ہندو نام آور راجہ ہوئے لیکن اندہ بنشی راجاؤن کی (جنکی دار السلطنت مگدہ دیش مین پٹنہ ہے) حکومت بہت بڑہگئی راجہ مہاکرن بہی اندہ بنشی مین سے تہا۔ اندہ بنش کا آخیر راجہ ناحی ملوم تہا۔ اسکی حکومت چین تک ہوگئی تہی آخر گنگا مین کود کر غرق ہوا پہر اسکا سپہ سالار مسند پر بیٹہا۔ لب بحر سے کشمیر تک سب راجے اسکے تابع تہے پہر اسکا سپہ سالار پرتاب چند راجہ ہوا اسکے عہد مین نوشیروان بادشاہ ایران نے ہندوستان پر حملہ کیا تہا باقی معاملہ پرتاب چند سے لیگیا۔

نوشیروان سمت ۵۸۸ بکرمی مین تخت پر بیٹہا تہا۔ بعد مرنے پرتاب چند کے اسکے تمام افسران فوج اپنے اپنے صوبجات دبا بیٹہے اور جدا جدا راجے ہوگئے ان سب کو اندہیر کے نوکرون کا راج کہتے ہین۔ لشکر نوشیروان نے اودیپور کے راجہ کو غارت کیا جو جب پور مین تہا یہ سمتر کی اولاد مین تہا صرف پشپاوتی رانی بہاگ کر ملیا گر مین جا چہپی تہی وہ حاملہ تہی جو لڑکا پیدا ہوا اسکا نام گوہ رکہا اس لڑکے نے راجہ ہوکر نوشیروان کی پوتی سے شادی کی گوہ کی آٹہ پشتون مین راج رہا اسکے آٹہوین پیڑہی کا چہوٹا بیٹا باپ کے مارے جانے پر پہانڈیر کو بہاگا وہان گڈریون مین مل کر رہا سمت ۶۸۷ بکرمی پیغمبر محمدؐ کے مرنے کے بعد عمرؓ خلیفہ دویم نے ایران فتح کرکے فوج ہندوستان کو بہیجی سپہ سالار اسکا پہلے ہی جنگ مین مارا گیا۔ پہر خلیفہ علیؓ نے سندہ کے کنارہ کا کچہہ علاقہ فتح کیا۔ مگر علیؓ کے مارے جانے پر مسلمان وہان سے بہاگ گئے سمت ۷۶۶ بکرمی مین ولید خلیفہ تہا اسوقت مسلمانون نے بڑا فساد کیا

* اوجین مین فرمانروا ہوا جسنے سمت بکرمی چلایا اور ماترگپت کو کشمیر مین بہیجا تہا بکرماجیت

ظلم وستم سے سندہ پر قبضہ کیا تین سال بعد قاسم سپہ سالار بیٹا حسن کا پہر چڑہ آیا
گجرات فتح کرکے چتور کی جانب باپا سے شکست کہاکر بہاگا باپا کچہہ دن بعد تخت
دختر سلیم کے خراسان کو گیا سمت ۸۶۹ بکرمی مین ماموں رشید فرزند ہارون رشید نے
چتور پر حملہ کیا اسوقت باپا کے پوتے کا بیٹا چتور مین تہا وہ ماموں سے چوبیس ۲۴
لڑائیان لڑا آخر ماموں شکست کہاکر ہندوستان سے بہاگا اسکے بعد سمت ۱۰۲۷ ب
مین امیر ناصر الدین سبکتگین سرحد پنجاب پر حملہ آور ہوا اسوقت لاہور کے راجہ جیپال
نے ازراہ غضب فوج سندہ پار لیجاکر خراسان پر یورش کی وہان اُس نے
سبکتگین سے شکست کہائی اور باج دینا قبول کیا لاہور مین اگرچہ کچہہ نہ دیا
پہر سبکتگین چڑہ آیا جیپال نے سندہ پار لڑکر شکست پائی جب سے بکرماجیت
نے دلّی کا راج دور کیا تہا تب سے پانسو برس ۵۰۰ تخت دلّی کا خالی رہا یہان تک
کہ تومر راجاؤن کے اننگ پال تک ۱۸ راجہ دلّی کی مسند پر بیٹھے تہے اننگ پال
نے اپنی دخترزادی پرتہوی راج چوہان کو گود لیا قنوج پر راٹہورون کا
قبضہ تہا۔ میوار گہلوتہون کے پاس تہا۔ گجرات مین سولنکہی راج کرتے تہے
اور بہت چہوٹے چہوٹے راجے تہے اُن کے باہمی نفاق سے مسلمانون کا یہان
آنا آسان ہوگیا دیکہتے دیکہتے ہی انہون نے تمام مُلک دبا لیا پہر سبکتگین کا
بیٹا محمود غزنوی بہائی اسمعیل کو قید کرکے سمت ۱۰۵۴ بکرمی مین تخت نشین ہوا
سلطان اپنا لقب رکہا۔ اسوقت ایران وہند کی سلطنت بہت کمزور ہوگئی
تہی بسبب نفاق باہمی کے محمود کو روکنے والا کوئی نہ تہا ہندوستان کی دولت
وزرخیزی مشہور تہی ایران مین مسلمانون کا دخل ہونے کے بعد زائد از ساڑہے
تین سو برس محمود نے دس ہزار سوار لیکر سمت ۱۰۵۸ بکرمی مین پہلے راجہ جیپال لاہور

والے سے پشاور مین مقابلہ کیا راجہ کو قید کیا پہر ستلج کے باہر ہوکر بٹھنڈہ کے قلعہ پر حملہ کیا اور لوٹا تبتک لاہور کا راجہ اکثر بٹھنڈہ مین رہتا تہا غزنی پہنچ باج لینے کے اقرار پر جیپال کو رہا کیا جیپال پہر راج اپنے بیٹے اندپال کو دیکر آپ جل مرا سمت ۱۰۶۵ مین اندپال باپ کے قول کے مطابق باج دیتا رہا ایک ذیلدار بہٹنیر کے راجہ کو کر نہ دینے سے محمود پہر آیا تیسری بار محمود ابو الفتح لودہی حاکم ملتان کے زیر کرنے کو آیا راجہ اندپال کشمیر کو بہاگ گیا ابو الفتح نے سمت ۱۰۶۲ مین نذر دیکر اسکو راضی کیا پہر محمود بخوف حملہ تاتار غزنی کو لوٹا ہاتہیون کے چنگہنے سے گہوڑے تاتاریون کے بہاگے محمود فتحیاب ہوا اسوقت تو سنجانہ تہی سمت ۱۰۶۳ مین جب سکہپال نے مسلمان ہوکر پہر ہندو دین قبا۔ عمر بابی تو اندپال کی سرکوبی کو محمود نے فوج جمع کی سمت ۱۰۶۵ مین اندپال جمعیت فوج اور راجاؤن سے نامہ و پیام کرکے تیار ہوا - اوجین - گوالیر - کالنجر - قنوج - اجمیر - دہلی کے راجہ اپنی فوج لیکر آئے اور پشاور کے پاس ہی لڑائی ہوئی ہاتہی اندپال کا جو قدرت سے ڈر کر پیچہے ہٹا تو فوج کو راجہ کے بہاگنے کا گمان ہوا - محمود نے میدان خالی پاکر نگرکوٹ لوٹا سات لاکہہ دینار سات سو من طلائی و نقرئی اسباب دو سو من سونا خالص دو ہزار من چاندی ۲۰ من جواہر اسکو ملا - سمت ۱۰۶۶ مین ابو الفتح کو قید کیا تہانیسر کو لوٹا - ہندوؤن کو لودہی غلام بنانے کو غزنی لے گیا دو دفعہ پہر کشمیر پر حملہ کیا نوان حملہ اسکا ہند پر بڑی تیاری سے ہوا - ایک ہزار سوار بیس ہزار پیدل لیکر (بموجب تحریر تاریخ فرشتہ) پہلے قنوج مین گیا وہان کے راجہ نے متابعت کی تین روز مہمان رہکر واپس گیا - راستے مین ۲۰ دن تک متہرا کو لوٹا مندرون کو توڑا بڑے بڑے کام کے ظلم و ستم کئے سمت ۱۰۸۱ مین بارہوان حملہ پٹن و سومنات پر کرکے کم سے کم دس کروڑ کا مال اسکے ہاتہہ لگا تیرہوان حملہ ملتان پر کیا سمت ۱۰۸۹ بکرمی مین مرگیا سمت ۱۱۱۵ مین محمود ثانی نے

گنگا تک حملہ کیا پھر اُسکے پرپوتے کے پرپوتے کو جسکا نام خسرو ملک تھا سمت ۱۲۴۳ مین شہاب الدین محمود
غوری لاہور سے قید کرکے لے گیا قندھار سے سات آٹھ منزل آگے اوّل غزنی کو لوٹ کر تباہ کیا
پھر دلّی مین تخت نشین ہوا سمت ۱۲۴۸ مین بنارس کے ایک ہزار مندر توڑے بنگال کا دروازہ
مسلمانون کے لئے کھولا پھر قطب الدین سمت ۱۲۶۰ مین ہند کا بادشاہ ہوا سمت ۱۲۶۷ مین آرام شاہ
بیٹا اُسکا ایک سال بعد بہنوئی اُسکا شمس الدین التمش ۔ سمت ۱۲۷۲ مین قطب الدین ایبک
کا غلام و داماد پھر سمت ۱۲۶۷ مین رکن الدین جو بڑا غافل تھا ؛

فہرست راجگان

اوّل ہنود جو آریاورت مین بموجب تحریر شاستر کے کلجگ سے پہلے ہوئے
(۱) مایا یعنے قدرت (۲) برہما یعنے پیدائش اوّل جسمے سب پیدائش ہوئی (۳) مریچ ۔
اتری ۔ انگری ۔ پولست ۔ پولہ ۔ کرتو ۔ بسشت ۔ بے مادر و پدر قدرت سے پیدا ہوئے
(۴) کشپ رکھی اسکی عورت ادتی تھی (۵) رکھی دیوسوان معروف بہ سورج ۔ جسکے
اسکی اولاد سورج بنسی کہلائی (۶) شراہد دیو معروف بہ دیوسرت منون (۷) مہاراجہ
اکھیواکو ۔ فرمانروائی کی بنیاد اس نے ڈالی (۸) کوخی ونمی ۔ وندک وغیرہ ۱۰۰ نفر
۲۵ کو اکھیواکو نے شرق کو اور ۲۵ اور جنالک مغرب کو بھیجے ۴۸ کو دیار ہندوستان بیچ
وندیاچل و ہمالہ دیا (۹) دی کوخی معروف بہ شستاد (۱۰) پرنجی (۱۱) اینا (۱۲) مہاراجہ
پرتھو (۱۳) ولیشر اشو (۱۴) چندر (۱۵) یوب ناش (۱۶) شاوست (۱۷) برہدشر
(۱۸) کبلیاش معروف بہ دہندو مار (۱۹) وسہراش ۔ کیاناش ۔ نبدراش وغیرہ
ایک سو (۲۰) ہرجش (۲۱) نکومنب (۲۲) سنگتاش (۲۳) کرشاش (۲۴) پرسیجت
(۲۵) جب ناش (۲۶) مان دہاتا (۲۷) پورکتس ۔ امریک ۔ مچکند (۲۸) ترییت

(۲۹)، سوہرجس (۳۰)، ارن (۳۱)، اوست برت (۳۲)، ترشنگو (۳۳)، مہا بہاحت

شچندر (۳۴)، راجہ روہت (۳۵)، بیرتہ (۳۶)، جینیک - اسی نے جینبہ آباد کیا

تہا (۳۷)، سندیو (۳۸)، بجی (۳۹)، باہک (۴۰)، سگر (۴۱)، ستمنجس (۴۲)، انشومان

(۴۳)، دلیپ (۴۴)، بہاگیرت (۴۵)، شرب (۴۶)، سندر دیپ (۴۷)، تیایو

(۴۸)، رت برن (۴۹)، سرب کام (۵۰)، سداس معروف کلماکہہ پاد (۵۱)، اسمک مولک

(۵۲)، وشرتہہ (۵۳)، مرام (۵۴)، ایٹروڑ (۵۵)، ولیشہ سہ (۵۶)، راجہ کہٹوانگ معروف

دلیپ (۵۷)، راجہ ویرک باہو معروف رگھو اس سے رگوبنسی مشہور ہوئے (۵۸)، اَج

(۵۹)، راجہ وشرتہہ (۶۰)، رامچندر - بہرت لچہمن - شترگہن (۶۱)، لوہ کوشہ (۶۲)

اَتی تہہ (۶۳)، نربدہ (۶۴)، نل (۶۵)، نب (۶۶)، پنڈریک (۶۷)، کہیم - ہنوان

(۶۸)، دیوانیک (۶۹)، انیہہ (۷۰)، پاریاترہ (۷۱)، بل (۷۲)، استہل (۷۳)،

اوکتہہ (۷۴)، بجرناتہہ (۷۵)، شنکہہ معروف کہگن (۷۶)، بکتاشو (۷۷)، بدرت

(۷۸)، ہرن نابہہ (۷۹)، درو سندیہہ (۸۰)، سوورشن ؁

ایسکے آگے ۳۶ اور سمتر تک ہوئے اُس سے پیچہے پہر کلجگی راجگان ہوئے ؁

فہرست فرمانروایان اندرپرستہ یعنی دہلی

از ابتدائی راجہ جدہشٹر

نمبر	نام فرمانروا	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت سال	ماہ	روز	کیفیت
۱	جدہشٹر	پانڈو	قبل از کلجگ ۴۴ سال	ہستناپور	۳۶	۸	۱۵	بعد جنگ مہابہارت کی ۲۴ سال بعد جلوس
۲	پریچہت	ابہمن بن ارجن	سنہ ۳۶ جدہشٹری	״	۶۰	۰	۰	

نمبر	نام فرمانروا	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت			کیفیت
					برس	ماہ	یوم	
۳	جنمی جے	پریچہت	سنہ ۹۶ بعد ہتشٹر	ہستناپور	۸۴	۲	۸	
۴	راجہ ہشمید	جنمجہ	سنہ ۱۸۱ ج	″	۸۲	۸	۲۲	
۵	اوہمن	ہشمید	سنہ ۲۶۳ ج	″	۸۸	۲	۸	
۶	مہاجی	اوہمن	سنہ ۳۵۲ ج	″	۸۱	۱۱	۲۷	
۷	چتراتہہ	مہاجی	سنہ ۴۳۳ ج	″	۷۵	۳	۱۸	
۸	شمی	چتراتہہ	سنہ ۵۰۹ ج	اندرپت	۷۵	۱۰	۱۸	
۹	جاگر عرف اوگرسین	شمی	سنہ ۵۸۵ ج	اندرپت	۷۸	۷	۲۱	
۱۰	سورسین	اوگرسین	سنہ ۶۶۳ ج	″	۷۹	۸	۹	
۱۱	سُونتہہ	سورسین	۷۴۳ ج	″	۶۹	۵	۳	
۱۲	برشتان	شُونتہہ	۸۱۳ ج	″	۶۵	۱۰	[illegible]	
۱۳	سوسین	برشتان	۸۷۹ ج	″	۶۴	۷	۴	
۱۴	سکھپال	سوسین	۹۴۳ ج	″	۶۲	۰	۲۸	
۱۵	نرہردیو	سکھپال	۱۰۰۵ ج	″	۵۱	۱۰	۲	
۱۶	سورج تہہ	نرہردیو	۱۰۵۷ ج	″	۴۲	۱۱	۳۰	
۱۷	راجہ بہوپت	سورج تہہ	۱۱۰۰ ج	″	۵۸	۶	۰	
۱۸	راجہ سُونی	بہوپت	۱۱۵۸ ج	″	۵۵	۸	۱۰	
۱۹	میدہ دی	سیونی	۱۲۱۴ ج	″	۵۲	۹	۲۰	
۲۰	شیروال چتر	میدہ دی	۱۲۶۶ ج	″	۵۶	۸	۲۱	

نمبر شمار	نام فرمانروا	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت: سال	ماہ	روز	کیفیت
۲۱	بہیکھم	شرول اچیر	۱۳۲۳ج	اندرپت	۴۷	۹	۲۰	ان ۳۰ راجاؤں نے ۱۷۸۳ سال حکومت کی آخر راجہ کو بسرادہ وزیر نے راجہ لکھمن کو مارا اور خود مسند نشین ہوا۔
۲۲	بدارتھہ	بہیکھم	۱۳۷۰ج	”	۴۵	۱۱	۸	
۲۳	راجہ وسوان	بدارتھہ	۱۴۱۶ج	”	۴۴	۸	۷	
۲۴	سوورس	وسوان	۱۴۶۳ج	”	۴۴	۱۰	۱۲	
۲۵	ابہی ہر	اوفی پال	۱۵۰۸ج	”	۵۰	۱۱	۸	
۲۶	دُرومن	ابہی ہر	۱۵۵۹ج	”	۳۸	۹	۰	
۲۷	دُربل رائے	دُرومن	۱۵۹۸ج	”	۴۳	۰	۰	
۲۸	وشت پال	دربل رائے	۱۶۴۰ج	”	۳۶	۰	۰	
۲۹	راجہ تمی	وشت پال	۱۶۷۷ج	”	۵۸	۵	۸	
۳۰	کشتی مک	تمی	۱۷۳۴ج	”	۴۹	۰	۰	
۳۱	دربل	۰	۱۷۸۳ج	اندرپت	۴۰	۱۰	۰	
	بسرادہ	۰	۱۷۸۳ج	”	۱۷	۱۰	۲۵	
۳۲	سورج سین	بسرادہ	۱۸۰۰ج	”	۴۲	۸	۱۱	
۳۳	راجہ بیرشاہ	سورج سین	۱۸۴۳ج	”	۵۲	۱۰	۷	
۳۴	ہیک شاہ عرف بارزبین	بیرشاہ	۱۸۹۶ج	”	۴۷	۸	۲۳	
۳۵	ہرجیت	ایبک شاہ	۱۹۴۴ج	”	۳۵	۹	۱۷	
۳۶	دریہہ	ہرجیت	۱۹۸۰	”	۴۴	۲	۱۳	
۳۷	سیدی پال	دریہہ	۲۰۲۴	”	۳۰	۲	۸	

نمبر شمار	نام فرمانروا	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت سال	ماہ	یوم	کیفیت
۳۸	برنشت	سدہی پال	۲۰۵۴ ج	اندرپت	۴۲	۹	۲۲	ان ہمسنے ۵۰۰ برس تک حکومت کی آخر بیرباہ وزیر نے راجہ ہدہل کو مار کر گدی لی ۔ ۵۰۰ برس ۲۳۵۶۲ یوم ۱۰
۳۹	سنجی	برنشت	۲۰۹۷ ج	″	۳۲	۲	۱۴	
۴۰	امرجوده	سنجی	۲۱۲۹ ج	″	۲۷	۳	۱۲	
۴۱	راجہ بلارتھہ	امرجوده	۲۱۵۶ ج	″	۲۲	۱۱	۲۵	
۴۲	سردہی	بلارتھہ	۲۱۷۹ ج	″	۴۷	۱۰	۲۵	
۴۳	پدارتھہ	سردہی	۲۲۲۶ ج	″	۲۵	۴	۱۲	
۴۴	ہدہل	پدارتھہ	۲۲۵۱ ج	″	۳۱	۸	۱۱	
۴۵	راجہ بیرباہ	۰	۲۲۸۳ ج	″	۳۵	۲	۱۸	
۴۶	مرارسنگہ	بیرباه	۲۳۱۹ ج	″	۲۷	۷	۱۹	
۴۷	شترکن	مرارسنگہ	۲۳۴۷ ج	″	۲۱	۲	۳	
۴۸	مہی پت	شترکہن	۲۳۶۸ ج	″	۲۵	۴	۱۰	
۴۹	جہابل	مہی پت	۲۳۹۳ ج	″	۴۰	۸	۳	
۵۰	سروپ دت	جہابل	۲۴۳۴ ج	″	۲۸	۳	۱۰	
۵۱	شرسین	سروپ دت	۲۴۶۲ ج	″	۲۴	۴	۳	
۵۲	راجہ سکہہ دان	شرسین	۲۴۸۶ ج	″	۱۷	۲	۱۰	
۵۳	جیت مل	سکہہ دان	۲۵۰۳ ج	″	۲۸	۱۱	۱۰	
۵۴	راجہ پال سنگہ	جیت سنگہ	۲۵۳۲ ج	″	۲۹	۷	۲۱	
۵۵	راجہ کلمنی	پال سنگہ	۲۵۷۲	۰	۴۲	۵	۱۰	

نمبر شمار	نام فرمانروائے	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت سال	ماہ	یوم	کیفیت
۵۶	شنترمردن	کلمنی	۲۶۱۴ ج	اندرپت	۸	۱۱	۱۳	ان ۱۶ راجاؤن نے [illegible] تک حکومت کی آخر کو دہرنی دہر وزیر نے اودپت کو مارا اور گدی لی ۳۰۳ برس ۵ ماہ ۲۵ یوم
۵۷	جیونجات	شنترمردن	۲۶۲۳ ج	؍؍	۲۶	۹	۲۷	
۵۸	پریچہت	جیونجات	۲۶۵۰ ج	؍؍	۱۳	۱۰	۲۹	
۵۹	بیرسین	پریچہت	۲۶۶۴ ج	؍؍	۲۵	۲	۲۰	
۶۰	اودپت	بیرسین	۲۶۹۹ ج	؍؍	۲۳	۱۱	۲۴	
۶۱	دہرنی دہر	جدہشتر	۲۷۲۳ ج	؍؍	۴۲	۷	۴	ان ۹ آدمیون نے ۳۴۷ سال تک حکومت کی آخر راجہ بہگونت کمایون کے راجہ نے دلی کو فتح کیا۔ ۳۵۰ برس ۱۱ ماہ ۲۷ یوم
۶۲	سین دہج	دہرنی دہر	۲۷۶۶ ج	؍؍	۵۵	۱۰	۱۹	
۶۳	مہی کتنگ*	سین دہج	۲۸۲۲ ج	اول اندرپت بعد دہلی	۴۱	۲	۸	
۶۴	مہاجودہ	مہی کتنگ	۲۸۶۳ ج	دہلی	۳۰	۳	۹	
۶۵	بیرناتہہ	مہاجودہ	۲۸۹۳ ج	؍؍	۲۸	۵	۲۵	
۶۶	جیون راج	بیرناتہہ	۲۹۲۲ ج	؍؍	۴۵	۲	۲۵	
۶۷	اودے سین	جیون راج	۲۹۶۷ ج	؍؍	۳۷	۴	۲۹	
۶۸	انند چک	اودے سین	۳۰۰۵ ج	؍؍	۵۲	۱۰	۸	
۶۹	راج پال	انند چک	۳۰۵۸ ج	؍؍	۲۶	۰	۰	
۷۰	بہگونت کوہی	۰	۳۰۹۷ ج	؍؍	۱۳	۰	۰	بکرماجیت کی لڑائی میں مارا گیا
۷۱	بکرماجیت والی اوجین	گندہرپ سین	۱۱۰۳ صد شرطے ۳۰۸۶ ک ۴۲ ب	اوجین	۹۳	۰	۰	جب بکرماجیت راجہ دکن کے شالباہن کی لڑائی مین مارا گیا دلی کے لوگون نے سمندرپال جوگی کو دلی کے تخت پر بٹھلایا
۷۲	سمندرپال جوگی	۰	۱۳۵ ب	؍؍	۵۴	۲	۲۰	
۷۳	چندرپال	سمندرپال	۱۵۹ ب	دہلی	۳۶	۵	۴	

* یہہ راجہ سکندر رومی کا ہمعصر تہا اُسوقت قنوج مین فرمانروائے دہلو راجہ تہا اور اسی کے راجہ نے اُسوقت قنوج کے تاج پر قبضہ کیونکہ راجہ دہلو نے اپنے نام پر اندرپت مین دہلی شہر بسایا۔ اصل نام دہلی کا دہلو ہے اُسوقت سکندری سنہ تہا۔

نمبر شمار	نام فرمانروائے	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت سال	ماہ	یوم	کیفیت
۷۴	لٹے پال	چندر پال	۱۹۵ بکرمی	دہلی	۲۱	۴	۱۱	ان تیرہ آدمیوں نے ۳۸۵ برس حکومت کی آخر کو راجہ ملوک چند بہٹراج کے راجہ نے لڑ کر فتح پائی ۔
۷۵	دیس پال	لٹے پال	۲۱۷ ب	//	۲۹	۱	۱۸	
۷۶	سکھپال	دیس پال	۲۴۶ ب	//	۱۸	۷	۱۱	
۷۷	گونند پال	سکھپال	۲۶۴ ب	//	۲۷	۱۱	۲	
۷۸	مکھہ پال	گونند پال	۲۹۲ ب	//	۲۲	۳	۲۵	
۷۹	ہرچند پال	مکھہ پال	۳۱۴ ب	//	۱۳	۰	۰	
۸۰	مہی پال	امرتپال بن ہرچند پال	۳۲۷ ب	//	۱۴	۹	۲۱	
۸۱	ہرپال	مہی پال	۳۴۱ ب	//	۱۳	۸	۴	
۸۲	مدن پال	ہرپال	۳۵۴ ب	//	۱۷	۶	۱۹	
۸۳	کرم پال	مدن پال	۳۷۱ ب	//	۱۵	۲	۳	
۸۴	بکرم پال	کرم پال	۳۸۶ ب	//	۱۴	۱۱	۳	
۸۵	ملوک چند	۰	۴۰۰ ب	//	۲	۰	۰	
۸۶	بکرم چند	ملوک چند	۴۰۲ ب	//	۱۲	۷	۸	
۸۷	کانچند	بکرم چند	۴۱۴ ب	//	۱	۰	۰	
۸۸	رامچند	کانچند	۴۱۵ ب	//	۱۳	۱۱	۸	
۸۹	دہیر چند	رامچند	۴۲۸ ب	//	۱۴	۹	۲۴	
۹۰	کلیان چند	دہیر چند	۴۴۲ ب	//	۱۰	۵	۴	
۹۱	بہیم چند	کلیانچند	۴۵۲ ب	//	۱۶	۶	۲۶	

نمبر	نام فرمانروا	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت برس	ماہ	یوم	کیفیت
۹۲	ہر چند	بھیم چند	۴۶۸ ب	دہلی	۱	۰	۰	
۹۳	گوبند چند	ہر چند	۴۶۹ ب	″	۲۱	۷	۱۲	۱۲۹ برس ۱۱ ماہ ۹ یوم
۹۴	رانی پیم دیوی	زوجہ گوبند چند	۴۹۰ ب	″	۱	۰	۰	
۹۵	ہر پریم	۰	۴۹۰ ب	″	۷	۵	۱۹	[illegible]
۹۶	گونند پریم	ہر پریم	۴۹۷ ب	″	۲۰	۲	۷	
۹۷	گوپال پریم	گونند پریم	۵۱۷ ب	″	۱۵	۷	۱۸	
۹۸	مہا پاتر	گوپال پریم	۵۳۲ ب	″	۶	۷	۲۹	
۹۹	دہی سین	۰	۵۳۸ ب	″	۱۸	۵	۲۱	ان ۱۲ آدمیون نے
۱۰۰	بلاول سین	دہی سین	۵۵۶ ب	″	۱۲	۴	۲	۱۵۰ برس ۵ ماہ
۱۰۱	کنور سین	بلاول سین	۵۶۰ ب	″	۱۵	۷	۱۳	حکومت کی آخر کو
۱۰۲	مادہو سین	کنور سین	۵۷۵ ب	″	۱۱	۳	۴	ارکان ریاست نے
۱۰۳	سور سین	مادہو سین	۵۸۶ ب	″	۲۰	۱	۲۷	راجہ دیپ سنگہ
۱۰۴	بھیم سین	سور سین	۶۰۶ ب	″	۴	۱۰	۹	کوہستان کے راجہ
۱۰۵	کاہن سین	بھیم سین	۶۱۰ ب	″	۴	۸	۲۱	سے سازش کر کے
۱۰۶	ہر سین	کاہن سین	۶۱۴ ب	″	۱۲	۰	۲۵	دہلی میں بلا لیا ✳
۱۰۷	گہن سین	ہر سین	۶۲۶ ب	″	۸	۱۱	۵	
۱۰۸	ترہین سین	گہن سین	۶۳۴ ب	″	۲	۲	۱۹	
۱۰۹	نگمن سین	-	-	″	۱۶	۱۰	۲	

نمبر	نام فرمانروا	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت			کیفیت
					سال	ماہ	روز	
۱۰۹	دمودر سین	نراین سین	۶۵۲ ب	دھلی	۱۱	۵	۰	ان ۲۶ آدمیوں نے ۱۰۶ برس ۵ ماہ حکومت کی آخر انگپال تنور نے دلّی فتح کر لی۔
۱۱۰	راجہ جیت سنگھ	۰	۶۶۳ ب	″	۱۷	۱	۲۶	
۱۱۱	رن سنگھ	دیپ سنگھ	۶۸۰ ب	″	۱۷	۵	۰	
۱۱۲	راج سنگھ	رن سنگھ	۶۹۷ ب	″	۹	۱۱	۱۱	
۱۱۳	شیر سنگھ	راج سنگھ	۷۰۶ ب	″	۴۵	۵	۱۵	
۱۱۴	ہر سنگھ	شیر سنگھ	۷۵۱ ب	″	۱۳	۲	۱۹	
۱۱۵	جیون سنگھ	ہر سنگھ	۷۶۴ ب	″	۸	۷	۱۹	
۱۱۶	انگپال تنور	اوگر سین	۷۷۲ ب	″	۲۹	۲	۱۹	
۱۱۷	باسدیو	انگپال	۸۰۱ ب	″	۱۹	۱	۱۸	
۱۱۸	گنگ پال	باسدیو	۸۲۰ ب	″	۲۱	۳	۲۸	
۱۱۹	پرتھی پال	گنگ پال	۸۴۱ ب	″	۱۹	۶	۲۹	
۱۲۰	جیدیو	پرتھی پال	۸۶۰ ب	″	۲۱	۷	۲۸	
۱۲۱	ہر پال	جے دیو	۸۸۱ ب	″	۱۴	۴	۱۹	
۱۲۲	اودے راج	ہر پال	۸۹۵ ب	″	۲۶	۷	۱۲	
۱۲۳	بجر اج	اودے راج	۹۲۱ ب	″	۲۱	۲	۱۳	
۱۲۴	انگپال	بجراج	۹۴۲ ب	″	۲۲	۳	۱۶	
۱۲۵	رکھپال	انگپال	۹۶۴ ب	″	۲۱	۶	۵	
۱۲۶	نیکپال	رکھپال	۹۸۵ ب	″	۲	۴	۰	

نمبر شمار	نام فرمانروا	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت برس	ماہ	روز	کیفیت
۱۲۷	گوپال	نیکپال	۹۸۷ب	دہلی	۱۸	۳	۱۵	یہ ۲۰ راجے تومر [illegible] ۴۱۵ برس ۲ ماہ ۲۸ دن تک تخت سلطنت پر [illegible] رہے۔ بعد اُن کے چوہان [illegible]
۱۲۸	سُلکھن	گوپال	۱۰۰۵ب	//	۲۵	۶	۱۰	
۱۲۹	جےپال	سُلکھن	۱۰۳۰ب	//	۱۶	۴	۱۳	
۱۳۰	کنورپال	جےپال	۱۰۴۶ب	//	۲۹	۹	۱۱	
۱۳۱	انیک پال	کنورپال	۱۰۷۵ب	//	۲۹	۶	۱۸	
۱۳۲	بجی پال	انیک پال	۱۱۰۴ب	//	۱۴	۱	۶	
۱۳۳	مہی پال	بجی پال	۱۱۱۸ب	//	۲۵	۲	۱۳	
۱۳۴	اگرپال	مہی پال	۱۱۴۳ب	//	۲۱	۲	۱۵	
۱۳۵	پرتھی پال	اگرپال	۱۱۶۴ب	//	۲۲	۳	۱۶	
۱۳۶	بلدیو	.	۱۱۸۶ب	//	۶	۱	۴	ان ۷ راجاؤن نے ۹۵ برس ۷ ماہ ۱۵ دن سلطنت کی۔ بعد اسکے سلطان معزالدین سام عرف شہاب الدین غوری نے [illegible] سلطنت [illegible]
۱۳۷	امرگنگو	بیلدیو	۱۱۹۲ب	//	۵	۲	۵	
۱۳۸	کھیرپال	امرگنگو	۱۱۹۷ب	//	۲۰	۱	۵	
۱۳۹	سُمبر	کھیرپال	۱۲۱۷ب	//	۷	۴	۲	
۱۴۰	جاجھرا	سُمبر	۱۲۲۴ب	//	۴	۴	۸	
۱۴۱	ناگ دیو	جاجھرا	۱۲۲۸ب	//	۳	۱	۵	
۱۴۲	راے پتھورا	ناگ دیو	۱۲۳۱ب	//	۴۹	۵	۱	

چونکہ بموجب بہت سے دلایل و اثبات کے جو کہ مختصراً تواریخ مین درج ہی ظاہر ہو چکی ہین باوا آدم بھی برہما کی اولاد مین سے ایک رکہی کا بیٹا تہا اگرچہ مغربی لوگ اُسکو اوّل آدم مانتے ہین۔ اسلئے نقشہ زمانہ آدم کا بحساب انگریزی اوّل یہان لکھا جاتا ہے۔ اسلئے کہ عہد [illegible]

سال ماقبل سنہ مسیحی	نام واقع	زمانہ مابین الواقعین	کیفیت
۴۰۰۴	ہبوط آدمؑ	۱۶۵۶	موافق توریت عبری کے ॥
۲۳۴۸	طوفان نوحؑ	۱۶۵۶	موافق توریت عبری کے ॥
۱۹۹۶	ولادت ابراہیمؑ	۳۵۲	
۱۴۵۱	وفات موسیٰؑ	۵۴۵	مطابق تینوں توریتوں کے ॥
۷۴۷	بخت نصر	۷۰۴	
۳۳۱	غلبہ سکندر بر دارا	۴۱۶	
۴	ولادت مسیح	۳۲۷	
	شروع سنہ مسیحی	۴	
	از شروع سنہ مسیحی تا الیوم ۱۸۸۳ء		

نقشہ مطابقت سنین

نام سنہ	تعداد سال	نام سنہ	تعداد سال
کلجگی	۴۹۸۴	بکرمی	۱۹۴۰
اسکندری	۲۱۹۶	عیسوی	۱۸۸۳
شاکا جند ہشٹری	۵۰۰۸	شاکا شالباہن	۱۸۰۵
طوفانی } سپت رکہیان	۵۲۳۵	ہجری قمری	۱۲۹۹

عہدِ اسلامیہ

نمبر	نام فرمانروا	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت برس	ماہ	روز	کیفیت
۱	شہاب الدین	بہاؤ الدین	۱۱۹۱ء	غزنی	۱۵	۰	۰	اٹک جاتے ہوئے گکھڑوں کے ہاتھ سے مارا گیا
۲	قطب الدین	غلام شہاب الدین	۱۲۰۵ء	دھلی	۴	چند	۰	
۳	آرام شاہ	قطب الدین	۱۲۱۰ء	״	۰	״	۰	
۴	شمس الدین ایبک	ایام خان ترک	״	״	۲۶	۰	۰	بیمار ہو کر مرا۔
۵	رکن الدین	شمس الدین	۱۲۳۵ء	״	۰	۶	۲۷	قید میں مرا۔
۶	رضیہ سلطان بیگم	״	۱۲۳۶ء	״	۳	۶	۶	بہرام شاہ کی لڑائی میں ماری گئی۔
۷	بہرام شاہ	״	۱۲۳۹ء	״	۲	۱	۱۰	امراء کے ہاتھ سے مرا۔
۸	علاء الدین	رکن الدین	۱۲۴۱ء	״	۴	۱۰	۱	قید میں مرا۔
۹	ناصر الدین محمود شاہ	شمس الدین	۱۲۴۵ء	״	۲۰	چند	۰	بیمار ہو کر مرگیا۔
۱۰	غیاث الدین بلبن	غلام شمس الدین	۱۲۶۵ء	״	۲۱	״	۰	״
۱۱	معز الدین کیقباد*	ناصر الدین	۱۲۸۸ء	״	۲	״	۰	امرائے ملک نے مار دیا۔
۱۲	فیروز شاہ		۱۲۸۹ء	״	۷	״	۰	ملک علاء الدین نے عماسی روز مار ڈالا
۱۳	ابراہیم شاہ	جلال الدین	۱۲۹۵ء	״	۰	۴	۰	لڑائی میں بھاگ گیا۔
۱۴	علاء الدین	شہاب الدین	״	״	۲۰	چند	۰	بیماری سے مرگیا۔
۱۵	شہاب الدین عمر	علاء الدین	۱۳۱۶ء	״	۰	۳	چند	مبارک خلجی نے اندھا کر کے قلعہ گوالیار
۱۶	مبارک شاہ	״	۱۳۱۷ء	״	۴	۱	۷	

* کیومرث ملقب بہ شمس الدین۔

نمبر	نام فرمانروای	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت سال	ماہ	روز	کیفیت
۱۷	حسن خان	۰	۱۳۲۱ء	دھلی	۰	۴	چند	
۱۸	غیاث الدین تغلق	تغلق ملک	〃	〃	۴	۰	۰	مکان کے نیچے دب کر مرگیا۔
۱۹	محمد عادل	غیاث الدین	۱۳۲۴ء	〃	۲۷	۰	۰	رود سندھ کے کنارہ پر مرگیا۔
	فیروز شاہ	برادر خورد تغلق شاہ						
	غیاث الدین محمد	تغلق شاہ						
۲۰	فتح خان	فیروز شاہ	۱۳۸۷ء	فیروز آباد	۳۹		۲۰	
	ناصر الدین	〃						
۲۱	غیاث الدین ثانی	فتح خان	۱۳۸۸ء	دھلی	۰	۵	۸	وزیر نے مار ڈالا۔
۲۲	ابوبکر شاہ	ظفر خان	〃	〃	۱	۶	چند	قید میں مرگیا۔
۲۳	ناصر الدین محمد شاہ	فیروز شاہ	۱۳۸۹ء	〃	۳	۵	〃	بیمار ہو کر مرگیا۔
۲۴	سکندر شاہ علاء الدین	ناصر الدین محمد شاہ	۱۳۹۳ء	〃	۰	۱	〃	〃
۲۵	ناصر الدین محمد شاہ	فیروز شاہ						
	ناصر الدین نصرت شاہ	فتح خان	۱۳۹۵ء	〃	۱۹	۸	〃	اسکے وقت میں تنزل رہا۔
	اقبال خان	۰		کوشک آباد				
	امیر تیمور	امیر طرزخان	۱۳۹۸ء	سمرقند	۰	۰	۱۵	چغتائی شروع ہوئی۔
۲۶	دولت خان لودھی	۰	۱۴۱۳ء	دھلی	۱	۳	چند	قید میں مرگیا۔
۲۷	خضر خان	ملک سلیمان	۱۴۱۴ء	〃	۷	۲	۲	بیمار ہو کر مرگیا۔
۲۸	مبارک شاہ	خضر خان سید	۱۴۲۱ء	〃	۱۳	۱	چند	مارا گیا۔

نمبر	نام فرمانروائے	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت سال	ماہ	یوم	کیفیت
۲۹	محمد شاہ	فرید بن خضر خان	۱۴۳۳ء	دھلی	۱۲	چند	۰	بیمار رہکر مرگیا
۳۰	علاء الدین عالم شاہ	محمد شاہ	۱۴۴۵ء	//	۶	//	۰	
۳۱	بہلول لودھی	ملک کالا	۱۴۵۱ء	//	۳۸	۸	۷	بیمار رہکر مرگیا
۳۲	سلطان سکندر	بہلول	۱۴۸۸ء	دہلی بعد آگرہ	۲۸	۵	۰	اسکے عہد میں ہندوؤں نے فارسی پڑھنا شروع کی
۳۳	ابراہیم	سکندر	۱۵۱۷ء	آگرہ	۸	چند	۰	بابر کی لڑائی میں مارا گیا
۳۴	ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ	عمر شیخ مرزا چغتائی	۱۵۲۵ء	//	۴	۱۰	چند	بیمار رہکر مرگیا
۳۵	ہمایوں مرتبہ اول	بابر بادشاہ	۱۵۳۰ء	آگرہ دہلی	۱۰	۵	چند	
۳۶	شیر شاہ	حسن	۱۵۴۱ء	دھلی	۴	۴	//	لڑائی میں بارود سے جلکر مرگیا
۳۷	اسلام شاہ	شیر شاہ	۱۵۴۶ء	//	۸	۲	۸	بیمار رہکر مرگیا
۳۸	فیروز شاہ	اسلام شاہ	۱۵۵۳ء	//	۰	۰	۳	ماموں کے ہاتھ سے مارا گیا
۳۹	عادل شاہ	نظام خان	//	//	۰	۱۱	۷	
۴۰	ابراہیم	۰	۱۵۵۴ء	//	۰	۲	۳	
۴۱	سکندر شاہ احمد خان	حسین خان	//	//	۰	۲	۰	بنگالہ کیطرف بھاگ گیا
۴۲	ہمایوں مرتبہ ثانی	بابر بادشاہ	//	//	۰	۶	چند	گر کر مرگیا
۴۳	اکبر بادشاہ	ہمایوں	۱۵۵۵ء	آگرہ	۵۱	۲	۱۱	بہت اچھا بادشاہ اعظم تھا
۴۴	جہانگیر	اکبر	۱۶۰۵ء	//	۲۱	۸	۱۳	بیمار رہکر مرگیا
۴۵	داور بخش	خسرو	۱۶۲۶ء	//	۰	۲	چند	مارا گیا

نمبر	نام فرمانروا	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت سال	ماہ	یوم	کیفیت
۴۶	شاہجہان	جہانگیر	۱۶۲۶ء	شاہجہان آباد	۳۱	۲	۱۴	عالمگیر نے اسکو قید کیا تھا
۴۷	اورنگزیب	شاہجہان	۱۶۵۷ء	دھلی	۵۰	۰	۲۷	بڑا متعصب و ظالم تھا
۴۸	شاہ عالم	عالمگیر	۱۷۰۷ء	"	۵	۱	۲۱	
	محمد اعظم شاہ							
۴۹	جہاندار شاہ	شاہ عالم	۱۷۱۲ء	"	۰	۱۱	۵	
۵۰	فرخ سیر	عظیم الشان	۱۷۱۳ء	"	۶	۳	۱۵	
۵۱	ابوالبرکات خان	رفیع الشان	۱۷۱۸ء	"	۰	۳	۱۱	
۵۲	شاہجہان ثانی	۰	"	"	۰	۳	۲۸	
	محمد شاہ	بہادر شاہ						
۵۳	ابراہیم شاہ	۰	"	"	۲۹	۵	۱۰	
	نادر شاہ	۰						
۵۴	احمد شاہ	محمد شاہ	۱۷۴۸ء	"	۶	۳	۸	
۵۵	عالمگیر ثانی	جہاندار شاہ	۱۷۵۳ء	"				
۵۶	محمد شاہ درانی	۰	۱۷۵۶ء	"	۵	۷	۲۸	افغان تھا
۵۷	شاہ عالم	عالمگیر	۱۷۶۱ء	"				
	شاہجہان ثانی	۰						
۵۸	احمد شاہ درانی ثانی	۰			۴۵	۴	۳	
	بیدار بخت	احمد شاہ						

نمبر	نام فرمانروائے	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت برس	ماہ	یوم	کیفیت
۵۹	جارج سوم	جارج دوم جرمن	۱۸۰۳ع	لنڈن	۱۷	۰	۰	
۶۰	اکبر ثانی	شاہ عالم	۱۸۰۶ع	شاہجہان آباد	۳۱	۹	۲۱	
۶۱	جارج چہارم	جارج سوم	۱۸۲۰ع	لنڈن	۱۰	۵	۹	
۶۲	ولیم چہارم	جارج سوم جرمن	۱۸۳۰ع	"	۶	۱۱	۲۴	
۶۳	سراج الدین بہادر شاہ	اکبر شاہ ثانی	۱۸۳۷ع	شاہجہان آباد	۲۶	۰	۰	
۶۴	کوین وکٹوریہ قیصرہ ہند	بنت ڈیوک آف کنٹ بن جارج سوم	"	لنڈن				مسند نشین حال

ضروری وقعات قابل یادداشت

سوائے انکے ۲۰ بادشاہ اور بھی دہلی کے ہوئے اُنہوں نے صرف دو دو دن راج کیا اسلئے انکو ترک کیا گیا۔

سکندر نے ۳۲۲ برس قبل از عیسٰی ہندوستان پر حملہ کیا۔ لشکر نوشیروان آیا ۵۰۳ع میں۔ ظہور اسلام ہوا عہد ولید میں ۷۱۱ع۔ سبکتگین کے حملات ۹۷۰ع۔ محمود غزنوی ۱۰۰۱ع سومنات ٹوٹا ۱۰۲۴ع۔ شہاب الدین غوری بار اوّل ۱۱۹۱ع۔ پرتھی راج کو پکڑا ۱۱۹۳ع قطب الدین ایبک دلّی کا بادشاہ ہوا ۱۲۰۶ع۔ چنگیز خان کی فوج ہندوستان میں آئی ۱۲۱۲ع۔ عورت بادشاہ ہوئی ۱۲۳۶ع۔

شنکر اچارجی بقول بعضے ہمعصر محمّد تھا اور بقول کشمیریان اوسکو ۱۷۰۰ سال ہوئے۔ اُس نے کشمیر سے لیکر کنیا کوماری تک بُودھ مذہب کو کھنڈن کیا اور شیومت پھیلایا

اور کشمیر مین ابہنا گفتا چاری سنے اُسکو شکتی پوجن پر تایل کیا اور اِن دونون کا مباحثہ سندیمان پربت پر ہوا تہا جسلئے کوہ مذکور کوہ شنکر اچارج کے نام سے مشہور ہے شنکر اچارج ۳۲ سال کی عمر مین انتقال کر گئے تہے۔

تاریخ تواریخ گلدستۂ کشمیر

از زبان دُرفشان مہر وسط السماء علم و ہنر خرد و دانش پرور نظامی ثانی مطاع جہان و جہانی برگزیدۂ عالمان و فاضلان عہد احمد متخلص بہ **مقبل** شاعر کشمیر۔

خوشا کز اقسام فیض حق در گلشن دنیا — شگفتہ غنچۂ دلہا بُرفتہ نافۂ گلہا
وزیدہ سو بسو بارہی نسیم رافت باری — نمودہ شامہ عامہ شمیم خامہ بویا
چہ خامہ کز سر تحریر نامہ در بیان آمد — کلید مخزن تالیف کشمیر از الف تا یا
چہ تاریخی کہ تالیفش نمودہ صادق القول — کہ ہر واثق شمارد عروۂ رای در اوثقا
برہم پال و گوپال اہم و حبیش سائی نامی — زھر گوپال پنڈت جو بجا بلقا و جابلسا
بادراک مضامین دان رہین رأیہا ہین او — کہین شاگرد او عقل ذہین ہر کہ او دانا
ہمانا تحفۂ کشمیر مطبوع از ہمہ مطبع — بہر طبع ز طبا عیش در ہر ربع در ہر جا
ملخص منتخب کردہ زصد تاریخ تاریخی — کہ آن گلدستۂ کشمیر است گلگل چون چمن گونا
مثال سال را از امثال شاعری شیوہ — زمثال نحو ز امثال جستہ مقبل شیوا
زروی وجد بلبل در تقلقل آمد از سالش — کہ از گلدستۂ کشمیر گل گل آمدہ دلہا ر ۱۲۹۴
بریدہ دل زیاد خلد سال سموتش رضوان — بایین گلدستۂ کشمیر شد مشکین جہان گفتا ۱۹۳۴
جہان گردید از گلدستۂ کشمیر بس مشکین۔ — زاوج آسمان سالش بگفتا حضرت عیسی ۱۸۷۷
ز بلبل تافتہ سر گفت قمری عیسوی سالش — بعامہ شامہ با گلدستۂ کشمیر شد بویا ۱۸۷۷

مسیحا کردہ ہمپائی خجستہ سال این نسخہ ابا گلدستۂ کشمیر شد مشکین جہان گفتا ۱۸۷۷

تقریظ

من زبان فصیح البیان منشی بے بدل شاعر اکمل پنڈت کشمیر بٹ صاحب مدرس کشمیر

وقت است کہ گل بر فگند پردہ ز رخ باز
زانسانکہ ز فانوس چراغ بدر آید

یعنی پالودہ راوق ربیع رزانت طبع آرا - سودہ عطر سمن زار فطانت و ذکای - نوبادۂ نخل فہم درست - تازہ گل حدیقہ فکر چالاک و طبع چست - نظر آرا خاطر فریب صغیر و کبیر - نسخہ رنگین جغرافیہ و تواریخ دلپذیر مسمیٰ بہ گلدستہ کشمیر بدست گلچین فضل و ہنر بہرہ کش نرگس دیدہ اہل نظر حل ساز معمای عقول و علوم - دقیقہ سنج قواعد معلوم و نامعلوم - واقف اسرار خفی و جلی - کاشف استار علمی و عملی - محک نقد کامل عیار حزم و ہوشیاری - مورد خرد خداداد و فیض حضرت باری - مجمع خوان علوم انگریزی و ریاضی موزون و مصنف کتب دانی زبردست زباندانی و انشا خوانی اردو و فارسی - قاعدہ دان نکتہ سنجی سخن دارسی دانائے صاف ذہن روشن ضمیر سبقت جوی فکر رسا و فہم اندازہ گیر - سرافراز عالی رایان خرد آرا - پسندیدہ کمالات منشیان انشا و اہل معطر ساز دماغ گلچینان باغ دانش منور کن دیدہ نظر بندان نرگستان بینش - صاحب اقبال و کمال شایستہ اہل قیل و قال برجستہ پنڈت ہرگوپال کول متخلص بہ خستہ - گردید گلزار لے مورخان والا سخن را رنگینی و دست فکرت آب و رنگ و ہان حدیقہ این خرد را گلچینی بخشیدہ - بنام ایزد عجب نسخہ کہ ہیچ بلبل این رنگ گلدستہ بچشم ندیدہ است - و ہیچ عندلیب چنین نسخۂ ریحان خط دلفریب بگوش نشنیدہ اگرچہ مورخان سلف در خیالات تاریخی کشمیر

با صایب آرای والا طالت فکر سخن آرائی دقیقه فرو نگذاشته اند لیکن بمقتضای حفظت شیاً غایب عنک اشیاء استقلال خاطر در حفظ مراتب فرمانروائی حکام و درستی حالات شان باعتدال نداشته اند. مؤلف چنین مجموعهٔ خاطر پسند که چون نسیم بهار گلشن و چون صبا بهار گل رسیده باجتماع گلهای گوناگون که البته رنگ و بوی معنی و صورت اند گلدستهٔ مرغوب الطبع گلچینان گلزار تواریخ قصص معتبره سراپا عزم و سراسر حزم گردیده است حقا که از قیل و قال درست و مقال رست ربط کلام مرغوب پیوند سخن خوب چنان داده که بی غایله تشکیک و تقلید چون و چند فرمانروایان قدیم و جدید بر منصهٔ توضیح و تشریح بصورت مستحسن و وجه حسن واقع است و شوقمند مایل و راغب این نسخهٔ مظهر المحاقات عجایب را انجا نه نشسته تمام احوال کشمیر از هر قسم و اسم و رسم بر العین بر صغیر و منیر ساطع - چه در نظر اهل بدیعه این نسخهٔ زیبا تسیم و تمهید بروی و رعایت و عادتها بعبارات صاف و موزون از جواهر حالات حکام عادل و ظالم و پیداوار و نقشجات و مساحت و غیرهم مشحون است و ازین آب و رنگ به شباهت در مکنون چه عجب که اگر قدر دانان عصر بزینت این گنجینه هنر از توجه کمال پردازند و گنجینه پرداز را از لطف و نوال مرهون منت سازند که درین عهد بعد از زمان بعید شهد ربط تواریخ مربوط قوام گرفته است و از قلم راقم چون عبارت چنین نسخهٔ دلنشین تاریخ تازه سرانجام پذیرفته ؞

تاریخ

این نامه چو بسیر طبیعت بزبان | بس نرگس خامه یافت گردش تحریر
بگرفت کنار چمن و دامن جوی | دل بر صفت بلبل موزون تقریر
رنگینی و بند و بست چون یافت ازو | خوش گفت پی سال که گلدستهٔ کشمیر

تاریخ

منکلام شاعرِ رنگین خیال پنڈت طوطا رام مدرس مدرسہ سرکاری

جغرافیہ سرزورِ ہوس گفت چو ملہم | زین گلشن دانش شو واوراک معطر
گلدستہ کشمیر چو بزنیت دہ جان شد | بلبل زادب خواند تواریخ برابر

شلوک تاریخی وتصدیقی ترجمہ راج ترنگنی

از زبانِ دُرفشان فاضل اجل کامل اکمل خورشید سپہر علم سنسکرت پنڈت امودر صاحب عالم دیگانۂ عصر

معنی شلوک

پرانی راج ترنگنی کے مترجموں نے اصل ترجمہ کرنیمین بعض مقامات پر غلطیاں کی ہین اس سبب سے اصلی وصحیح ترجمہ والی تواریخ گوپال کول نے بنائی اسمین پنڈت امودر کی تصدیق ہے اور شنکر صاحب نے اسکو بیان کیا ہے اسکی تاریخ تصنیف بکرمی ۱۹۳۴ ہے - وید - اگنی - گو - بہو
۱ ۹ ۳ ۴

इत्थं राजतरङ्गिणीविवरणोपारंभतानो इति भक्तार्थप्रतिवर्णकं
श्रवयन्ङ्गोपालकौलोद्यदः काश्मीराद्भुतमंत्रसम्मतिधरो
दामोदरः शङ्करो वक्ताविक्रमभूपशाककलनावेदाग्नि
गोभूमिता

تمام شد تواریخ گلدستۂ کشمیر

Sotha Street, ... U.P. (India)

3 1761 06993441 2